متن، اردو ترجمہ، تشریح و حل مشکل الفاظ

بوستانِ سعدیؒ

مترجم

غلام عبّاس ماہو

سیل پوائنٹ

شیخ محمّد بشیر اینڈ سنز

ناشران و تاجران کتب

بسم

اللہ

الرحمٰن

الرحیم

سن اشاعت 2001ء

محمد ابوبکر صدیق و
محمد عثمان شیخ
نے ندیم یونس پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر
مکتبہ دانیال لاہور سے شائع کی

قیمت: بلا جلد -[illegible]
مجلد -[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بوستان سعدیؒ

متن، اردو ترجمہ، مشکل الفاظ کے معنی
اور نتیجہ حکایت

غلام عباس ماہو

باہتمام
مکتبہ دانیال، لاہور

سیل پوائنٹ: شیخ محمد بشیر اینڈ سنز اردو بازار، لاہور۔ 7660736.

انتساب

محترم المقام!

عزت مآب!!

قابل صد احترام!!!

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر جناب سید محمد خاتمی صاحب کے نام!

جو عالم اسلام اور باشندگان ایران کے لئے مثل آفتاب ہیں' خدا کا سایہ اور پرتو جمال ہیں' سایۂ عزت و افتخار ہیں' آپ کی ذات دنیائے علم و عرفان کے لئے فخر و مباہات کا باعث ہے' آپ فاضلوں کے مربی اور اہل دانش کے دوست ہیں۔ آپ کی نامحدود فراست سے قیاس و گماں لذت حاصل کرتے ہیں۔ اہل علم ان کی علمی نکتہ آفرینیوں سے چکاچوند ہو جاتے ہیں۔ عمدہ اخلاق کا نادر نمونہ ہیں۔ خلقی اور فطری فروتنی کا عکس جمال ہیں۔ مادر گیتی نے اس جیسا فرزند پیدا کیا تو خوشی کے مارے انسانیت کے آسمان کی کبڑی پیٹھ سیدھی ہو گئی۔ یاد رہے انسان فانی ہے لیکن انسانیت امر ہے۔

غلام عباس ماہو

8 فروری 2001ء

Scanned with CamScanner

ترتیب

در ستائش خداوند	1
در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات	6
سببِ نظم کتاب	9
باب 1: در عدل و رای و تدبیر جهانداری	17
باب 2: در احسان	98
باب 3: در عشق	144
باب 4: در تواضع	179
باب 5: در رضا	226
باب 6: در قناعت	245
باب 7: در تربیت	262
باب 8: در شکر	302
باب 9: در توبہ	326
باب 10: در مناجات	355

دیباچہ

☆ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ زبان جن علوم سے نابلد اور جن فنون کے اسرار و رموز سے ناآشنا ہوتی ہے، اپنی اس کمی کو تراجم سے پوری کرتی ہے۔ یاد رہے کسی زبان کی بلند پایۂ رجحان ساز اور آفاقی اہمیت کی تخلیقات کو اپنی زبان کے قالب میں اس لئے ڈھالا جاتا ہے تاکہ مانگے کی روشنی سے اپنے تخلیقی منظر کو روشن و منور کرنا آسان ہو جائے۔ ترجمہ نگاری کو مستعار روشنی کا نام دینا ترجمہ کی اہمیت کو کم کرنا نہیں بلکہ اس کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ ترجمہ خواہ کتنا ہی کامیاب کیوں نہ ہو، اصل زبان کے مقابلہ میں وہ مستعار روشنی کے نام سے ہی تعبیر ہو گا۔

☆ جدید تحقیق کے مطابق دنیا میں اس وقت 2700 (دو ہزار سات سو) کے لگ بھگ زبانیں زندہ ہیں، بین الاقوامی سطح پر ہر ایک زبان نے زندہ رہنے کے لئے ترجمہ نگاری کا لبادہ زیب تن کیا ہوا ہے۔ یہ لسانی دین لین دراصل زبان کی اشاعت و ترویج اور لسانی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے اسی طرح تہذیبی و ثقافتی سطح پر خیالات و تصورات کا ادل بدل، علوم و فنون میں معلومات کا تبادلہ اور دانش و حکمت میں اصطلاحات و محاورات کا استعمال دراصل زبان کے ارتقائی مدارج طے کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر گستاؤلی بان کے مطابق "یونان کی تصانیف کا علم ان کے عربی ترجمے کے ذریعے ہی دنیائے علم و ادب میں پھیلا تھا" اورینٹل ازم (Orientalism) اور انڈیالوجی (Indialogy) جیسی عظیم اصطلاحات عربی، فارسی، ترکی اور سنسکرت کی معروف کتب کے تراجم کی بنا پر پیدا ہوئیں۔

☆ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں یورپ کی مشرق سے دلچسپی نے جرمنی میں "مشرقی تحریک" کو ایک باقاعدہ ادبی رجحان دیا۔ فرانس میں وکٹر ہیوگو اور والٹیر بھی مشرقیت کے حامی تھے۔ گوئٹے فارسی شاعری اور غزل کے تراجم سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے ایک عالمی "Welt Literature" کا تصور پیش کر دیا۔ کالی داس کے ڈرامہ شکنتلا کا متعدد یورپی زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ دانتے کی طربیہ خداوندی (Divine Comedy) ایک ہسپانوی عرب مصنف کی تصنیف "کتاب المعراج" کے لاطینی ترجمے سے متاثر ہو کر لکھی گئی اسی طرح چاسر نے الف لیلیٰ سے متاثر ہو کر "Canterbury Tales" لکھی۔ "گلستان" کا فرانسیسی میں ترجمہ آدم اولیاء لوس نے 1654ء میں کیا۔ پلاٹن اور آوکرٹ مولانا رومی سے اچھے خاصے متاثر

تھے۔ غرض افکار کے لین دین سے تخیل میں ندرت اور نازک خیالی پیدا ہوتی رہی اور جدید ادب تخلیق ہوتا رہا۔ لسانی اختلاف کے باوجود ادب کو جغرافیائی حدود میں مقید نہ کیا جاسکا۔

☆ اردو زبان کے نقطۂ نظر سے اگر دیکھا جائے تو یہاں بھی تراجم اہم ترین کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ تمام ترقی کے باوجود فارسی زبان ہی اردو زبان کی ماں گردانی اور سمجھی جاتی ہے۔ اردو ترجمہ کی اولین مثال کے لئے دکن کے صوفی حضرت میراں صاحب یا شاہ میراں جی خدانما وفات 1659ء کے ابوالفضائل عبداللہ بن محمد عین القضاۃ ہمدانی کی عربی تالیف "تمہیدات ہمدانی" کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ ادبی لحاظ سے مُلّا وجہی کے ترجمہ "سب رس" 1635ء کی بھی اپنی اہمیت ہے جو محمد یحییٰ سیبک فتاحی نیشاپوری کے منظوم فارسی قصہ "دستور عشاق" المعروف قصہ "حسن و دل" کا آزاد نثری ترجمہ ہے۔ شمالی ہند میں نثر کی پہلی باقاعدہ تصنیف کی کربل کتھا 1233ء فارسی کی روضۃ الشہداز کمال الدین حسین بن علی واعظ کاشفی کا آزاد ترجمہ ہے۔

☆ اردو میں تراجم کی روایت کا تجزیہ کرنے کی غایت کو دو ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ان دو ادوار سے وابستہ رجحانات کی زمانی تقسیم کا تعلق ہندوستان کے سیاسی حالات سے جڑا نظر آتا ہے۔ ایک دور انگریزی کی سیاسی بالادستی سے پہلے کا ہے۔ اس زمانے میں جو تراجم ہوئے وہ تہذیبی' مذہبی اور تخلیقی نوعیت کے تھے۔ عربی سے زیادہ تر اسلام' عقائد اور تصوف کے بارے میں کتب کے تراجم کے ساتھ ساتھ طب' نجوم' ریاضی' ہیئت' فلسفہ اور دیگر علوم کی کتابیں ترجمہ کی گئیں۔ تراجم کا دوسرا دور انگریزی سیاست کی بالادستی سے مشروط نظر آتا ہے۔ اگر اس حوالے سے زمانی حدود کا تعین کرنا ہو تو فورٹ ولیم کالج کلکتہ 10 جولائی 1800ء سے آغاز کرتے ہوئے "باغ و بہار" کو پہلی کتاب گردانا جاسکتا ہے جو کہ "نو طرز مرصع" پر استوار کی گئی تھی اور وہ خود ترجمہ تھی سید عطا حسین تحسین کے 1798ء کے فارسی قصے کی۔

☆ ترجمہ کرنا ایک فن ہے۔ ہر فن کی مانند اس کے بھی کچھ مبادیات اور مخصوص تقاضے ہیں۔ علمی کتابوں کے مقابلے میں تخلیقات کا ترجمہ مشکل ثابت ہوتا ہے کہ معاملہ تخیل یا تصورات کی عکاسی کا ہوتا ہے اور جذبات و احساسات کی تصویر کشی مقصود ہوتی ہے۔ ترجمہ تخلیق کبھی نہیں بن سکتا لیکن مترجم اگر صاحب تخلیق کی اس ذہنی فضاء تک جا پہنچے جو تخلیقی عمل سے مشروط ہوتی ہے تو ایسا ترجمہ تخلیق نہ ہوتے ہوئے بھی تخلیق کے اوصاف سے عاری نہیں ہوتا۔

☆ "بوستان سعدی" بھی ایک تخلیقی کتاب ہے جس کے ترجمے کے لئے تخلیقی ذہن کی اشد ضرورت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات نے تخلیقی ترجمہ کی یہ خوبی غلام عباس ماہو میں پیدا کردی جس نے ترجمہ نگاری کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ہو کر طاقتور شناور کی طرح ترجمے کے گوہر نایاب کو قاری کے سامنے لا پیش کیا۔ ماہو صاحب کی شخصیت میں دو ایسے کمال پیدا ہوگئے ہیں۔ ایک تو خلقی جوہر جو خوبی تقدیر سے ان کے حصے میں آیا ہے' دوسرا اس خلقی جوہر کو اپنی کوشش و کاوش سے فروغ دینے کی وہ غیر معمولی استعداد جو تقدیر خداوندی پر تدبیر کے اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔ ماہو کے پاس نامحدود

فراست ہر وقت بیدار اور ہر وقت خبردار فراست ہے۔ لذت پسندی اور لذت طلبی کا عنصر ان کی عقل و حسی فطرت کا محور ہے۔ حواس کی لذتوں میں وہ نئی نئی باریکیاں پیدا کرتے ہوئے قاری کی روح کو جھومنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ قاری مطالعے کے وقت یہ محسوس ہی نہیں کر پاتا کہ وہ ترجمہ پڑھ رہا ہے یا اصل متن!

☆ سعدی کے فکر و فن نے عہد بہ عہد اور نسل در نسل دلوں اور ذہنوں میں انقلاب کی صد رنگ قندیلیں منور کی ہیں۔ ان کا کلام اسرار و رموز کا ایک خزینہ اور معرفت و عرفان کا ایک گنجینہ ہے۔ انہوں نے اپنے عہد میں بے عملی کی علت، مصلحت اندیشی کی وقعت، کج روی کی آفت، مادہ پرستی کی بدبختی اور ظاہر داری کے بتوں کو پاش پاش کرتے ہوئے منطقی نکتہ آرائیوں سے انکشاف علوم کے ایسے نغمے الاپے ہیں کہ حقائق کے چشمے پھوٹنے لگتے ہیں۔ سعدی کی نثر اور نظم ایسا سحر عظیم ہے جس کے سامنے دلیل و منطق کی بے بضاعتی کھل پڑتی ہے۔ عقل کی نارسائی اور کوتاہ دستی طشت از بام ہو جاتی ہے۔ سعدی معاملات زندگی کے دقیق اور الجھے ہوئے معاملات و مسائل کی عقدہ کشائی کا ایسا اعجاز دکھاتے ہیں کہ ناکامی اور مایوسی کے اندھیرے نہیں امید اور کامرانی کی تابناک کرنیں جھلملا جاتی ہیں۔

☆ سعدی کی مقبولیت ان کے زمانے ہی میں فارسی دنیائے ادب سے نکل کر سندھ اور ہند تک پہنچ چکی تھی۔ امیر خسرو جو سعدی کے ہم عصر ہیں، انہوں نے بڑے فخریہ انداز میں سعدی کے تتبع میں غزلیں لکھیں۔ فارسی زبان کا پورا کلاسیکی لٹریچر ادب کی دنیا کا اہم ترین حصہ تصور ہوتا ہے لیکن فردوسی کا شاہنامہ، مولانا روم کی مثنوی معنوی، حافظ شیرازی کا دیوان اور سعدی کی گلستان و بوستان کی جو اہمیت و وقعت ہے وہ دیگر فارسی کتب کے حصے میں نہیں آئی۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی ہر زبان میں مذکورہ بالا کتب کے تراجم ہو چکے ہیں۔ شاید گلستان اور بوستان کے ترجمے سب سے زیادہ ہوئے ہوں۔

☆ مولانا شبلی نعمانی سعدی کے شاعرانہ خصائص اور خوبیوں کے حوالے سے کہتے ہیں کہ سعدی پہلا شخص ہے جس نے شاعری کا صحیح استعمال کیا۔ اگرچہ شیخ کی شاعری جذبات سے لبریز ہے لیکن وہ کسی بھی صنف کو رسم اور تقلید کے طور پر استعمال نہیں کرتے۔ سعدی کی اخلاقیات میں فلسفہ بھی ہے اور نکتہ سنجی بھی، کام و دہن کی لذتیں بھی ہیں اور لطف سخن کی حلاوتیں بھی ہیں، حکیمانہ نکتہ آفرینی، کلام الٰہی کی تفسیری لذتیں، عشق محمدی ﷺ کی مدحتی لذتیں سعدی ان سب کے رسیا تھے۔ نکتہ طرازی اور زبان کے چٹخارے سے بیان آفرینی میں ایسا روحانی سرور پیدا کرتے ہیں کہ قاری پر وجد طاری ہو جاتا ہے۔

"بوستان" کا یہ اردو ترجمہ مشکل الفاظ کے معانی اور نتیجہ حکایت سے پُر دکھائی پڑتا ہے۔ یہ ترجمہ ملک کے معروف دانشور، محقق، شاعر، ادیب اور ماہر اقبالیات غلام عباس ماہو کی محنت شاقہ کا عرق نوخیز ہے جو قاری کی روحانی اور باطنی بالیدگی کے لئے نسخہ اکسیر سے کم نہیں ہے۔

غلام عباس 20 اکتوبر 1966ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک گوشے میں جسے ہم "گوجرہ" کا نام دیتے ہیں، میں پیدا

ہوئے۔ ادبی دنیا میں وہ غلام عباس ماہو کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے 1991ء میں ایم اے کا امتحان پاس کیا' پھر ایل ایل بی کرنے کے بعد ایم فل اقبالیات میں داخلہ لے لیا اور اپنی ادبی تشنگی کو پورا کرنے کے لئے فکر اقبال کے گوہرہائے آب دار کو زندگی کی انگوٹھی میں نگینوں کی طرح جڑنے لگے۔ دنیائے ادب کے لئے کئی ایک شاہکار کتابیں تصنیف و تالیف کیں جن میں "اردو ادب بیسویں صدی میں' لاء ڈکشنری' اردو لسانیات' عالمی کلاسیک ادب' مسلم تہذیب برصغیر میں' تحقیق و تدوین" اور "زبور دل" وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔ ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا درس و تدریس ہے۔ آج کل وہ ملک کے معروف تعلیمی ادارے پی سی آئی ٹی سے منسلک ہیں۔ ان کے ادبی مقام اور کام کا مرتبہ کیا ہے وہ تو قاری کی حس ادراک ہی متعین کر پائے گی بہرحال ان کا وجود علم و ادب کے لئے عطیہ خداوندی سے کم نہیں۔

بقول غلام عباس ماہو

ہم پر عیاں نہ کیوں ہوں بھلا راز تشنگی
عباس ہو کے آئے ہیں نہر فرات سے

اللہ تعالیٰ کی ذات عباس کے زور قلم میں اور زیادہ اضافہ کرے۔ آمین! ترجمہ نگاری کے حوالے سے مزید معلومات کے لئے غلام عباس ماہو سے خط و کتابت کے ذریعے رابطہ کیجئے' ان کا ایڈریس نیچے درج ہے:

غلام عباس ماہو کا پتہ:

حق باہو منزل مکان 5' گلی 3' مصطفیٰ پارک باغبانپورہ' لاہور۔

پروفیسر صداقت حیات
گورنمنٹ ہاشمی میموریل
کالج سمن آباد' لاہور

07-05-2001

در ستایش خداوند

بنام جہاں دار جاں آفریں — حکیمے سخن بر زباں آفریں
خداوند بخشندۂ دستگیر — کریم خطا بخش و پوزش پذیر
عزیزے کہ ہرکز درش سر بتافت — بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت
سر پادشاہان گردن فراز — بدرگاہ او بر زمین نیاز
نہ گردن کشاں را بگیرد بفور — نہ عذر آوراں را براند بجور
وگر خشم گیرد بکردار زشت — چو باز آمدی ماجرا در نوشت
اگر با پدر جنگ جوید کسے — پدر بے گماں خشم گیرد بسے
وگر خویش راضی نباشد ز خویش — چو بیگانگانش براند ز پیش
وگر بندہ چابک نیاید بکار — عزیزش ندارد خداوند گار
وگر بر رفیقاں نباشد شفیق — بفرسنگ بگریزد از وے رفیق
وگر ترک خدمت کند لشکری — شود شاہ لشکر از وے بری
ولیکن خداوند بالا و پست — بعصیاں در رزق برکس نہ بست
دو کونش یکے قطرہ در بحر علم — گنہ بیند و پردہ پوشد بحلم
ادیم زمین سفرۂ عام اوست — چہ دشمن بریں خوان یغما چہ دوست
اگر برجفا پیشہ بشتافتے — کہ از دست قہرش اماں یافتے
بری ذاتش از تہمت ضد و جنس — غنی ملکش از طاعت جن و انس
پرستار امرش ہمہ چیز و کس — بنی آدم و مرغ و مور و مگس
چناں پہن خوان کرم گسترد — کہ سیمرغ در قاف قسمت خورد

مشکل الفاظ کے معنی: بنام جہاں: خدا کے نام سے شروع کرنا بعض کتابوں میں "بنام خداوند" کا لفظ ملتا ہے۔ جان آفریں: خالق حیات۔ حکیم: دانا۔ سخن: بات۔ برزبان آفریں: زبان میں قوت گویائی پیدا کرنا۔ خداوند: مالک۔ بخشندۂ: بخشنے والا۔ دستگیر: مددگار۔ کریم: سخی۔ خطا بخش: خطا معاف کرنے والا۔ پوزش پذیر: عذر قبول کرنے والا۔ عزت نیافت: عزت نہ پانا۔ گردن فراز: متکبر غرور کرنے والا۔ زمین نیاز: عاجزی کی زمین۔ بفور: فوری۔ گردن کشاں: گردن پکڑنا۔ بجور: ظلم سے۔ آوراں: بھگانا۔ خشم: غصہ۔ زشت: برے کام۔ چوباز آمدی: جب تو باز آجائے۔ ماجرا: قصہ۔ خشم گیر: غصے میں آنا۔ خویش: اپنا آپ۔ بندہ چابک: ہنرمند نوکر۔ نیاید بکار: کام نہ آئے۔ عزیزش: پیارا۔ خداوند گار: مالک۔ رفیقاں: ساتھی۔ شفیق: مہربان۔ بفرسنگ: تین میل مراد کوسوں۔ لشکری: سپاہی۔ شاہ لشکر: سپہ سالار۔ خداوند بالا و پست: نشیب و فراز کا مالک مراد اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات۔ در بحر علم: علم کے سمندر میں۔ دو کونش: دونوں جہان مراد کسی کا گناہ اس سے پوشیدہ نہیں۔ بحلم: بُردباری سے۔ ادیم زمیں: زمین کی سطح۔ سفرہ: دسترخوان۔ جفا پیشہ: ظالم۔ دست قہرش: غصے کا ہاتھ۔ اماں یافتے: پناہ پانا۔ ذاتش: اس کی ذات۔ تہمت ضد و جنس: ہم جنس کی تہمت یا بالمقابل۔ طاعت جن و انس: جن اور انسان تابعدار ہیں۔ مور: چیونٹی۔ مگس:

مکھی۔ سیمرغ: ایک فرضی پرندہ ہے گویا اس کے پروں میں تیس پرندوں کے پروں کے رنگ ہیں۔ کارساز: کام بنانے والا۔ خورد: کھانا۔ دانائے راز: راز جاننے والا۔

درستایش خداوند کا ترجمہ:

- مالک کائنات اور اس جہان کو پیدا کرنے والے کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دانا ہے اور جس نے زبان کو قوت گویائی عطا کی۔
- جو مالک بخشنے والا، مددگار ہے۔ جو سخی، خطا سے درگزر کرنے والا اور عذر قبول کرنے والا ہے۔
- ایسا باعزت ہے کہ جس نے اس کے در سے منہ موڑا پھر دنیا میں اس نے کیا عزت پائی۔
- متکبر بادشاہوں کے سر اس کی بارگاہ میں عاجزی سے زمین پر جھک جاتے ہیں۔
- نہ وہ سرکشوں کو فوراً پکڑتا ہے اور نہ ہی عذر خواہوں کو سختی سے دھتکارتا ہے۔
- اگرچہ وہ برے کام کے کرنے سے ناراض ہوتا ہے جب تو باز آجائے تو وہ گزری باتوں پر خط نسخ پھیر دیتا ہے۔
- اگر کوئی باپ کے ساتھ لڑائی دنگا کرے تو یقیناً باپ بہت ناراض ہوتا ہے۔
- اگر اپنا اپنوں سے راضی نہ ہو تو اس کو غیروں کی طرح سامنے سے بھگا دیتا ہے۔
- اگر ہنرمند کوئی کام نہ کرے تو آقا اس کو عزیز نہیں رکھتا۔
- اگر دوستوں سے روگردانی کرے تو دوست اس سے کوسوں دور رہیں۔
- اگر سپاہی خدمت نہ کرے تو سپہ سالار اس کی ذمہ داری قبول نہ کرے۔
- لیکن زمین و آسمان کے مالک نے کسی کی نافرمانی کی وجہ سے اس کی روزی کا دروازہ بند نہیں کیا۔
- دونوں جہان اس کے علم کے سمندر کا ایک قطرہ ہیں۔ وہ گناہ دیکھتا ہے اور حلم سے کام لے کر پردہ پوشی کرتا ہے۔
- زمین کی سطح اس کا عام دسترخوان ہے۔ اس عام دسترخوان پر دوست اور دشمن یکساں بیٹھے ہیں۔
- اگر وہ تندی سے ظالم پر لپکتا تو اس کے غصے کے ہاتھ سے کون پناہ پا سکتا۔
- اس کی ذات بالمقابل اور ہم جنس کی تہمت سے پاک ہے۔ اس کی مملکت جن و انس کی تابع داری سے بے نیاز ہے۔
- کائنات کی ہر چیز اور ہر شخص اس کے تابع فرمان ہے۔ آدم کی اولاد، پرند، چیونٹی اور مکھی اسی کے حکم کے تابع ہے۔
- اس کی بخشش کا دسترخوان بہت وسیع ہے کہ کوہ قاف پر سیمرغ (یہ ایک فرضی پرندہ ہے جس کے پروں میں تیس پرندوں کے پروں کے رنگ ہوتے ہیں) بھی اپنے حصے کی روزی کھاتا ہے۔
- وہ مہربان ہے، کرم فرمانے والا ہے اور کارساز ہے۔ مخلوق کا نگہبان اور دانائے راز ہے۔

لطیف کرم گستر کارساز — کہ دارائے خلقست و دانائے راز
مراد را رسد کبریا و منی — کہ ملکش قدیمست و ذاتش غنی
یکے را بسر برنہد تاج بخت — یکے را بخاک اندر آرد ز تخت
کلاہ سعادت یکے بر سرش — گلیم شقاوت یکے در برش
گلستاں کند آتشے بر خلیل — گروہے بآتش برد ز آب نیل
گر آنست منشور احسان اوست — ور اینست توقیع فرمان اوست

پس پردہ بیند عملہائے بد — ہمو پردہ پوشد بآلائے خود
بتہدید اگر برکشد تیغ حکم — بمانند کروبیاں صم و بکم
وگر در دہد یک صلائے کرم — عزازیل گوید نصیبے برم
بدرگاہ لطف و بزرگیش بر — بزرگاں نہادہ بزرگی نہ سر
فرو ماندگاں را برحمت قریب — تضرع کناں را بدعوت مجیب
بر احوال نابودہ علمش بصیر — باسرار ناگفتہ لطفش خبیر
بقدرت نگہدار بالا و شیب — خداوند دیوان روز حسیب
نہ مستغنی از طاعتش پشت کس — نہ بر حرف او جائے انگشت کس
قدیمے نکو کار نیکی پسند — بکلک قضا در رحم نقشبند
ز مشرق بمغرب مہ و آفتاب — رواں کرد و گسترد گیتی بر آب

ملکش قدیمست: ملک قدیم ہے۔ ذاتش غنی: ذات بے نیاز ہے۔ تاج بخت: نصیبے کا تاج۔ کلاہ: ٹوپی۔ سعادت: نیک بختی۔ گلیم شقاوت: بدبختی کی کملی۔ برش: بدن۔ آتشے بر خلیل: خلیل اللہ پر آگ مراد حضرت ابراہیم جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر تھے نمرود نے اُن کو آگ میں ڈالا مگر وہ رحمت خداوندی سے محفوظ رہے۔ گروہے: گروہ۔ آب نیل: دریائے نیل کا پانی۔ توقیع فرمان: غصے کا فرمان۔ عملہائے بد: برے کام۔ ہمو: وہی۔ بالائے خود: اپنی عنایتوں سے۔ پردہ شد: پردہ پوشی کرتا ہے۔ تیغ حکم: حکم کی تلوار۔ کروبیاں: مقرب فرشتے۔ صم بکم: بہرے گونگے۔ عزازیل: شیطان۔ بصیر: دیکھنے والا۔ لطفش خبیر: باریک بینی خبردار۔ باسرار ناگفتہ: نہ کہے ہوئے راز۔ نگہدار: نگہبان۔ خداوند دیوان: کچہری کا مالک۔ روز حسیب: حساب کے دن۔ اطاعتش: بندگی۔ انگشت: انگلی۔ نکوکار: نیک کام کرنے والا۔ قدیمے: قدیم ہے۔ نیکی پسند: نیکی پسند کرنے والا۔ گسترد گیتی در آب: پانی پر دنیا بچھانا۔

- اسی کو ہی بڑائی اور خودی زیبا ہے کیونکہ اس کی مملکت قدیم ہے اور اس کی ذات بے نیاز ہے۔
- کسی کے سرپر بخت کا تاج رکھتا ہے اور کسی کو تخت سے اتار کر خاک میں ملا دیتا ہے۔
- کسی کے سرپر خوش بختی کا تاج رکھتا ہے اور کسی کے جسم پر بدبختی کی چادر پھیلا دیتا ہے۔
- حضرت ابراہیم (خلیل اللہ) پر آگ کو گلزار بنا دیتا ہے اور ایک گروہ کو دریائے نیل کے ذریعے دوزخ میں پہنچا دیتا ہے۔
- حضرت ابراہیم کا واقعہ اس کے احسان کا فرمان ہے اور فرعون کا واقعہ اس کے غصے کا فرمان ہے۔
- پردے کے پیچھے سے برے اعمالوں کو دیکھتا ہے۔ وہی اپنی عنایتوں سے پردہ پوشی کرتا ہے۔
- اگر وہ تہدید کے لئے اپنے حکم کی تلوار اٹھالے تو مقرب فرشتے بھی اس کے سامنے گونگے بہرے ہو جائیں۔
- اگر وہ بخشش کی صلائے عام دیتا ہے تو شیطان بھی بول اٹھے کہ میں بھی اپنا حصہ لے لوں گا۔
- اس کی مہربانی اور بزرگی کی درگاہ میں بڑے بڑے بزرگوں نے اپنے سر سے بزرگی کا خیال نکال دیا۔
- عاجزوں کو اپنی رحمت کے قریب لے کر آتا ہے' عجز و نیاز سے مانگنے والوں کی دعائیں قبول کرنے والا ہے۔
- اس کا علم عدم کے احوال کا شاہد ہے' نہ کہے ہوئے رازوں پر اس کی باریک بینی خبردار ہے۔
- وہ اپنی قدرت سے زمین و آسمان کا نگہبان ہے اور روز محشر کے دن کا مالک ہے۔
- کسی کی کمر اس کی اطاعت سے بے نیاز نہیں اور اس کے کلام پر کسی کو انگلی دھرنے کا موقع نہیں ہے۔

- وہ قدیم ہے' نیک کام کرنے والا ہے اور نیکی پسند کرنے والا ہے۔ حکم کے قلم سے رحم کے اندر بچے کے نقش و نگار بناتا ہے۔
- مشرق سے مغرب کی طرف چاند اور سورج کو چلاتا ہے اور پانی پر دنیا بچھا دی ہے۔

زمیں از تب لرزه آمد ستوه ٭ فرو کوفت بر دامنش میخ کوه
دہد نطفه را صورتے چوں پری ٭ کہ کردست بر آب صورت گری
نہد لعل و فیروزه در صلب سنگ ٭ گل لعل در شاخ پیروزه رنگ
زا بر افگند قطرهٔ سوئے یم ٭ ز صلب آورد نطفه در شکم
ازاں قطره لولوئے لا لا کند ٭ و زیں صورتے سرو بالا کند
برو علم یک ذره پوشیده نیست ٭ کہ پیدا و پنہاں بہ نزدش یکیست
مہیا کن روزئے مار و مور ٭ و گرچند بیدست و پا یندو زور
بامرش و جود از عدم نقش بست ٭ کہ داند جزا و کردن از نیست ہست
دگر رہ بکتم عدم در برد ٭ و ز آنجا بصحرائے محشر برد
جہاں متفق بر الٰہیتش ٭ فرو ماند در کنہ ماہیتش
بشر ما ورائے جلالش نیافت ٭ بصر منتہائے جمالش نیافت
نہ بر اوج ذاتش پرد مرغ وہم ٭ نہ در ذیل وصفش رسد دست فہم
دریں ورطہ کشتی فرو شد ہزار ٭ کہ پیدا نشد تختہ بر کنار
چہ شبہا شستم دریں سیر گم ٭ کہ دہشت گرفت آستینم کہ قم
محیط ست علم ملک بر بسیط ٭ قیاس تو بروے نہ گرد و محیط
نہ ادراک در کنہ ذاتش رسد ٭ نہ فکرت بغور صفاتش رسد
تواں در بلاغت بسحباں رسید ٭ نہ در کنہ بے چون سبحاں رسید
کہ خاصاں دریں رہ فرس رانده اند ٭ بلا احصی از تگ فرو بانده اند
نہ ہر جائے مرکب تواں تاختن ٭ کہ جاہا سپر باید انداختن
وگر سالکے محرم راز گشت ٭ بہ بندند بروے در باز گشت

آمد ستوه: عاجز آ جانا۔ صورت گری: نقاشی۔ صلب سنگ: پتھر کی کمر۔ سوئے یم: سمندر کی طرف۔ زصلب آورد: ریڑھ کی ہڈی سے۔ صورتے: صورت' شکل۔ مارو مور: سانپ اور چیونٹی۔ بامرش: ای کے حکم سے۔ دربرد: پردے میں لے جائے گا۔ فروماند: عاجز۔ اوج ذاتش: ذات کی بلندی۔ مرغ وہم: وہم کا پرندہ۔ دست فہم: سمجھ کا ہاتھ۔ قیاس تو: تیرا اندازہ۔ رسد: پہنچ۔ سحباں: عرب کا مشہور خطیب سحبان بن وائل کی طرف اشارہ ہے جو فصاحت و بلاغت میں اپنی مثل آپ تھا۔ سالکے: سالک' راہ سلوک کی منازل طے کرنے والا۔ محرم راز: بھید سے واقف۔

- جب زمین شدت لرزہ سے عاجز آگئی اس کے دامن میں پہاڑوں کی کیل ٹھونک دی۔
- نطفہ کو پری جیسی صورت عطا کرتا ہے کون ہے جو پانی پر نقاشی کرتا ہے۔
- پتھر کی پست میں لعل اور فیروزہ پیدا کرتا ہے' سرخ پھول سبز رنگ کی شاخ میں لگاتا ہے۔

- بادل سے ایک قطرہ سمندر میں گراتا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی سے نطفہ شکم میں ڈالتا ہے۔
- اس قطرے سے چمکدار موتی بناتا ہے اور اس (نطفہ) سے سرو قد صورت بناتا ہے۔
- اس پر ایک ذرے کا حال بھی پوشیدہ نہیں ہے' ظاہر و باطن اس کے سامنے یکساں ہے۔
- سانپ اور چیونٹی کو رزق پہنچانے والا ہے۔ اگرچہ وہ کتنے ہی بے دست و پا اور کمزور ہوں۔
- اس کے فرمان سے عدم سے وجود پیدا ہوا اس کے علاوہ کون نیست کو ہست عطا کرنے والا ہے۔
- پھر عدم کے پردے میں لے جائے گا اور وہاں سے قیامت کے میدان میں لے جائے گا۔
- سارا جہاں اس کی خدائی پر متفق ہے لیکن اس کی اصلیت کی حقیقت جاننے سے قاصر ہے۔
- انسان نے اس کے جلال سے آگے کچھ نہ پایا' نگاہ اس کے جمال کے انتہا کو نہ حاصل کر سکی۔
- وہم کا پرندہ اس کی ذات کی بلندیوں تک نہیں اُڑ سکتا' نہ اس کی صفت کے دامن تک عقل کا ہاتھ پہنچتا ہے۔
- معرفت کے اس گرداب میں ہزاروں کشتیاں ڈوب گئیں اور ایک تختہ بھی کنارے کو نہ پا سکا۔
- اس سیر میں کئی راتیں گم رہا' اچانک دہشت نے میری آستیں پکڑلی کہ کھڑے ہو جاؤ۔
- خدا کا علم تمام وسعتوں پر محیط ہے۔ تمہارا قیاس اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔
- علم اس کی ذات کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا ہے نہ ہی غور و فکر اس کی صفات کی گہرائی کو پا سکتا ہے۔
- فصاحت و بلاغت میں سحبان بن وائل کے مرتبے تک پہنچ سکتے ہیں لیکن خدائے پاک و بے مثال کی حقیقت کو نہیں پا سکتے۔
- برگزیدہ بندوں نے اس راستے میں بہت گھوڑے دوڑائے ہیں لیکن اس کی حقیقت کو پانے سے عاجز آگئے اور تھک ہار کر بیٹھ گئے۔
- ہر جگہ گھوڑا نہیں دوڑایا جاسکتا ہے بلکہ کہیں نہ کہیں ڈھال پھینک دینی پڑتی ہے۔
- اگر کوئی سالک بھید سے خبردار ہوا پھر اس کی واپسی کا دروازہ بند کر دیتے ہیں۔

کسے را دریں بزم ساغر دہند — کہ دا روئے بیہوشیش در دہند
یکے باز را دیدہ بر دوختہ ست — یکے دیدہ ہا باز و پر سوختہ ست
کسے رہ سوئے گنج قاروں نبرد — وگر بُرد رہ باز بیروں نبرد
بمردم دریں موج دریائے خوں — کز و کس نبردہ ست کشتی بروں
اگر طالبی کیں زمیں طے کنم — نخست اسپ باز آمدن پے کنم
تامل در آئینہ دل کنی — صفائی بتدریج حاصل کنی
مگر بوی از عشق مستت کند — طلب گار عہد الستت کند
بہ پائے طلب رہ بدانجا بری — و زانجا ببال محبت پری
بدرد یقیں پردہ ہائے خیال — نماند سرا پردہ الا جلال
دگر مرکب عقل را پویہ نیست — عنانش بگیرد تحیر کہ ایست
دریں بحر جز مرد داعی نرفت — گم آں شد کہ دنبال راعی نرفت
کسانے کہ زیں راہ برگشتہ اند — برفتند بسیار و سرگشتہ اند
خلاف پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

مپندار سعدی کہ راہ صفا توان رفت جز بر پۓ مصطفیٰ

در باز گشت: واپسی کا دروازہ۔ دیدہ: آنکھیں۔ سوخت: جلا ہوا۔ گنج قاروں: قاروں کا خزانہ۔ کشتی بروں: کشتی باہر نکالنا۔ اسپ: گھوڑا۔ بہ پائے طلب: طلب کے پاؤں سے۔ بہ بال محبت: محبت کے پروں سے۔ مرکب عقل: عقل کی سواری۔ عنانش: باگ۔ تحیر: حیرت۔ راہ صفا: نجات کا راستہ۔ پۓ مصطفیٰ ﷺ: حضرت محمد مصطفیٰ کے نقش قدم۔

- اگر کسی کو اس کی محفل میں ساغر نصیب ہو جائے تو ساتھ اس کو بے ہوشی کی دوا اس میں ملا کر پلا دیتے ہیں۔
- کسی باز (سالک) کی آنکھیں سلی ہوئی ہیں' کسی کی آنکھیں کھلی ہیں لیکن پر جلے ہوئے ہیں۔
- قارون کے خزانے کا کسی کو راستہ نہ ملا' اگر راستہ ملا تو پھر واپس نہ آیا۔
- میں نے اس بحرخون کی لہروں میں جان دے دی اس سے کوئی شخص اپنی کشتی نکال کر نہ لے جا سکا۔
- اگر تو اس کا طالب ہے کہ اس راستے کو طے کرے تو پہلے واپسی کے گھوڑے کے ہاتھ پیر کاٹ دے۔
- دل کے آئینہ میں غور و فکر کرے گا تو رفتہ رفتہ صفائی حاصل کرے گا۔
- شاید عشق کی خوشبو تجھ کو مست کر دے۔ الست کے اقرار کا تجھے طلب گار بنا دے۔
- طلب کے قدموں سے تو یہاں تک راستہ طے کر لے گا اور اس جگہ سے محبت کے پروں سے اُڑے گا۔
- خیال کے پردوں کو یقین چاک کر دے گا۔ جلال کے سوا کوئی پردہ نہیں رہتا۔
- اگر عقل کا گھوڑا دلکی نہیں چل سکتا تو حیرت اس کی باگ تھام لیتی ہے بس کھڑا رہ۔
- اس سمندر میں دعوت حق دینے والا ہی جا سکتا ہے جو شخص چرواہے کے پیچھے نہیں چلتا' اپنا راستہ کھو دیتا ہے۔
- وہ لوگ جو اس راہ سے ہٹے چلے تو بہت لیکن بہت پریشان و حیران ہوئے ہیں۔
- جس نے پیغمبر کے راستے سے انحراف کیا وہ ہرگز اپنی منزل کو نہ پائے گا۔
- اے سعدی! یہ خیال نہ کر کہ نجات کا راستہ حضور اکرم ﷺ کے نقش پا کے خلاف چلنے پر پایا جا سکتا ہے۔

نتیجہ در ستائش خداوند: یہ دنیا خدائے قدیر کی کرشمہ سازیوں کی مظہر ہے۔ وہی اس ارض و سما کا خالق و کفیل ہے۔ اسی نے نطفے سے جاں کو پیدا کیا۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم کے تابع ہے۔ لیل و نہار کی گردش اس کے کنٹرول میں ہے۔ موسموں کا تغیر اسی کے تابع فرمان ہے۔ وہی زمین کی تاریکی سے بیج کو پودے کی شکل دیتا ہے۔ وہی سحاب سے زمین پر بارش برساتا ہے جس کسی نے اس کی حقیقت کے راز کو پا لیا' وہ فنا فی اللہ ہو گیا یعنی اس نے اپنی ذات کی نفی کر کے خوشنودی ربی کو حاصل کر لیا۔ پھر وہ دنیا سے دور ہو گیا اور خدا قدوس کے قریب ہو گیا۔ اللہ کی رضا کا راستہ حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات کو نظرانداز کر کے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ جس کسی نے تعلیمات محمدی ﷺ کو زندگی کا وطیرہ بنایا۔ وہی کامران و شاداں رہا اسی کے لئے فلاح ہے۔ قیامت کے دن شفاعت محمدی ﷺ کا مستحق ہو گا۔

در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات

کریم السجایا جمیل الشیم نبی البرا یا شفیع الامم
امام رسل پیشوائے سبیل امین خدا مہبط جبرئیل
شفیع الوریٰ خواجہ بعث و نشر امام الہدیٰ صدر دیوان حشر
کلیمے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نور ہا پرتو نورِ اوست
یتیمے کہ ناکردہ قرآں درست کتب خانہ چند ملت بشست

جو عزمش بر آہیخت شمشیر بیم — بمعجز میان قمر زد دو نیم
چو صیتش در افواہ دنیا فتاد — تزلزل در ایوان کسری فتاد
بلا قامت لات بشکست خرد — باعزاز دیں آب عزیٰ ببرد
نہ از لات و عزیٰ برآورد گرد — کہ توریت و انجیل منسوخ کرد
شے برنشست از فلک برگذشت — بتمکین و جاہ از ملک در گذشت
چناں گرم در تیہ قربت براند — کہ در سدرہ جبریل از و باز ماند
بدو گفت سالار بیت الحرام — کہ اے حامل وحی برتر خرام

مشکل الفاظ کے معنی: کریم السجایا: شریف عادتوں والا۔ جمیل الشیم: حسین خصلتوں والا۔ شفیع الامم: امتوں کی شفاعت کرنے والا۔ امام رسل: رسولوں کے امام۔ پیشوائے سبیل: راستے کے پیشوا۔ مہبط جبرئیل: حضرت جبرئیل کے اترنے کی جگہ۔ شفیع الوریٰ: مخلوق کے شفیع۔ خواجہ بعث و نشر: قیامت کے سردار۔ صدر دیوان حشر: قیامت کی کچہری کے صدر۔ کلیمے: کلام۔ چرخ: آسمان۔ ہمہ نور: تمام نور۔ پرتو نور: نور کا عکس مراد نور کا سایہ۔ قمر زرد دو نیم: چاند کے دو ٹکڑے کرنا۔ تزلزل: زلزلہ آنا۔ در ایوان کسریٰ: کسریٰ کے محل میں۔ لات و عزیٰ: دو بتوں کے نام۔ توریت: اللہ کی الہامی کتاب جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی۔ انجیل: اللہ کی الہامی کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی۔ شے: ایک رات۔ بازماند: پیچھے رہ جانا۔ سدرہ: سدرۃ المنتہیٰ آسمان پر ایک مقام ہے۔ سالار بیت الحرام: کعبہ کے سردار مراد آنحضور ﷺ۔ برتر خرام: آگے بڑھو۔

در نعت سرور کائنات علیہ افضل الصلوات کا ترجمہ:

- پاکیزہ خصال والے اور حسین عادتوں والے خلائق کے نبی ﷺ امتوں کی شفاعت کرنے والے۔
- رسولوں کے امام، راہ خدا کے پیشوا، خدا کا امین اور جبرئیل امین کا محل نزول۔
- مخلوق کی شفاعت کرنے والا، روز قیامت کا سردار، ہدایت و رشد کے امام اور روز محشر کی کچہری کے صدر۔
- وہ ایسا کلیم ہے کہ دور فلک اس کا طور ہے، تمام نور ان ہی کے نور کا سایہ ہے۔
- ایسے یتیم جس نے قرآن تخلیق نہیں کیا بلکہ کئی اقوام کے کتب خانے ختم کر دیئے۔
- جب ان کے ارادے نے قوت کی تلوار سونت لی تو پھر معجزے کے ذریعے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے۔
- جب دنیا میں اس کا چرچا ہوا تو ایوان کسریٰ میں زلزلہ آگیا۔
- لا سے لات بت کا جسم چکنا چور ہو گیا، دین کو عزت دے کر عزیٰ کی آبرو کا خاتمہ کر دیا۔
- نہ صرف لات اور عزیٰ کی خاک اڑائی بلکہ توریت اور انجیل کو بھی منسوخ کر دیا۔
- ایک شب کو جو سوار ہوئے تو آسمان سے آگے گزر گئے، عزت اور مرتبے میں فرشتے سے آگے بڑھ گئے۔
- اس نے قرب کے میدان ایسا تیز گھوڑا دوڑایا کہ جبرئیل سدرہ پر ہی پیچھے رہ گئے۔
- آنحضور ﷺ کعبہ کے سردار نے اس سے کہا، اے حامل وحی کچھ اور اوپر چلو۔
- دوستی میں آپ نے جب مجھے مخلص پایا تو میری صحبت سے کیوں باگ موڑی۔

چو در دوستی مخلصم یافتی — عنانم ز صحبت چرا تافتی
بگفتار فرا تر مجالم نماند — بماندم کہ نیروئے بالم نماند
اگر یکسر موئے برتر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم

نماند بعصیاں کسے در گرو — کہ دارد چنیں سید پیش رو
چہ نعت پسندیدہ گویم ترا — علیک السلام اے نبی الورا
درود ملک بر روان تو باد — بر اصحاب و بر پیروان تو باد
نخستین ابوبکر پیر مرید — عمر پنجہ بر پیچ دیو مرید
خرد مند عثمان شب زندہ دار — چہارم علی شاہ دلدل سوار
خدایا بحق نبی فاطمہ — کہ بر قول ایماں کنم خاتمہ
گر دعوتم رد کین ور قبول — من و دست و دامان آل رسول
چہ کم گردد اے صدر فرخندہ پے — ز قدر رفیعت بدرگاہ حے
کہ باشند مشتے گدایان خیل — بمہمان دارالسلامت طفیل
خدایت ثنا گفت و تبجیل کرد — زمیں بوس قدر تو جبریل کرد
بلند آسماں پیش قدرت خجل — تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل
تو اصل وجود آمدی از نخست — دگر ہرچہ موجود شد فرع تست
ندانم کدا میں سخن گویمت — کہ والا تری زانچہ من گویمت
ترا عز لولاک تمکیں بس ست — ثنائے تو طٰہٰ و یٰس بس ست
چہ وصفت کند سعدی نا تمام — علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

مخلصم یافتی: مخلص پایا۔ چرا: کیوں۔ تافتی: موڑی۔ یکسر موئے: بال کے برابر۔ بر تر پرم: اوپر اڑنا۔ فروغ تجلی: تجلی کی زیادتی۔ بسوز درم: پر جلا دینا۔ چہ: کیا۔ اے نبی الورا: اے مخلوق کے نبی۔ درود ملک: خدا کا درود۔ بر روان تو باد: آپ کی روح پر نازل ہو۔ نخستین: سب سے پہلے۔ خردمند: عقل مند۔ شب زندہ دار: شب بیدار۔ شاہ دلدل سوار: دلدل سوار بادشاہ۔ بر قول ایماں کنم خاتمہ: ایمان کے قول پر میرا خاتمہ کر۔ دامان آل رسول: آل رسول کا دامن۔ بدرگاہ حے: قیوم کی بارگاہ میں مراد اللہ تعالیٰ کی ذات کے حضور۔ مشتے: مٹھی بھر۔ گدایان خیل: بردار فقراء۔ قدر تو: تیری عظمت۔ خجل: شرمندہ۔ ہنوز: ابھی۔ آب و گل: پانی اور مٹی۔ ندانم: میں نہیں سمجھتا۔ ثنائے تو: تیری تعریف و توصیف۔ طٰہٰ و یٰس: قرآن کی دو سورتوں کے نام۔ سعدی ناتمام: ناقص سعدی۔

- اس نے کہا کہ آگے جانے کی مجھ میں طاقت نہیں رہی، میں تھک گیا اس لئے کہ میرے بازو میں طاقت نہیں رہی ہے۔
- اگر ایک بال برابر بھی اوپر اڑوں تو تجلی کی روشنی میرے پر جلا دے گی۔
- وہ شخص کبھی نافرمانی میں گرفتار نہ ہو گا جو ایسا سردار پیشرو رکھے گا۔
- میں آپ کی تعریف کے لئے کون سی نعت پسند کروں، اے دنیا جہاں کے پیغمبر ﷺ تم پر درود و سلام ہو۔
- خدا کا درود آپ کی روح پر نازل ہو، آپ کے ساتھیوں اور پیروؤں پر نازل ہو۔
- سب سے پہلے ارادت مند حضرت ابوبکرؓ مرید ہیں، عمرؓ سرکش دیو کے پنجہ کو پھیرنے والے ہیں۔
- عثمانؓ عقلمند اور شب بیدار ہیں اور حضرت علیؓ دلدل کے شاہسوار ہیں۔
- اے خدا فاطمہ کی اولاد کے طفیل ایمان کے قول پر میری زندگی کا خاتمہ کرنا۔
- خواہ تو میری دعا قبول کرے یا رد کرے، میں آل رسول کا دامن تھام رکھوں گا۔

- اے بابرکت قدم رکھنے والے بالانشین خدا کی بارگاہ میں تیرے بلند مرتبے میں کیا کمی آجائے گی۔
- اگر مٹھی بھر جماعت یعنی فرماں بردار فقراء آپ کے طفیل بہشت کے مہمان بن جائیں۔
- آپ کی خدا نے تعریف اور تعظیم فرمائی ہے۔ جبرئیل کو آپ کے مرتبہ کی زمین کا بوسہ دینے والا بنایا ہے۔
- آپ کے رتبہ کے سامنے بلند آسمان شرمندہ ہے۔ آپ پیدا ہو چکے تھے اور آدم ابھی مٹی اور پانی میں تھے۔
- آپ کے ازل ہونے سے وجود کی اصل ہیں۔ دوسرا جو کچھ وجود میں آیا تو وہ تیری فرع ہے۔
- میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ کی تعریف میں کیا کہوں اس لئے کہ میں جو کچھ بھی کہوں' آپ اس سے بالاتر ہیں۔
- لولاک کا افتخار تیرے مقام و مرتبہ کے لئے کافی ہے اور تیری تعریف میں طٰہٰ و یٰسین کے القابات کافی ہیں۔
- ناقص العقل سعدی آپ ﷺ کی تعریف کیا کرے' اے نبی ﷺ آپ پر درود و سلام ہو۔

نتیجہ در نعت سرور کائنات:

یاد رہے یہ اشعار محسن کاکوروی کی نظم "مدح خیر المرسلین ﷺ" سے ماخوذ ہیں۔

سب سے اعلیٰ تیری سرکار ہے' سب سے افضل
مرے ایمان مفصل کا' یہی ہے مجمل
ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی
نہ مرا شعر' نہ قطعہ' نہ قصیدہ' نہ غزل
دین و دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو مجھے
صرف تیرا ہو بھروسا' تری قوت' ترا بل
آرزو ہے کہ رہے دھیان ترا تادم مرگ
شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل
رخ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا
میرے ہمراہ چلے راہ عدم میں مشعل
صف محشر میں تیرے ساتھ ہو تیرا مدح
ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ' یہ غزل

سبب نظم کتاب

در اقصائے عالم بگشتم بسے — بسر بردم ایام باہر کسے
تمتع زہر گوشہ یافتم — ز ہر خرمنے خوشہ یافتم
چو پاکان شیراز خاکی نہاد — ندیدم کہ رحمت براں خاک باد
تولائے مردان ایں پاک بوم — برانگیختم خاطر از شام و روم
دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں — تہیدست رفتن سوئے دوستاں
بدل گفتم از مصر قند آورند — بر دوستاں ارمغانے برند
مرا گر تہی بود ازاں قند دست — سخنہائے شیریں تر از قند ہست

نہ قندے کہ مردم بصورت خورند — کہ ارباب معنی بکاغذ جند
چو ایں کاخ دولت پرداختم — بروده دراز تربیت ساختم
یکے باب عدلست و تدبیر ورائے — نگہبانیے خلق و ترس خدائے
دوم باب احساں نہادم اساس — کہ محسن کند فضل حق را سپاس
سوم باب عشقست و مستی و شور — نہ عشقے کہ بندند برخود بزور
چہارم تواضع رضا پنجمیں — ششم ذکر مرد قناعت گزیں
بہفتم دراز عالم تربیت — بہشتم دراز شکر برعافیت
نہم راہ توبہ است وراہ صواب — دہم در مناجاتؔ و ختم کتاب
بروز ہمایون و سال سعید — بتاریخ فرخ بیان دو عید
زشش صد فزوں بود پنجاہ و پنج — کہ پر در شد ایں نام بردار گنج
الا اے خردمند فرخندہ خوی — ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوی
قبا گر حریر ست و گر پرنیاں — بنا چار حشوش بود. درمیاں
تو گر پرنیانی بایذا مکوش — کرم کارفرما و حشوم بپوش
نناز م بسرمایۂ فضل خویش — بد ریوزہ آوردہ ام دست پیش
شنیدم کہ در روز امید و بیم — بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
تونیزار بدے بینم در سخن — بخلق جہاں آفریں کار کن
چو بیتے پسند آیدت از ہزار — بمردی کہ دست از تعنت بدار
ہمانا کہ در پارس انشاء من — چو مشک ست بے قیمت اندر ختن
چو بانگ دہل ہولم از دور بود — بعیبہ درم عیب مستور بود
گل آورد سعدی سوئے بوستاں — بشوخی و فلفل بہندوستاں
چو خرما بشیرنی اندودہ پوست — چو بازش کنی استخوانے دروست

مشکل الفاظ کے معنی: بگشتم بسے: بہت گھوما۔ در اقصائے عالم: عالم کے اطراف میں۔ تمتع: فائدہ۔ خرمنے: انبار۔ پاکان شیراز۔ شیراز کے پاک طینت: ندیدم: نہ دیکھا ہے۔ رحمت براں خاک باد: خدا کی رحمت ہو۔ برا نگیختم خاطر: طبیعت کا اچاٹ ہو جانا۔ دریغ آمد: برا لگا۔ بوستان: باغ۔ تہیدست: خالی ہاتھ۔ رفتن: جانا۔ سوئے دوستاں: دوستوں کی طرف۔ بر: پاس۔ حقانے برند: تحفہ لے جانا۔ سخنہائے شیریں: میٹھی گفتگو۔ بصورت خورند: بظاہر کھانا۔ ارباب معنی: اصحاب باطن۔ کاخ دولت: دولت کا محل۔ پرداختم: معروف ہونا۔ دہ دراز تربیت: تربیت کے دس دروازے۔ ساختم: قائم کرنا۔ عدلت: انصاف۔ نگہبانیٔ خلق: مخلوق کی نگہبانی۔ اساس: بنیاد۔ محسن کند: احسان کرنے والا۔ سپاس: شکر گزار ہونا۔ قناعت گزیں: قناعت اختیار کرنا۔ سال سعید: نیک سال۔ فرخ: مبارک۔ شش صد: چھٹی صدی۔ گنج: خزانہ۔ ذر: موتی۔ شنیدہ: نہ سننا۔ پرنیاں: ریشمی کپڑا۔ حشوم: بھراؤ۔ بپوش: چھپا ہوا۔ سرمایۂ فضل: بزرگی کا سرمایہ۔ روز امید و بیم: قیامت کا دن۔ بداں: برے لوگ۔ نیکاں: نیک لوگ۔ بدے بینم در سخن: کلام میں خرابی دیکھے۔ بیتے: اشعار۔ دست از تعنت بدار: عیب جوئی سے ہاتھ اٹھا لے۔ ہمانا: یقیناً۔ در پارس: پارس میں۔ انشاء من: میری انشاء پردازی۔ ختن: ایک ملک کا نام جس میں کثرت سے مشک پایا جاتا ہے۔ بانگ دہل: ا، نحر

آواز مراد ڈھول کی آواز۔ مستور: چھپا ہونا۔ بشوخی: بے باکی۔ فلفل: مرچ۔ استخوانے: گٹھلی۔

سببِ نظمِ کتاب کا ترجمہ:

- میں دنیا کے اطراف میں بہت گھوما' ہر طرح کے آدمی کے ساتھ میں نے وقت گزارا ہے۔
- گوشے گوشے سے میں نے استفادہ کیا اور ہر خرمن سے کہیں نہ کہیں خوشہ ضرور پایا۔
- میں نے شیراز کے پاک لوگوں جیسا متواضع نہ دیکھا ہے۔ اس سرزمین پر اللہ کی رحمت کا نزول ہو۔
- اس پاک سرزمین کے بزرگوں کی دوستی نے شام اور روم سے میری طبیعت اچاٹ کر دی۔
- اس جنت ارضی سے دوستوں کے پاس خالی ہاتھ جانے پر مجھ سے برا معلوم ہوا۔
- میں نے دل میں سوچا کہ مصر سے مصری لاتے ہیں اور دوستوں کے لئے تحفہ لے جاتے ہیں۔
- اگر میرا ہاتھ قند سے خالی ہے تو کیا ہوا' میری باتیں قند سے بھی زیادہ شیریں موجود ہیں۔
- یہ وہ قند نہیں جو لوگ بظاہر کھاتے ہیں بلکہ یہ وہ شے ہے جس کو اہل باطن کاغذ پر محفوظ کر لیتے ہیں۔
- جب میں نے قصر دولت ترتیب دے لیا تو میں نے اس میں تربیت کے دس دروازے قائم کئے۔
- یہ وہ قند نہیں جو لوگ بظاہر کھاتے ہیں بلکہ یہ وہ شے ہے جس کو اہل باطن کاغذ پر محفوظ کر لیتے ہیں۔
- جب میں نے قصر دولت ترتیب دے لیا تو میں نے اس میں تربیت کے دس دروازے قائم کئے۔
- ایک باب انصاف اور تدبیر درائے کا ہے۔ مخلوق کی نگہبانی اور خدا کا خوف ہے۔
- دوسرے احسان کے باب کی میں نے بنیاد رکھی کیونکہ احسان کرنے والا خدا کے احسان کی شکر گزاری کرتا ہے۔
- تیسرا عشق' مستی اور شور کا باب ہے۔ ایسا عشق نہیں جو اپنے اوپر خواہ مخواہ طاری کر لیا جاتا ہے۔
- چوتھا تواضع کا اور پانچواں رضا کا ہے' چھٹا قناعت اختیار کرنے والے انسان کے بارے ہے۔
- ساتواں باب عالم تربیت کا ہے' آٹھواں میں آرام و راحت پر شکر بجالانے کا ہے۔
- نویں میں توبہ اور راہ مستقیم کا درس ہے۔ دسویں میں مناجات اور خاتمہ کتاب کا ذکر ہے۔
- اس کو مبارک دن اور خوش بخت سال کہوں دو عیدوں کے درمیان بابرکت تاریخ میں مکمل کیا۔
- چھ سو بچپن ہجری میں یہ مشہور خزانہ موتیوں سے پُر ہو گیا۔
- اے عقل مند! مبارک عادتوں کے مالک میں نے کسی ہنرمند کو عیب جو نہیں سنا ہے۔
- قبا خواہ حریر کی ہو یا پرنیان کی ہو' لامحالہ اس میں بھراؤ ہو گا۔
- تو اگر ریشم نہ حاصل کر سکے تو خفا نہ ہو' لطف و مہربانی سے کام لے اور استر ہی پہن لے۔
- میں اپنی بزرگی کے سرمایہ پر ناز نہ کرتا ہوں' بھیک کا ہاتھ میں نے آگے بڑھایا ہے۔
- میں نے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نیکوں کے ساتھ بروں کو بھی بخش دے گا۔
- تو ہی اگر میرے کلام میں خرابی دیکھے تو اس جہاں کے خالق کے اخلاق سے کام لے۔
- اگر ہزار میں سے ایک شعر بھی تجھے پسند آجائے۔ مجھے اپنی جوانمردی کی قسم عیب جوئی سے ہاتھ اٹھالے۔
- یقیناً فارس میں میری انشاء پردازی اسی طرح بے قدر قیمت ہے جیسے ملک ختن میں مشک ہے۔
- ڈھول کی آواز کی طرح میرا خوف دور سے تھا۔ عیب جو کے لئے میرے عیب پوشیدہ تھے۔
- سعدی بے باکی سے باغ کی طرف پھول اور ہندوستان کی طرف کالی مرچ لایا ہے۔
- چھوارے کی طرح چھلکا شیرنی سے بھرا ہے' جب تو اسے چھیلے تو اس میں سخت گٹھلی ہے۔

نتیجہ سبب نظم کتاب:

شیخ سعدیؒ نے اس نظم میں بوستان کی تخلیق کی وجہ کو زیب قرطاس کیا ہے کہ میں نے حکمت آموز موتیوں سے اس دیوان کو بھر دیا ہے جو چاہے اس سے استفادہ کرے۔ ان کے نزدیک شام و روم کی بجائے شیراز میں اللہ کے نیک بندے زیادہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے شیراز میں ڈیرے جمالئے اور ان کی پاک طبیعت سے فائدہ اٹھاتا رہا اس کتاب کے دس ابواب ہیں جو گہرہائے آبدار سے لبریز ہیں چھ سو پچپن ہجری میں' میں نے اس کو پایۂ تکمیل کو پہنچایا ہے۔ اے قاری اگر کلام طبیعت لطیف کو ناگوار گزرے تو مخلوق کے خالق کے اخلاق کو نگاہ میں رکھ مراد یہ کہ پردہ پوشی کرنا شان خداوندی ہے۔ تجھے بھی اپنے اندر یہ صفت پیدا کرنی چاہئے اور عیب جوئی سے باز رہنا چاہئے۔

ذکر محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی طاب ثراہ

مرا طبع زیں نوع خواہاں نبود
سر مدحت پادشاہاں نبود

ولے نظم کردم بنام فلاں
مگر باز گویند صاحبدلاں

کہ سعدی کہ گوئے بلاغت ربود
در ایام بوبکر بن سعد بود

سزد گر بدورش بنازم چناں
کہ سید بدوران نوشیں رواں

جہاں دار دیں پرور داد گر
نیامد چو بوبکر بعد از عمر

سر سرفرازان و تاج مہاں
بدوران عدلش بنا ز اے جہاں

گر از فتنہ آید کسے در پناہ
ندارد جز ایں کشور آرام گاہ

فَطُوبٰی لِبَابٍ کَبَیْتِ الْعَتِیْق
حَوالَیْهِ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْق

ندیدم چنیں گنج و ملک و سریر
کہ وقفست بر طفل و درویش و پیر

نیامد برش دردناک غمے
کہ ننہاد بر خاطرش مرہمے

طلب گار خیرست و امیدوار
خدایا امیدیکہ دارد برآر

کلہ گوشہ بر آسمان بریں
ہنوز از تواضع سرش بر زمیں

ز گردن فرازاں تواضع نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

مشکل الفاظ کے معنی: مرا طبع: میری طبیعت۔ خواہاں: خواہش مند۔ نبود: نہ تھی۔ مدحت پادشاہاں: بادشاہوں کی تعریف۔ ولے: لیکن۔ نظم کردم: نظم کہنا۔ صاحبدلاں: اہل دل۔ گوئے بلاغت: بلاغت کی گیند۔ در ایام بوبکر: ابوبکرؒ بن سعد کا زمانہ۔ بدوران نوشیں رواں: نوشیرواں کے زمانے پر۔ جہاں دار: دنیا کا نگہبان۔ دیں پرور: دین پرور۔ دادگر: منصف۔ تاج جہاں: بڑوں کا تاج۔ عدلش: انصاف۔ جزایں: اس کے علاوہ۔ کشور: ملک۔ گنج: خزانہ۔ سریر: تخت۔ طفل: بچہ۔ پیر: بوڑھا۔ دردناک غم: غم کا مارا۔ خیرست: بھلائی۔ کلہ گوشہ: ٹوپی کا کنارہ۔ آسماں بریں: بلند آسمان۔ ہنوز: ابھی۔

ذکر محامد اتابک ابوبکر بن سعد زنگی طاب ثراہ کا ترجمہ:

- میری طبیعت میں اس طرح کی تمنا نہ تھی کہ میں بادشاہوں کی تعریف کا خیال کروں۔
- لیکن یہ خیال تھا کہ میں نے جو نظم فلاں سے منسوب کی تو ہو سکتا ہے کہ صاحب دل لوگ میرے بعد کہیں گے۔

- کہ سعدی جو بلاغت کی گیند سب سے آگے لے گیا' ابوبکر بن سعد کے زمانے میں زندہ تھا۔
- مناسب یہی ہے کہ میں اس کے عہد سلطنت پر ناز کروں جس طرح آنحضور ﷺ نے نوشیرواں کے زمانے میں متولد ہونے پر فخر کیا تھا۔
- ابوبکر بن سعد دنیا کا نگہبان' دین پرور' منصف تھا۔ حضرت عمر کے بعد ابوبکر جیسا کوئی نہ پیدا ہوا۔
- وہ سربلندوں کا سردار اور بڑوں کا تاج ہے۔ اے دنیا تو بھی اس کے انصاف کے زمانے پر فخر کر۔
- اگر کوئی فتنہ سے پناہ چاہے تو اس ملک کے سوا اس کو آرام کی جگہ نہ ملے گی۔
- مکہ مکرمہ کی طرح اس کے دروازے پر آنے والے کے لئے خوشخبری ہے۔ اس کے گرد دور دراز کے راستے لوگ آتے ہیں۔
- میں نے ایسا خزانہ ملک اور تخت نہیں دیکھا جو بچے اور فقیر اور بوڑھے پر وقف ہو۔
- اس کے پاس جو کوئی غم کا مارا آیا یہ نہیں ہوا کہ اس نے اس کے دل پر مرہم نہ رکھا ہو۔
- وہ خیر کا طالب ہے اور رحمت کا امیدوار ہے۔ اے خدا اس کی جو امید ہے' پوری فرما دے۔
- اس کے سر کی ٹوپی کا کنارہ بلندی پر ہے' پھر بھی تواضع سے اس کا سر زمین پر ہے

اگر زیر دستے بیفتد چہ خاست — زبردست افتادہ مرد خداست
نہ ذکر جمیلش نہاں می رود — کہ صیت کرم در جہاں می رود
چنوئے خردمند فرخ نہاد — ندارد جہاں تا جہانست یاد
نہ بنی در ایام او رنجہ — کہ نالد زبیداد سر پنجہ
کس ایں رسم و ترتیب و آئیں ندید — فریدوں با آں شکوہ ایں ندید
ازاں پیش حق پایگاہش قویست — کہ دست ضعیفاں بجاہش قویست
چناں سایہ گسترد بر عالمے — کہ زالے نیندیشد از رستمے
ہمہ وقت مردم ز جور زماں — بنالند و از گردش آسماں
در ایام عدل تو اے شہر یار — ندارد شکایت کس از روزگار
بعہد تو می بینم آرام خلق — پس از تو ندانم سرانجام خلق
ہم از بخت فرخندہ فر جام تست — کہ تاریخ سعدی در ایام تست
کہ تابر فلک ماہ و خورشید ہست — دریں د فترت ذکر جاوید ہست
ملوک از نکونامی اندوختند — ز پیشینگاں سیرت آموختند
تو در سیرت پادشاہی خویش — سبق بردی از پادشاہان پیش
سکندر بدیوار روئین و سنگ — بکرد از جہاں راہ یا جوج تنگ
ترا سد یا جوج کفر از زرست — نہ روئیں چو دیوار اسکندرست
زباں آورے کاندریں امن و داد — سپاست نگوید زبانش مباد
زہے بحر بخشائش و کان جود — کہ مستظہرند از وجودت وجود
بروں بینم اوصاف شہ از حساب — نگنجد دریں تند میداں کتاب

خوئے اوست: اس کی عادت ہے۔ زیردستے: کمزور عاجز۔ چہ خاست: کیا ہوا۔ ذکر جمیلش: ذکر خیر۔ نہ نہاں می رود: پوشیدہ نہ رہنا۔ صیت کرم: شرافت کا شہرہ۔ فرخ: مبارک۔ رنجہ: رنجیدہ۔ نالہ: نالاں۔ ایں رسم: یہ رسم۔ فریدوں: ایک بادشاہ کا نام۔ ایں ندید: یہ نہ دیکھا۔ پیش حق: حق کے سامنے۔ دست ضعیفاں: کمزوروں کا ہاتھ۔ رستمے: رستم کا نام جو ایک مشہور جواں مرد تھا۔ ہمہ وقت: تمام وقت۔ مردم: انسان۔ جور زماں: زمانے کے ظلم۔ گردش آسماں: آسمان کی گردش۔ اے شہریار: اے بادشاہ۔ ندارد شکایت: شکایت نہ رہی۔ روزگار: زمانہ۔ انجام خلق: مخلوق کا انجام۔ بخت فرخندہ: مبارک نصیب۔ ایام تست: تیرے دور میں۔ ماہ: چاند۔ خورشید ہست: سورج ہے۔ ذکر جاوید: ہمیشہ رہنے والا ذکر۔ ملوک: بادشاہ کی جمع۔ نکونامی: نیک نامی۔ پشینگاں: پہلے لوگ۔ سیرت آموختند: طور طریقے سیکھے۔ خویش: خود' اپنا۔ روئین: کانسی۔ سنگ: پتھر۔ راہ یاجوج: یاجوج کا راستہ' یاجوج ایک قوم کا نام ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے اور قیامت کے قریب ان کا ظہور ہو گا۔ سد یاجوج کفر: کفر کے یاجوج کے لئے دیوار۔ زبان آورے: زباں دان۔ سپاست: شکر ہے۔ زہے: کیا ہی خوب۔ بحر بخشائش: عطا کا سمندر۔ اوصاف شہ: بادشاہ کے اوصاف۔ تنگ میداں: کشادہ میدان۔

- سربلندوں کو تواضع زیبا ہے۔ فقیر اگر تواضع کرے تو یہ اس کی عادت ہے۔
- اگر کمزور عاجزی کرے تو کیا ہوا۔ زبردست' انکساری کرنے والا مرد خدا ہے۔
- دراصل اس کا ذکر خیر پوشیدہ نہیں رہتا بلکہ اس کی شرافت کا شہرہ زمانہ میں پہنچتا ہے۔
- دنیا میں ایسا عقلمند مبارک' مبارک سرشت زمانے کو یاد نہیں جب سے بھی زمانہ ہے۔
- اس کے زمانے میں تو کسی ایسے رنجیدہ کو نہ دیکھے گا جو کسی ظالم کے ظلم سے نالاں ہو۔
- کسی نے ایسے اصول و ضوابط اور قانون نہیں دیکھا۔ فریدوں نے بھی شان و شکوہ کے باوجود ایسا نہیں دیکھا۔
- اللہ کے حضور اس کا درجہ اس لئے بلند ہے کہ اس کے جاہ و جلال سے کمزوروں کے ہاتھ طاقت میں ہیں۔
- وہ دنیا پر اس طرح سایہ کئے ہوئے ہے کہ کوئی بڑھیا بھی رستم سے نہیں ڈرتی ہے۔
- انسان ہمیشہ زمانے کے ظلم سے نالاں رہے اور آسمان کی گردش سے تنگ شکوہ گزار ہیں۔
- اے بادشاہ! تیرے انصاف کے زمانے میں کسی کو زمانہ سے بھی شکایت نہ رہی۔
- تیرے زمانہ میں تو دنیا آرام سے ہے' مجھے تیرے بعد مخلوق کا انجام معلوم نہیں ہے۔
- تیرے مبارک انجام کا یہ نصیبہ ہی وجہ ہے کہ سعدی کا زمانہ تیرے دور میں ہے۔
- اس لئے کہ جب تک آسمان میں سورج چاند باقی ہیں' اس کتاب میں تیرا ذکر پائندہ رہے گا۔
- بادشاہوں نے اگر نیک نامی جمع کی ہے تو انہوں نے اگلے بادشاہوں سے طور طریقے سیکھے ہیں۔
- تو اپنی شاہانہ اخلاق و سیرت میں پہلے بادشاہوں پر بازی لے گیا ہے۔
- سکندر نے کانسی اور پتھر کی دیوار کے ذریعے دنیا میں یاجوج ماجوج کا راستہ روک دیا۔
- تو نے یاجوج کے کفر کو روکنے کے لئے سونے سے بند باندھا ہے۔ سکندر کی طرح کانسی کی دیوار نہیں بنائی۔
- جو زبان دان اس امن و انصاف کے زمانے میں تیرا شکر ادا نہ کرے' خدا کرے کہ اس کی زبان نہ رہے۔
- کیا ہی خوب عطا کا سمندر اور بخشش کی کان ہے کہ تیرے وجود سے وجود انسانی قوت حاصل کرتا ہے۔

گر آں جملہ را سعدی املا کند — مگر دفترے دیگر انشا کند
فرو ماندم از شکر چندیں کرم — ہماں بہ کہ دست دعا گسترم
جہانت بکام و فلک یار باد — جہاں آفرینت نگہدار باد
بلند اخترت عالم افروختہ — زوال اختر دشمنت سوختہ

غم از گردش روز گارت مباد | و ز اندیشہ بر دل غبارت مباد
کہ بر خاطر پادشاہاں ہے | پریشاں کند خاطر عالمے
دل و کشورت جمع و معمور باد | ز ملکت پراگندگی دور باد
تنت باد پیوستہ چوں دیں درست | بد اندیش را دل چو تدبیر ست
درونت بتائید حق شاد باد | دل و دین و اقلیمت آباد باد
جہاں آفریں برتو رحمت کناد | دگر ہرچہ گویم فسانست و باد
ہمینت بس از کردگار مجید | کہ توفیق خیرت بود بر مزید
نرفت از جہاں سعد زنگی بدرد | کہ چوں تو خلف نام بزدار کرد
عجب نیست ایں فرع زاں اصل پاک | کہ جانش با وجست و جسمش بخاک
خدایا باں تربت نامدار | بفضلت کہ باران رحمت ببار
گر از سعد زنگی مثل ماند و یاد | فلک یاور سعد بوبکر باد

دست دعا گسترم: دعا کا ہاتھ اٹھانا۔ فلک یار باد: آسمان یاد رہے۔ جہاں آفریں: اللہ تعالیٰ کی ذات مراد جہاں کو پیدا کرنے والا۔ نگہدار رہے: نگہبان رہے۔ بلند اخترت: بلند ستارہ۔ عالم افروختہ: دنیا روشن رہے۔ سوختہ: جلے۔ خاطر عالمے: ایک جہان کا دل۔ کشورت جمع: ملک کا جمع ہونا۔ تنت باد پیوستہ: تیرا جسم رہے۔ چوں: کی طرح۔ شادباد: خوش رہنا۔ اقلیمت: ملک۔ ہرچہ گویم: کچھ کہنا۔ توفیق خیرت: خیر کی توفیق۔ نہ رفت از جہاں: اس دنیا سے نہ گیا۔ عجب نیست: کچھ تعجب نہیں۔ جانش باوجست: روح کا بلندی پر ہونا۔ تربت نامدار: مشہور قبر۔

- بادشاہ کے اوصاف حساب سے زیادہ ہیں۔ کتاب کے اس کشادہ میدان میں نہیں سما سکتے۔
- اگر سعدی ان تمام کو معرض تحریر میں لائے تو اس کو ایک اور کتاب لکھنی پڑے گی۔
- میں اس کی اتنی بڑی مہربانیوں کا شکریہ بجالانے سے عاجز ہوں۔ اب تو یہی بہتر ہے کہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاؤں۔
- زمانہ تیرے مقصد کے مطابق اور آسمان یار رہے۔ خدا تیرا نگہبان رہے۔
- تیرا بلند ستارہ عالم میں روشن رہے۔ تیرے دشمن کا نصیبہ جل کر خاکستر ہو جائے۔
- خدا کرے کہ زمانہ کی گردش کا تجھے فکر نہ ہو اور کسی فکر کا تیرے دل پر غبار نہ رہے۔
- اس لئے کہ بادشاہوں کی طبیعت کا ذرا سا غم ایک جہان کے دل کو پریشان کر دیتا ہے۔
- تیرا دل اور ملک جمع اور آباد ہو۔ تیرے ملک سے پراگندگی دور رہے۔
- تیرا جسم دین کی طرح ہمیشہ درست رہے، تیرے دشمن کا دل اس کی تدبیر کی طرح ست رہے۔
- تیرا دل اللہ کی تائید سے خوش رہے، تیرا دل اور دین اور ملک آباد رہے۔
- خالق جہان تیرے پر رحمت نازل کرے اس کے علاوہ جو کچھ کہوں وہ فسانہ اور بے کار بات ہے۔
- خدائے بزرگ و برتر کی جانب سے تیرے لئے یہی کافی ہے کہ تجھے خیر کی توفیق پہلے سے زیادہ عنایت کرے۔
- سعد زنگی دنیا سے غم لے کر نہ گیا کیونکہ وہ تجھ جیسا نام آور خلیفہ بنا کر گیا۔
- کوئی تعجب نہیں ہے کیونکہ یہ شاخ اس پاک اصل کی ہے جس کی روح بلندی پر ہے اور جسم خاک میں ہے۔
- اے خدا! اس مشہور قبر پر تجھے اپنی بزرگی کی قسم رحمت کی بارش برسا۔
- اگر سعد زنگی کی صرف مثل اور یاد باقی رہے گی تو خدا کرے کہ آسمان سعد کے بیٹے ابوبکر کا مددگار رہے۔

درمدح شاہزادۂ اسلام سعد بن ابی بکر بن سعد گوید

جوان جواں بخت روشن ضمیر — بدولت جوان و بتدبیر پیر
بدانش بزرگ و بہمت بلند — بباز و دلیر و بدل ہوشمند
زہے دولت مادر روزگار — کہ رودے چنیں پرورد درکنار
بدست کرم آب دریا ببرد — برفعت محل ثریا ببرد
زہے چشم دولت بروئے تو باز — ہمہ شہر یاران گردن فراز
صدف را کہ بنی ز در دانہ پُر — نہ آں قدر دارد کہ یک دانہ در
تو آں در مکنون یک دانہ — کہ پیرایۂ سلطنت خانہ
نگہدار یا رب بچشم خودش — پرہیز از آسیب چشم بدش
خدایا در آفاق نامی کنش — بتوفیق طاعت گرامی کنش
مقیمش بدو انصاف و تقویٰ بدار — مرادش بدنیا و عقبیٰ برار
غم از دشمن ناپسندت مباد — ز دوران گیتی گزندت مباد
بہشتی درخت آورد چوں تو بار — پسر نامجوی و پدر نامدار
ازاں خانداں خیر بے گانہ داں — کہ باشند بدگوئے ایں خانداں
زہے دین و دانش زہے عدل و داد — زہے ملک و دولت کہ پائندہ باد

مشکل الفاظ کے معنی: روشن ضمیر: جس کا ضمیر زندہ ہو۔ بدولت جوان: حکومت میں جوان۔ تدبیر پیر: تدبیر میں بوڑھا۔ بہ دانش بزرگ: عقل میں بڑا۔ ہمت بلند: ہمت کے اعتبار سے زیادہ۔ بدل ہوشمند: دل کے اعتبار سے ہوش مند۔ زہے دولت: اقبال کیا خوب ہے۔ مادر روزگار: زمانہ کی ماں۔ آب دریا ببرد: دریا کی آبرو ختم کر دینا۔ محل ثریا: ثریا کا مقام۔ زہے چشم دولت: کیا ہی خوش نصیبی ہے۔ صدف: موتی مراد سیپی۔ در: موتی۔ نہ آں قدر: اس کی اہمیت نہ ہے۔ دُر مکنون: چھپا ہوا موتی۔ یک دانہ: یکتا۔ آسیب چشم بد: بد نگاہ کی مصیبت۔ آفاق: زمانہ۔ دشمن ناپسندت: ناپسند دشمن۔ دوران گیتی: دنیا کے چکر۔ بار: پھل۔ پسر: لڑکا۔ پدر نامدار: نیک باپ۔ خیر بے گانہ داں: خیر کو بیگانہ سمجھ۔ بدگوئے: برا کہنا۔ زہے دین: کیا خوب دین ہے۔ دانش زہے: کیا خوب عقل ہے۔ عدل و داد: عدل و انصاف۔ پائندہ باد: ہمیشہ رہنا۔

درمدح شاہزادہ اسلام سعد بن ابی بکر کا ترجمہ:

- وہ جوان ہے، خوش نصیب ہے اور روشن ضمیر ہے۔ حکومت میں وہ جوان ہے لیکن تدبیر میں بوڑھا ہے۔
- عقل مند ہے اور بلند ہمت ہے، قوی بازو اور بیدار دل رکھتا ہے۔
- زمانے کی ماں کی یہ خوش بختی ہے کہ اس نے تجھ جیسا بیٹا اپنی آغوش میں پالا ہے۔
- اس کی فیاضی کے آگے سمندر کی وسعت ہیچ ہے اس کی بلند شخصیت کے سامنے ثریا کا مقام پست ہو گیا ہے۔
- جس سیپی کو تو موتیوں سے بھرا دیکھے اس کی وہ قدر و قیمت نہیں ہے جو یکتا موتی کی ہے۔
- وہ تو چھپا ہوا دُر یکتا ہے جو کہ بادشاہت کے گھر کی زینت ہے۔
- اے مالک روز جزا! اپنی آنکھوں کے سامنے اس کو محفوظ رکھ، اس کو بد نگاہ کی گزند سے بچا۔

- اے خدایا! اس کو زمانہ میں مشہور کر اس کو اطاعت کی توفیق کے ذریعے عزت و مرتبہ عنایت کر دے۔
- انصاف اور پرہیزگاری اس کی عادت بنا دے اس کی دنیا اور آخرت کی مرادیں پوری فرما دے۔
- اسے کسی ناپسند دشمن کا غم نہ ہو، گردش زمانہ سے اس کا دل ملول نہ ہو۔
- ایک جنت کا درخت ہی تجھ سا پھل دیتا ہے۔ لڑکا نیک نامی کا طالب ہے اور باپ پہلے سے نیک نام ہے۔
- اس خاندان کو نیکی سے عاری سمجھو جو اس خاندان کو بُرا کہنے والا ہو۔
- کیا خوب آئین و دانش ہے اور کیا خوب عدل اور انصاف ہے۔ کیا خوب مملکت ہے اور کیسی اچھی حکومت ہے۔ خدا کرے یہ ہمیشہ قائم رہے۔

باب 1

درعدل ورای وتدبیر جہانداری

نگنجد کرمہائے حق در قیاس
چہ خدمت گزارد زبان سپاس

خدایا تو ایں شاہ درویش دوست
کہ آسایش خلق در ظل اوست

بسے برسر خلق پائندہ دار
بتوفیق طاعت دلش زندہ دار

برومند دار از درخت امید
سرش سبز و رویش برحمت سفید

براہ تکلف مروُ سعد یا
اگر صدق داری بیا رو بیا

تو منزل شناسی و شہ راہ رو
تو حق گوی و خسرو حقائق شنو

چہ حاجت کہ نہ کرسی آسماں
نہی زیر پائے قزل ارسلاں

مگو پائے عزت بر افلاک نہ
بگو روئے اخلاص بر خاک نہ

بطاعت بنہ چہرہ بر آستاں
کہ انسیت سر جادۂ راستاں

اگر بندۂ سر بریں در بنہ
کلاہ خداوندی از سر بنہ

چو طاعت کنی لبس شاہی مپوش
چو درویش مخلص برآور خروش

کہ پروردگار تونگر توئی
توانا درویش پرور توئی

نہ کشور خدایم نہ فرماں دہم
یکے از گدایان ایں در گہم

چہ برخیزد از دست و کردار من
مگر دست لطفت شود یار من

تو برخیر و نیکی دہم دسترس
وگرنہ چہ خیر آید از من بکس

دعا کن بشب چوں گدایاں بسوز
اگر می کنی پادشاہی بروز

کمربستہ گردن کشاں بردرت
تو بر آستان عبادت سرت

زہے بندگاں را خداوند گار
خداوند را بندۂ حق گزار

مشکل الفاظ کے معنی: کرمہائے حق: اللہ کے کرم۔ چہ خدمت: کیا خدمت۔ زبان سپاس: زبان شکر ادا کرے۔ ایں شاہ

فقیر درویش دوست: اس فقیر دوست بادشاہ کو۔ آسائش: راحت۔ دلش زندہ دار: اس کے دل کو زندہ رکھ۔ درخت امید: امید کا درخت۔ سرش سبز و رویش: سرسبز اور چہرہ بارونق ہوا۔ براہ تکلف: تکلیف کا راستہ۔ صدق داری: سچائی۔ شہ راہ رو: بادشاہ راستہ چلنے والا ہے۔ حق گوی: حق کہنے والا۔ خسرو: ایک بادشاہ کا نام۔ حقائق شنو: حقیقتیں سننے والا۔ چہ حاجت: کیا ضرورت ہے۔ پائے عزت: عزت کا پاؤں۔ روئے اخلاص: اخلاص کا چہرہ۔ جادۂ راستوں: سچوں کا راستہ۔ کلاہ خداوندی: خداوندی کی ٹوپی۔ از سرنہ: سر سے اتار پھینک۔ لبس شاہی میوش: شاہی لباس نہ پہن۔ درویش مخلص: سچے فقیر۔ توانگر توئی: مالدار تو ہی ہے۔ درویش پرور توئی: درویش کو پالنے والا تو ہی ہے۔ نہ کشور خدایم: نہ ملک کا مالک ہوں۔ کردار من: میرا عمل۔ دست لطف: مہربانی کا ہاتھ۔ یار من: میرا مددگار۔ گردن کشاں: مغرور۔ سرت: سر۔ زہے: کیا خوب ہے۔ بندۂ حق: اللہ کا حق ادا کرنے والا۔

در عدل و رای و تدبیر جہانداری کا ترجمہ:

- اللہ کے کرم کا قیاس شمار میں نہیں آسکتا۔ زبان شکر کا حق ادا کرنے سے قاصر ہے۔
- اے خدایا! اس فقیر دوست بادشاہ کو جس کے سایہ میں مخلوق کو راحت ملتی ہے۔
- عرصہ دراز تک مخلوق کے سر پر قائم رکھ۔ اطاعت کی توفیق سے اس کے دل کو زندہ رکھ۔
- امید کے درخت سے اس کو مستفید فرما۔ اپنی رحمت سے اس کا سرسبز اور چہرہ بارونق بنا۔
- اے سعدی تکلف کی راہ نہ چل۔ اگر تیرے اندر سچائی ہے تو لا اور آجا۔
- تو منزل کو پہنچاتا ہے اور بادشاہ اس راہ پر چلنے والا ہے تو حق کہنے والا ہے اور بادشاہ حقیقتیں سننے والا ہے۔
- کیا حاجت ہے کہ تو قزل ارسلاں کے پیروں کے نیچے آسمان کی نو کرسیاں رکھتا ہے۔
- تو یہ نہ کہہ عزت کا پیر آسمانوں پر رکھ۔ یہ کہہ کہ اخلاص کا چہرہ خاک پر رکھ۔
- خدا کی چوکھٹ پر فرمانبرداری سے اپنی جبین رکھ دے اس لئے کہ سچوں کا یہی راستہ ہے۔
- اگر تو بندہ ہے تو اس دروازہ پر اپنا سر رکھ دے اور خداوندی کی ٹوپی اپنے سر سے اتار پھینک دے۔
- جب تو عبادت کرے تو شاہی لباس نہ پہن۔ سچے فقیر کی طرح اس کی بارگاہ میں آہ و فغاں سے کام لے۔
- کہ اے خدایا! اس دنیا میں مالدار تو ہی ہے۔ زبردست اور فقیر کا پالنے والا تو ہی ہے۔
- نہ میں ملک کا بادشاہ ہوں اور نہ ہی حکم چلانے والا ہوں۔ اس در کے فقیروں میں سے ایک ہوں۔
- میرے ہاتھ اور عمل سے کیا بنتا ہے۔ ہاں اگر تیری مہربانی کا ہاتھ میرا مددگار ہو۔
- تو مجھے نیکی اور بھلائی کی توفیق عطا کر ورنہ مجھ سے کسی کے ساتھ کیا بھلائی ہو سکتی ہے۔
- رات کو فقراء کی طرح سوز و گداز سے دعا کر کیونکہ دن کو تو بادشاہی کرتا ہے۔
- تیرے دروازے پر کبر و نخوت کا شکار کمربستہ ہوں تو تیرا سر عبادت کی چوکھٹ پر ہونا چاہئے۔
- بندوں کے لئے وہی آقا کیا خوب ہے جو اللہ کا حق ادا کرنے والا بندہ ہو۔

حکایت

یکے دیدم از عرصہ رودبار	کہ پیش آمدم بر پلنگے سوار
چناں ہول ازانحال برمن نشست	کہ ترسیدنم پائے رفتن بہ بست

تبسم کناں دست برلب گرفت ۔۔۔ کہ سعدی مدار ایں چہ دیدی شگفت
توہم گردن از حکم داور مپیچ ۔۔۔ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ
چو خسرو بفرمان داور بود ۔۔۔ خدایش نگہبان و یاور بود
محالست چوں دوست دارد ترا ۔۔۔ کہ در دست دشمن گزارد ترا
رہ انسیت رد از طریقت متاب ۔۔۔ بنہ گام و کامیکہ خواہی بیاب
نصیحت کسے سود مند آیدش ۔۔۔ کہ گفتار سعدی پسند آیدش

مشکل الفاظ کے معنی: یکے دیدم: ایک شخص کو دیکھا۔ پیش آمدم: میرے سامنے آیا۔ بر پلنگے سوار: چیتے پر سوار ہو کر۔ ہول: خوفناکی۔ پائے رفتن: چلنے کے پیر۔ تبسم کناں: مسکراتے ہوئے۔ حکم تو: تیرا حکم۔ بفرمان داور بود: خدا کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ یاور بود: مددگار ہوتا ہے۔ محالست: ناممکن۔ دست دشمن: دشمن کا ہاتھ۔ گام: قدم۔ سودمند: فائدہ۔ گفتار سعدی: سعدی کی باتیں۔ پسند آیدش: پسند آئے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے ایک شخص کو رودبار کے میدان میں دیکھا کہ چیتے پر سوار ہو کر میرے سامنے آیا۔
- اس حال کی وجہ سے میرے دل پر ایسا خوف طاری ہوا کہ خوف نے میرے چلنے کے پاؤں باندھ دیئے۔
- اس نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہونٹوں پر رکھا کہ اے سعدی جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس پر حیران نہ ہو۔
- تو بھی خدا کے حکم سے گردن نہ موڑ تو تیرے حکم سے کوئی گردن نہ موڑے گا۔
- جب بادشاہ خدا کے حکم کے مطابق چلتا ہے تو خدا اس کا نگہبان اور مددگار ہوتا ہے۔
- جب خدا تجھے دوست رکھے تو ناممکن ہے کہ تجھے دشمن کے ہاتھ میں چھوڑ دے۔
- مذہب سے منہ نہ موڑ کیونکہ یہی ہے وہ راستہ جس پر قدم دھرو اور جو چاہو مقصد حاصل کر لو۔
- نصیحت اسی کو فائدہ دے گی جس کو سعدی کی باتیں پسند آئیں گی۔

نتیجہ حکایت: جو آدمی اللہ کی خوشنودی کو اس کی عبادت و ریاضت کے ذریعے پالے تو وہ اپنے اندر دنیا کو مغلوب کرنے کی قوت محسوس کرے گا جس کسی نے رضائے خداوندی کو حاصل کر لیا' وہی کامراں و شاداں اور مرد کامل ہے۔ اس سے خدا بھی خوش اور اس کی مخلوق بھی خوش لہٰذا اس کے حکم سے سرتابی نہ کرو اسی میں حضرت انسان کی نجات ہے۔

پند دادن کسریٰ ہرمز را

شنیدم کہ در وقت نزع رواں ۔۔۔ بہرمز چنیں گفت نوشیں رواں
کہ خاطر نگہدار درویش باش ۔۔۔ نہ در بند آسایش خویش باش
نیاساید اندر دیار تو کس ۔۔۔ چو آسایش خویش خواہی و بس
نیاید بنزدیک دانا پسند ۔۔۔ شباں خفتہ و گرگ در گوسفند
برو پاس درویش محتاج دار ۔۔۔ کہ شاہ از رعیت بود تاج دار
رعیت چو بیخند و سلطاں درخت ۔۔۔ درخت اے پسر باشد از بیخ سخت
مکن تا توانی دل خلق ریش ۔۔۔ و گری کنی میکنی بیخ خویش

اگر جادۂ بایدت مستقیم　　رہ پارسایاں امیدست و بیم
گزند کسانش نیاید پسند　　کہ ترسد کہ در ملکش آید گزند
وگردر سرشت وے ایں خوئی نیست　　درآں کشور آسودگی بوئے نیست
اگر پائے بندی رضا پیش گیر　　دگر یک سوارہ سر خویش گیر
فراخی دراں مرز و کشور مخواہ　　کہ دل تنگ بینی رعیت ز شاہ
ز مستکبران دلاور بترس　　ازاں کو نترسد ز داور بترس
دگر کشور آباد بیند بخواب　　کہ دارد دل اہل کشور خراب
خرابی و بدنامی آید ز جور　　بزرگاں رسند ایں سخن را بغور
رعیت نشاید بہ بیداد کشت　　کہ مر سلطنت را پناہند و پشت
مراعات دہقاں کن از بہر خویش　　کہ مزدور خوش دل کند کار بیش
مروت نباشد بدی با کسے　　کزو نیکوئی دیدہ باشی بسے

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ در وقت نزع: موت کے وقت۔ نوشیں رواں: ایک عادل بادشاہ کا نام ہے۔ کسریٰ: یہ ایران کے بادشاہوں کا لقب ہوتا تھا۔ بہرمزچنین گفت: ہرمز سے کہا۔ خاطر نگہدار درویش: فقیر کے دل کا نگہبان۔ دیار تو: تیرا ملک۔ خویش: خود۔ یک دانا: ایک عقل مند۔ شباں: چرواہا۔ خفتہ: سویا ہوا۔ گرگ: بھیڑیا۔ گوسفند: بکریاں۔ رعیت: عوام۔ رعیت چو بیخند: رعیت جڑ ہے۔ سلطان درخت: بادشاہ درخت ہے۔ پسر: لڑکا۔ بیخ سخت: مضبوط جڑ۔ جادۂ: راستہ۔ رہ پارسایاں: نیکوں کا راستہ۔ امیدست و بیم: امید اور خوف ہے۔ گزند: نقصان۔ در ملکش آید گزند: اپنے ملک میں نقصان سے ڈرنا۔ ایں خوئی نیست: یہ عادت نہیں ہے۔ در آں کشور: اس ملک میں۔ آسودگی: آرام۔ جوئے نیست: جو نہیں ہے۔ سرخویش گیر: اپنا راستہ پکڑنا۔ دل تنگ: رنجیدہ۔ زمستکبران دلاور: دلیر متکبر لوگ۔ بترس: ڈرتے رہنا۔ جور: ظلم۔ ایں سخن: یہ بات۔ کشت: قتل کرنا۔ پناہند وپست: پناہ اور قوت میں۔ دہقاں: کسان۔ مزدور خوش دل: اچھے دل والا جفاکش۔ مروت: ہمدردی۔ نیکوئی: نیکی۔

پند دادن کسریٰ ہرمز را کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ نزع کے وقت نوشیرواں نے ہرمز سے یہ کہا۔
- کہ فقیر کے دل کا نگہبان رہنا۔ اپنے آرام کی فکر میں نہ پڑ جانا۔
- تیرے ملک میں کسی کو آرام نہ ملے گا۔ اگر تو صرف اپنے آرام کا خیال رکھے گا۔
- کیونکہ کسی عقلمند کو یہ بات پسند نہ آئے گی کہ چرواہا سویا ہوا ہو اور بھیڑیا بکریوں کا چیر پھاڑ کر رہا ہو۔
- جا محتاج فقیر کا خیال رکھ اس لئے بادشاہ رعیت کی وجہ سے ہی تاجدار سمجھا جاتا ہے۔
- رعیت جڑ ہے اور بادشاہ درخت ہے۔ اے پسر! درخت جڑ سے ہی مضبوط بنتا ہے۔
- جب تک ہو سکے مخلوق کا دل زخمی نہ کر۔ اگر تو ایسا کرتا ہے تو اپنی ہی جڑ کاٹے گا۔
- اگر تجھے سیدھے راستے کی تلاش ہے تو نیک لوگوں کا یہی راستہ ہے کہ وہ امید اور خوف کے راستے پر چلتے ہیں۔
- لوگوں کو ستانا اس کو پسند نہ آئے گا جو اپنے ملک میں نقصان سے ڈرتا ہوگا یعنی لوگوں کو تنگ کروں گا تو حکومت سے جاؤں گا۔

- اور اگر اس کی طبیعت میں یہ عادت نہیں ہے تو اس ملک میں آرام کی بو بھی نہیں ہے۔
- اگر تو دوسروں کا پابند ہے تو ان کی رضامندی کا خیال رکھ اور اگر تو تنہا ہے تو اپنا راستہ پکڑ۔
- اس سرزمین اور ملک میں آرام کا خیال نہ کر جہاں تو رعایا کو بادشاہ سے رنجیدۂ خاطر دیکھے۔
- کبر و نخوت کا شکار لوگوں سے ڈرتا رہ جو خدا سے نہ ڈریں ان سے بھی ڈرتا رہ۔
- جو بادشاہ اپنے اہل ملک کے دلوں کو تباہ کرتا ہے۔ وہ پھر ملک کو خواب ہی میں آیا دیکھے گا۔
- ظلم و ستم سے خرابی اور بدنامی ہوتی ہے۔ ایک دور اندیش ہی غور و فکر سے یہ بات سمجھتا ہے۔
- رعایا کو ظلم سے قتل نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ وہی سلطنت کی پناہ اور قوت کا باعث ہیں۔
- اپنی خاطر کسان سے اچھا سلوک کر کیونکہ خوش دل مزدور زیادہ کام کرتا ہے۔
- کسی ایسے شخص کے ساتھ برائی کرنا، انسانیت نہیں ہے جس کی جانب سے تو نے اکثر نیکی دیکھی ہو۔

پند دادن خسرو شیرویہ را

شنیدم کہ خسرو بشیرویہ گفت — در آں دم کہ چشمش زدیدن بخفت
براں باش تا ہرچہ نیت کنی — نظر در صلاح رعیت کنی
مپیچ اے پسر گردن از عقل و رای — کہ مردم ز دستت نہ پیچند پای
گریزد رعیت ز بیداد گر — کند نام زشتش بگیتی سمر
بسے بر نیاید کہ بنیاد خود — بکند آنکہ بنہاد بنیاد بد
خرابی کند شیر و شمشیر زن — نہ چنداں کہ دود دل طفل وزن
چراغے کہ بیوہ زنے بر فروخت — بسے دیدہ باشی کہ شہرے بسوخت
وزاں بہرہ ور تر در آفاق کیست — کہ در ملک رانی بانصاف زیست
چو نوبت رسد زیں جہاں غربتش — ترحم فرستند بر تربتش
بدو نیک مردم چوی بگذرند — ہماں بہ کہ نامت بہ نیکی برند
خدا ترس را بر رعیت گمار — کہ معمار ملکت پرہیزگار
بداندیش تست آن و خونخوار خلق — کہ نفع تو جوید در آزار خلق
ریاست بدست کسانے خطاست — کہ از دست شاں دستہا بر خداست
نکوکار پرور نہ بیند بدی — چو بد پروری خصم جان خودی
مکافات دشمن بمالش مکن — کہ بیخش بر آوردہ باید ز بن
مکن صبر بر عامل ظلم دوست — کہ از فربہی بایدش کند پوست
سر گرگ باید ہم اول برید — نہ چوں گوسفندان مردم درید

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ چشمش: آنکھ۔ دیدن: دیکھنا۔ خفت: شرمساری مراد سونا۔ ہرچہ نیت کنی: جس کام کی نیت کی۔ در صلاح رعیت: رعایا کی بہتری میں۔ پسر: لڑکا۔ مردم: لوگ۔ گریزد: بھاگنا۔ بگیتی: دنیا میں۔ بنیاد خود: خود اپنی جڑ۔ بنیاد بد: بری بنیاد۔ شمشیر زن: تلوار چلانے والا۔ دود: دھواں۔ دل طفل وزن: بچے اور عورت کا دل۔ بر فروخت: جلانا۔

بے دیدہ: اکثر دیکھنا۔ شہر بے سوخت: پورے شہر کو جلا دینا۔ آفاق: دنیا۔ بانصاف زیست: انصاف کے ساتھ زندہ رہنا۔ چو: جب۔ رسد زیں جہاں: اس جہاں سے جانا۔ ترحم: ترس کھانا' رحمتیں۔ فرستند: بھیجنا۔ بر تر تبش: قبر پر۔ نیک مردم: نیک آدمی۔ بر رعیت: عوام پر۔ گمار: مقرر کرنا۔ معمار مملکت: ملک کا معمار۔ بداندیش: بد خواہ۔ خونخوار خلق: مخلوق کے لئے خونخوار۔ آزار خلق: مخلوق کو ستانے والا۔ خطاست: غلطی ہے۔ دستہا برخداست: ہاتھ خدا کی طرف اٹھیں۔ بیندبدی: بدی نہیں دیکھتا۔ خصم جاں: جان کا دشمن۔ فربہی: مٹاپا۔ کند پوست: کھال کھینچنا۔ گرگ: بھیڑیا۔ برید: کاٹ دینا۔ گوسفند: بکریاں۔ درید: پھاڑ دینا۔

پند دادن خسرو شیرویہ را کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ خسرو نے شیرویہ سے کہا اس وقت تک جب تمہاری آنکھ دیکھنے سے ہوئی۔
- اس کام کی نیت پر قائم رہ جس کے کرنے سے رعایا کی بہتری ہے۔
- اے بیٹے! سمجھ اور تدبیر سے منہ نہ موڑنا تاکہ لوگ تیرے ہاتھ سے قدم پیچھے نہ ہٹائیں۔
- رعایا ظالم سے بھاگتی ہے اس کا برا نام دنیا میں مشہور کر دیتی ہے۔
- وہ زیادہ عرصہ نہیں گزارتا جو خود اپنی جڑ اکھاڑتا ہے یعنی جس نے بری بنیاد رکھی ہے۔
- تلوار چلانے والا اتنی تباہی و بربادی نہیں پھیلاتا جو بچوں اور عورتوں کی آہیں تباہی پھیلاتی ہیں۔
- آہ کا چراغ جو ایک بیوہ نے جلایا تو نے اکثر دیکھا ہو گا کہ اس نے پورے شہر کو جلا دیا۔
- اور اس سے زیادہ خوش بخت دنیا میں کون ہے جو حکومت کرنے میں انصاف کے ساتھ زندہ رہا۔
- جب اس کی اس دنیا سے سفر کی نوبت آتی ہے تو لوگ اس کی قبر پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔
- جب نیک اور بد سب ہی مرتے ہیں تو پھر یہی بہتر ہے کہ لوگ تیرا ذکر بھلائی سے کریں۔
- رعایا پر خدا سے ڈرنے والے کو مقرر کر کیونکہ پرہیزگار شخص ملک کا معمار ہوتا ہے۔
- وہ شخص تیرا بدخواہ اور مخلوق کے لئے خونخوار ہے جو مخلوق کو ستانے میں تیرا نفع سمجھے۔
- ایسے لوگوں کے ہاتھ میں حکومت دینا جرم ہے جن سے تنگ آکر لوگ خدا کے ہاں فریاد کرنے کو ہاتھ اٹھائیں۔
- نیکوں کی پرورش کرنے والا بدی نہیں رکھتا۔ اگر تو بروں کو پالے گا تو تو خود اپنی جان کا دشمن ہے۔
- دشمن کو محض اس کے مال سے سزا نہ دے بلکہ اس کی جڑ کھود ڈالنی چاہئے۔
- ظالم حاکم کے خلاف صبر سے کام نہ لے بلکہ اس کے موٹے جسم سے کھال اتار دے۔
- بھیڑیئے کا سر پہلے ہی کاٹ ڈالنا چاہئے نہ کہ جب وہ لوگوں کی بکریاں پھاڑ ڈالے۔

حکایت

چہ خوش گفت بازارگان اسیر — چو گردش گرفتند دز داں بہ تیر

چو مردانگی آید از رہزنان — چہ مردان لشکر چہ خیل زناں

شہنشاہ کہ بازارگاں را بخست — در خیر بر شہر و لشکر ببست

کے آنجا دگر ہوشمنداں روند — چو آوازۂ رسم بد بشنوند

نکو بایدت نام و نیکی قبول — نکو دار بازارگان و رسول

بزرگاں مسافر بجاں پرورند — کہ نام نکوئی بعالم برند

تبہ گردد آں مملکت عنقریب ‏ کز و خاطر آزردہ آید غریب
غریب آشنا باش و سیاح دوست ‏ کہ سیاح جلاب نام نکوست
نکودار ضیف و مسافر عزیز ‏ و ز آسیب شاں بر حذر باش نیز
ز بیگانہ پرہیز کردن نکوست ‏ کہ دشمن تواں بود در زی دوست
قدیمان خود را بیفزائی قدر ‏ کہ ہرگز نیاید ز پروردہ غدر
چو خدمت گزاریت گردد کہن ‏ حق سالیانش فرامش مکن
گر اورا ہرم دست خدمت ببست ‏ ترا بر کرم ہمچناں دست ہست

مشکل الفاظ کے معنی: چہ خوش گفت: کیا خوب ہے۔ بازارگان: تاجر۔ اسیر: قید میں ہونا۔ دزداں: چور۔ چو مردانگی آید: تب بہادری آجائے۔ رہزناں: ڈاکو۔ خیل زناں: عورتوں کی جماعت۔ شہنشہ: بادشاہ۔ در خیر: بھلائی کا دروازہ۔ ہوشمنداں: عقلمند۔ چو آوازۂ رسم بد: جب برے رواج کو آواز دی جائے۔ رسول: قاصد' پیغام دینے والے۔ بزرگاں: بڑے لوگ۔ نام نکوئی: نیک نامی۔ بعالم برند: دنیا میں پھیلانا۔ تبہ گردد: تباہ ہو جائے گی۔ غریب: مسافر۔ خاطر آزردہ: طبیعت کا رنجیدہ پن۔ سیاح جلاب: سیاح پھیلاتا ہے۔ مسافر عزیز: مسافر کو عزیز رکھنا۔ حذر: توبہ۔ درزی دوست: دوست کے لباس میں۔ دشمن تواں: دشمن بھی ہو سکتا ہے۔ قدیمان خود: اپنے پرانے ساتھیوں کا۔ بیفزائی قدر: مرتبہ بڑھا۔ پروردہ: پالا ہوا۔ غدر: بہانہ مراد دغا۔ کہن: پرانا۔ سالیانش: وہ تنخواہ جو سال بسال دی جاتی ہے۔ راہرم: بوڑھاپن۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک تاجر قیدی نے کیا خوب کہا ہے۔ جب چوروں نے اس کو تیر سے گھیر لیا۔
- جب ڈاکو بہادری دکھانے لگیں تو پھر لشکر کے سپاہی اور عورتوں کی جماعت برابر ہے۔
- جس بادشاہ نے تاجروں کو ستایا اس نے شہر اور لشکر پر بھلائی کا دروازہ بند کر دیا۔
- عقلمند لوگ پھر اس جگہ کب جاتے ہیں جب بری رسموں کی شہرت سن لیں۔
- اگر تجھے نیک نامی اور پسندیدہ نیکی کی طلب ہے تو پھر تاجروں اور قاصدوں سے بہتر معاملہ طے کر۔
- بڑے لوگ مسافروں کو اپنی جان کے برابر رکھتے ہیں کیونکہ وہ نیک نامی دنیا میں پھیلاتے ہیں۔
- وہ سلطنت عنقریب تباہ ہو جائے گی جہاں سے مسافر رنجیدہ ہو کر واپس آئے۔
- پردیسی کے لئے آشنا بن جا اور سیاح کو دوست رکھ کیونکہ سیاح نیک نامی کو پھیلانے والا ہے۔
- مہمان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آ اور مسافر کو عزیز رکھ ان کو تکلیف پہنچانے سے گریز کر۔
- اجنبیوں سے بچ کر رہنا ہی مناسب ہے اس لئے کہ دوستی کے لباس میں دشمن بھی ہو سکتا ہے۔
- اپنے پرانوں کا مرتبہ بڑھا کیونکہ پالے ہوئے سے دغا سرزد نہیں ہو سکتا۔
- جب تیرا خدمت گزار پرانا ہو جائے تو اس کے سالہا سال کے حقوق کو نظر انداز نہ کر۔
- اگر بڑھاپے نے اس کی خدمت کا ہاتھ باندھ دیا ہے۔ تجھے تو اسی طرح کرم کرنے پر قدرت حاصل ہے۔

نتیجہ حکایت: تاجر ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کو تنگ کرنا بادشاہ کے لئے دراصل حکومت سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہے۔ تاجروں سے بہتر معاملہ کرنا چاہئے تاکہ تیری بھلائی کا شہرہ دور دور تک پھیل جائے اسی طرح سیاحوں سے خوش اسلوبی سے پیش آنا چاہئے کیونکہ یہ بھی دنیا میں نیک نامی کو پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ مسافروں کی خاطر مدارت کرنا مسلمانوں کا شیوا ہے اسی لئے اپنی اس عادت سے دامن نہ چھڑا بلکہ اپنا سب کچھ نیک نامی۔

حصول کے لئے ان پر قربان کر دے۔

حکایت

شنیدم کہ شاپور دم در کشید ‌ ‌ ‌ چو خسرو بر اسمش قلم در کشید
چو شد حالش از بینوائی تباہ ‌ ‌ ‌ نبشت ایں حکایت بنزدیک شاہ
کہ اے شاہ آفاق گستر بعدل ‌ ‌ ‌ اگر من نماندم تو بانی بفضل
چو بذل تو کردم جوانئے خویش ‌ ‌ ‌ بہنگام پیری مرانم ز پیش
غریبے کہ پُرفتنہ باشد سرش ‌ ‌ ‌ میا زار و بیروں کن از کشورش
تو گر خشم بروے نرانی رواست ‌ ‌ ‌ کہ خود خوئے بد دشمنش در قفاست
وگر پارسی با شدش زاد بوم ‌ ‌ ‌ بصنعاش مفرست و سقلاب ودروم
ہم آنجا امانش مدہ تا بچاشت ‌ ‌ ‌ نشاید بلا برد گرکس گماشت
کہ گویند برگشتہ باد آں زمیں ‌ ‌ ‌ کزو مردم آیند بیروں چنیں
عمل گرد ہی مرد منعم شناس ‌ ‌ ‌ کہ مفلس ندارد ز سلطاں ہراس
چو مفلس فرو برد گردن بدوش ‌ ‌ ‌ ازو بر نیاید دگر جز خروش
چو مشرف دودست از امانت بداشت ‌ ‌ ‌ بباید برو ناظرے بر گماشت
وراونیز در ساخت با خاطرش ‌ ‌ ‌ ز مشرف عملی برکن و ناظرش
خدا ترش باید امانت گزار ‌ ‌ ‌ امیں کز توترسد امینش مدار
یفشاں و بشمار و عاقل نشیں ‌ ‌ ‌ کہ ار صد یکے را نہ بنی امیں
دو ہم جنس دیرینہ را ہم قلم ‌ ‌ ‌ نباید فرستاد یک جا بہم
چہ دانی کہ ہمدست گردند و یار ‌ ‌ ‌ یکے دزد باشد یکے پردہ دار
چو دزداں زہم باک دارند و بیم ‌ ‌ ‌ رود درمیان کاروانے سلیم
یکے را کہ معزول کردی ز جاہ ‌ ‌ ‌ چو چندے بر آید بہ بخشش گناہ
بر آوردن کام امیدوار ‌ ‌ ‌ بہ از قید بندی شکستن ہزار

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ شاپور: خسرو کے ایک وزیر کا نام۔ دم در کشید: خاموش ہو گیا۔ بر اسمش: اس کے نام پر۔ قلم در کشید: قلم پھیر دیا۔ بینوائی: مفلسی۔ نبشت ایں حکایت: یہ حکایت لکھی۔ اے شاہ آفاق: اے بادشاہ۔ گستر بعدل: انصاف رکھنے والے۔ من نماندم: میں کسی قابل نہیں رہا۔ تو مانی بفضل: تو تو بزرگی کے ساتھ سلامت رہے۔ بذل: خرچ کرنا۔ جوانئے خویش: اپنی جوانی۔ پیری: بڑھاپا۔ غریبے: اجنبی۔ کہ پرفتنہ باشد سرش: جس کا دماغ فتنہ سے پُر ہے۔ بیرون کن: باہر نکال دیا۔ از کشورش: ملک سے۔ خشم: غصہ۔ خوئے بد: بری عادت۔ صنعا: یمن کے ایک شہر کا نام ہے۔ سقلاب و روم: شہروں کے نام۔ امانش: پناہ۔ کزو مردم: ایسے لوگ۔ آیند: نکل آنا۔ بیروں چنیں: باہر آجانا۔ برگشتہ باد آں زمین: جو سرزمین برباد ہو جائے۔ مردم منعم: مالدار۔ ندارد ز سلطان ہراس: بادشاہ کا ڈر نہیں ہوتا۔ جز: علاوہ' سوا۔ خروش: آہ و زاری۔ چو مشرف: جب دیوان۔ دست از امانت بداشت: امانت سے دستبردار ہو جائے۔ ناظرے برگماشت: ناظر مقرر کر دینا چاہیئے۔ مشرف:

دیوان۔ عمل بر کن: کام سے ہٹا دینا۔ خدا ترس: اللہ سے ڈرنے والا۔ بیفشاں: چھان بین یعنی خزانے کا پتہ ہونا چاہئے کہ اس میں کیا ہے؟ از صدے: سو میں سے ایک۔ نہ بنی امیں: امانت دار نظر نہ آئے گا۔ ہم جنس: ہم قوم۔ ہم قلم: ہم پیشہ۔ فرستاد: بھیجنا۔ یک جا: ایک جگہ۔ چہ دانی: تجھے کیا معلوم۔ ہمدست گرد: شریک ہو جانا۔ یکے دزد: ایک چور۔ یکے پردہ دار: ایک چھپانے والا۔ بیم: خوف۔ معزول کرد زجاہ: کسی مرتبے سے ہٹا دینا۔ چو: جب۔ چندے برآید: کچھ دن گزر جائیں۔ بہ بخشش گناہ: غلطی معاف کر دے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ شاپور خاموش ہو گیا تھا۔ جب اس کا خسرو نے مشاہرہ ختم کر دیا۔
- جب مفلسی کے ہاتھوں وہ تنگ ہوا تو اس نے یہ اپنی حال حکایت شاہ کو لکھ بھیجی۔
- کہ اے بادشاہ جب میں نے اپنی جوانی تیری خدمت کی نذر کر دی ہے۔ بڑھاپے کے عالم میں مجھے اپنے سے دور نہ ہٹا۔
- وہ غیر ملکی جس کا دماغ فتنہ سے پُر ہو اس کو نہ ستا اور اس کو اپنے ملک سے نکال دے۔
- اگر تو اس پر غصہ نہ کرے تو مناسب ہے اس لئے کہ اس کی بدعادت اس کی خود بہت بڑی دشمن ہے۔
- اور اگر اس کی وطنیت پارسی ہے تو صنعا اور سقلاب و روم میں اس کو نہ بھیج۔
- تھوڑی دیر کے لئے بھی اس کو وہاں پناہ نہ لینے دے۔ دوسروں پر مصیبت ڈالنا مناسب نہیں ہے۔
- اس لئے وہ لوگ یہی کہیں گے کہ خدا کرے وہ سرزمین برباد ہو جائے جہاں سے ایسے لوگ نکل کر آئے ہیں۔
- اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرنا ہو تو مال دار کو تلاش کر اس لئے کہ مفلس کو بادشاہ کا کوئی خوف نہیں ہوتا ہے۔
- جب مفلس متفکر ہو تو اس سے آہ و زاری کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔
- جب حساب دار امانت سے دستبردار ہو جائے تو اس پر ایک ناظر مقرر کر دینا چاہئے۔
- اور اگر وہ بھی اس کی طبیعت سے سازباز کر لے تو دونوں حساب دار اور ناظر کو کام سے ہٹا دے۔
- امانت دار خدا سے ڈرنے والا مقرر کرنا چاہئے جو صرف تجھ سے ڈرتا ہو اس کو امین نہ بنا۔
- لہٰذا چھان بین کر لے اور شمار کر لے اور عقل مند بن کر بیٹھ اس لئے کہ سو میں سے بھی تجھے ایک امانت دار نظر نہ آئے گا۔
- دو پرانے ہم قوم اور ہم پیشہ کو ایک جگہ اکٹھا کام کرنے کے لئے نہ بھیجنا چاہئے۔
- تجھے کیا معلوم کہ وہ شریک اور دوست بن جائیں۔ ایک چور بن جائے' دوسرا چھپانے والا بن جائے۔
- جب چور آپس میں خوف اور ڈر رکھیں تو درمیان سے قافلہ بچ کر نکل جاتا ہے۔
- جس کو تو نے کسی مرتبہ سے معزول کر دیا ہو' جب کچھ دن گزر جائیں تو اس کو معاف کر دے۔
- کسی امیدوار کا کام بنا دینا' ہزار آدمیوں کو قید میں سے رہائی دلانے سے زیادہ اچھا ہے۔

نویسدہ را کن ستون عمل   نیفتد نبرد طناب امل
بفرماں براں برشہ داد گر   پدر وار خشم آورد بر پسر
گہش می زند تا شود دردناک   گہے می کند آبش از دیدہ پاک
چو نرمی کنی خصم گردد دلیر   و گر خشم گیری شوند از تو سیر
درشتی و نرمی بہم در بہ ست   چو رگ زن کہ جراح و مرہم نہ ست

جواں مرد و خوش خلق و بخشندہ باش / چو حق بر تو پاشد تو بر خلق پاش
چو یاد آیدت عہد شاہان پیش / ہمیں نقش بر خواں پس از عہد خویش
نیامد کس اندر جہاں کو بماند / مگر آں کز و نام نیکو بماند
نمرد آنکہ ماند پس ازوے بجائے / پل و خانی و خواں و مہماں سرائے
ہر آنکو نماند از پش یادگار / درخت وجودش نیا ورد بار
و گر رفت و ایثار و خیرش نماند / نشاید پس مرگش الحمد خواند

ستون عمل: کام کا مدار۔ نبرد طناب امل: امید کی رسی نہ کاٹنا۔ شہ دادگر: عادل بادشاہ۔ خشم: غصہ۔ گہے: کبھی۔ خصم گرد دلیر: دشمن دلیر ہو جانا۔ شوند از تو سیر: سب کا ناامید ہو جانا۔ درشتی: سختی۔ بہم: ملی جلی۔ چو رگ زن کہ جراح: جراح کی طرح کے زخم لگانے والا۔ از عہد خویش: اپنے عہد سے۔ خانی: تالاب۔ خواں: لنگرخانہ۔ مہماں سرائے: مسافر خانہ۔ درخت وجودش: وجود کا درخت۔ نیا ورد بار: پھل نہ لایا۔ گر رفت: اگر مرگیا۔ ایثار: قربانی۔ خیر: بھلائی۔ الحمد خواند: فاتحہ پڑھنا۔ مرگش: مرنے پر۔ چہ خواہی: کیا چاہتا ہے۔

- اچھے محاسب کو کام کا مدار بنا۔ نہ وہ غلطی کرے گا۔ نہ امید کی رسی کاٹے گا۔
- فرماں برداروں پر عادل بادشاہ کو اس طرح کا غصہ کرنا چاہئے جیسا کہ باپ بیٹے پر غصہ کرتا ہے۔
- کبھی اس کو مارتا ہے کہ وہ رو پڑتا ہے اور کبھی اس کے محبت سے آنسو پونچھتا ہے۔
- جب تو نرمی کرے گا تو دشمن دلیر ہو جائے گا اور اگر غصہ ہی کرتا رہے تو سب تجھ سے ناامید ہو جائیں گے۔
- سختی اور نرمی ملی جلی ہی بہتر ہے۔ جراح کی طرح کہ وہ زخم لگانے والا بھی ہے اور مرہم رکھنے والا بھی ہے۔
- بہادر، خوش خلق اور سخی بنا رہ۔ جب خدا تجھے دے تو مخلوق پر نچھاور کرتا رہ۔
- جب پہلے بادشاہوں کا زمانہ تجھے یاد آئے، اپنے زمانہ کے بعد ایسے ہی نقوش لوگوں کو پڑھتے ہوئے پائے گا۔
- دنیا میں کوئی ایسا نہیں آیا جو ہمیشہ رہا ہو مگر ہاں وہ رہے جس کا نیک نام باقی رہا ہو۔
- وہ شخص نہیں مرا جس کے مرنے کے بعد پل اور تالاب، سرائے، مکان اور مہمان خانہ باقی رہا ہو۔
- جس کے بعد اس کی یادگار نہ رہی اس کے وجود کا درخت کوئی پھل نہ لایا۔
- اور اگر مرگیا اور اس کی کوئی قربانی و خیر نہ رہی۔ اس کے مرنے کے بعد اس پر فاتحہ نہ پڑھنی چاہئے۔

چو خواہی کہ نامت بود در جہاں / مکن نام نیک بزرگاں نہاں
ہمیں کام و ناز و طرب داشتند / بآخر برفتند و بگذاشتند
یکے نام نیکو ببرد از جہاں / یکے رسم بد ماند ازو جاوداں
بسمع رضا مشنو ایذائے کس / دگر گفتہ آید بغورش برس
گنہگار را عذر نسیاں بنہ / چو زنہار خواہند زنہار دہ
گر آید گنہگارے اندر پناہ / نہ شرط است کشتن باول گناہ
چو بارے بگفتند و نشنید پند / دگر گو شمالش بزنداں و بند
وگر پند و بندش نیاید بکار / درخت خبیث ست بیخش برآر
چو خشم آیدت بر گناہ کسے / تامل کنش در عقوبت بسے
کہ سہلست لعل بدخشاں شکست / شکستہ نشاید دگر بارہ بست

نامت بود درجہاں: دنیا میں نام مشہور ہو۔ نہاں: چھپا ہوا۔ ناز و طرب: ناز و مستی۔ بگذاشتند: سب کا چھوٹ جانا۔ نکے نام: ایک نام۔ نیکو پیرداز جہاں: نیک نامی کما لے جانا۔ رسم بد: برا رواج۔ جاوداں: ہمیشہ کے لئے۔ سمع رضا: خوشنودی کے کان۔ شنو ایذائے کس: کسی کی برائی نہ سن۔ زنہار خواہند: معافی چاہنا۔ گنہگار: قصوروار۔ باول گناہ: پہلی غلطی۔ نہ شلست کشتن: مار ڈالنا ضروری نہیں۔ پند: نصیحت۔ گوشالش: ختم کرنا۔ بزنداں: قید خانہ۔ بند: بیڑی۔ نیایدبکار: کارآمد نہ ہو۔ درخت خبیث: درخت کا غلط ہونا مراد کڑوا پھل دینے والا۔ بیخش برآر: جڑ سے اکھاڑ دینا۔ خشم آید: غصہ آنا۔ برگناہ کسے: کسی کے قصور پر۔ عقوبت: سزا۔ سہلیت: آسان ہے۔ لعل بدخشاں: بدخشاں شہر کا موتی مراد قیمتی موتی۔ شکست: توڑنا۔ چو: جب۔ شکستہ: ٹوٹا ہوا۔ تامل کنش: بہت غور کر۔ نشاید دگر بارہ بست: دوبارہ نہیں جوڑا جاسکتا۔

- اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں تیرا نام روشن ہو تو بزرگوں کے نیک نام کو نہ مٹا۔
- وہ بھی مقصد اور ناز و مستی رکھتے تھے بالآخر چلے گئے اور سب چھوڑ گئے۔
- ایک دنیا سے نیک نامی کما لے گیا۔ ایک ہمیشہ کے لئے رسم بد کو چھوڑ گیا۔
- خوشنودی کے کان سے کسی کی برائی نہ سن اور اگر تجھ سے ہی کی جائے تو اس کی گہرائی تک پہنچنے کی کوشش کر۔
- خطاکار کی بھول کا عذر قبول کرلے۔ اگر وہ معافی مانگتا ہے تو اس کو معاف کردے۔
- اگر کوئی قصوروار پناہ میں آئے تو پہلی خطا پر مار ڈالنا لازم نہیں ہے۔
- جب ایک بار نصیحت کر چکیں اور وہ نہ سنے پھر اس کی گوشمالی قید خانہ اور بیڑی سے ہونی چاہئے۔
- اور اگر نصیحت اور بیڑی بھی کارآمد نہ ہو تو وہ درخت ہی خبیث ہے اس کو جڑ سے اکھاڑ پھینک۔
- اگر تجھے کسی کے قصور پر غصہ آئے تو اس کی سزا پر بہت غور و فکر سے کام لے۔
- اس لئے کہ بدخشانی لعل کو توڑ دینا آسان ہے لیکن ٹوٹا ہوا دوبارہ جوڑا نہیں جاسکتا۔

نتیجہ حکایت: امانت دار خیانت پر آجائے تو اس کو اس کے مرتبے سے ہٹا دینا ہی عقلمندی ہے اسی طرح ہم جنسوں کو ایک کام کے کرنے پر اکٹھے نہ بھیجنا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ دونوں آپس میں مل جائیں اور آپ کو نقصان دیں۔ کوئی کام کسی کے حوالے کرنا ہو تو چھان بین بہت ضروری ہے۔ کسی کی خطا سے درگزر کرنا' جواں ہمتوں کا کام ہے۔ جو لوگ فرمانبردار ہیں ان پر نرمی و سختی ملی جلی ہونی چاہئے۔ زیادہ سختی کی شکل میں وہ تجھ سے ناامید ہو کر تجھے نقصان پہنچانے کا سوچیں گے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے کام اس دنیا میں کئے جائیں جو یادگار کی سی حیثیت رکھتے ہوں۔ مراد یہ کہ لوگ بھلائی کو یاد رکھیں۔ دنیا میں بڑے بڑے لوگ آکے سب یہاں سے چلتے بنے۔ کچھ کے نام زندہ ہیں' ان کی اس جاودانی ہستی کے پیچھے ان کے نیک کام ہیں۔ خطاکار کی غلطی کو معاف کردینا ہی بڑائی ہے۔

حکایت در تدبیر پادشاہان و تاخیر کردن در سیاست

ز دریائے عماں برآمد کسے — سفر کردہ ہامون و دریا بسے
عرب دیدہ و ترک و تاجیک و روم — زہر جنس در نفس پاکش علوم
جہاں گشتہ و دانش اندوختہ — سفر کردہ و صحبت آموختہ
بہیکل قوی چوں تناور درخت — ولیکن فرو ماندہ بے برگ سخت
دو صد رقعہ بالائے ہم دوختہ — زحراق و او درمیاں سوختہ
بشہرے درآمد ز دریا کنار — بزرگے دراں ناحیت شہر یار

که طمعے نکونامی اندیش داشت — سر عجز بر پائے درویش داشت
.شستند خدمت گزاران شاہ — سر و تن بحمامش از گرد راہ
چو بر آستان ملک سر نہاد — نیایش کناں دست بر برنہاد
زنتم دریں مملکت منزلے — کز آسیب آزردہ دیدم کسے
نہ دیدم کسے سرگراں از شراب — مگر ہم خرابات دیدم خراب
ملک راہ ہمیں ملک پیرایہ بس — کہ راضی نگردد بآزار کس
سخن گفت و دامان گوہر فشاند — بنطقے کہ شہ آستیں برفشاند
پسند آمدش حسن گفتار مرد — بنزد خودش خواند و اکرام کرد
زرش داد و گوہر بشکر قدوم — پر سیدش از گوہر و زاد بوم
بگفت انچہ پرسیدش از سرگذشت — بقربت ز دیگر کساں در گذشت
ملک بادل خویشتن رائے زد — کہ دستور ملک ایں چنینے سزد
ولیکن بتدریج تا انجمن — .بستی نخندند بر رائے من

مشکل الفاظ کے معنی: کسے: ایک شخص۔ دریائے عمان: دریائے عمان مشرق وسطیٰ میں عمان موجودہ ایک ملک کا نام بھی ہے۔ پاکش علوم: پاک علم۔ جہاں گشتہ: دنیا گھومنا۔ دانش اندوختہ: عقلمندی کو جمع کرنا۔ صحبت آموختہ: صحبتیں اٹھانا مراد سیکھنا۔ ہیکل: طاقت ور مراد قوی۔ فروماند: عاجز۔ بے برگ سخت: بے سامانی کی وج سے سخت مراد بغیر پتوں کے درخت سخت ہوتا ہے۔ دو صد: دو سو۔ زحراق: سوزش سے۔ سوختہ: جلا ہوا۔ ناحیت شہریار: اطراف میں ایک بہت بڑا بادشاہ۔ طمعے: طبیعت۔ نکونامی اندیش داشت: نیک نامی سوچنا۔ سرعجز: عاجزی کا سر۔ پائے درویش: درویش کے پاؤں۔ سروتن بحمامش: سر اور جسم دھونا۔ گرد راہ: راہ کی خاک۔ آستاں: چوکھٹ۔ سرنہاد: سر رکھنا۔ دست بربر نہاد: سینے پر ہاتھ رکھنا۔ زنتم: نہ پہنچا۔ دریں مملکت منزلے: مملکت میں ایسی جگہ۔ کز آسیب: جہاں تکلیف ہو۔ آزردہ: رنجیدہ خاطر۔ دیدم: دیکھا۔ سرگراں: مست۔ خرابات: شراب خانہ۔ دیدم خراب: تباہ دیکھا۔ بآزار کس: کسی کو تکلیف دینا۔ سخن گفت: اس نے کہا۔ دامان گوہر فشاند: موتیوں سے دامن بھرا بکھیر دینا۔ بنطقے: ایسی گویائی۔ شہ آستیں برفشاند: بادشاہ جھوم گیا۔ پسند آید: اچھا لگنا۔ حسن گفتار: کلام کی خوبصورتی۔ پرسید: پوچھنا۔ کساں در گذشت: دوسروں کو پیچھے چھوڑ دینا۔ بادل خویشتن: اپنے دل میں۔ ملک: بادشاہ۔ دستور ملک: ملک کی وزارت۔ ایں چنینے سزد: اس جیسا مناسب ہے۔ بتدریج: رفتہ رفتہ۔ انجمن: دنیا۔ خندید: ہنسنا۔ رائے من: میری رائے۔

حکایت در تدبیر پادشاہان و تاخیر کردن در ریاست کا ترجمہ:

- ایک شخص بحر عمان سے باہر آیا۔ اس نے صحراؤں اور سمندروں کے کئی سفر کئے تھے۔
- اس نے عرب، ترک، تاجیک اور روم دیکھ رکھا تھا۔ اس کے پاک نفس میں ہر جنس کے علوم کا ڈیرہ تھا۔
- اس نے بہت دنیا گھومی تھی اور سمجھ و عقل کو جمع کیا تھا، بہت سفر کئے تھے اور آداب محفل کو سیکھا تھا۔
- صورت میں تناور درخت کی طرح قوی تھا لیکن بے سروسامانی کی وجہ سے سخت تھکاماندہ نظر آرہا تھا۔
- دو سو پیوند اس کے گرم سوت پر لگے ہوئے تھے اور وہ گویا ان کے اندر جل رہا تھا۔
- وہ دریا کے کنارے سے شہر میں آیا جہاں اس علاقے میں ایک بڑا بادشاہ حکمران تھا۔

- جس کے دل و دماغ میں نیک نامی کے حصول کا خیال ہو وہ انکساری کا سر درویش کے پاؤں پر رکھتا ہے۔
- بادشاہ کے خدمت گاروں نے اس کے تن و بدن سے راستے کی گرد کو دھو ڈالا۔
- جب اس نے بادشاہ کی چوکھٹ پر سر رکھا' تعریف کرتے ہوئے سینہ پر ہاتھ رکھا۔
- میں نے اس سلطنت میں ایسی جگہ نہیں دیکھی جہاں تکلیف سے کسی کا دل رنجیدہ ہو۔
- میں نے کسی کو شراب میں مست نہ دیکھا۔ ہاں شراب خانے ویران دیکھے ہیں۔
- بادشاہ کے لئے یہی اعزاز کافی ہے کہ بادشاہ کسی کو تکلیف سے دوچار نہیں دیکھتا۔
- اس نے گفتگو کی اور اپنی قوت گویائی سے ایسی گوہر افشانی کی کہ بادشاہ جھوم اٹھا۔
- بادشاہ کو اس شخص کی خوبی گفتار بھلی لگی اس کو اپنے قریب بلایا اور عزت سے نوازا۔
- اس کی تشریف آوری کے شکرانے میں اسے زر و گوہر عطا کیا۔ اس سے اس کے خاندان اور وطن کے بارے میں پوچھا۔
- اس نے اپنی وہ سرگزشت سنائی جو اس نے دریافت کی۔ وہ بادشاہ سے زیادہ قریب ہو گیا۔
- بادشاہ نے اپنے دل میں سوچا کہ ملک کی وزارت اس جیسوں کے لئے مناسب ہے۔
- لیکن رفتہ رفتہ کہ اہل دربار میری ناپختہ رائے پر نہ ہنسیں۔

عقلش بباید نخست آرمود — بقدر هنر پا یگاهش فزود
برد، بر دل از جور غم بارہا — کہ نا آزمودہ کند کارہا
چو قاضی بفکرت نو سد سجل — نگردد زد ستار بنداں خجل
نظر کن چو سو فارداری بشست — نہ انگہ کہ پرتاب کردی زدست
چو یوسف کسے در صلاح و تمیز — بے سال باید کہ گرد و عزیز
بایام تا برنیاید بسے — نشاید رسیدن بغور کسے
ز ہر نوعے اخلاق او کشف کرد — خردمند پاکیزہ دیں بود مرد
نکو سیرتش دید و روشن قیاس — سخن و مقدار مردم شناس
برای از بزرگاں بہش دید و بیش — نشاندش زبردست دستور خویش
چناں حکمت و معرفت کاربست — کہ در امر و نہیش درونے نخست
در آورد ملکے بزیر قلم — کزوبر و جودے نیامد الم
زبان ہمہ حرف گیراں ببست — کہ حرفے بدش بر نیامد زدست
حسودیکہ یک جو خیانت ندید — بکارش نیامد چو گندم طپید
ز روشن دلش ملک پرتو گرفت — وزیر کہن را غم نو گرفت
ندید آں خردمند را رخنہ — کہ دروے تواند زدن طعنہ
امین و بد اندیش طشتد و مور — نشاید در و رخنہ کردن بزور
ملک را دو خورشید طلعت غلام — بسر بر کمربستہ بودے مدام
دو پاکیزہ پیکر چو حور و پری — چو خورشید و ماہ از سہ دیگر بری

دو صورت کہ گفتی یکے نیست بیش　　نمودہ در آئین ہمتائے خویش
سخنہائے دانائے شیریں سخن　　گرفت اندراں ہر دو شمشاد بن
چو دیدند کا وصاف خلقش نکوست　　طبعش ہوا خواہ گشتند و دوست
در وہم اثر کرد میل بشر　　نہ میلے چو کوتاہ بیناں بشر
از آسایش انگہ خبر داشتے　　کہ در روئے ایشاں نظر داشتے
چو خواہی کہ قدرت بماند بلند　　دل اے خواجہ در سادہ رویاں مبند
وگر خود نباشد غرض درمیاں　　حذر کن کہ دار و بہیبت زیاں
وزیر اندریں شمہ راہ برد　　بحجبش ایں حکایت بر شاہ برد
کہ ایں را ندانم چہ خوانند و کیست　　نخواہد بساماں دریں ملک زیست
شنیدم کہ با بندگانش سرست　　خیانت پسندست و شہوت پرست
سفر کردگاں لا ابالی ز پند　　کہ پروردہٴ ملک و دولت نیند
نشاید چنیں خیرہ روئے تباہ　　کہ بدنامی آرد در ایوان شاہ
مگر نعمت شہ فرامش کنم　　کہ بینم تباہی و خامش کنم
بہ پندار نتواں سخن گفت زود　　نگفتم ترا تا یقینم نہ بود
ز فرمانبرانم کسے گوش داشت　　کہ زیناں دو یکتن در آغوش داشت
من ایں گفتم اکنوں ملک راست رای　　چناں کا زمودم تو نیز آزمای
بنا خوب تر صورتے شرح داد　　کہ بد مرد را نیک روزے مباد

عقلش: عقل۔ بقدر ہنر: ہنر کے مطابق۔ جور غم: ظلم کا غم۔ بار: بوجھ۔ چو قاضی: جب قاضی۔ بفکرت نوسید سجل: غور سے دستاویز لکھنا۔ خجل: شرمندگی۔ صلاح و تمیز: نیکی اور تمیز۔ بسے سال: کئی سال۔ عزیز: مراد عزیز مصرؔ بادشاہ۔ اخلاق او کشف: اخلاق کی تحقیق۔ خردمند: عقلمند۔ پاکیزہ دیں بود مرد: پاکیزہ دین انسان تھا۔ روشن قیاس: سمجھ دار۔ سخن سنج: بات کو تولنے والا۔ مقدار مردم شناس: انسانوں کا مرتبہ جاننے والا۔ دستور خویش: اپنا وزیر۔ معرفت: جاں کاری۔ زبان ہمہ حرف گیراں: نکتہ چینوں کی زبان۔ بست: بند کر دینا۔ حرفے بد: بُرا حرف۔ حسود: حاسد۔ ندید: نہ دیکھی۔ گندم طپید: گندم کی طرح تڑپنا۔ رخنہ: خرابی۔ مور: چیونٹی۔ دو خورشید طلعت غلام: دو نوکر جن کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا تھا۔ مدام: ہمیشہ۔ کمربستہ بودے: خدمت کے لئے تیار تھے۔ شیریں سخن: شیریں کلام۔ سخنہائے دانائے: عقلمند کی باتیں۔ کوتاہ بیناں: تنگ نظر۔ آسائش: آرام۔ روئے ایشاں: ان کا چہرہ۔ نظر داشتے: دیکھ لینا۔ چہ خواہی: اگر تو چاہتا ہے۔ قدرت بماند بلند: تیرا مرتبہ بلند رہے۔ اے خواجہ: اے صاحب۔ حذر کن: بچ۔ زیاں: نقصان۔ اندریں شمہ: اس معاملہ میں۔ راہ برد: موقع ملنا۔ ایں حکایت: یہ قصہ۔ بر شاہ برد: بادشاہ کے سامنے جانا۔ سفر کردگاں: مسافر پردیسی۔ لا ابالی زیند: بے پرواہ زندگی بسر کرنا۔ پروردہٴ: پلا ہوا۔ خیرہ روئے تباہ: بے حیا غیر مناسب۔ ایوان شاہ: شاہی محل۔ نعمت شاہ: بادشاہ کی نعمت۔ فرامش کنم: بھول جانا۔ بینم تباہی: بربادی دیکھنا۔ خامش کنم: خاموش رہنا۔ یقینم نہ بود: یقین نہ آگیا۔ ز فرمانبرانم: نوکروں میں سے۔ کسے: ایک۔ گوش داشت: دیکھا اور سنا۔ من ایں گفتم: میں نے یہ عرض کر دیا۔ درون بزرگاں: بڑوں کے دل۔

✪ ابتدا میں اس کی عقل کو آزمانا چاہئے اس کے ہنر کے مطابق اس کا مرتبہ بڑھانا چاہئے۔

- جو شخص تجربہ کے بغیر کام کرتا ہے۔ اپنے دل پر غم کے ظلم کا بوجھ اٹھاتا ہے۔
- جب قاضی غور سے دستاویز لکھتا ہے تو اس کے علماء کو شرمندگی نہیں اٹھانی پڑتی۔
- اسی وقت سوچ سے کام لے جب تک تیر چٹکی میں ہے نہ اس وقت جب کہ تیر ہاتھ سے چھوڑ دے۔
- یوسفؑ کی طرح آدمی کو نیکی اور تمیز میں بہت سے سال گزارنے ہوں گے تاکہ وہ عزیز مصر بنے۔
- جب تک بہت سا زمانہ گزر نہ جائے کسی کی گہرائی کو نہیں پہنچا جاسکتا۔
- اس کے ہر قسم کے اخلاق کی تحقیق کی اس کو عقلمند' پاکیزہ دین والا انسان پایا۔
- اس کو نیک عادت روشن سمجھ والا پایا۔ بات کو تولنے والا اور انسانوں کا مرتبہ پہچاننے والا دیکھا۔
- اس کو رائے میں بڑوں سے بھی بہتر اور زیادہ دیکھا اس کو اپنے وزیر سے بلند درجہ پر بٹھایا۔
- وہ ایسی دانائی اور جان کاری کام میں لایا کہ اپنے احکام میں کسی کا دل نہ توڑا۔
- ملک کو اس طرح قابو میں لے آیا کہ اس سے کسی کو رنج و تکلیف نہ ہو۔
- سب نکتہ چینوں کی زبان بند کر دی اس لئے کہ اس کے قلم سے کسی کے لئے ایک حرف برا نہ نکلا۔
- وہ حاسد جس نے اس کی ایک جو برابر خیانت نہ دیکھی اس لئے کہ گیہوں کی طرح تڑپنا اسے مفید نہ ہوا۔
- اس کے روشن دل سے سلطنت نے روشنی حاصل کی۔ پرانے وزیر کو نئے غم نے آپکڑا۔
- اس نے اس عقلمندی میں کوئی خرابی نہ دیکھی جس میں وہ طعنہ زنی کر سکتا۔
- امانت دار اور مخالف کی مثال طشت اور چیونٹی کی سی ہے جو اس میں طاقت سے سوراخ نہیں کر سکتی۔
- بادشاہ کے دو نوکر جن کا چہرہ سورج کی طرح چمکتا تھا۔ ہمیشہ خدمت میں کمربستہ سرہانے کھڑے رہتے۔
- دونوں پاکیزہ صورت حور اور پری کی طرح تھے' سورج اور چاند کی طرح روشن تھے' تیسرا ان جیسا نہ تھا۔
- دونوں کی ایسی صورتیں کہ تو کہے کہ ایک دوسرے سے بڑھا ہوا نہیں ہے۔ آئینہ میں اپنا جیسا دکھاتے تھے۔
- شیریں کلام دانشمند کی باتوں نے ان دونوں شمشاد قد کے اندر اثر کیا۔
- جب انہوں نے دیکھا کہ اس کی اخلاقی خوبیاں اچھی ہیں تو طبعاً اس کے دوست اور خیرخواہ بن گئے۔
- انسانی خواہش کا اس پر بھی اثر ہوا یہ ایسی خواہش نہ تھی جو کوتاہ اندیشوں کو شر پر آمادہ کرتی ہے۔
- اس کو آرام کا اس وقت پتہ چلتا جب ان کا چہرہ دیکھ لیتا۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا مرتبہ بلند رہے تو اے صاحب! خواجہ امردوں سے دل نہ لگا۔
- اگرچہ کوئی غرض درمیان نہ آئے پھر بھی بچ کیونکہ یہ دبدبہ کے نقصان کا باعث ہے۔
- وزیر کو اس معاملہ میں کچھ موقع ملا۔ خباثت کی وجہ سے یہ معاملہ بادشاہ کے سامنے لے گیا۔
- کہ میں اس کو نہیں جانتا کہ لوگ کیا کہہ کر پکارتے ہیں اور وہ کون ہے وہ اس ملک میں عزت سے جینا نہیں چاہتا۔
- میں نے سنا ہے کہ اس کا خادموں کی طرف رجحان ہے۔ خیانت کو پسند کرنے والا اور شہوت پرست ہے۔
- پردیسی بے پرواہ زندگی بسر کرتے ہیں کیونکہ وہ اس ملک اور حکومت کے پلے ہوئے نہیں ہوتے ہیں۔
- ایسا بے حیا' بے غیرت مناسب نہیں ہے جو شاہی محل میں بدنامی لائے۔
- میں یقیناً شاہی نعمت کو فراموش کروں گا جبکہ تباہی دیکھوں اور خاموش رہوں۔
- محض خیال سے بات جلد نہیں کہی جاتی میں نے تجھ سے اس وقت تک ذکر نہ کیا کہ جب تک یقین نہ آگیا۔
- میرے نوکروں میں سے ایک نے دیکھا کہ ان دونوں میں سے ایک کو بغل میں دبائے تھا۔
- میں نے یہ عرض کر دیا' اب رائے بادشاہ کی ہے جیسا کہ میں نے آزمایا ہے آپ بھی آزمالیں۔

بہت برائی کے ساتھ واقعہ کی تفصیل بیان کی۔ خدا کرے بُرے شخص کو نیک دن نہ نصیب ہو۔

بد اندیش برخورده چوں دست یافت — درون بزرگاں بآتش بتافت
بخرده تواں آتش افروختن — پس آنگہ درخت کہن سوختن
ملک را چناں گرم کرد ایں خبر — کہ جوشش برآمد چو منجل بسر
غضب دست در خون درویش داشت — ولیکن سکوں دست در پیش داشت
کہ پرورده کشتن نہ مردی بود — ستم در پے داد سردی بود
میا زار پروردۂ خویشتن — چو تیر تو دارد بہ تیرش مزن
بنعمت نبایست پروردنش — چو خواہی بہ بیداد خوں خوردنش
از و تا ہنر ہا یقینت نشد — در ایوان شاہی قرینت نشد
کنوں تا یقینت نگرد و گناہ — بگفتار دشمن گزندش مخواہ
ملک در دل ایں راز پوشیده داشت — کہ قول حکیماں نیوشیده اشت
دلست اے خردمند زندان راز — چو گفتی نیاید بزنجیر باز
نظر کرد پوشیده درکار مرد — خلل دید در رای ہشیار مرد
کہ ناگہ نظر زی یکے بنده کرد — پری چہره در زیر لب خنده کرد
دو کس را کہ باہم بود جان و ہوش — حکایت کنانند و ایشاں خموش
تو دانی کہ صاحب نظر زیر زیر — نگرد دچو مستقی از دجلہ سیر
ملک را گماں بدی راست شد — بسودا بر و خشمگیں خواست شد
ہم از حسن تدبیر ورائے تمام — بآہستگی گفتش اے نیک نام
ترا من خرد مند پنداشتم — بر اسرار ملکت امیں داشتم
گماں بردمت زیرک و ہوشمند — ندانستمت خیره و ناپسند
چنیں مرتفع پایہ جائے تو نیست — گناه از من آمد خطائے تو نیست
کہ چوں بدگہر پرورم لا جرم — خیانت روا دارم در حرم
برآورد سر مرد بسیار داں — چنیں گفت باخسرو کارداں
مرا چوں بود دامن از جرم پاک — نیاید زخبث بد اندیش باک
بخاطر برم ہرگز ایں ظن نرفت — ندانم کہ گفت ایں چہ برمن نرفت
شہنشاه بر آشفت کاینک وزیر — تعلل میندیش و حجت مگیر
تبسم کناں دست برلب گرفت — کز و ہرچہ گوید نیاید شگفت
حسودیکہ بیند بجائے خو دم — کجا بر زباں آورد جز بدم
من آں ساعت انگاشتم دشمنش — کہ بنشاند شہ زیردست منش
چو سلطاں فضیلت نہد بروییم — نداند کہ دشمن بود در پیم

مرا تاقیامت نگیرد بدوست چو بیند کہ در عز من ذل اوست
برنیت بگیوم حدیثے درست اگر گوش بابندہ داری نخبت

باآتش بتافت: آگ سے جلانا۔ آتش افروختن: آگ روشن کرنا۔ سوختن: جلانا۔ درخت کہن: پرانا درخت۔ منجل بسر: سر پر درانتی چلانا۔ کشتن: مارنا' قتل کر ڈالنا۔ نہ مردی بود: بہادری نہیں۔ چہ خواہی: اگر تو چاہے۔ پوشیدہ داشت: چھپا کر رکھنا۔ قول حکیماں: عقلمندوں کا قول۔ زنداں راز: دل راز کا قید خانہ۔ چو گفتی: جب کہہ دیا۔ خلل: بگاڑ۔ ناگہ نظر زی: اچانک نظر پڑنا۔ زیرِ لب خندہ کرد: زیرِ لب مسکرایا۔ تودانی: تو جانتا ہے۔ مستقی: استسقاء کی بیماری والا۔ گمان بدی: برے کا گمان۔ خشمگیں: غصے میں آجانا۔ ورائے تمام: مکمل رائے۔ ترامن: تجھے۔ اسرار مملکت: سلطنت کے راز۔ امیں داشتم: امانت دار بنایا۔ گماں بر: گمان کیا۔ زیرک: عقلمند۔ خیرہ: بے حیاء۔ گناہ از من: میرے گناہ سے۔ چوں: جب۔ بدگہر: بد اصل۔ بروردم: پرورش کرنا۔ لاجرم: لازمی' یقیناً۔ برآوردسر: سر اٹھانا۔ مردبسیار داں: جو بہت جانتا ہو۔ خسرو: بادشاہ کا نام مراد بادشاہ۔ بخاطر برح ہرگز: میری طبیعت پر ہرگز۔ ایں ظن زفت: یہ خیال نہ کر۔ ندانم: نہ معلوم۔ تعلل: بہانہ۔ حجت گیر: حجت بازی کرنا۔ تبسم کناں: مسکراتے ہوئے۔ دست برلب گرفت: ہونٹوں پر ہاتھ رکھنا۔ جزبدم: بدی کے علاوہ۔ من آں ساعت: میں نے اسی وقت۔ دشمن بود درپیم: وہ میرے درپے دشمن ہے۔ عزمن: میری عزت۔ ذل اوست: اس کی ذلت ہے۔ حدیثے درست: صحیح بات۔ گوش: کان مراد سننا۔ بابندہ داری: آپ کے خادم۔

- دشمن نے جب برائی پر قابو پالیا' بڑوں کے دل کو آگ سے جلایا۔
- چنگاری سے آگ روشن کر سکتے ہیں' پھر پرانے درخت کو جلا سکتے ہیں۔
- اس خبر نے بادشاہ کو ایسا گرم کر دیا کہ اس کو ایسا جوش آیا جیسا کہ سر پر درانتی چلی ہو۔
- غصے نے فقیر کے خون میں ہاتھ رنگ لینا چاہا لیکن حلم و بردباری نے روک دیا۔
- کہ پالے ہوئے کو مارنا بہادری نہیں ہے۔ داد و دہش کے بعد ظلم کرنا غلطی ہے۔
- اپنے پروردہ کو مت ستا جب وہ تیرا ترکش سنبھالے ہوئے ہے تو اس کو تیر نہ مار۔
- نعمت سے اس کو نہ پالنا چاہئے جب تو ظلم سے اس کا خون پینا چاہتا ہے۔
- اس کے ہنروں کا جب تک تجھے یقین نہ ہو گیا' وہ شاہی مصاحب میں تیرا مصاحب نہ بنا۔
- اب جب تک خطا کا تجھے یقین نہ ہو جائے' دشمن کے کہنے پر اس کو نقصان نہ دے۔
- بادشاہ نے اس راز کو پوشیدہ رکھا کیونکہ وہ داناؤں سے یہ بات سنے ہوئے تھا۔
- اے عقل مند! دل راز کا قید خانہ ہے۔ جب تو کہہ چکا تو وہ زنجیر سے واپس نہیں آسکتا۔
- اس مرد کے کام کو پوشیدہ طور پر دیکھا' ہوشیار مرد کی رائے میں خلل دیکھا۔
- کہ اس نے اچانک ان دونوں میں سے ایک کی طرف دیکھا' وہ پری چہرہ والا مسکرا دیا۔
- ایسے دو شخص کہ ان کی جان اور ہوش ایک ہوں' آپس میں بات کر لیتے ہیں اور چپ رہتے ہیں۔
- تو جانتا ہے کہ چپکے چپکے دیکھنے والا سیراب نہیں ہوتا جیسا کہ استسقاء کے مریض کی بیماری دریائے دجلہ سے سیر نہیں ہوتی۔
- بادشاہ کے لئے بدی کا گمان غالب ہو گیا جنوں سے اس پر غضبناک ہونا چاہا۔
- پھر بھی حسن تدبیر اور مکمل رائے سے چپکے سے اس کو کہا' اے نیک نام!
- میں نے تجھے عقلمند سمجھا' سلطنت کے رازوں کا تمہیں امین بنایا۔
- میں نے تجھے دانشمند اور باہوش گمان کیا۔ تجھے بے حیاء اور ناپسند نہ جانا۔

- ایسا بلند مرتبہ تیری جگہ نہیں ہے، میری غلطی ہوئی تیری کچھ خطا نہیں ہے۔
- کہ جب میں کسی بد اصل کی پرورش کروں تو یقیناً وہ میرے حرم میں خیانت کو روا رکھے گا۔
- بہت کچھ جاننے والے مرد نے سر اٹھایا ہوشیار بادشاہ سے یہ کہا۔
- جب میرا دامن جرم سے پاک ہو تو دشمن کی خباثت کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔
- میرے دل میں ہرگز ایسا برا خیال نہیں گزرا۔ نہ معلوم کس نے ایسی بات کہی جو مجھ پر گزری نہیں ہے۔
- بادشاہ نے بگڑ کر کہا کہ اس وزیر نے، اب بہانے نہ تراش اور حجت بازی نہ کر۔
- اس نے مسکراتے ہوئے ہونٹوں پر ہاتھ رکھا کہ وہ تو جو کچھ کہے اس پر تعجب نہیں ہے۔
- وہ حاسد جو اپنی جگہ مجھے دیکھ رہا ہو اس کی زبان پر بدی کے علاوہ میرے متعلق اور کیا آسکتا ہے۔
- میں نے تو اس کو اسی وقت دشمن سمجھ لیا تھا، جب بادشاہ نے اس کو میرے ماتحت بٹھا دیا تھا۔
- جب بادشاہ مجھے اس پر فضیلت دے رہا ہے تو بادشاہ یہ نہیں سمجھتا ہے کہ وہ میرے درپے دشمن ہے۔
- مجھے قیامت تک وہ آدمی دوست نہیں سمجھ سکتا جو یہ دیکھ رہا ہو کہ میری عزت میں اس کی ذلت ہے۔
- اس پر میں تجھے ایک صحیح قصہ سناتا ہوں، اگر ابتداً آپ اپنے خادم کی بات سنیں۔

نتیجہ حکایت: حسد ایک ایسی بیماری ہے سوائے موت کے اس سے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ حاسد ہمیشہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حاسد کو جونہی موقع ملے گا وہ ہنرمند کی ہنرمندی میں سے کیڑے نکال کر اس کو ذلت کی پستی میں گرانے کی کوشش کرے گا لہٰذا ہر گام پہ احتیاط برتو تاکہ حاسد کی کرتوتوں سے بچا جا سکے۔

مثل

مر ابلیس را دید شخصے بخواب
بقامت صنوبر بروی آفتاب

نظر کرد و گفت اے نظیر قمر
ندارند خلق از جمالت خبر

ترا سہمگیں روئے پنداشتند
بگرما بہ در زشت بنگاشتند

بخندید و گفت آں نہ شکل منست
ولیکن قلم در کف دشمنست

برانداختم بیخ شاں از بہشت
کنونم بکیں می نگارند زشت

مرا ہم چنیں نام نیک ست لیک
ز علت نگوید بد اندیش نیک

وزیرے کہ جاہ من آبش بریخت
بفر سنگ باید ز مکرش گریخت

ولیکن نیندیشم از خشم شاہ
دلاور بود در سخن بے گناہ

چو حرفم بر آید درست از قلم
مرا از ہمہ حرف گیراں چہ غم

نیا وردہ عامل غش اندر میاں
نیندیشد از رفع دیوانیاں

اگر محتسب گردد آں را غمست
کہ سنگ تر ازوئے بارش کمست

ملک در سخن گفتنش خیرہ ماند
ر دست فرماں دہی برفشاند

کہ بجرم بزرق و زباں آوری
زجریکہ دارد نگردد بری

ز خصمت ہمانا کہ نشنیدہ ام
نہ آخر بچشم خودت دیدہ ام

گزیں زمرۂ خلق در بارگاہ نمی باشدت جز در ایشاں نگاہ
بخندید مرد سخن گوی و گفت حقست ایں سخن حق نشاید نہفت
دریں نکتہ ہست اگر بشنوی کہ حکمت رواں باد و دولت قوی
نہ بیند کہ درویش بیدست گاہ بحسرت کند در توانگر نگاہ
مرا دستگاہ جوانی برفت بلہو و لعب زندگانی برفت
ز دیدار ایشاں ندارم شکیب کہ سرمایہ داران حستند و زیب
مرا ہمچنیں چہرہ گلفام بود بلورینم از خوبی اندام بود
دریں غایتم رشت باید کفن کہ مویم چو پنبہ ست و دو کم بدن
مرا ہمچنیں جعد شبرنگ بود قبا در براز ناز کی تنگ بود
دو رستہ درم در دہاں داشت جائے چو دیوارے از خشت سیمیں بپائے
کنونم نگہ کن بوقت سخن بیفتاد یکیک چو جز کہن
در ایشاں بحسرت چرا ننگرم کہ عمر تلف کردہ یاد آورم
برفت از من آں روز ہائے عزیز بپایاں رسد ناگہ ایں روز نیز
چو دانشور ایں در معنی بسفت بگفت ایں گزاں بہ محالست گفت
در ارکان دولت نگہ کرد شاہ کزیں خوبتر لفظ و معنی مخواہ
کسے را نظر سوئے شاہد رو است کہ داند بدیں شاہدی عذر خواست
بعقل ار نہ آہستگی کرد مے بگفتار خصمش بیاز رد مے
بہ تندی سبک دست بردن بہ تیغ بدنداں برد پشت دست دریغ
ز صاحب غرض تا سخن نشنوی کہ گر کار بندی پشیماں شوی

مشکل الفاظ کے معنی: ابلیس: شیطان۔ رادید: دیکھا۔ شخصے: ایک شخص۔ بخوابے: خواب میں۔ بقامت صنوبر: صنوبر کی طرح کا قد۔ بروی آفتاب: سورج کا سا چہرہ۔ اے نظیر قمر: اے قمر کی سی مثل۔ ندارند: نہیں ہے۔ جمالت: حسن۔ سہمگیں روئے: خوفناک چہرہ۔ بخندید: ہنسا۔ گفت: کہا۔ آں نہ شکل نیست: وہ میری شکل نہیں ہے۔ قلم در کف دشمنت: قلم دشمن کے ہاتھ میں ہے۔ ختم بیخ شاں: جڑ کو اکھاڑ دیا۔ از بہشت: جنت سے۔ زشت: بُرا۔ بد اندیش: برا چاہنے والا حاسد۔

مثل کا ترجمہ:

- ایک شخص نے خاص شیطان کو خواب میں دیکھا جو قد میں صنوبر کی طرح تھا اور جس کا چہرہ آفتاب کی طرح تھا۔
- اس نے اس کو دیکھا اور کہا کہ اے چاند جیسے کہ لوگوں کو تیرے حسن کی خبر نہیں ہے۔
- تجھے خوفناک چہرے والا سمجھا۔ حمام میں بری تصویر بنائی۔
- وہ ہنسا اور اس نے کہا کہ وہ میری شکل نہیں ہے لیکن قلم دشمن کے ہاتھ میں ہے۔
- میں نے ان کی جڑ بہشت سے اکھاڑ پھینکی تو اب مجھے کینہ کی وجہ سے بُرا سمجھتے ہیں۔
- اسی طرح میرا بھی بھلا نام ہے لیکن دشمن حسد کی وجہ سے اچھا نہیں کہتا ہے۔
- وہ وزیر جس کی آبرو میرے مرتبہ نے کم کر دی ہو اس کے مکر سے کوسوں دور بھاگنا چاہئے۔

- لیکن مجھے بادشاہ کے غصہ کی فکر نہیں ہے۔ بے قصور انسان بات کہنے میں بہادر ہوتا ہے۔
- جب میرے قلم سے بات صحیح نکلتی ہے تو مجھے نکتہ چینوں کا کیا غم ہے۔
- جس کارکن نے معاملہ میں کھوٹ نہ کیا ہو تو وہ دفتر والوں کے دعویٰ سے نہیں ڈرتا۔
- اگر محتسب چکر لگائے تو اس کو فکر ہوگی جس کی ترازو کے باٹ کم ہوں۔
- بادشاہ اس کی باتیں سن کر حیران رہ گیا۔ اس نے حکمرانی کا خیال ہی دل سے نکال دیا اور کہا۔
- کہ مجرم مکرو فریب اور زبان درازی سے اپنے جرم سے بری نہیں ہو سکتا جو اس نے کہا ہے۔
- میں نے یہ بات صرف تیرے مخالف سے نہیں سنی ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے تجھے نہیں دیکھا ہے۔
- کہ دربار میں اتنے لوگوں کے مجمع میں تیری نگاہ ان کے علاوہ کسی پر نہیں پڑتی۔
- بات کرنے والا مرد ہنسا اور کہا یہ بات سچی ہے۔ سچائی نہ چھپائی جانی چاہئے۔
- اگر آپ سنیں تو اس میں ایک نکتہ ہے۔ خدا کرے، آپ کا حکم جاری اور حکومت قوی رہے۔
- کیا بادشاہ کو نظر نہیں آتا کہ بے طاقت فقیر مالدار کو حسرت سے دیکھتا ہے۔
- میری جوانی کی طاقت جاتی رہی۔ جوانی کھیل کود میں ختم ہوگئی۔
- ان کے دیکھنے سے میں رک نہیں سکتا اس لئے کہ وہ زینت اور اور حسن کے سرمایہ دار ہیں۔
- میرا بھی ایسا ہی پھول جیسا چہرہ تھا۔ حسن میں میرا جسم بھی بلور کی طرح تھا۔
- اب اس انتہا پر مجھے کفن بنا چاہئے اس لئے کہ میرے بال سفید اور بدن تکلا ہوگیا ہے۔
- میرے بھی رات کی طرح کالے کالے گھونگریالے بال تھے۔ نزاکت کی وجہ سے قبا میرے جسم پر تنگ تھی۔
- میرے منہ میں دو قطاریں موتیوں کی تھیں جو چاندی کی اینٹوں کی دیوار کی طرح کھڑی تھیں۔ (مراد یہ کہ حسین دانت تھے۔)
- اب مجھے بات کرتے وقت دیکھ پرانے پل کی طرح ایک ایک کرکے گر گئے ہیں۔
- ان کو حسرت سے کیوں نہ دیکھوں اس لئے کہ مجھے اپنی تلف کردہ عمر یاد آ رہی ہے۔
- وہ پیارے دن مجھ سے رخصت ہوگئے۔ اچانک یہ دن بھی ختم ہو جائے گا۔
- عقلمند نے جب معنی کے ان موتیوں کو گوندھا اس نے کہا کہ اس سے بہتر کہنا ناممکن ہے۔
- بادشاہ نے حکومت کے ذمہ داروں کو دیکھا کہ اس سے بہتر لفظ و معنی نہ چاہو۔
- ایسے شخص کو مشعوق کا دیکھنا جائز ہے جو اس خوبی سے عذر خواہی کرنا جانتا ہو۔
- سمجھ کی وجہ سے میں اگر درگزر سے کام نہ لیتا تو اس کے دشمن کے کہنے سے اس کو مٹا دیتا۔
- تیزی میں جلدی سے تلوار کی طرف سے ہاتھ بڑھا دیتا پھر افسوس کے ہاتھ کی پست کو دانتوں کی طرف لے جاتا۔
- صاحب غرض کی بات ہرگز نہ سن اس لئے کہ اس پر کاربند ہو گا تو پشیمان ہو گا۔

نکو نام را جاہ و تشریف و مال   بیفزود و بدگوی را گوشمال
بتدبیر دستور دانشورش   بہ نیکی بشد نام در کشورش
بعدل و کرم سالہا ملک راند   برفت و نکونامی ازوے بماند
چنیں پادشاہاں کہ دیں پرورند   ببازوئے دیں گوئے دولت برند
ازاناں نہ بینم دریں عہد کس   و گرہست بوبکر سعدست و بس

خدیو خردمند فرخ نهاد — که شاخ امیدش برومند باد
بهشتی درختی تو اے پادشاه — که افگندهٔ سایه یکساله راه
طمع بود در بخت نیک اخترم — که بال هما افگند برسرم
خرد گفت دولت نه بخشد همای — گر اقبال خواهی دریں سایه آی
خدایا برحمت نظر کردهٔ — که ایں سایه بر خلق گستردهٔ
دعا گوئے ایں دولتم بنده وار — خدایا تو ایں سایه پائنده دار
صوابست پیش از کشش بند کرد — که نتواں سرکشته پیوند کرد
خداوند فرماں ورای و شکوه — زغوغائے مردم نگرد دستوه
سر پُر غرور از تحمل تهی — حرامش بود تاج شاهنشهی
نگویم چو جنگ آوری پائدار — چو خشم آیدت عقل برجای دار
تحمل کند هر کرا عقل هست — نه عقلے که خشمش کند زیردست
چو لشکر بروں تاخت خشم از کمیں — نه انصاف ماند نه تقویٰ نه دیں
نه دیدم چنیں دیو زیر فلک — کزوی گریزند چندیں ملک

جاہ: عزت۔ مکرش گریخت: مکر سے بھاگنا چاہئے۔ خشم شاہ: بادشاہ کا غصہ۔ چو: جب۔ حرفم برآید: حرف نکلتے ہیں۔ درست از قلم: قلم سے صحیح۔ حرف گیراں: نکتہ چین۔ چہ غم: کیا غم۔ دیوانیاں: دفتر والے۔ سنگ ترازوئے بارش: ترازو کے باٹ۔ خیرہ ماند: حیران ہو جانا۔ بزرق: مکاری سے۔ زبان آوری: زبان درازی۔ مردِ سخن: بات کرنے والا۔ نہفت: نہ چھپانا چاہئے۔ ایں سخن حق: سچی بات۔ دولت قوی: حکومت قوی رہے۔ درویش بیدست گاہ: بے طاقت فقیر۔ توانگر: مالدار۔ دستگاہ: طاقت۔ جوانی برفت: جوانی نہیں رہی۔ زندگانی رفت: زندگی ختم ہو گی۔ بلہو و لعب: کھیل کود میں۔ زیب: زینت۔ چہرہ گلفام: گلوں جیسا چہرہ۔ بلور نیم: بلور جیسا۔ باید کفن: کفن بنا چاہئے۔ مویم چو پنبہ ست: میرے بال گالا۔ دو کم بدن: بدن تکلا ہو جانا۔ قبا: چادر۔ براز نازکی: نزاکت کی وجہ سے۔ تنگ بود: تنگ تھی۔ دو رستہ درم: دُو منہ والے موتی۔ دہاں: منہ۔ خشت: اینٹیں۔ سیمیں: چاندی۔ یکیک: ایک ایک کرکے۔ کہن: پرانا۔ عمر تلف: عمر ختم کر دینا۔ چو دانشور: جب عقلمند نے۔ ایں در معنی سفت: معنی کے ان موتیوں کو گوندھا۔ محالت: ناممکن۔ ارکان دولت: حکومت کے ذمہ دار۔ بگفتار خصمش: دشمن کی باتیں۔ تندی: تیزی۔ بہ تیغ: تلوار کی طرف۔ دست بردن: ہاتھ بڑھانا۔ پشیماں: شرمندہ۔ جاہ: عزت۔ گوشالی: خاتمہ کرنا۔ دستور: وزیر۔ کشور: ملک۔ بعدل و کرم: انصاف اور شرافت۔ سالہا ملک راند: سالوں حکومت رہے۔ برفت: مرجانا۔ بازوئے دیں: دین کی طاقت۔ فرخ: مبارک۔ شاخ امیدش: امید کی شاخ۔ برومند باد: بار آور ہو۔ افگندهٔ سایہ: سایہ ڈالنا۔ طمع: لالچ۔ نیک اخترم: نیک ستارے والا۔ بالِ ہما: ہما پرندہ کا پر۔ دولت نہ بخشد ہمای: ہما دولت نہیں بخشتا۔ اقبال خواہی: بلندی چاہتا ہے۔ دریں سایہ آی: اسکے سائے میں آ۔ ایں سایہ: یہ سایہ۔ پاینده دار: قائم رکھنا۔ کشش: قتل کرنا۔ سرکشتہ: کٹا ہوا سر۔ پیوند کرد: جوڑنا۔ خداوند: حکومت۔ شکوہ: دبدبہ۔ زغوغائے مردم: لوگوں کا شور و غل۔ تحمل تہی: بردباری سے خالی۔ حرامش: حرام ہے۔ جنگ آوری: جنگ لڑنا۔ پائیدار: جم جانا۔ خشم آیدت: غصہ آئے۔ عقل برجای دار: عقل کو ٹھکانے رکھ۔ زیر فلک: آسمان تلے۔ دیو: بھوت۔ گریز: بھاگ جانا۔

- نیک نام کے مرتبہ اور اعزاز میں اور مال میں اور بدگوئی گوشالی میں اضافہ کیا۔
- اس کے عقلمند وزیر کی تدبیر سے نیکی سے ملک میں اس کا نام پھیل گیا۔

- انصاف اور سرافت سے سالوں حکومت ی وہ مرلیا اور اس کی نیک نامی باقی رہی۔
- جو بادشاہ دین پرور ہے' وہ دین کی طاقت سے حکومت کی بازی جیت لیتا ہے۔
- اس زمانے میں اس جیسے بادشاہوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا اور اگر کوئی ہے تو بس ابو بکر بن سعد ہے۔
- عقلمند بادشاہ ہے اس کی اصل مبارک ہے۔ خدا کرے کہ اس کی امید کی شاخ ثمر آور ہو۔
- اے بادشاہ تو جنتی درخت ہے جس کا سایہ ایک سالہ مدت کی راہ پر پھیلا ہوا ہے۔
- اپنے نیک ستارے والے نصیبہ سے مجھی کو یہ توقع تھی کہ وہ ہما کا پر میرے سر پر ڈال دے گا۔
- عقل نے کہا کہ ہما دولت نہیں بخشا اگر اقبال چاہتا ہے تو اس کے سایہ میں آ۔
- اے خدا تو نے رحمت سے نظر کی ہے کہ یہ سایہ مخلوق پر ڈالا ہے۔
- میں غلاموں کی طرح اس سلطنت کا دعاگو ہوں۔ اے خدا تو اس سایہ کو قائم رکھیو۔
- قتل کرنے سے پہلے قید کرنا مناسب ہے اس لئے کہ کٹے ہوئے سر کو جوڑا نہیں جاسکتا۔
- حکومت' رائے اور دبدبہ والا لوگوں کے شور و غل سے عاجز نہیں ہوتا۔
- غرور سے بھرا ہوا سر جو بردباری سے خالی ہو اس کے سر پر شہنشاہی کا تاج حرام ہے۔
- میں یہ نہیں کہتا کہ لڑے تو جم جا ہاں اگر غصہ آجائے تو عقل کو ٹھکانے پر رکھ۔
- برداشت وہی کرتا ہے جس میں عقل ہوتی ہے۔ ایسی عقل رکھ جو غصہ کو دبا دے۔
- جب غصہ گھات سے حملہ آور ہوتا ہے تو پھر نہ انصاف رہتا ہے اور نہ تقویٰ نہ دین رہتا ہے۔
- میں نے آسمان تلے ایسا شیطان نہیں دیکھا جس سے اتنی تعداد میں فرشتے بھاگتے ہوں۔

نتیجہ مثل: وہ لوگ اچھے ہیں جو غصے کو پی جاتے ہیں اور قصوروار کی خطا کو معاف کر دیتے ہیں۔ غصہ دراصل عقل کو ماؤف کر دیتا ہے۔ درحقیقت غصہ میں ہی کسی انسان کی پہچان ہوتی ہے کہ وہ کیا ہے؟

گفتار

نہ بر حکم شرع آب خوردن خطاست   و گر خوں بفتویٰ بریزی رواست
اگر شرع فتوی دہد بر ہلاک   الا تانداری ز کشتش باک
ورگدانی اندر تبارش کساں   برایشاں ببخشای و راحت رساں
گنہ بود مرد ستمگارہ را   چہ تاواں زن و طفل بیچارہ را
تنت زور مندست و لشکر گراں   ولیکن در اقلیم دشمن مراں
کہ وے برحصارے گریزد بلند   رسد کشورے بے گنہ را گزند
نظر کن در احوال زندانیاں   کہ ممکن بود بے گنہ درمیاں
چو بازارگاں در دیارت بمرد   بمالش خساست بود دست بُرد
کزاں پس کہ بروے بگریند زار   بہم باز گویند خویش و تبار
کہ مسکیں در اقلیم غربت بمرد   متاع کزو ماند ظالم ببرد
بیندیش ازاں طفلک بے پدر   و ز آہ دل دردمندش حذر

بسا نام نیکوئے پنجاه سال ... کہ یک نام زشتش کند پائمال

پسندیده کاران جاوید نام ... تطاول نکردند بر مال عام

بر آفاق گر سر بسر بادشاست ... چو مال از توانگر ستاند گداست

بمرد از تہیدستی آزاد مرد ... ز پہلوئے مسکیں شکم پُر نہ کرد

مشکل الفاظ کے معنی: آب خوردن: پانی پینا۔ خطاست: غلطی ہے، گناہ ہے۔ رواست: درست ہے۔ فتوی دید: فتویٰ دے دے۔ نداری ز کشتش باک: مارنے سے نہ ڈرنا چاہئے۔ دانی: جاننا۔ راحت رساں: راحت پہنچا۔ بود: تھا۔ مرد ستمگارا: ظالم۔ چہ تاوان: کیا تاوان۔ زن و طفل بیچارے: عورت اور بیچارے بچے۔ لشکر گراں: لشکر پر بھاری۔ تنت: جسم۔ زورمندست: قوی ہے۔ در اقلیم دشمن: دشمن کی سرزمین میں۔ کشورے بے گنہ: بے قصور ملک۔ احوال زندانیاں: قیدیوں کے احوال۔ کہ ممکن بودے: ممکن ہے۔ بے گنہ درمیاں: اس میں سے کوئی بے قصور ہو۔ چو بازار گاں: جب تاجر۔ در دیارت: تیرے ملک میں۔ بمرد: مرجانا۔ غربت بمرد: پردیس میں مرگیا۔ متاع: دولت۔ ظالم ببرد: ظالم لے گیا ہے۔ طفلک بے پدر: بے باپ کا بچہ۔ حذر: بچ، توبہ۔ پنجاه سال: پچاس سال۔ یک نام: ایک نام۔ پائمال: پاؤں تلے روند ڈالنا۔ پسندیده کاران: عمدہ کام کرنے والے۔ جاوید نام: ہمیشہ نام باقی رہے۔ آفاق: دنیا۔ توانگر: مال دار۔ گداست: فقیر ہے۔ بمرد از تہیدستی: مفلسی میں مرجانا۔ آزاد مرد: آزاد شخص۔ پہلوئے مسکیں: مسکین کے پہلو سے۔ شکم پُر نہ کرد: پیٹ کا نہ بھرنا۔

گفتار کا ترجمہ:

- حکم شرع کے خلاف پانی پینا گناہ نہیں ہے۔ اگر فتویٰ لے کر کسی کو قتل کر دیا جائے تو جائز ہے۔
- اگر شرع ہلاکت کا فتویٰ دے دے تو اس کے مار ڈالنے میں ہرگز نہ خوف کرنا چاہئے۔
- اگر تجھے اس کے خاندان میں اور آدمی معلوم ہوں تو اُن پر بخشش کر اور راحت پہنچا
- ظالم کا قصور تھا مگر عورت اور بچے پر کیا تاوان ہے۔
- تیرا جسم قوی ہے اور لشکر بھی بھاری ہے لیکن اس کو دشمن کی زمین میں نہ لے جا۔
- اس لئے وہ بلند حصار پر چڑھ جائے گا اور بے گناہ اہل کشور کو نقصان پہنچے گا۔
- قیدیوں کے احوال کی چھان بین کر لو ممکن ہے ان میں سے کوئی بے قصور ہو۔
- اگر تمہارے ملک میں کوئی تاجر مرجائے تو اس کے مال میں دست درازی کرنا کمینہ پن ہے۔
- اس لئے کہ اس کے بعد جب روئیں گے تو اپنے اور خاندان والے آپس میں کہیں گے۔
- کہ بے چارا پردیس میں مرگیا اور جو کچھ اس کا مال بچا ظالم لے گیا ہے۔
- اس بے باپ کے بچہ میں غور کر لے اس کے دردمند دل کی آہ سے بچ۔
- بسا اوقات پچاس سال کا نیک کام برائی کا ایک نام اس کو پامال کر دیتا ہے۔
- ہمیشہ زندہ رہنے والے عمدہ کام کرنے والے کبھی عام لوگوں کے مال پر دست درازی نہیں کرتے۔
- ایک بادشاہ جو تمام جہان پر حکومت کرتا ہے جب مالداروں کا مال چھینتا ہے تو فقیر ہے۔
- ایک آزاد مرد مفلسی سے مرگیا لیکن اس نے کسی مسکین کے پہلو سے پیٹ بھرنا گوارا نہ کیا۔

حکایت

شنیدم کہ فرماں دہے دادگر ۔۔۔ قبا داشتے ہر دو رو آستر

یکے گفتش اے خسرو نیک روز ۔۔۔ قبائے ز دیبائے چینی بدوز

بگفت ایں قدر ستر و آسائش ست ۔۔۔ وزیں بگذری زیب و آرائش ست

نہ از بہر آں می ستانم خراج ۔۔۔ کہ زینت کنم برخود و تخت و تاج

چو ہمچوں زناں حلہ در تن کنم ۔۔۔ بمردی کجا دفع دشمن کنم

مراہم ز صد گونہ آرزو ہوا ست ۔۔۔ ولیکن خزینہ نہ تنہا مراست

خزائن پُر از بہر لشکر بود ۔۔۔ نہ از بہر آئین و زیور بود

سپاہی کہ خوشدل نباشد زشاہ ۔۔۔ ندارد حدود ولایت نگاہ

چو دشمن خر روستائی برد ۔۔۔ ملک باج و دہ یک چرای خورد

مخالف خرش بُرد و سلطاں خراج ۔۔۔ چہ اقبال بنی دراں تخت و تاج

مروت نباشد بر افتادہ زور ۔۔۔ برد مرغ دوں دانہ از پیش مور

رعیت در تحست گر پروری ۔۔۔ بکام دل دوستاں برخوری

بہ بے رحمی از بیخ و بارش مکن ۔۔۔ کہ ناداں کند حیف برخویشتن

کساں برخورند از جوانی و بخت ۔۔۔ کہ بر زیر دستاں نگیرند سخت

اگر زیر دستے در آید ز پای ۔۔۔ حذر کن ز نالیدنش برخدای

چو شاید گرفتن بنرمی دیار ۔۔۔ بہ پیکار خوں از مسامے میار

بمردی کہ ملک سراسر زمیں ۔۔۔ نیرزد کہ خونے چکد بر زمیں

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ فرماں دہے: ایک بادشاہ۔ دادگر: منصف۔ قبا داشتے: ایسی قبا تھی۔ ہر دو رو آستر: دونوں طرف آستر کا ہونا۔ یکے گفتش: ایک نے کہا۔ خسرو نیک: نیک بادشاہ۔ دیبائے چینی: چینی کی دیبا مراد قیمتی کپڑا۔ زناں: عورت۔ ستر: پردہ پوشی۔ آسائش: آرام۔ حلہ در تن کنم: جسم پر جوڑا سجاؤں۔ کجا: کب۔ دفع دشمن: دشمن کی مدافعت۔ صد گونہ: سو قسم کی۔ ہوا: خواہشات۔ خزینہ: خزانہ۔ بہر آئین: آراستگی۔ خوشدل: خوش مزاج۔ حدود ولایت: مملکت کی سرحدیں۔ خر: گدھا۔ باج: خراج۔ دہ یک: دسواں حصہ۔ خورد: کھاتا ہے۔ اقبال بنی: بلند بخت دیکھنا۔ مرغ دوں: کمینہ پرندہ۔ زیر دستاں: ماتحت۔ حذر: ڈر۔ دیار: ملک۔ بہ پیکار: لڑنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک منصف کے پاس ایسی قبا تھی جس کے دونوں طرف استر تھا۔
- کسی نے اس سے کہا کہ اے نیک دل بادشاہ چینی کی دیبا کی ایک قبا سلوا لے۔
- اس نے کہا یہاں تک تو پردہ پوشی اور آرام ہے اور اس کے آگے زیب و زینت ہے۔
- میں خراج اس لئے وصول نہیں کرتا ہوں کہ اپنے لئے تخت و تاج کی زینت کا سامان پیدا کروں۔
- جب عورتوں کی طرح جسم پر جوڑا سجاؤں تو پھر بہادری سے دشمن کی مدافعت کب کر سکتا ہوں۔

- مجھے میں سو قسم کی آرزوئیں اور خواہشیں ہیں لیکن خزانہ تنہا میرا ملکیت نہیں ہے۔
- خزانے لشکر کے لئے بھرے جاتے ہیں' آراشگی اور زیور کے لئے نہیں ہوتے۔
- وہ سپاہی جو بادشاہ سے خوش نہ ہو' وہ مملکت کی سرحدوں کی حفاظت نہیں کرتا۔
- اگر دشمن کسان کا گدھا چھین لے تو بادشاہ خراج و عشر کیوں کھاتا ہے۔
- دشمن اس کا گدھا اور بادشاہ خراج لے گیا تو پھر اس تخت و تاج سے مستقبل کی کیا امید رکھی جاسکتی ہے۔
- کمزور پر زور کرنا شرافت نہیں ہے' کمینہ پرندہ ہی چیونٹی کا دانہ چھینتا ہے۔
- رعایا ایک درخت ہے۔ اگر تو اس کی پرورش کرے گا تو دوستوں کی خواہش کے مطابق پھل کھائے گا۔
- بے رحمی سے اس کی جڑ اور پھل نہ توڑ اس لئے کہ نادان خود اپنے اوپر افسوس کرتا ہے۔
- جوانی اور نصیبہ سے وہی لوگ پھل کھاتے ہیں جو ماتحتوں پر سختی نہیں کرتے۔
- اگر کوئی کمزور گر پڑے تو خدا کے سامنے اس کی فریاد کرنے سے ڈر۔
- اگر ملک نرمی سے حاصل کر سکتا ہے تو لڑ کر ایک بال کی جڑ سے بھی خون نہ نکال۔
- بہادری کی قسم تمام روئے زمین کی حکومت اس قابل نہیں کہ اس کے حصول کے لئے زمین پر خون کا ایک قطرہ ہی بہایا جاسکے۔

نتیجہ حکایت: عادل بادشاہ رعایا کے حقوق سلب کرنے کی بجائے ان کی خواہشوں کو عمل کا جامہ پہنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ آسائش و زیبائش کا دلدادہ ہو جائے تو پھر ملک کی حکومت کو خدا حافظ کہہ دے۔ بادشاہ رعایا کی جان و مال و آبرو کی حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اگر وہ حفاظت نہیں کرپاتا تو پھر دکھی دل آہ اس کو جلا کر خاکستر کر دے گی۔ حکومت کو برقرار رکھنے کے لئے معصوم عوام کا خون بہانا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ ظالم ہی اپنے دبدبے کی بقاء کے لئے انسانیت سوز عمل روا رکھتا ہے۔

حکایت

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت — بسر چشمہ بر بسنگے نوشت
بدیں چشمہ چوں ما بسے دم زدند — برفتند چوں چشم برہم زدند
گرفتیم عالم بمردی و زور — ولیکن نبردیم باخود بگور
چو بر دشمنے باشدت دسترس — مرنجانش کورا ہمیں غصہ بس
عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت — بہ از خون او گشتہ در گردنت

مشکل الفاظ کے معنی: فرخ: مبارک۔ نوشت: کندہ۔ چشمہ بر بسنگے: چشمہ کے ایک پتھر پر۔ بدیں چشمہ: اس چشمہ۔ بسے: بہت سے۔ بگور: قبر میں۔ بردشمنے: دشمن پر۔ دسترس: پہنچ۔ عدو زندہ: زندہ دشمن۔ در گردنت: گردن پر ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ مبارک طبیعت جمشید نے ایک چشمہ کے ایک پتھر پر کندہ کر دیا۔
- اس چشمہ پر مجھ جیسے بہت سوں نے دم لیا اور پلک جھپکنے میں چلے گئے۔
- ہم نے دنیا بہادری اور زور سے حاصل کی لیکن اپنے ساتھ قبر میں نہ لے جاسکے۔

✪ جب کسی دشمن پر تجھے قابو حاصل ہو جائے تو اس کو نہ ستا' اس کے لئے یہی کافی ہے۔

✪ زندہ پریشان دشمن تیرے چاروں طرف کھڑا ہے تو اس سے بہتر ہے کہ اس کا خون تیری گردن پر ہو۔

نتیجہ حکایت: یہ دنیا مختصر قیام کی جا ہے۔ ہر کسی نے اس جہان سے چلے جانا ہے۔ یہ دنیا فانی ہے' کوئی بھی قبر میں ساتھ کچھ نہ لے جائے گا۔ دشمن پر قابو پالو اور درگزر سے کام لو اس کے لئے یہی کافی ہے کہ تم نے اس کو قابو کر لیا۔

حکایت

شنیدم کہ دارائے فرخ تبار — ز لشکر جدا ماند روز شکار
دواں آمدش گلہ بانے بہ پیش — شہنشہ بر آورد تغلق ز کیش
بصحرا دراز دشمناں دار باک — کہ در خانہ باشد گل از خار پاک
برآورد چوپان بد دل خروش — کہ دشمن نیم در ہلاکم مکوش
من آنم کہ اسپان شہ پرورم — بخدمت دریں مرغزار آورم
ملک را دل رفتہ آمد بجای — بخندید و گفت اے نکوہیدہ رای
ترا یاوری کرد فرخ سروش — وگرنہ زہ آوردہ بودم بگوش
نگہبان مرعی بخندید و گفت — نصیحت زیاراں نشاید نہفت
نہ تدبیر محمود و رائے نکوست — کہ دشمن نداند شہنشہ ز دوست
چنانست در مہتری شرط زیست — کہ ہر کہترے را بدانی کہ کیست
مرا بارہا در حضر دیدۂ — زخیل و چراگاہ پرسیدۂ
کنونت بمہر آمدم پیش باز — نمی دانیم از بد اندیش باز
توانم من اے نامور شہریار — کہ اسپے بروں آرم از صد ہزار
مرا گلہ بانی بعقلت و رای — توہم گلہ خویش داری بپای
دراں دار ملک از خلل غم بود — کہ تدبیر شاہ از شباں کم بود

مشکل الفاظ کے معنی: دارا: ایران کے ایک بادشاہ کا نام جو سکندر کی جنگ میں خود اپنے لشکر کے ہاتھوں مارا گیا۔ گلہ بانے: چرواہا۔ شہنشہ: بادشاہ۔ برآورد: باہر نکال لیا۔ تغلق زکیش: ترکش سے تیر۔ گل از خار پاک: پھول کانٹے سے پاک ہوتا ہے۔ بد دل: خوف زدہ۔ خروش: شور کیا۔ دشمن نیم: دشمن نہیں ہوں۔ در ہلاکم بکوش: مجھے ہلاک نہ کر۔ من آنم: میں تو وہی ہوں۔ اسپان شہ: بادشاہ کے گھوڑے۔ پرورم: پالنا۔ مرغزار: چراگاہ۔ بخندید: ہنسا۔ اے نکوہیدہ رای: اے بے وقوف۔ نگہبان مرعی: چراگاہ کا نگہبان۔ نصیحت زیاراں: یاروں کی نصیحت۔ نشاید نہفت: نہ چھپانا چاہیے۔ در مہتری: سرداری میں۔ شرط زیست: جینے کی شرط۔ کیست: کون ہے۔ بارہا در حضر دیدہ: بار بار دربار میں دیکھا۔ زخیل: گھوڑے۔ چراگاہ پرسیدہ: چراگاہ کے حالات پوچھنا۔ نامور شہریار: اے مشہور بادشاہ۔ اسپے: گھوڑا۔ مرا گلہ بانی: میں چرواہا پن کرتا ہوں۔ بعقلت: عقل سے۔ گلہ خویش: اپنا ریوڑ۔ خلل غم بود: نقصان کا غم۔ شباں: چرواہا۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ دارا مبارک خاندان والا شکار کے روز لشکر سے جدا ہو گیا۔
- ایک چرواہا دوڑتا ہوا اس کے سامنے آیا، بادشاہ نے ترکش سے تیر نکال لیا۔
- جنگل میں دشمن کا خیال رکھنا چاہئے اس لئے کہ گھر میں تو پھول کانٹے سے پاک ہوتا ہے۔
- خوف زدہ چرواہا چیخا کہ میں دشمن نہیں ہوں، مجھے مارنے کی کوشش نہ کر۔
- میں تو وہی ہوں جو بادشاہ کے گھوڑے پالتا ہے، خدمت گزاری کے لئے اس چراگاہ میں لاتا ہے۔
- بادشاہ کا دھڑکتا ہوا دل جب اپنی جگہ آیا، ہنسا اور کہا کہ اے بے وقوف!
- تیرے غیبی فرشتے نے میری مدد کر دی ورنہ میں تو چلہ کان کے برابر کھینچ چکا تھا۔
- چراگاہ کا نگہبان ہنسا اور اس نے کہا کہ یاروں کی نصیحت کو نہ چھپانا چاہئے۔
- یہ قابل تعریف تدبیر اور بہتر رائے نہیں ہے کہ بادشاہ دوست دشمن میں تمیز نہ کر سکے۔
- سرداری میں جینے کی یہ شرط ہے کہ تو ہر ماتحت کو جانے کہ وہ کون ہے۔
- تو نے بارہا دربار میں مجھے دیکھا ہے، گھوڑوں اور چراگاہ کے حالات دریافت کئے ہیں۔
- اب کہ میں مہربانی سے تیرے سامنے آیا ہوں تو پھر تو مجھے دشمن سے ممتاز نہ کر سکا۔
- اے نامور بادشاہ! میں یہ کر سکتا ہوں کہ ہزاروں میں سے ایک گھوڑے کو نکال لاؤں۔
- میں عقل اور سمجھ سے چرواہا پن کرتا ہوں تو بھی اپنے ریوڑ کو قائم رکھ۔
- اس سلطنت میں نقصان کا غم ہے جہاں بادشاہ کی تدبیر چرواہے سے بھی کم ہو۔

نتیجہ حکایت: ہر کام کے کرنے سے پہلے سوجھ بوجھ سے کام لینا دانشمندی کہلاتی ہے۔ جو لوگ غور و فکر سے کام لیتے ہیں، پھر وہ اپنے کئے پر پچھتاتے نہیں ہیں۔ مالک کو چاہئے کہ وہ اپنے ہر ماتحت کے بارے میں جان پہچان رکھتا ہو۔ دشمن اور دوست کی پہچان کر لینا بھی ایک طرح کی عقل مندی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہر گام احتیاط سے اٹھاؤ مبادا کسی کو نقصان پہنچ جائے۔

گفتار

تو کے بشنوی نالہ دا دخواہ	بکیواں برت کلہ خواب گاہ
چناں خسپ کا ید فغانت بگوش	اگر داد خواہے برآرد خروش
کہ نالد ز ظالم کہ در دور تست	کہ ہر جور کو می کندر جور تست
نہ سگ دامن کاروانے درید	کہ دہقان ناداں کہ سگ پرورید
دلیر آمدی سعد یا در سخن	چو تیغے بدستست فتحے بکن
بگوانچہ دانی کہ حق گفتہ بہ	نہ رشوت ستانی و نہ عشوہ دہ
زباں بند و دفتر ز حکمت بشوی	طمع بگسل و ہرچہ خواہی بگوی

مشکل الفاظ کے معنی: نالہ: فریاد۔ کیوان: زحل سیارے کا نام۔ داد خواہ: انصاف چاہنا۔ کلہ خواب: خواب کا پردہ۔ بگوش: کان میں۔ داد خواہے: انصاف چاہنے والا۔ دور تست: تیرے زمانے میں۔ نالد: نالاں۔ جور: ظلم۔ جور تست: تیرا ظلم ہے۔ سگ:

کتا۔ دامن کاروانے: قافلہ کا دامن۔ درید: چاک کرنا۔ دہقاں ناداں: بیوقوف کاشتکار۔ سگ بردرید: کتا پالا۔ تیغ: تلوار۔ دانی: جانتا۔ عشوہ دہ: فریب دینا۔ طمع بگسل: لالچ ختم کر دے۔ ہرچہ خواہی: پھر جو چاہے۔

گفتار کا ترجمہ:

- تو انصاف چاہنے والے کی فریاد کب سن سکتا ہے۔ جب تیری خواب گاہ کا پردہ ساتویں آسمان پر ہو۔
- ایسا سو کہ فریاد تیرے کان میں آ سکے۔ اگر کوئی انصاف چاہنے والا فریاد کرے۔
- کہ تیرے زمانے میں ظالم سے کون نالہ کرے بلکہ وہ جو ظالم کر رہا ہے' وہ تیرا ظلم ہے۔
- کتے نے قافلہ والوں کا دامن چاک نہیں کیا بلکہ اس بے وقوف کاشتکار نے کیا ہے جس نے کتا پالا۔
- اے سعدی! تو بات کہنے میں بڑا دلیر ہے۔ جب تلوار تیرے ہاتھ میں ہے تو لوگوں کے دلوں کو فتح کر لے۔
- جو کچھ تو جانتا ہے کہہ دے اس لئے کہ سچی بات کا کہنا بہتر ہے تو نہ رشوت خور ہے' نہ فریب دینے والا ہے۔
- زباں کو بند کر اور کتاب دانائی کے پانی سے دھو دے۔ لالچ کو ختم کر دے پھر جو جی میں کہہ دے۔

حکایت

خبر یافت گردن کشے در عراق	کہ می گفت مسکینے از زیر طاق
تو ہم بردرے ہستی امیدوار	پس امید بر در نشیناں برار
دل دردمند برآور زبند	کہ ہرگز نباشد دلت دردمند
پریشانئے خطر دادخواہ	براندازد از مملکت پادشاہ
تو خفتہ خنک در حرم نیمروز	غریب از بروں گو بگرما بسوز
ستانندۂ داد آن کس خداست	کہ نتواند از پادشہ داد خواست

مشکل الفاظ کے معنی: خبریافت: معلوم ہوا۔ کشے: ایک بادشاہ۔ مسکینے: ایک مسکین۔ زیر طاق: محل کے نیچے۔ دل دردمند: دردمندوں کے دل۔ برآور زبند: دل کو فکر سے چھوڑا۔ پریشانئے خاطر: دل کی پریشانی۔ دادخواہ: انصاف چاہنے والا۔ خفتہ: سویا ہوا۔ در حرم: محل میں۔ غریب: پردیسی۔ بگرما بسوز: باہر گرمی سے جل۔ نتواند: نہ چاہ سکے۔ از پادشہ: بادشاہ سے۔ داد خواست: انصاف چاہنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- عراق میں ایک بادشاہ کو معلوم ہوا کہ ایک مسکین محل کے نیچے یہ کہہ رہا تھا۔
- تو بھی کسی کے دروازے کا امیدوار ہے لہٰذا دروازے پر پڑے لوگوں کی حاجت پوری کر۔
- دردمندوں کے دل کو فکر سے نجات دلا تاکہ تیرا دل کبھی دردمند نہ ہو سکے۔
- انصاف چاہنے والے کے دل کی پریشانی بادشاہ کو گدی سے نیچے اتار پھینک دیتی ہے۔
- تو دوپہر میں آرام سے محل میں سویا ہوا ہے تو پردیسی سے کہہ دے کہ وہ باہر گرمی میں جل مرے۔
- اس شخص کا خدا انصاف لیتا ہے جو بادشاہ سے انصاف نہ چاہ سکے۔

نتیجہ حکایت: حاجت رواں کی حاجت روائی کرنا دراصل شان خداوندی ہے تو بھی ضرورتوں مندوں کی خواہشوں کا احترام کر تاکہ تیری دل جوئی کا سامان پیدا ہوتا رہے۔ انصاف کے طالب کو انصاف دلا۔ اپنے آرام کے ساتھ دوسرے کے آرام کا

بھی خیال رکھ۔ اللہ تعالیٰ اسی سے خوش ہے جو اپنی حاجات پہ دوسروں کی حاجات کو ترجیح دیتا ہے۔

حکایت

یکے از بزرگان اہل تمیز — حکایت کند ز ابن عبدالعزیز
کہ بودش نگینے بر انگشتری — فرو ماندہ در قیمتش جوہری
بشب گفتی آں جرم گیتی فروز — درے بود در روشنائی چو روز
قضا را درآمد یکے خشک سال — کہ شد بدر سیمائے مردم ہلال
چو در مردم آرام و قوت ندید — خود آسودہ بودن مروت ندید
چو بیند کسے زہر در کام خلق — کیش بگذرد آب نوشیں بحلق
بفرمود و بفروختندش بسیم — کہ رحم آمدش برغریب و یتیم
بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد — بدرویش و مسکین و محتاج داد
بریدند بروے ملامت کناں — کہ دیگر بدست نیاید چناں
شنیدم کہ می گفت و باران دمع — بعارض فرومید ویدش چو شمع
کہ زشت ست پیرایہ بر شہر یار — دل شہری از ناتوانی فگار
مرا شاید انگشتری بے نگیں — نشاید دل خلقے اندوہ گیں
خنک آنکہ آسایش مرد و زن — گزیند بر آسایش خویشتن
نکردند رغبت ہنر پروراں — بشادی خویش از غم دیگراں
اگر خوش بخسپد ملک برسریر — نہ پندارم آسودہ خسپد فقیر
وگر زندہ دارد شب دیر یاز — بخسپند مردم بآرام و ناز
بحمد اللہ ایں سیرت و راہ راست — اتابک ابوبکر بن سعد راست
کس از فتنہ در پارس دیگر نشاں — نہ بیند مگر قامت مہوشاں
یکے پنج بیتم خوش آمد بگوش — کہ در مجلسے میسرو دند دوش

مشکل الفاظ کے معنی: یکے از بزرگاں: بزرگوں میں سے ایک۔ اہل تمیز: آداب محفل کا خیال رکھنے والا۔ برانگشتری: انگوٹھی پر۔ فرماندہ: عاجز۔ جوہری: گوہر شناس۔ شبب: ایک رات۔ گیتی فروز: دنیا کو روشن کرنا۔ روشنائی چو روز: دن کی طرح روشنی۔ قضا: بدقسمتی سے۔ یکے خشک سال: ایک ایسا خشک سال آیا۔ بدر سیمائے: چودھویں رات کا چاند۔ مردم: لوگ۔ قوت ندید: طاقت نہ دیکھ۔ آسودہ: آرام۔ مروت ندید: شرافت نہ سمجھا۔ آب نوشیں: بہترین پانی۔ ملامت کناں: طعنہ دینا۔ شنیدم میں نے سنا۔ باران دمع: آنسوؤں کی بارش۔ بعارض: رخسار۔ شہریار: بادشاہ۔ ناتوانی: کمزوری۔ فگار: زخمی۔ اندوہ گیں: غمگین۔ غم دیگراں: دوسروں کا غم۔ سریر: تخت۔ نہ پندارم: مجھے یقین نہیں۔ آسودہ چند فقیر: فقیر آرام سے سو رہے۔ شب دیر یاز: رات دیر تک جاگنا۔ راہ راست: سیدھا راستہ۔ پارس: فارس' ملک کا نام۔ قامت مہوشاں: چاند جیسے چہرے والوں کے قد۔ یکے پنج بیتم: ایک پانچ شعر۔ خوش آمد: بھلے لگنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- بزرگوں میں سے ایک اہل تمیز عمر بن عبدالعزیز کا قصہ بیان کرتا ہے۔
- کہ اس کی انگوٹھی پر ایک نگ تھا جوہری اس کی قیمت لگانے سے عاجز تھے۔
- رات کے وقت وہ دنیا کو چمکانے والا ستارہ (نگینہ) دن کی طرح چمکتا دمکتا موتی تھا۔
- اتفاقاً ایک سال خوب قحط پڑا اور لوگوں کے چاند جیسے چمکتے چہرے ہلالی کی طرح کمزور ہو گئے۔
- جب اس نے انسانوں میں آرام اور قوت نہ دیکھی تو اپنے آپ آرام کرنا شرافت نہ سمجھا۔
- جب کوئی انسانوں کے منہ میں زہر دیکھ رہا ہو تو بہترین پانی اس کے حلق میں کیسے اتر سکتا ہے۔
- اس نے حکم دیا کہ اس کو چاندی کے عوض فروخت کر دیں کیونکہ اس کو مسافر اور یتیم پر رحم آگیا۔
- اس سے حاصل کردہ نقدی ایک ہفتہ میں درویش، مسکین اور محتاج میں لٹا دی۔
- ملامت کرنے والوں نے اس کو طعنہ دیا کہ اب اس جیسا ہاتھ نہ لگے گا۔
- میں نے سنا ہے کہ وہ کہہ رہا تھا کہ آنسوؤں کی بارش اس کے رخساروں پر شمع کی طرح بہہ رہی تھی۔
- بادشاہ کے لئے زینت بری ہے جب کسی بھی شہری کا دل کمزوری سے زخمی ہو۔
- میرے لئے بے نگ کی انگوٹھی مناسب ہے لیکن رعایا کا غمگین دل مناسب نہیں ہے۔
- وہ آدمی بہت خوب ہے جو مردوں اور عورتوں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دے۔
- ہنرمندوں کے مربی دوسروں کو پریشان دیکھ کر اپنی خوشیوں کی طرف راغب نہیں ہوتے۔
- اگر بادشاہ تخت پر آرام سے سوئے مجھے یقین نہیں کہ فقیر آرام سے سو سکے۔
- اور اگر دیر رات تک جاگتا ہے تو یقیناً لوگ آرام و رات سے نیند کے مزے لیتے ہیں۔
- خدا کا شکر ہے کہ یہ عادت اور سیدھا راستہ اتابک ابوبکر سعد میں نظر آتا ہے۔
- فارس میں کوئی بھی کسی اور فتنہ کا نشاں نہیں دیکھتا سوائے چاند جیسے چہرے والوں کے قد کے۔
- ایک پانچ شعر مجھے سننے میں بھلے معلوم ہوئے جو شب گزشتہ لوگ ایک مجلس میں پڑھ رہے تھے۔

نتیجہ حکایت: نیک دل اور عادل بادشاہ رعایا کے سکون و راحت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ ان کا مقصود عوام کی فلاح ہوتی ہے۔ وہ رات دیر تک جاگتے ہیں اور ان کی رعایا سکون سے نیند سے لطف اٹھاتی ہے۔ مومن کی یہی نشانی ہے کہ وہ دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے ہیں۔ اگر بادشاہ رعایا کی خاطر جاگے گا تو دیر تک حکمران رہنے کے ساتھ ساتھ نیک نامی کمائے گا۔

قول

مرا راحت از زندگی دوش بود — کہ آں ماہ رویم در آغوش بود
مراو راچو دیدم سر از خواب مست — بدو گفتم اے سرو پیش تو پست
دے نرگس از خواب نوشیں بشوی — چو گلبن بخند و چو بلبل بگوی
چہ می خپسی اے فتنہ روزگار — بیا و زمئے لعل دوشیں بیار
نگہ کرد شوریدہ از خواب و گفت — مرا فتنہ خوانی و گوئی محنت

در ایام سلطان روشن نفس نہ بیند د گر فتنہ بیدار کس

مشکل الفاظ کے معنی: راحت از زندگی: زندگی کا لطف۔ ماہ رویم: چاند جیسا چہرہ۔ در آغوش بود: آغوش میں تھا۔ از خواب مست: نیند میں مست۔ دیدم: دیکھا۔ سرو پیش تو پست: تیرے سامنے سرو بھی پست ہے۔ خواب نوشیں: میٹھی نیند۔ چو بلبل بگوی: بلبل کی طرح چہک۔ چہ می خسپی: کیا سوتا ہے۔ مئے لعل: سرخ شراب۔ شوریدہ: گھبرایا ہوا۔ خفت: سویا۔ در ایام سلطان روشن: روشن دل بادشاہ کے زمانے میں۔

قول کا ترجمہ:

- مجھے کل شب زندگی کا لطف حاصل تھا اس لئے کہ وہ چاند جیسے چہرے والا آغوش میں تھا۔
- اس کو میں نے جب نیند میں مست دیکھا میں نے اس سے کہا کہ اے کہ تیرے مقابلہ میں سرو بھی پست ہے۔
- تھوڑی دیر کے لئے نرگس جیسی آنکھ کو میٹھی نیند سے دھو لے۔ پھولوں کی شاخ کی طرح ہنس اور بلبل کی طرح چہک۔
- اے دنیا کے فتنے کیا سوتا ہے آ اور لبوں کی سرخ شراب لا۔
- نیند سے بیدار ہو کر اس نے دیکھا اور کہا کہ مجھے فتنہ بھی کہہ رہا ہے اور کہتا ہے نہ سو۔
- روشن دل بادشاہ کے زمانے میں کوئی شخص فتنے کو بیدار نہ دیکھے گا۔

حکایت

در اخبار شاہان پیشینہ ہست کہ چوں تکلہ بر تخت زنگی نشست
بدو رانش از کس نیاز ردکس سبق بردگر خود ہمیں بود و بس
چنیں گفت یکرہ بصاحبدلے کہ عمرم بسر رفت بیجا صلے
چو می بگذرد ملک و جاہ و سریر نبرد از جہاں دولت الا فقیر
بخواہم بکنج عبادت نشست کہ دریابم ایں پنج روزے کہ ہست
چو بشنید دانائے روشن نفس بہ تندی بر آشفت کاے تکلہ بس
طریقت بجز خدمت خلق نیست بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست
تو بر تخت سلطانیے خویش باش باخلاق پاکیزہ درویش باش
بصدق و ارادت میاں بستہ دار زطامات و دعوی زباں بستہ دار
قدم باید اندر طریقت نہ دم کہ اصلے ندارد دم بے قدم
بزرگاں کہ نقد صفا داشتند چنیں خرقہ زیر قبا داشتند

مشکل الفاظ کے معنی: در اخبار شاہان: بادشاہوں کی حکایتوں میں۔ شاہان پیشینہ: پہلے بادشاہ۔ چوں تکلہ: جب تکلہ زنگی۔ بدورانش: اس کے زمانے میں۔ گفت: کہا۔ عمرم: عمر مراد زندگی۔ بسر رفت: بس گزر گئی۔ بیجا صلے: بے نتیجہ۔ ملک و جاہ و سریر: حکومت، عزت اور تخت۔ نبرد از جہاں: اس دنیا سے نہ لے گیا۔ دولت الا فقیر: فقیر کے علاوہ دولت۔ بکنج عبادت: عبادت کے گوشے میں۔ پنج روزے: کچھ دن۔ روشن نفس: روشنی والا دل۔ بہ تندی بر آشفت: غصہ سے بگڑ گیا۔ بجز خدمت خلق: مخلوق کی خدمت کے علاوہ۔ نیست: نہیں ہے۔ سجادہ: مصلہ۔ دلق: گدڑی۔ سلطانیے خویش: اپنی بادشاہت: باخلاق پاکیزہ: نیک عادات

ے۔ بصدق: سچائی سے۔ ارادت: محبت۔ میاں بستہ دار: کمربستہ رہنا۔ زطامات: بیہودہ باتیں۔ دعویٰ زماں: ڈینگیں مارنا۔ دم بے قدم: بے عمل دعویٰ۔ نقد صفا: صفائی کی دولت۔ خرقہ: گدڑی۔ زیرِ قبا: قبا کے نیچے۔

حکایت کا ترجمہ:

- پہلے بادشاہوں کے قصوں میں مذکور ہے کہ جب زنگی کے تخت پر تکلہ زنگی تخت نشین ہوا۔
- اس کے عہد حکومت میں کوئی شخص دوسرے سے رنجیدہ خاطر نہ تھا۔ وہ خود نیکیوں میں دوسروں سے سبقت لے جاتا۔ یہی اس کی اچھی خصلت تھی۔
- ایک بار اس نے ایک صاحب دل سے کہا کہ میری زندگی تو بے نتیجہ ہی ضائع ہو گئی۔
- جب حکومت، ملک اور تخت ختم ہونے والی چیز ہے تو پھر دنیا میں فقیر کے علاوہ کوئی بھی کچھ حاصل کر کے نہ گیا۔
- میں چاہتا ہوں کہ عبادت کے گوشے میں بیٹھ جاؤں شاید عمر کے باقی لمحات حیات سے کچھ فائدہ اٹھا سکوں۔
- جب روشن دل عقلمند نے سنا تو غصہ میں آکر کہا کہ بس تکلہ بس!
- طریقت مخلوق کی خدمت کے علاوہ کچھ نہیں۔ طریقت تسبیح، مصلے اور گدڑی سے حاصل نہیں ہوتی۔
- تو اپنی بادشاہت کے تخت پر بیٹھ رہ اور پاکیزہ اخلاق و عادات کے ذریعے درویش بنا رہ۔
- سچائی اور ارادت پر کمربستہ رہ، بیہودہ باتوں اور ڈینگوں سے زبان کو روکے رکھ۔
- طریقت میں عمل درکار ہے، دعویٰ نہیں کیونکہ بے عمل دعویٰ کی اصل کچھ بھی نہیں۔
- وہ بزرگ جو صفائی کی دولت رکھتے ہیں قبا کے نیچے ایسی ہی گدڑی چھپائے رکھتے ہیں۔

نتیجہ حکایت: عمل دراصل طریقت کی ماں ہے۔ اگر عمل نہیں تو علم و حکمت کچھ فائدہ نہ دے سکیں گے۔ مخلوق خدا کی خدمت ہی درحقیقت نجات کا ذریعہ ہے۔ اسی کے اندر خوشنودی ربی کو پانے کا جواز پنہاں ہے۔ لہٰذا لاف زنی کی بجائے عمل سے کام لو۔

حکایت

شنیدم کہ بگریست سلطان روم	بر نیک مردے ز اہل علوم
کہ پایا بم از دست دشمن نماند	جز ایں قلعہ و شہر با من نماند
بے جہد کردم کہ فرزند من	پس از من بود سرور انجمن
کنوں دشمن بد گہر دست یافت	سر دست مردی وجہدم بتافت
چہ تدبیر سازم چہ چارہ کنم	کہ از غم بفرسود جان و تنم
برآشفت دانا کہ ایں گریہ چیست	بریں عقل و ہمت بباید گریست
ولایت چہ باشد غم خویش خور	کہ از عمر بہتر شد و بیش تر
ترا ایں قدر تا بمانی بست	چو رفتی جہاں جائے دیگر کست
اگر ہوشمندست اگر بیخرد	غم او مخور کو غم خود خورد
مشقت نیرزد جہاں داشتن	گرفتن بشمشیر و بگذاشتن
تو تدبیر خود کن کہ آں پُرخرد	کہ بعد از تو باشد غم خود خورد

بدیں پنج روزہ اقامت مناز ۔ باندیشہ تدبیر رفتن بساز
کرا دانی از خسروان عجم ۔ کہ کردند بر زیر دستان ستم
کہ در تخت و ملکش نیامد زوال ۔ نماند بجز ملک یازد تعال
کراجا وداں ماندن امید نیست ۔ کہ گیتی ہمیں جائے جاوید نیست
کراسیم و زر ماند و گنج و مال ۔ پس از وے بچندیں شود پایمال
وزاں کس کہ خیرے بماند رواں ۔ دما دم رسد رحمتش برروان
بزرگے کزو نام نیکو بماند ۔ تواں گفت با اہل دل کو بماند
الا تا درخت کرم پروری ۔ کہ بے شک بر کامرانی خوری
کرم کن کہ فردا کہ دیواں نہند ۔ منازل بمقدار احساں دہند
یکے را کہ سعی قدم بیش تر ۔ بدرگاہ حق منزلت پیشتر
یکے باز پس خائن و شرمسار ۔ بپوشد ہمی مرد ناکردہ کار
بہل تا بدنداں برد پشت دست ۔ تنورے چنیں گرم و ناں در نہ بست
بدانی کہ گہ غلہ برداشتن ۔ کہ سستی بود تخم ناکاشتن

مشکل الفاظ کے معنی: سلطان روم: روم کا بادشاہ۔ نیک مردے: نیک انسان۔ دست دشمن: دشمن کے ہاتھوں۔ جز ایں: اس کے علاوہ۔ قلعہ و شہر: کوئی قلعہ اور شہر۔ بامن نماند: میرے پاس نہ رہا۔ بسے جہد: بہت کوشش کرنا۔ فرزند من: میرا لڑکا۔ سرور انجمن: دنیا کا سردار۔ دشمن بد گہر: بد اصل دشمن۔ جہدم تبافت: میری طاقت کا پنجہ توڑ دیا۔ چہ چارہ کنم: کیا علاج کروں۔ تنم: جسم۔ برآشفت: بگڑ جانا۔ ایں گریہ چیست: یہ کیسا رونا ہے۔ ولایت: حکومت۔ غم خویش خور: اپنا غم کھا۔ چو رفتی: جب گیا۔ جہاں: دنیا۔ جائے دیگر کست: دوسرے کی جگہ ہے۔ مشقت: تکلیف۔ بگذاشتن: چھوڑ کر چلے جانا۔ اقامت: قیام۔ رفتن: چلنا۔ خسروان عجم: عجم کے بادشاہ۔ دانی: جاننا۔ زیر دستاں: ماتحت۔ نیامد زوال: زوال نہ آیا ہو۔ گیتی: دنیا۔ جائے جاوید: ہمیشہ رہنے والی جگہ۔ سیم و زر: چاندی اور سونا۔ گنج: خزانہ۔ پائمال: پاؤں تلے روند ڈالنا۔ نام نیکو: نیک نام۔ درخت کرم: سخاوت کا درخت۔ سعی قدم: کوشش کا قدم۔ تابدنداں: دانتوں تک۔ برد پشت دست: ہاتھ کی پشت کو لے جانا۔ چنیں گرم: اتنا گرم۔ تخم ناکاشتن: بیج نہ بونے کی غفلت۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ روم کا بادشاہ عالموں میں سے ایک نیک مرد کے سامنے رو پڑا۔
- دشمن کے ہاتھوں مجھ میں طاقت نہ رہی۔ اس قلعہ اور شہر کے علاوہ میرے پاس کچھ نہ رہا ہے۔
- میں نے بہت کوشش کی کہ میرے بعد میرا لڑکا دنیا کا سردار بن جائے۔
- اب جب بد اصل دشمن نے مجھ پر قابو پا لیا تو اس نے میری طاقت اور بہادری کا پنجہ موڑ دیا۔
- کیا تدبیر کروں کیا علاج کروں کہ غم سے میری جاں اور جسم گھل گئے ہیں۔
- عقلمند بگڑا اور کہا' یہ رونا کیسا؟ اس عقل اور ہمت پر رونا چاہئے۔
- حکومت کا کیا غم کرتا ہے' اپنا غم کر کہ عمر کا بہتر اور بیشتر حصہ ختم ہو گیا ہے۔
- جب تک تو زندہ ہے تو تیرے لئے بہت ہے جب تو گیا تو دنیا دوسرے کی جگہ ہے۔

- خواہ وہ عقلمند ہے یا بے وقوف تو اس کا غم نہ کرو۔ وہ اپنی فکر آپ کرلے گا۔
- سلطنت کرنا تکلیف اٹھانے کے قابل چیز نہ ہے۔ تلوار کے زور سے حاصل کرنا اور چھوڑ کر چلے جانا۔
- تو اپنی فکر میں لگ اس لئے کہ وہ عقلمند ہے جو تیرے بعد آئے گا خود اپنا غم کرے گا۔
- اس پنج روز کے قیام پر ناز نہ کر چلنے کی تدبیر کی فکر کر۔
- عجم کے بادشاہوں میں سے تو کس کو جانتا ہے جنھوں نے ماتحتوں پر ظلم کئے تھے۔
- کہ ان کے تخت اور ملک میں زوال نہ آیا ہو، حق تعالیٰ کی سلطنت کے علاوہ کسی کی نہیں رہتی۔
- ہمیشہ زندہ رہنے کی کسی کو امید نہیں ہے کیونکہ یہ دنیا ہمیشگی کی جگہ نہیں ہے۔
- چاندی اور سونا اور خزانہ اور مال کس کا رہا ہے اس کے بعد چند دنوں میں پامال ہو جاتا ہے۔
- جس شخص کی کوئی بھلائی جاری رہتی ہے اس کی روح پر رحمتیں پے در پے پہنچتی ہیں۔
- وہ بڑا آدمی جس کا نیک نام دنیا میں باقی رہا، اہل دل سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ خود باقی رہا۔
- آگاہ! تو سخاوت کے تخت کی پرورش کر بے شک تو کامیابی کا پھل کھائے گا۔
- کرم کا کل حساب کریں گے، احسان کی بقدر مرتبے دیں گے۔
- جس کی کوشش کا قدم بڑھا ہو گا، حق تعالیٰ کی درگاہ میں اسی کا مرتبہ زیادہ ہو گا۔
- جو بچھڑا ہوا خائن اور شرمسار ہو گا وہی بیکار شخص چھپتا پھرے گا۔
- جانے دے تاکہ ہاتھ کی پست دانتوں تک لے جائے۔ تندور اتنا گرم ہے اس نے اس میں روٹی نہ پکائی۔
- پیداوار کے اٹھانے کے وقت تجھے پتہ چلے گا کہ بیج نہ بونا کتنی غفلت ہوتی ہے۔

نتیجہ حکایت: یہ دنیا فنا پذیر ہے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو بقاء حاصل ہے۔ ہاں وہ باقی رہ سکتا ہے جس کے اعمال اچھے ہوں۔ سخاوت سے کام لینے والے دیر تک دنیا میں زندہ رہیں گے۔ اعمال حسنہ سے اللہ کی رضا کو پانا ہی دراصل کامرانی و شادانی ہے۔

حکایت

۱۔ دوست نامی در اقصائے شام — گرفت از جہاں کنج غارے مقام
بصبرش دراں کنج تاریک جای — بگنج قناعت فرو رفتہ پای
بزرگاں نہادند سر بردرش — کہ درمی نیامد بدرہا سرش
تمنا کند عارف پاکباز — بدریوزہ از خویشتن ترک آز
چو ہر ساعتش نفس گوید بدہ — بخواری بگرداندش . دہ بدہ
دراں مر زکیں پیر ہشیار بود — یکے مر زبان ستمگار بود
کہ ہر ناتواں را کہ دریافتے — بسر پنجگی پنجہ برتافتے
جہاں سوز و بے رحمت و خیرہ کش — ز تلخیش روی جہانے ترش
گروہے برفتند زاں ظلم و عار — ببردند نام بدش در دیار
گروہے بماندند مسکین و ریش — پس چرخہ نفریں گرفتند پیش

یدِ ظلم جائیکہ گردد دراز　　نہ بینی لب مردم از خندہ باز

بدیدار شیخ آمدے گاہ بگاہ　　خدا دوست دروے نکردے نگاہ

ملک نوبتے گفتش اے نیک بخت　　بنفرت زما در مکش روئے سخت

مرا با تو دانی سرِ دوستیست　　ترا دشمنی بامن از بہر چیست

گرفتم کہ سالار کشور نیم　　بعزت ز درویش کمتر نیم

نگویم فضیلت نہم برکسے　　چناں باش بامن کہ باہر کسے

شنید ایں سخن عابد ہوشیار　　برآشفت و گفت اے ملک ہوشدار

وجودت پریشانیے خلق از وست　　ندارم پریشانیے خلق دوست

تو با دوستداران من دشمنی　　نہ پندار مت دوستدار منی

گر افتد ہمی دوستی بامنت　　مگر آں کہ دارد خدا دشمنت

خدا دوست را گر بدرند پوست　　نخواہد شدن دشمن دوست دوست

عجب دارم از خواب آں سنگدل　　کہ شہرے بخپند از و تنگ دل

الا گر ہنر داری و عقل و ہوش　　بفضل و ترحم میاں بند و کوش

مشکل الفاظ کے معنی: در اقصائے شام: شام کے اطراف میں۔ گرفت از جہاں: دنیا کو چھوڑ۔ کنج: گوشہ۔ بصبرش: صبر کی وجہ سے۔ کنج تاریک: تاریک گوشہ۔ بگنج قناعت: قناعت کا خزانہ۔ فرور رفتہ پای: قدم جم جانا۔ بزرگاں: بزرگ۔ سربردرش: دروازے پر سر رکھنا۔ عارف: خدا شناس۔ بخواری: ذلت سے۔ پیر ہشیار: بوڑھا عقلمند۔ یکے: ایک۔ ستمگار: ظالم۔ ناتواں: کمزور۔ خیرہ کش: تباہ کرنا۔ گروہے: جماعت۔ ظلم و عار: ستم اور ذلت۔ ید ظلم: ظلم کا ہاتھ۔ خندہ: ہنسنا۔ گاہ بگاہ: کبھی کبھی۔ نگردے نگاہ: دھیان نہ کرنا۔ ملک: بادشاہ۔ بنفرت: نفرت سے۔ مکش روئے سخت: منہ نہ موڑ۔ باتودانی: تو جانتا ہے۔ دشمن بامن: مجھ سے دشمنی۔ بہرچیست: کیوں ہے۔ سالار کشور: ملک کا سردار۔ کمتر نیم: کم نہیں ہوں۔ ایں سخن: یہ بات۔ برآشفت: بگڑ گیا۔ پریشانیے خلق: مخلوق کی پریشانی۔ پوست: کھال۔ عجب دارم: تعجب آتا ہے۔ ترحم: رحم۔

حکایت کا ترجمہ:

- خدا دوست نام والے ایک شخص نے شام کے اطراف میں دنیا کو چھوڑ کر ایک غار کے گوشے میں اپنا مقام بنالیا۔
- اس کے صبر کی وجہ سے اس تاریک گوشے میں قناعت کے خزانے میں اس کا قدم جم گیا۔
- بڑے لوگوں نے اس کے دروازے پر سر رکھا کیونکہ اس کا سر دروازوں پر آیا تھا۔
- خدا شناس پاکباز تمنا کرتا ہے دعا کر کے حرص ترک کرنے کی۔
- جب ہر لحہ اس کو نفس کہہ دے تو ذلت کے ساتھ اس کو گاؤں گاؤں پھراتا ہے۔
- جس جگہ کہ یہ ہشیار مرد تھا ایک ظلم حاکم تھا۔
- وہ جس کمزور کو پاتا طاقت سے اس کا پنجہ چھوڑ دیتا۔
- عالم کو تباہ کرنے والا' بے رحم' بے باکی سے قتل کرنے والا اس کی بدمزاجی کی وجہ سے سب کا منہ ترش تھا۔
- بہت سے لوگ ظلم اور ذلت سے بھاگ نکلے اور اس کا برا نام ملکوں میں لے گئے۔
- کچھ لوگ مسکین اور زخمی دل رہ گئے۔ انہوں نے غائبانہ ملامت کرنا شروع کر دیا۔

- ظلم کا ہاتھ جس جگہ دراز ہو گا تو اس جگہ لوگوں کے ہونٹ ہنسی سے کھلے نہ دیکھے گا۔
- وہ بھی کبھی شیخ کے دیدار کو آتا' خدا کا دوست اس کی طرف دھیان نہ دیتا۔
- بادشاہ نے ایک مرتبہ اس سے کہا کہ اے نیک بخت نفرت سے ہماری طرف سے منہ نہ موڑ۔
- تجھے معلوم ہے کہ مجھے تیرے ساتھ دوستی کا خیال ہے۔ تجھے مجھ سے دشمنی کا خیال کیوں ہے۔
- میں نے مانا کہ میں تمام ملک کا سردار نہیں ہوں لیکن عزت میں کسی فقیر سے کم تو نہیں ہوں۔
- میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے کسی سے بڑھا میرے ساتھ ایسا برتاؤ کر تو جیسا دوسرے لوگوں سے کرتا ہے۔
- عابد ہوشیار نے یہ بات سنی' بگڑ گیا اور کہا کہ اے بادشاہ ہوش کر۔
- تیرے وجود سے مخلوق کو پریشانی ہے اور میں مخلوق کی پریشانی کو پسند نہیں کرتا ہوں۔
- جب تو میرے دوستوں کا دشمن ہے تو میں تجھے اپنا دوست نہیں سمجھتا۔
- اگر یہ بھی ہو جائے کہ میری تیری دوستی ہو جائے لیکن خدا تو تجھے دشمن سمجھتا ہے۔
- خدا سے دوستی رکھنے والے کی اگر لوگ کھال کے ٹکڑے بھی کر دیں تو وہ دوست کے دشمن کا دوست نہیں ہو سکتا۔
- مجھے اس سنگدل کے سونے پر تعجب آتا ہے جس سے پورا شہر تنگ ہو کر سو جائے۔
- آگاہ! اگر ہنر' عقل اور ہوش رکھتا ہے تو احسان اور رحم پر کمر باندھ اور کوشش کر۔

نتیجہ حکایت: مخلوق خدا کو تنگ والا فقیروں کی نگاہ میں کامل انسان نہیں ہو سکتا خواہ وہ ریاضت و عبادت میں دوسروں سے بڑھ کے ہو۔ دوست کا دشمن بھی دشمن ہی تصور ہوتا ہے۔ فقراء کے نزدیک مخلوق کا دشمن حقیقت میں ان کا بھی دشمن ہے۔ وہی لوگ اچھے ہیں جو احسان اور رحم کی خو اپنے اندر پیدا کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کو پانے کی جستجو کرتے ہیں۔

گفتار

مہاز د رمندی مکن بر کہاں — کہ بریک نمط می نماند جہاں

سر پنجہ ناتواں بر مپیچ — کہ گر دست یابد بر آید بہیچ

میر گفتمت پائے مردم زجائی — کہ عاجز شوی گر دز آئی ز پائی

دل دوستاں جمع بہتر کہ گنج — خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج

میںداز در پای کار کسے — کہ افتد کہ در پایش افتی بسے

تحمل کن اے ناتواں از قوی — کہ روزے توانا تر از وے شوی

بہمت برآر از ستیزندہ شور — کہ بازوئے ہمت بہ از دست زور

لب خشک مظلوم را گو مخند — کہ دندان ظالم بخواہند کند

ببانگ دہل خواجہ بیدار گشت — چہ داند شب پاسباں چوں گذشت

خورد کار وانے غم بار خویش — نسوزد دلش بر خر پشت ریش

گرفتم کز افتادگاں نیستی — چو افتادہ بینی چرا با ستی

برنیت بگویم یکے سر گذشت — کہ سستی بود زیں سخن در گذشت

- ظلم کا ہاتھ جس جگہ دراز ہو گا تو اس جگہ لوگوں کے ہونٹ ہنسی سے کھلے نہ دیکھے گا۔
- وہ بھی کبھی شیخ کے دیدار کو آتا' خدا کا دوست اس کی طرف دھیان نہ دیتا۔
- بادشاہ نے ایک مرتبہ اس سے کہا کہ اے نیک بخت نفرت سے ہماری طرف سے منہ نہ موڑ۔
- تجھے معلوم ہے کہ مجھے تیرے ساتھ دوستی کا خیال ہے۔ تجھے مجھ سے دشمنی کا خیال کیوں ہے۔
- میں نے مانا کہ میں تمام ملک کا سردار نہیں ہوں لیکن عزت میں کسی فقیر سے کم تو نہیں ہوں۔
- میں یہ نہیں کہتا کہ مجھے کسی سے بڑھا میرے ساتھ ایسا برتاؤ کر تو جیسا دوسرے لوگوں سے کرتا ہے۔
- عابد ہوشیار نے یہ بات سنی 'بگڑ گیا اور کہا کہ اے بادشاہ ہوش کر۔
- تیرے وجود سے مخلوق کو پریشانی ہے اور میں مخلوق کی پریشانی کو پسند نہیں کرتا ہوں۔
- جب تو میرے دوستوں کا دشمن ہے تو میں تجھے اپنا دوست نہیں سمجھتا۔
- اگر یہ بھی ہو جائے کہ میری تیری دوستی ہو جائے لیکن خدا تو تجھے دشمن سمجھتا ہے۔
- خدا سے دوستی رکھنے والے کی اگر لوگ کھال کے ٹکڑے بھی کر دیں تو وہ دوست کے دشمن کا دوست نہیں ہو سکتا۔
- مجھے اس سنگدل کے سونے پر تعجب آتا ہے جس سے پورا شہر تنگ ہو کر سو جائے۔
- آگاہ! اگر ہنر' عقل اور ہوش رکھتا ہے تو احسان اور رحم پر کمر باندھ اور کوشش کر۔

نتیجہ حکایت: مخلوق خدا کو تنگ والا فقیروں کی نگاہ میں کامل انسان نہیں ہو سکتا خواہ وہ ریاضت و عبادت میں دوسروں سے بڑھ کے ہو۔ دوست کا دشمن بھی دشمن ہی تصور ہوتا ہے۔ فقراء کے نزدیک مخلوق کا دشمن حقیقت میں ان کا بھی دشمن ہے۔ وہی لوگ اچھے ہیں جو احسان اور رحم کی خو اپنے اندر پیدا کرتے ہیں اور اللہ کی رضا کو پانے کی جستجو کرتے ہیں۔

گفتار

مہاز و رمندی مکن بر کہاں — کہ بریک نمط می نماند جہاں
سر پنجہ ناتواں بر مپیچ — کہ گر دست یابد بر آید بہیچ
میر گفتمت پائے مردم زجائی — کہ عاجز شوی گردز آئی ز پائی
دل دوستاں جمع بہتر کہ گنج — خزینہ تہی بہ کہ مردم برنج
میںداز در پای کار کسے — کہ افتد کہ در پایش افتی بسے
تحمل کن اے ناتواں از قوی — کہ روزے توانا تر از وے شوی
بہمت برآر از ستیزندہ شور — کہ بازوئے ہمت بہ از دست زور
لب خشک مظلوم را گو مخند — کہ دندان ظالم بخواہند کند
ببانگ دہل خواجہ بیدار گشت — چہ داند شب پاسباں چوں گذشت
خورد کار وانے غم بار خویش — نسوزد دلش بر خریشت ریش
گرفتم کز افتادگاں نیستی — چو افتادہ بینی چرا بایستی
برنیت بگویم یکے سر گذشت — کہ سستی بوذ زیں سخن در گذشت

مشکل الفاظ کے معنی: مِہا: بڑا۔ یک نمط: ایک حالت۔ نماند جہاں: دنیا نہیں رہتی۔ پنجہ ناتواں: کمزور کا پنجہ۔ برمپیچ: نہ موڑ۔ ہائے مردم: لوگوں کو۔ عاجز: لاچار۔ دل دوستاں: دوستوں کا دل۔ گنج: خزانہ۔ خزینہ: خزانہ۔ مردم برنج: انسانوں کا رنجیدہ ہونا۔ تحمل کن: برداشت کر۔ روزے: ایک دن۔ توانا: مضبوط۔ بازوئے ہمت: طاقت کے ہاتھ۔ مخند: نہ ہنس۔ دندان ظالم: ظالم کے دانت۔ ببانگ دہل: نوبت کی آواز۔ خواجہ بیدار: آقا بیدار۔ چہ داند: تجھے کیا معلوم۔ غم بار خویش: اپنے بوجھ کا غم۔ خر پشت ریش: گدھے کی زخمی کمر۔ سستی بود: بے عقلی ہے۔ زیں سخن: یہ قصہ۔ درگذشت: درگزر کرنا۔

گفتار کا ترجمہ:

- اے بڑے! چھوٹوں پر زور نہ دکھا کیونکہ زمانہ ایک جیسی حالت پر نہیں رہتا۔
- کسی کمزور کا ہاتھ نہ موڑ اس لئے کہ اگر اس کو موقع ملا تو دم بھر میں تجھ پر غالب آجائے گا۔
- میں تجھ سے کہتا ہوں کہ لوگوں کو نہ ستا۔ اس لئے کہ اگر تو گر پڑا تو لاچار ہو جائے گا۔
- دوستوں کی دل جمعی خزانہ جمع کرنے سے بہتر ہے۔ انسانوں کو رنجیدہ ہونے کی بہ نسبت خزانہ خالی رہنا ہی بہتر ہے۔
- کسی کے کام میں سستی نہ برت، ہو سکتا ہے کہ تجھے اس کے پاؤں پڑنا پڑے۔
- اے ناتواں قوی کی برداشت کر ایک دن تو اس سے قوی ہو جائے گا۔
- لڑنے والے کو ہمت سے عاجز کر دے اس لئے کہ طاقت کے ہاتھ سے ہمت کا بازو بہتر ہے۔
- کہہ دے کہ مظلوم کے خشک ہونٹوں پر نہ ہنس اس لئے کہ وہ ظالم کے دانتوں کو اکھاڑ ڈالیں گے۔
- نوبت کی آواز سے آقا بیدار ہو اس کو کیا معلوم کہ چوکیدار کی رات کیسے کٹی۔
- قافلہ اپنے بوجھ کا غم کرتا ہے۔ گدھے کی زخمی کمر پر اس کا دل نہیں کڑھتا۔
- میں نے مانا کہ تو گرا ہوا نہیں ہے جب تو گرے ہوئے کو دیکھ رہا ہے تو کیوں کھڑا ہے (مدد کر)۔
- اس پر میں تجھے ایک قصہ سناتا ہوں کیونکہ اس قصہ سے درگزر کرنا دانشمندی نہیں ہے۔

حکایت

چناں قحط شد سالے اندر دمشق — کہ یاراں فراموش کردند عشق
چناں آسماں بر زمیں شد بخیل — کہ لب تر نکردند زرع و نخیل
بخوشید سر چشمہائے قدیم — نماند آب جز آب چشم یتیم
نبودے بجز آہ بیوہ زنے — اگر برشدے دودے از روزنے
چو درویش بے برگ دیدم درخت — قوی بازواں ست و درماندہ سخت
نہ بر کوہ سبزی نہ در باغ شخ — ملخ بوستاں خورد و مردم ملخ
دراں حال پیش آمدم دوستے — ازو ماندہ بر استخواں پوستے
شگفت آمدم کو قوی حال بود — خداوند جاہ و زر و مال بود
بدو گفتم اے یار پاکیزہ خوی — چہ درماندگی پیشت آمد بگوی
بغرید بر من کہ عقلت کجا ست — چو دانی و پرسی سوالت خطاست
نہ بینی کہ سختی بغایت رسید — مشقت بحد نہایت رسید

نہ باراں ہمی آید از آسماں — نہ بری رود دود فریاد خواں
بدو گفتم آخر ترا باک نیست — کشد زہر جائیکہ تریاک نیست
گر از نیستی دیگرے شد ہلاک — ترا ہست و بط راز طوفاں چہ باک
نگہ کرد رنجیدہ در من فقیہ — نگہ کردن عالم اندر سفیہ
کہ مرد ارچہ برساحلست . ای رفیق — نیا ساید و دوستانش غریق
من از بے نوائی نیم روئی زرد — غم بے نوایاں دلم خستہ کرد
نخواہم کہ بیند خردمند ریش — نہ بر عضو مردم نہ بر عضو خویش .
بحمد اللہ ارچہ زریش ایمنم — چو ریشے بہ بینم بلرزد تنم
منغض بود عیش آں تندرست — کہ باشد بہ پہلوئے بیمار سست
چوبینم کہ درویش مسکیں نخورد — بکام اندرم لقمہ زہرست و درد
یکے را بزنداں بری دوستاں — کجا ماندش عیش در بوستاں

مشکل الفاظ کے معنی: چناں قحط شد: ایسی قحط پڑی۔ سالے: ایک سال۔ اندر دمشق: دمشق کے اندر۔ یاراں: دوست۔ فراموش: بھول۔ بخیل: کنجوس۔ زرع: کھیتی۔ نخیل: کھجور۔ چشمہائے قدیم: پرانے چشمے۔ چشم یتیم: یتیم کی آنکھ۔ آہ بیوہ زنے: بیوہ عورت کی آہ۔ دودے: دھواں۔ بے برگ: بے ساز و سامان۔ درماندہ: عاجز۔ در باغ شخ: باغ میں کوئی شاخ۔ ملخ: ٹڈیاں۔ بوستان: باغ۔ خورد: کھا جانا۔ مردم: انسان۔ پیش آمدم: میرے سامنے۔ استخوان: ہڈیاں۔ پوستے: کھال۔ شگفت آمدم: مجھے تعجب ہوا۔ جاہ: عزت۔ زر: سونا۔ پاکیزہ خوی: نیک عادت۔ عقلت کجاست: عقل کہاں ہے۔ چو دانی: جب تو جانتا ہے۔ حظاست: غلطی۔ باراں: بارش۔ دود فریاد: آہ کا دھواں۔ تریاک نیست: تریاق نہیں ہے۔ دیگرے: دوسرے۔ بط: بطخ۔ چہ باک: کیا ڈر۔ رنجیدہ: رنج۔ رفیق: دوست۔ غریق: ڈوبنا۔ بے نوائی: بے سروسامانی۔ غم بے نوایاں: بے سروسامان لوگوں کا غم۔ ریشے: زخم۔ تنم: بدن۔ کجا: کہاں۔ ماندیش عیش: عیش رہتا ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- دمشق میں ایسی قحط سالی پڑی کہ دوست عشق کرنا بھول گئے۔
- آسمان زمین پر ایسا بخیل ہوا کہ کھیتی اور کھجور کے ہونٹ تک تر نہ ہو سکے۔
- پرانے چشمے سوکھ گئے' یتیم کی آنکھ کے سوا کہیں پانی نہ رہا۔
- بیوہ عورت کی آہ کے سوا کچھ نہ ہوتا کہ کسی سوراخ سے دھواں اٹھتا۔
- میں نے درختوں کو بے ساز و سامان فقیر کی طرح دیکھا قوی بازو والے سست اور عاجز ہو گئے۔
- نہ پہاڑ پر سبزہ' نہ باغ میں کوئی شاخ ٹڈیاں باغ کو اور انسان ٹڈیوں کو کھا گئے۔
- اسی حالت میں ایک دوست میرے سامنے آیا جس کی ہڈیوں پر کھال باقی تھی۔
- مجھے تعجب ہوا کیونکہ وہ قوی حال تھا' مرتبے اور سونے اور مال کا مالک تھا۔
- میں نے اس سے کہا اے پاک خصلت دوست بتا تجھ کو کیا مصیبت پیش آئی ہے۔
- مجھ پر غرایا کہ تیری عقل کہاں ہے جب تو جانتا ہے اور پھر پوچھتا ہے اور تیرا پوچھنا غلط ہے۔
- تو نہیں دیکھتا کہ سختی انتہا کو پہنچ گئی ہے' مشقت آخری حد پر پہنچ گئی ہے۔

مشکل الفاظ کے معنی: مہا: بڑا۔ یک نمط: ایک حالت۔ نماند جہاں: دنیا نہیں رہتی۔ پنجہ ناتواں: کمزور کا پنجہ۔ برپیچ: نہ موڑ۔ پائے مردم: لوگوں کو۔ عاجز: لاچار۔ دل دوستاں: دوستوں کا دل۔ گنج: خزانہ۔ خزینہ: خزانہ۔ مردم برنج: انسانوں کا رنجیدہ ہونا۔ تحمل کن: برداشت کر۔ روزے: ایک دن۔ توانا: مضبوط۔ بازوئے ہمت: طاقت کے ہاتھ۔ مخند: نہ ہنس۔ دندان ظالم: ظالم کے دانت۔ بہانگ دہل: نوبت کی آواز۔ خواجہ بیدار: آقا بیدار۔ چہ داند: تجھے کیا معلوم۔ غم بار خویش: اپنے بوجھ کا غم۔ خر پشت ریش: گدھے کی زخمی کمر۔ سستی بود: بے عقلی ہے۔ زیں سخن: یہ قصہ۔ درگذشت: درگزر کرنا۔

گفتار کا ترجمہ:

- اے بڑے! چھوٹوں پر زور نہ دکھا کیونکہ زمانہ ایک جیسی حالت پر نہیں رہتا۔
- کسی کمزور کا ہاتھ نہ موڑ اس لئے کہ اگر اس کو موقع ملا تو دم بھر میں تجھ پر غالب آجائے گا۔
- میں تجھ سے کہتا ہوں کہ لوگوں کو نہ ستا۔ اس لئے کہ اگر تو گر پڑا تو لاچار ہو جائے گا۔
- دوستوں کی دل جمعی خزانہ جمع کرنے سے بہتر ہے۔ انسانوں کو رنجیدہ ہونے کی بہ نسبت خزانہ خالی رہنا ہی بہتر ہے۔
- کسی کے کام میں سستی نہ برت، ہو سکتا ہے کہ تجھے اس کے پاؤں پڑنا پڑے۔
- اے ناتواں قوی کی برداشت کر ایک دن تو اس سے قوی ہو جائے گا۔
- لڑنے والے کو ہمت سے عاجز کر دے اس لئے کہ طاقت کے ہاتھ سے ہمت کا بازو بہتر ہے۔
- کہہ دے کہ مظلوم کے خشک ہونٹوں پر نہ ہنس اس لئے کہ وہ ظالم کے دانتوں کو اکھاڑ ڈالیں گے۔
- نوبت کی آواز سے آقا بیدار ہو اس کو کیا معلوم کہ چوکیدار کی رات کیسے کٹی۔
- قافلہ اپنے بوجھ کا غم کرتا ہے۔ گدھے کی زخمی کمر پر اس کا دل نہیں کڑھتا۔
- میں نے مانا کہ تو گرا ہوا نہیں ہے جب تو گرے ہوئے کو دیکھ رہا ہے تو کیوں کھڑا ہے (مدد کر)۔
- اس پر میں تجھے ایک قصہ سناتا ہوں کیونکہ اس قصہ سے درگزر کرنا دانشمندی نہیں ہے۔

حکایت

چناں قحط شد سالے اندر دمشق ۔۔۔ کہ یاراں فراموش کردند عشق
چناں آسماں بر زمیں شد بخیل ۔۔۔ کہ لب تر نکردند زرع و نخیل
بخوشید سر چشمہائے قدیم ۔۔۔ نماند آب جز آب چشم یتیم
نبودلے بجز آه بیوه زنے ۔۔۔ اگر برشدے دودے از روزنے
چو درویش بے برگ دیدم درخت ۔۔۔ قوی بازواں ست و درمانده سخت
نہ بر کوه سبزی نہ در باغ شخ ۔۔۔ ملخ بوستاں خورد و مردم ملخ
دراں حال پیش آمدم دوستے ۔۔۔ ازو مانده بر.. استخواں پوستے
شگفت آمدم کو قوی حال بود ۔۔۔ خداوند جاه و زر و مال بود
بدو گفتم اے یار پاکیزه خوی ۔۔۔ چہ درماندگی پیشت آمد بگوی
بغرید برمن کہ عقلت کجاست ۔۔۔ چو دانی و پرسی سوالت خطاست
نہ بینی کہ سختی بغایت رسید ۔۔۔ مشقت بحد نہایت رسید

- نہ آسمان سے بارش اترتی ہے نہ فریادیوں کی آہ کا دھواں چڑھتا ہے۔
- میں نے اس سے کہا کہ آخر تجھے خوف نہیں ہے۔ زہر اس جگہ مارتا ہے جہاں تریاق نہیں ہے۔
- اگر ناداری کی وجہ سے دوسرے مرے ہیں تیرے پاس تو ہے۔ بطخ کو طوفان کا کیا ڈر ہے۔
- کہ اے دوست! اگرچہ انسان کنارے پر ہو اس کو چین نہیں آتا جب کہ اس کے دوست ڈوبے ہوئے ہوں۔
- بے سروسامانی کی وجہ سے زرد رُو نہیں ہوں۔ بے سروسامان لوگوں کے غم نے میرا دل توڑ دیا ہے۔
- میں یہ پسند نہیں کرتا ہوں کہ کوئی عقلمند زخم دیکھے نہ انسانوں کے عضو پر نہ اپنے عضو پر۔
- خدا کا شکر ہے اگرچہ میں زخم سے محفوظ ہوں جب میں زخم دیکھتا ہوں تو میرا بدن لرزتا ہے۔
- اس تندرست کا عیش بدمزہ ہو جاتا جو کسی ست بیمار کے پہلو میں ہو۔
- جب میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ مسکین فقیر نے نہیں کھایا ہے تو میرے حلق میں لقمہ زہر اور درد ہے۔
- کسی کے دوستوں کو جب قید خانے میں لے جائے تو اس لئے کہ باغ میں عیش کہاں رہتا ہے۔

نتیجہ حکایت: میانہ روی اور اعتدال پسندی تنگی کے وقت بہت کام آتی ہے۔ معیبت کے لئے کچھ بچا کر رکھنا حقیقت میں عقلندی ہے جو دوستوں کو معیبت میں دیکھ کر پریشان ہو جائے وہی درد دل رکھنے والا انسان ہے۔ جو دوسروں کی تکلیف پر تڑپ جائے وہی سوز محبت سے سرشار دل رکھتا ہے۔

حکایت

شبے دود خلق آتشے بر فروخت — شنیدم کہ بغداد نیمے بسوخت
یکے شکر گفت اندراں خاک ودود — کہ دوکان ما را گزندے نبود
جہاندیدہ گفتش اے بوالہوس — ترا خود غم خویشتن بود و بس
پسندی کہ شہرے بسوز دبنار — دگرچہ سرایت بود بر کنار
بجز سنگدل کے کند معدہ تنگ — چو بیند کساں بر شکم بستہ سنگ
توانگر خود آں لقمہ چوں میخورد — چو بیند کہ درویش خوں میخورد
مگو تندرست رنجور دار — کہ می پیچد از غصہ رنجور دار
تنکدل چو یاراں بمنزل رسند — نخسپند کہ دا ماندگاں از پسند
دل پادشاہاں شود بارکش — چوبینند در گل خر خارکش
اگر در سرائے سعادت کست — ز گفتار سعدیش حرفے بس ست
ہمینت بسندست اگر بشنوی — اگر خار کاری سمن ندروی

مشکل الفاظ کے معنی: شبے: ایک رات۔ دود خلق: لوگوں کی آہ۔ آتشے: آگ۔ شنیدم: میں نے سنا۔ بغداد نیمے بسوخت: آدھا بغداد جل گیا۔ یکے شکر: ایک نے شکر ادا کیا۔ گزند: نقصان۔ جہاندیدہ: جس نے دنیا کو دیکھا ہو۔ بوالہوس: لالچی، نفس پرست۔ غم خویشتن: اپنا غم۔ شہرے بسوز دبنار: پورا شہر آگ سے جل جائے۔ برکنار: کنارے پر۔ بجز سنگدل: سنگ دل کے علاوہ۔ شکم: پیٹ۔ توانگر: مالدار۔ درویش خوہ میخورد: فقیر خون کھا رہا ہے۔ رنجور: رنج، تکلیف۔ بمنزل رسند: منزل پر پہنچ جانا۔ دل پادشاہاں: بادشاہوں کے دل۔ خر: گدھا۔ در گل: کیچڑ میں۔ سعادت: خوش نصیبی۔ سعدیش حرفے: سعدی کی بات۔ اگر

بشنوی: اگر تو سنے۔ خار کاری: کانٹے بونا۔ سمن ندروی: سمن نہ کاٹے گا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک رات لوگوں کی آہ نے ایسی آگ لگائی میں نے سنا ہے کہ آدھا بغداد جل گیا۔
- اس دھول اور دھوئیں میں ایک نے شکر ادا کیا کہ میری دکان کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔
- ایک جہاں دیدہ نے اس سے کہا کہ اے بوالہوس! تجھے صرف اپنا غم ہے۔
- مجھے یہ اچھا لگتا ہے کہ پورا شہر آگ سے جل جائے اگرچہ تیری سرائے کنارے پر ہو۔
- سنگ دل کے علاوہ کون معدہ کو بھر سکتا ہے۔ جب لوگوں کو پیٹ پر پتھر باندھے دیکھے۔
- مالدار خود لقمہ کیسے کھاتا ہے جب وہ دیکھ رہا ہے کہ فقیر خون کھا رہا ہے۔
- یہ نہ کہہ کہ تیمارداری کرنے والا تندرست ہے اس لئے کہ وہ بھی بیمار کی طرح پیچ و تاب میں ہوتا ہے۔
- نرم دل دوست جب منزل پر پہنچ جاتے ہیں تو بھی وہ نہیں سوتے کیونکہ بچھڑے ہوئے پیچھے ہیں۔
- بادشاہوں کے دل پر بوجھ رہتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ لکڑہارے کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہے۔
- اگر خوش نصیبی کے گھر میں کوئی ہے تو اس کے لئے سعدی کی ایک بات کا ایک حرف ہی کافی ہے۔
- تیرے لئے یہی کافی ہے اگر تو نے اگر کانٹے بوئے گا تو سمن نہ کاٹے گا۔

نتیجہ حکایت: دوستی اپنے کو دوست کے لئے وقف کر دینے کا نام ہے۔ لالچ و حرص و ہوا سے بھرپور شخص دوستی کے قابل نہیں ہوتا کیونکہ لالچی کو صرف اپنی خیر کی پڑی ہوتی ہے۔ دوست دوستوں کی فلاح کے بغیر بے چین و بے قرار رہتا ہے۔

گفتار

خبرداری از خسروان عجم — کہ کردند بر زیر دستاں ستم
نہ آں شوکت و پادشائی بماند — نہ آں ظلم بر روستائی بماند
خطابیں کہ بر دست ظالم برفت — جہاں ماند او با مظالم برفت
خنک روز محشر تن داد گر — کہ در سایۂ عرش دارد مقر
بقومے کہ نیکی پسندد خدائے — دہد خسروے عادل نیک رائے
چو خواہد کہ ویراں شود عالمے — کند ملک در پنجہ ظالمے
سگالند از و نیک مرداں حذر — کہ خشم خدایست بیداد گر
بزرگی از و دان و منت شناس — کہ زائل شود نعمت ناسپاس
نہ خود خواندۂ در کتاب مجید — کہ در شکر نعمت شود بر مزید
اگر شکر کردی بریں ملک و مال — بمالے و ملکے رسی بے زوال
دگر جور در پادشائی کنی — پس از پادشاہی گدائی کنی
حرامست برپا دشہ خواب خوش — چو بادش ضعیف از قوی بارکش
میا زار عامی بیک خردلہ — کہ سلطاں شبانست و عامی گلہ
چو پرخاش بیند و بیداد ازو — شباں نیست گرگست فریاد ازو

بد انجام رفت و بداندیشہ کرد ۔۔۔ کہ با زیردستاں جفا پیشہ کرد
نہ خواہی کہ نفریں کنند از پست ۔۔۔ نکو باش تا بد نگوید کست

مشکل الفاظ کے معنی: خبرداری: مجھے علم ہے۔ خسروان عجم: عجم کے بادشاہ۔ زیردستاں: ماتحت۔ ستم: ظلم۔ نہ آں شوکت: نہ وہ شوکت ہے۔ نہ آں ظلم: نہ وہ ظلم رہا۔ برروستائی: دہقاں کے چہرے۔ خطابیں: ظلم دیکھ۔ جہاں مانداو: دنیا میں باقی رہی۔ خنک: ٹھنڈک۔ دادگر: منصف۔ سایۂ عرش: آسمان کے نیچے۔ دارد مقر: ٹھکانہ ہو گا۔ بقومے: جو قوم۔ نیکی پسند: بھلائی۔ خسروے عادل: منصف بادشاہ۔ چو خواید: جب چاہتا ہے۔ ویراں شود عالم: دنیا ویران ہو جائے۔ پنجہ ظالمے: ظالم کا ہاتھ۔ حذر: بچ' ڈر۔ خشم: غصہ۔ منت شناس: شکرادا کرنے والا۔ سپاس: شکرگزار۔ کتاب مجید: قرآن مجید۔ خوانده: پڑھنا۔ بے زوال: لازوال۔ در یادشائی کنم: بادشاہی میں رہے گا۔ گدائی کنی: گداگری کرے گا۔ خواب خوش: میٹھی نیند۔ ضعیف: کمزوری۔ از قوی بارکش: قوی کے بوجھ سے دبا ہوا۔ عامی: عوام۔ شباں: چرواہا۔ گرگست: بھیڑیا۔ بدانجام رفتہ: بدانجام چلا گیا۔ بداندیشہ: برا سوچا۔ جفاپیشہ: ظالم۔ نہ خواہی: نہیں چاہتا۔ نفریں: برا' نفرت۔ نکوباش: نیک بن۔

گفتار کا ترجمہ:

- عجم کے بادشاہوں کے بارے میں تجھے معلوم ہے کہ انہوں نے ماتحتوں پر ظلم کیا۔
- نہ وہ شوکت رہی اور نہ بادشاہی رہی نہ دہقاں پر وہ ظلم باقی رہا۔
- دیکھ جو ظلم ظالم کے ہاتھ سے ہوا دنیا تو باقی رہی اور وہ ظلموں کو سمیٹ لے گیا۔
- قیامت کے دن منصف کا جسم ٹھنڈا رہے گا اس لئے کہ عرش کے سائے میں اس کا ٹھکانہ ہو گا۔
- جس قوم کے لئے خدا بھلائی پسند کرتا ہے اس کو نیک رائے منصف بادشاہ عطا کرتا ہے۔
- جب وہ چاہتا ہے کہ کوئی ملک ویران ہو جائے تو ملک کو کسی ظالم کے پنجہ استبداد میں دے دیتا ہے۔
- نیک مرد اس سے بچاؤ کی سوچتے ہیں اس لئے کہ ظالم خدا کا قہر ہے۔
- برائی اس کی دی ہوئی جان ہے اور شکر ادا کر اس لئے کہ ناشکرے سے نعمت جاتی رہتی ہے۔
- کیا تو نے قرآن مجید میں نہیں پڑھا ہے کہ شکر کرنے سے نعمت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔
- اگر تو نے اس ملک و مال پر شکریہ ادا کیا تو تو نے لازوال مال و ملک تک پہنچے گا۔
- اگر تو بادشاہی میں ظلم کرے گا تو بادشاہی کے بعد گداگری کرے گا۔
- بادشاہ پر میٹھی نیند حرام ہے جب کمزور قوی کے بوجھ سے دبا ہوا ہو۔
- عوام کو رائی کے دانے کے برابر نہ ستا اس لئے کہ بادشاہ چرواہا' عوام اس کا گلہ ہے۔
- جب وہ اس کی جانب سے ظلم اور عداوت دیکھے تو وہ چرواہا نہیں بھیڑیا ہے اس سے فریاد ہے۔
- بد انجام چلا گیا اور اس نے بُرا سوچا کہ اس نے ماتحتوں پر ظلم کی عادت ڈالی۔
- اگر تو نہیں چاہتا کہ تیرے بعد تجھے لوگ بُرا کہیں تو نیک بن جا تاکہ کوئی تجھے بُرا نہ کہے۔

حکایت

شنیدم کہ در مرزے از باختر ۔۔۔ برادر دو بودند از یک پدر
سپہدار و گردن کش و پیلتن ۔۔۔ نکو روی و دانا و شمشیر زن

پدر پر دو را سہمگیں مرزیافت   طلبگار جولان و نادر دیافت
برفت آں زمیں رادر قسمت نہاد   بہر یک پسر زاں نصیبے بداد
مبادا کہ بریکد گر سرکشند   بہ پیکار شمشیر کیں برکشند
پدر بعد ازاں روزگارے شمرد   بجاں آفریں جان شیریں سپرد
اجل بگسلانَدش طناب امل   وفاتش فروبست دست عمل
مقرر شد آں مملکت بر دو شاہ   کہ بیجد و مرود گنج و سپاہ
بحکم نظر دَر بہ افتادہ خویش   گرفتند ہر یک یکے راہ پیش
یکے عدل تا نام نیکو برد   یکے ظلم تا مال گرد آورد
یکے عاطفت سیرت خویش کرد   درم داد و تیمار درویش کرد
بنا کرد و ناں داد و لشکر نواخت   شب از بہر درویش شب خانہ ساخت
خزائن تہی کرد و پُر کرد جیش   چناں کز خلائق بہنگام عیش
بگردوں بشدے بانگ شادی چو رعد   چو شیراز در عہد بوبکر سعد
خدیو خردمند فرخ نہاد   کہ شاخ امیدش برومند باد
حکایت شنو کو دک ناجوئے   پسندیدہ پے بود و فرخندہ خوئے
ملازم بدلدارئے خاص و عام   ثنا گوئے حق بامدادان و شام
دراں ملک قاروں برفتے دلیر   کہ شہ داد گربود و درویش سیر
نیامد بر ایام او بردلے   بگویم کہ خارے کہ برگ گلے
سر آمد بتائید ملک ازسراں   نہادند سر برخطش سروراں
دگرخواست کافزوں کند تخت و تاج   بیفزود بر مرد دہقاں خراج
طمع کرد در مال بازارگاں   بلا ریخت برجان بیچارگاں
نگویم کہ بدخواہ درویش بود   حقیقت کہ او دشمن خویش بود
بامید بیشی نداد و نخورد   خردمند داند کہ ناخوب کرد
کہ تا جمع کرد آں زرا زگربزی   پراگندہ شد لشکر از عاجزی
شنیدند بازار گاناں خبر   کہ ظلمست در بوم آں بے ہنر
بریدند از آنجا خرید و فروخت   زراعت نیامد رعیت بسوخت
چو اقبالش از ودستی سربتافت   بناکام دشمن بردوست یافت
ستیز فلک بیخ و بارش بکند   سم اسپ دشمن دیارش بکند
وفا در کہ جوید چو پیماں گسیخت   خراج از کہ خواہد چو دہقاں گریخت
چہ نیکی طمع دارد آں بے صفا   کہ باشد دعائے بدش در قفا
چو بختش نگوں بود در کاف کن   نکردانچہ نیکانش گفتند کن

چہ گفتند نیکاں براں نیک مرد   تو برخور کہ بیداد گر برنخورد
کہ در عدل بود انچہ در ظلم جست   گمانش خطا بود و تدبیر سست

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ در مرزے از باختر: مغرب کے ایک شہر میں۔ یک پدر: ایک باپ۔ سپہدار: بہادر۔ گردن کش: متکبر۔ پیلتن: ہاتھی۔ نکوروی: خوبصورت۔ دانا: عقلمند۔ شمشیرزن: تلوار باز۔ سہمگیں: رعب۔ طلب گار جولان: گھوڑوں کا شوقین۔ برفت آں: جاتے وقت۔ پسر: لڑکا۔ مبادا: کہیں ایسا نہ ہو۔ سرکشند: سرکشی۔ شمشیر کیں: کینہ پن کی تلواریں۔ بعدازاں: اس کے بعد۔ جان شیریں: پیاری جان۔ جان آفریں: جان پیدا کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ کی ذات۔ اجل: موت۔ طناب: رسی۔ امل: امید۔ دست عمل: کام کا ہاتھ۔ گنج: خزانہ۔ افتادہ خویش: اپنی بھلائی۔ یک: ایک۔ یکے عدل: ایک نے انصاف اپنایا۔ نام نیکو برد: نیک نامی کمائے۔ یکے ظلم: ایک نے ظلم اپنایا۔ عاطفت: مہربانی۔ سیرت خویش: اپنی عادت۔ تیمار درویش: غریبوں کی دیکھ بھال۔ دوناں: دو روٹیاں۔ لشکر نواخت: لشکر کو نوازا۔ ساخت: بنایا۔ خزائن تہی: خزانے خالی کر دینا۔ خلائق: لوگ۔ بہنگام عیش: عیش کے وقت۔ بانگ شادی: خوشی کی آوازیں۔ رعد: گرج۔ خدیو: نیک طبیعت۔ فرخ: مبارک۔ شاخ امیدش: امید کی شاخ۔ برومندباد: پھلے پھولے۔ حکایت شنو: قصہ سنو۔ کودک ناجوئے: اس نامور لڑکے کا۔ فرخندہ خوئے: مبارک عادت۔ ثناگوئے حق: اللہ کی تعریف کرنا۔ ملک قاروں: روپے پیسے والا (قارون ایک مالدار کا نام تھا)۔ دادگر: انصاف دینے والا۔ برایام: اس زمانہ میں۔ برگ گلے: پھول کی پتی۔ سربر خطش سروراں: بڑوں کا حکم ماننا۔ دہقاں: کسان۔ خراج: ٹیکس۔ طمع: لالچ۔ بازارگاں: تاجر۔ بلا ریخت: ہلاکت ڈھائی۔ برجان بیچارگان: بیچاروں کی جان پر۔ ناخوب کرد: برا کیا۔ پراگندہ: تنگ۔ رعیت بسوخت: رعایا جل بھن گئی۔ ار دوستی سرتافت: دوستی سے منہ موڑ لیا۔ ستیز فلک: آسمان کی دشمنی۔ اسپ: گھوڑا۔ پیماں گسیخت: عہد و پیماں توڑا۔ بے صفا: بدباطن۔ دعائے بدش: بدعا۔ چو بخشن نگوں: نصیبہ کا اوندھا ہونا۔ تدبیر ست: کمزور تدبیر۔ درعدل: انصاف میں۔ ظلم جست: ظلم ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ مغرب کے ایک شہر میں ایک باپ سے دو بھائی تھے۔
- بہادر، متکبر اور ہاتھی جیسے خوبصورت، عقلمند اور تلوار باز تھے۔
- باپ نے دونوں کو رعب دار پایا۔ گھڑ دوڑ کے شوقین اور جنگ جو تھے۔
- اس نے مرتے وقت زمین کے دو حصے کر دیئے۔ ہر ایک لڑکے کو اس میں سے اس کا ایک حصہ دے دیا۔
- یہ نہ ہو کہ ایک دوسرے پر سرکشی کریں اور لڑائی سے کینہ کی تلواریں سونت لیں۔
- اس کے بعد باپ نے چند دن گنے اور اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی (یعنی مر گیا)۔
- موت نے اس کی امید کے رسے ڈھیلے کر دیئے۔ موت نے اس کے کام کے ہاتھ کو باندھ دیا۔
- وہ مملکت دو بادشاہوں میں منقسم ہو گئی اس لئے کہ خزانہ اور سپاہی بے حد اور ان گنت تھے۔
- اپنی رائے کے مطابق اپنی بھلائی کے لئے ہر ایک نے اپنا راستہ اختیار کیا۔
- ایک نے انصاف کا راستہ اپنایا تاکہ نیک نامی کمائے۔ دوسرے نے ظلم شروع کر دیا تاکہ دولت جمع کرے۔
- ایک نے مہربانی کرنا اپنی عادت بنائی، روپیہ خرچ کیا اور غریبوں کی دیکھ بھال کی۔
- تعمیر کی اور روٹیاں بانٹیں اور لشکر کو نوازا۔ فقیروں کی رات کے لئے مسافر خانہ بنایا۔
- خزانے خالی کر ڈالے اور لشکر جمع کیا جیسا کہ عیش کے وقت لوگ کرتے ہیں۔
- گرج کی طرح خوشی کی آوازیں آسمانوں تک جاتی تھیں جیسا کہ ابوبکر سعد کے زمانے میں شیراز ہے۔

- نیک طبیعت، عقلمند بادشاہ خدا کرے اس کی امید کی شاخ پھلے پھولے۔
- اس نامور لڑکے کا قصہ سنو جو نیک قدم مبارک عادت والا تھا۔
- ہر خاص و عام کی دلداری کرنا اپنا فرض سمجھتا۔ صبح و شام خدا کی تعریف بیان کرنے والا تھا۔
- اس ملک میں روپے پیسے والے اطمینان سے سفر کرتے تھے کیونکہ بادشاہی میں منصف اور فقیر کا پیٹ بھرا ہوا تھا۔
- اس کے زمانہ میں کسی کے دل پر نہ کانٹا لگا میں ہی نہیں کہتا بلکہ پھول کی پتی بھی۔
- ملک کی تائید سے بڑوں پر بڑا بن گیا۔ بڑوں نے اس کے حکم پر سر جھکا دیا۔
- دوسرے لڑکے نے چاہا کہ تخت و تاج کو بڑھائے کاشتکاروں پر ٹیکس میں اضافہ کر دیا۔
- تاجروں کے مال میں لالچ کرنے لگا۔ ان بیچاروں کی جان پر ہلاکت کو مسلط کیا۔
- میں یہ نہیں کہتا کہ فقیروں کا دشمن تھا بلکہ حقیقتاً وہ خود اپنا دشمن تھا۔
- اضافہ کے لالچ میں نہ دیا نہ کھایا عقلمند جانتے ہیں کہ اس نے برا کیا۔
- مکاری سے اس نے جب تک لشکر جمع کیا تنگ آکر لشکر اِدھر اُدھر ہو گیا۔
- تاجروں کو یہ معلوم ہوا کہ اس بے ہنر نے ملک میں ظلم کیا ہے۔
- انہوں نے اس جگہ سے خرید و فروخت کو بند کر دیا۔ کھیتی نہ اگی رعایا جل بھن گئی۔
- جب خوش بختی نے اس کی دوستی سے منہ پھیر لیا تو لامحالہ دشمن اس پر قابو پا گیا۔
- آسمان کی دشمنی نے اس کی جڑ اور بنیاد اکھاڑ دی۔ دشمن کے گھوڑوں کے سموں نے اس کی زمین کو پامال کر دیا۔
- وفاداری کس سے چاہے جب عہد و پیماں توڑ ڈالے۔ ٹیکس کس سے وصول کرے جب کاشتکار بھاگ گئے۔
- وہ بدباطن بھلائی کی کیا امید رکھے گا۔ بددعا جس کے پیچھے لگی ہو۔
- لفظ کُن کے کاف میں جب اس کا نصیبہ اوندھا تھا اس نے وہ نہ کیا جو نیکوں نے کرنے کو کہا۔
- اس بھلے مانس کے لئے لوگوں نے کیا کہا تو فائدہ اٹھا جب اس ظالم نے فائدہ نہ اٹھایا۔
- اس کا خیال غلط اور تدبیر کمزور تھی اس لئے کہ انصاف میں وہ تھا جو اس نے ظلم سے چاہا۔

نتیجہ حکایت: نیک نامی سے ملک کی تعمیر و ترقی کے کام کئے جاسکتے ہیں۔ بدانجام تعمیر کی بجائے تخریب کا دامن پکڑتا ہے۔ مالک کو ماتحتوں سے کئے وعدوں کا پاس کرنا چاہئے ورنہ وہ بکھر گئے تو اس کا نقصان ہو گا۔ دشمن کمزور کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتا ہے۔ اپنے کو قوی رکھنا چاہتا ہے تو اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک سے پیش آ۔ ان کی حق تلفی نہ کر، ان کو گزند نہ پہنچا۔ پھر دیکھ کہ تو کس طرح ترقی کے زینے طے کرتا ہے۔ پھر یہ آسمان بھی پھر تمہارے کہنے پر رہے گا۔

حکایت

یکے بر سر شاخ و بن می بُرید
خداوند بستاں نگہ کرد و دید

بگفتا گر ایں مرد بد می کند
نہ بامن کہ بانفس خود می کند

نصیحت نجاتست اگر بشنوی
ضعیفاں میفگن بکتف قوی

کہ فردا بداور برد خسروے
گدائے کہ پیشت نیرزد جوے

چو خواہی کہ فردا بوی مہترے
مکن دشمن خویشتن کہترے

کہ چوں بگذرد برتو ایں سلطنت
بگیرد بکیں آں گدا دامنت

مکن پنجہ از ناتواناں بدار | کہ گر بفگنندت شوی شرمسار
کہ زشت است در چشم آزادگاں | بیفتادن از دست افتادگاں
بزرگان روشن دل نیک بخت | بفرزانگی تاج بردند و تخت
بدنبالہ راستاں کج مرو | وگر راست خواہی ز سعدی شنو

مشکل الفاظ کے معنی: یکے: ایک آدمی۔ بر سرشاخ: شاخ پر بیٹھا تھا۔ بن می برید: جڑ کاٹنا۔ خداوند بستان: باغ کے مالک نے۔ نگہ کرد: نگاہ ڈالنا۔ بانفس خود می کند: خود اپنے ساتھ جا رہا ہے۔ نجاتست: نجات ہے۔ بشنوی: تو نے سنا۔ ضعیفاں: کمزور۔ بکتف قوی: طاقت ور بازو سے۔ خسروے: بادشاہ۔ گدائے: فقیر۔ بزد جوے: جو کے برابر بھی نہیں۔ چہ خواہی: اگر چاہتا ہے۔ فردا: کل۔ بوی بترے: بڑا ہے۔ دشمن خویش: اپنا دشمن نہ بنا۔ ایں سلطنت: یہ بادشاہت۔ بگیرد بکیں: کینہ کی وجہ سے۔ زشت: بُرا۔ در چشم آزادگاں: آزاد لوگوں کی نگاہ میں۔ بزرگاں: نیک آدمی۔ کج مرو: ٹیڑھا نہ چل۔ سعدی شنو: سعدی کی سن۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص شاخ پر بیٹھا تھا اور جڑ کاٹ رہا تھا۔ باغ کے مالک نے نظر ڈالی اور دیکھا۔
- اس نے کہا یہ شخص اگر بُرا کر رہا ہے تو میرے ساتھ نہیں بلکہ خود اپنے ساتھ بُرا کر رہا ہے۔
- اگر تو نے نصیحت نجات کا سبب ہے قوی بازو سے کمزوروں کو نہ گرا۔
- اس لئے کہ کل خدا کے سامنے بادشاہ کو پکڑ کر لے جائے گا۔ وہ فقیر جو تیری نگاہ میں ایک جو کے برابر بھی نہیں ہے۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ کل کو بڑا بنے کسی چھوٹے کو اپنا دشمن نہ بنا۔
- اس لئے کہ جب تیری حکومت جاتی رہے گی تو کینہ کی وجہ سے وہ فقیر تیرا پلو پکڑ لے گا۔
- ایسا نہ کر، پنجہ کو کمزوروں سے ہٹائے رکھ اس لئے کہ اگر وہ تجھے گرا لیں گے تو شرمندہ ہو گا۔
- آزاد لوگوں کی نگاہ میں بُرا ہے ذلیلوں کے ہاتھ ذلیل ہونا۔
- بڑے لوگ، روشن دل، نیک نصیب، دانائی سے تاج و تخت حاصل کر لئے گئے ہیں۔
- سیدھوں کے ساتھ ٹیڑھا نہ چل اور اگر سچ چاہتا ہے تو سعدی کی سن۔

نتیجہ حکایت: شہامت جرأت بہادری اور دلیری کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ کمزوروں کو مغلوب کر لیا جائے، ان کو پریشان اور تنگ کیا جائے۔ جو آج دوسروں کے حقوق سلب کرتے ہوئے ان کو غمگین کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن اللہ کے حضور اپنے کئے کا ذمہ دار ہو گا۔ اگر روز محشر شرمندگی سے بچنا چاہتا ہے تو کمزور کو سہارا دے جو لوگ راہ راست پر چل رہے ہیں ان کے ساتھ حسن و خوبی اور عمدہ اخلاق سے پیش آ تاکہ تیری فلاح و نجات کا بھی بندوبست ہو سکے۔

صفت جمعیت اوقات درویش راضی

مگو جاہے از سلطنت بیش نیست | کہ ایمن تر از ملک درویش نیست
سبکبار مردم سبکتر روند | حق انیست و صاحب دلاں بشنوند
تہیدست تشویش نانے خورد | ملک ہم بقدر جہانے خورد

گدا را چو حاصل شود نان شام — چناں خوش بخسپد کہ سلطان شام
غم و شادمانی بسری رود — بمرگ ایں دو از سر بدرمی رود
چہ آں را کہ بسر نہادند تاج — چہ آں را کہ برگردن آمد خراج
اگر سرفرازے بکیواں برست — وگر تنگ دستے بزنداں درست
دراندم کاجل برسر ہر دو تاخت — نمی شاید از یکد گرشاں شناخت

مشکل الفاظ کے معنی: بگو جاہے: کوئی جگہ بڑھ کے۔ نیست: نہیں ہے۔ سبکبار مردم: ہلکے بوجھ والے۔ بکتر روند: تیز چلنا۔ حق انیست: یہی سچ ہے۔ تہی دست: خالی ہاتھ والا۔ تشویش نانے خورد: روٹی کھانے کی فکر کرنا۔ ملک: بادشاہ۔ گدا را: فقیر۔ جو حاصل شد: جب حاصل کر لینا۔ نان شام: شام کی روٹی۔ خوش بخسپد: آرام سے سونا۔ شادمانی: خوشی۔ بمرگ: مرنے سے۔ برگردن آمد خراج: گردن پر ٹیکس لازم ہے۔ بکیواں: زحل سیارہ جو ساتویں آسمان پر ہے۔ تنگ دستے: مفلس۔ اجل: موت۔ شناخت: پہچان۔

صفت جمعیت اوقات درویش راضی کا ترجمہ:

- یہ نہ کہہ کہ سلطنت سے بڑھ کر کوئی رتبہ ہی نہیں ہے کیونکہ درویش کے ملک سے بڑھ کر کوئی چیز قابل اطمینان نہیں ہے۔
- ہلکے بوجھ والے تیز جاتے ہیں۔ یہی سچ ہے اور صاحب دل یہی سنتے ہیں۔
- خالی ہاتھ والا ایک روٹی کی فکر کرتا ہے۔ بادشاہ تمام ملک کے لوگوں کے کھانے کی فکر کرتا ہے۔
- فقیر کو جب شام کی روٹی مل جاتی ہے تو ایسے آرام سے سوتا ہے جیسے ملک شام کا بادشاہ ہو۔
- غم اور خوشی دونوں گزر جاتے ہیں۔ مرنے پر دونوں چیزیں سر سے نکل جاتی ہیں۔
- اس کو کیا حاصل جس کے سر پر لوگوں نے تاج رکھا ہے۔ کیا حاصل اس کو جس کی گردن پر ٹیکس واجب ہے۔
- اگر کوئی بڑا زحل پر ہے اور اگر کوئی مفلس قید خانہ میں ہے۔
- اس وقت جبکہ موت دونوں کے سروں پر لپک پڑے ان میں سے ایک کو دوسرے سے پہچانا نہیں جاسکتا۔

نتیجہ حکایت: موت کا ایک دن معین ہے۔ ہر ذی روح نے ایک نہ ایک دن موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ جن کو اللہ نے زیادہ مال و دولت سے نہیں نوازا' ان سے باز پرس بھی کم ہو گی جن کو زیادہ دیا ہے' ان سے مال کے استعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جو اللہ کے بندے ہیں وہ صرف ایک وقت کی روٹی مل جانے پر بھی اللہ سے خوش ہو جاتے ہیں اور ایسی آرام کی نیند سوتے ہیں جیسے اس دنیا کے بادشاہ وہی ہوں دوسری طرف مال و دولت رکھنے والے لوگوں کو نیند تک نہیں آتی۔ ساری رات کروٹیں لیتے گزر جاتی ہے۔

حکایت

شنیدم کہ یک بار در دجلہ — سخن گفت با عابدے کلہ
کہ من فر فرماں دہی داشتم — بسر بر کلاہ مہی داشتم
سپہرم مدد کرد و نصرت وفاق — گرفتم ببازوئے دولت عراق
طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم — کہ ناگہ بخوردند کرماں سرم

بکن پنبۂ غفلت از گوش ہوش — کہ از مردگاں پندت آید بگوش

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ در دجلہ: دریائے دجلہ میں۔ کلہ: کھوپڑی۔ فرفرمان دہی: حکمرانی کا دبدبہ۔ داشتم: رکھتی ہوں۔ کلاہ مہی: بڑائی کی ٹوپی۔ سپہر: آسمان۔ نصرت وفاق: فتح نے موافقت کی۔ گرفتم: قابو کر لینا۔ طمع کردن: لالچ تھا۔ ناگہ: اچانک۔ پنبہ: روئی۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک بار دجلہ میں ایک کھوپڑی نے ایک عابد سے کہا۔
- کہ میں حکمرانی کا رعب و دبدبہ رکھتی تھی، سر پر بڑائی کی ٹوپی ہوتی تھی۔
- آسمان نے میری مدد کی اور فتح نے موافقت کی حکومت کی طاقت سے میں نے عراق پر قبضہ کر لیا۔
- مجھے لالچ تھا کہ کرمان کو بھی ہڑپ کر جاؤں اچانک کیڑوں نے میرا سر کھا لیا۔
- ہوش کے کان سے غفلت کی روئی نکال تاکہ تیرے کان میں مردوں کی نصیحت آئے۔

نتیجہ حکایت: یہ دنیاوی عظمت و سطوت، آن بان، شان و شوکت اور جاہ و جلال سب عارضی چیزیں ہیں۔ بقاء صرف اعمال حسنہ کو حاصل ہے جن سے لوگ مستفید ہوتے ہیں اور مرنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ لالچ و طمع اور حرص و ہوا انسان کو بالآخر تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ انسان کو خبر ہی نہیں ہوتی اور اس کے جانے کا وقت قریب آجاتا ہے لہٰذا اے حضرت انسان! غفلت، سستی اور کاہلی کا لباس اتار پھینک اور اللہ کی یاد میں محو ہو جا تاکہ تیری اخروی زندگی سنور جائے جس کو دائمی حیثیت حاصل ہے۔

نصیحت در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آں

نکوکار مردے نباشد بدش — نورزد کسے بد کہ نیک آیدش
شر انگیز ہم در سر شر رود — چو کژدم کہ باخانہ کمتر رود
اگر نفع کس در نہاد تو نیست — چنیں جوہر و سنگ خارا یکیست
غلط گفتم اے یار شایستہ خوی — کہ نفعست در آہن و سنگ و روی
چنیں آدمی مردہ بہ ننگ را — کہ بروے فضیلت بود سنگ را
نہ ہر آدمی زادہ از دد بہ است — کہ دد ز آدمی زادۂ بد بہ است
بہ است از دد انسان صاحب خرد — نہ انساں کہ در مردم افتد چو دد
چو انساں نداند بجز خورد و خواب — کدامش فضیلت بود بر دواب
سوار نگوں بخت بے راہ رو — پیادہ برد زو برفتن گرو
کسے دانہ نیک مردی نکاشت — کزو خرمن کام دل برنداشت
نہ ہرگز شنیدم در عمر خویش — کہ بد مرد را نیکی آمد بہ پیش

مشکل الفاظ کے معنی: نکوکار مردے: نیک آدمی۔ نباشد بدش: بدی نہیں ہوتی۔ نورزد: ایسا نہیں ہوتا۔ کسے بد: کوئی بدی کرے۔ نیک آیدش: اس کو نیکی ملے۔ شر انگیز: شر پھیلانے والا۔ نیست: نہیں ہے۔ جوہر سنگ خارا یکست: گوہر اور سنگ خارا ایک جیسے ہیں۔ غلط گفتم: غلط کہا۔ آہن: لوہا۔ نفع ست: نفع ہے۔ بہ ننگ را: عیب دار ہونے سے۔ دو بہ است: درندے

ہے۔ دوز آدمی: درندہ آدمی۔ صاحب خرد: عقل مند۔ مردم: آدمی۔ دد: درندہ۔ بجز: علاوہ۔ خورد: کھانا۔ دواب: پاؤں۔ نگوں بخت: اوندھے نصیبہ والا۔ پیادہ: پیدل چلنے والا۔ دانہ نیک: نیکی کا دانہ۔ نکاشت: نہ بویا ہو۔ خرمن: کھلیان۔ شنیدم: میں نے سنا۔ عمر خویش: اپنی عمر۔

نصیحت در معنی نکوکاری و بدکاری و عاقبت آں کا ترجمہ:

- نیکوں کے لئے بدی نہیں ہوتی ہے ایسا نہیں ہوتا ہے کہ کوئی بدی کرے اور اس کو نیکی ملے۔
- شر پھیلانے والا بھی شر میں مبتلا ہوتا ہے۔ بچھو کی طرح بہت کم بل میں لوٹتا ہے۔
- اگر تیری طبیعت میں کسی کو نفع پہنچانا نہیں ہے تو ایسا گوہر اور سنگ خارا یکساں ہے۔
- اے عمدہ خصلت یار میں نے غلط کہا کیونکہ لوہے اور پتھر اور کانسی میں تو فائدہ ہے۔
- عیب دار ہونے کی وجہ سے ایسے آدمی کا مرجانا بہتر ہے جس پر پتھر کو بھی فضیلت حاصل ہے۔
- ہر آدمی درندہ سے افضل نہیں ہے اس لئے کہ بد انسان سے درندہ بہتر ہے۔
- صاحب عقل انسان درندہ سے بہتر ہے نہ کہ وہ انسان جو درندے کی طرح انسانوں کو پھاڑ کھائے۔
- جب انسان کھانے اور سونے کے علاوہ کچھ نہ جانتا ہو اس کو چوپاؤں پر کیا فضیلت ہے۔
- اوندھے نصیبے والا، بے راہ چلنے والا سوار سے اس پر پیدل چلنے والا سبقت لے جاتا ہے۔
- کوئی ایسا نہیں ہے جس نے نیکی کا دانہ بویا ہو پھر اس سے دلی مقصد کا کھلیان نہ اٹھایا ہو۔
- میں نے اپنی عمر میں ہرگز نہیں سنا کہ برے انسان کے آگے نیکی آئی ہو۔

نتیجہ حکایت: نیکی کے بدلے نیکی کا خیال رکھو اور بدی کے عوض بدی ہی ملے گی۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک بداعمال کو درجہ اچھائی مل جائے۔ دنیا میں جو بویا جائے گا وہی آخر کی کھیتی میں نظر آئے گا۔ انسانوں کو نقصان دینے والے انسان سے درندہ بہتر ہے جو بظاہر بھی دشمن ہے۔ دشمن سے ہونے اولا نقصان برداشت کر لیا جاتا ہے۔

حکایت

گریزے بچاہے در افتادہ بود ۔۔۔ کہ از ہول او شیر نر مادہ بود

بد اندیش مردم بجز بدندید ۔۔۔ بیفتاد و عاجز تر از خودندید

ہمہ شب ز فریاد و زاری نخفت ۔۔۔ یکے بر سرش کوفت سنگے و گفت

تو ہرگز رسیدی بفریاد کس ۔۔۔ کہ می خواہی امروز فریادرس

ہمے تخم نیکو دمی کاشتی ۔۔۔ ببیں لاجرم بر کہ برداشتی

کہ برجان ریشت نہد مرہمے ۔۔۔ کہ دلہا ز ریشت بنالد ہمے

تو مارا ہمی چاہ کندی براہ ۔۔۔ بسر لاجرم در فتادی بچاہ

دوکس چہ کنند از پئے خاص و عام ۔۔۔ یکے نیک محضر دگر زشت نام

یکے تا کند تشنہ را تازہ حلق ۔۔۔ دگر تا بگردن در افتند خلق

اگر بدکنی چشم نیکی مدار ۔۔۔ کہ ہرگز نیارد گزا نگوربار

نہ پندارم اے در خزاں کشتہ جو ۔۔۔ کہ گندم ستانی بوقت درو

درخت زقوم ار بجاں پروری — مپندار ہرگز کزو بہ خوری
رطب ناآورد چوب خر زہرہ بار — چہ تخم افگنی برہماں چشم دار

مشکل الفاظ کے معنی: بچاہے در: کنوئیں میں۔ ہول: ڈر۔ بداندیش: بُرا سوچنے والا۔ مردم: لوگ۔ ندید: نہ دیکھا۔ عاجز: لاچار۔ ہمہ شب: ساری رات۔ خفت: سونا۔ یکے: ایک۔ بر سرش کوفت: سر پر مارنا۔ سنگے: پتھر۔ می خواہی: خواہش مند۔ نیکو دی: نیک دم۔ کاشتی: کاشتکاری۔ لاجرم: لازی' لامحالہ۔ جان ریشت: زخمی جان۔ ریشت بنالد ہے: زخموں سے نالاں۔ چاہ کندی: کنواں کھودنا۔ یکے نیکے محضر: ایک نیک طبیعت۔ زشت نام: دوسرا بدنام۔ تشنہ: پیاسا۔ بدکنی: بُرا کرتا ہے۔ چشم نیکی: نیکی کی توقع۔ بار: پھل۔ در خزاں کشتہ جو: جو خزاں میں بویا ہے۔ بوقت درو: کٹنے کے وقت۔ درخت زقوم: تھور کے درخت۔ چہ تخم: جو بویا ہے۔ برہماں چشم: اس کی امید رکھ۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک پہلوان کنوئیں میں گر پڑا تھا جس کے ڈر سے نر شیر مادہ تھا۔
- لوگوں کا برا سوچنے والے نے برائی کے علاوہ کچھ نہ دیکھا۔ وہ گرا اور اس نے اپنے سے زیادہ عاجز کسی کو نہ دیکھا۔
- تمام رات پکارنے اور رونے کی وجہ سے نہ سویا۔ ایک شخص نے اس کے سر پر مارا اور کہا۔
- تو بھی کبھی کسی کی فریاد کو پہنچا تھا کہ آج فریاد کو پہنچنے والے کا خواہش مند ہے۔
- تو نے تو تمام نیک دی کے بیج کی کاشت کی تھی' دیکھ لامحالہ تو نے کیا پھل پایا۔
- ہا زخم جان پر کون مرہم رکھے جبکہ تیرے لگائے ہوئے زخموں سے دل نالاں ہیں۔
- تو نے ہمارے لئے راستہ میں کنواں کھودا لامحالہ تو اوندھا کنوئیں میں گرا۔
- وہ آدمی خاص و عام کے لئے کنواں کھودتے ہیں' ایک نیک طبیعت دوسرا بدنام ہے۔
- ایک اس لئے کہ پیاسے کو تازہ حلق بنائے دوسرا اس لئے کہ لوگ سر کے بل میں اس میں گریں۔
- اگر تو برا کرتا ہے تو نیکی کی توقع نہ رکھ اس لئے کہ جھاؤ کبھی انگور کا پھل نہیں دیتا۔
- جس نے خزاں کے موسم میں جو بویا ہے مجھے خیال نہیں ہے کہ تو کٹنے کے وقت گیہوں حاصل کرے گا۔
- تھور کے درخت کو تو اگر جان لگا کے پرورش کرے تو نہ سمجھ کہ اس سے یہی کھائے گا۔
- کنیر کی شاخ کھجور کا پھل نہ لائے گی تو نے جو بویا ہے اس کی ہی توقع رکھ۔

نتیجہ حکایت: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ یہ اصول ابتدا سے ہی رائج ہے یعنی انسان اپنے کیے کا خمیازہ بھگتے گا۔ اگر کسی شیشہ دل کو ٹھیس لگی تو اس سے تمہارے پاؤں کے تلوے بھی زخمی ہونے کا اندیشہ ہے۔

حکایت

حکایت کنند از یکے نیک مرد — کہ اکرام حجاج یوسف نکرد
بسرہنگ دیواں نگہ کرد تیز — کہ نطعش بینداز و ریگش بریز
چو حجت نماند جفا جوئے را — بپرخاش درہم کشد روئے را
بخندید و بگریست مرد خدای — عجب ماند سنگین دل تیرہ رای
چو دیدش کہ ۔ و دیگر گریست — بپرسید کیں خندہ و گریہ چیست

بگفتا ہمی گریم از روزگار — کہ طفلان بیچارہ دارم چہار

ہمیترسم از لطف یزدان پاک — کہ مظلوم رفتم نہ ظالم بخاک

یکے گفتش اے نامور شہریار — بکن دست ازیں پیر دہقاں بدار

کہ خلقے بدو تکیہ دارند و پشت — روانیست خلقے بیکبار کشت

بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن — ز خردان اطفالش اندیشہ کن

مگر دشمن خاندان خودی — کہ برخاندانہا پسندی بدی

مپندار و دلہا بداغ تو ریش — کہ روز پسیں آیدت خیرپش

نخفتست مظلوم از آہش بترس — ز دود دل صبحگاہش بترس

نترسی کہ پاک اندرونے شبے — برآرد ز سوز جگر یا ربے

بسودا چناں بروے افشاند دست — کہ حجاج را دست حجت بہ بست

نہ ابلیس بد کرد نیکی ندید — بر پاک ناید ز تخم پلید

مدر پردۂ کس بہنگام جنگ — کہ باشد ترا نیز درپردہ ننگ

مزن بانگ بر شیر مرداں درشت — چو باکودکاں برنیائی بمشت

شنیدم کہ نشنید و ذنش بریخت — زفرمان داور کہ داند گریخت

بزرگے دراں فکرت آں شب نخفت — بخواب اندروں دید درویش و گفت

دمے بیش برمن سیاست نراند — عقوبت برو تاقیامت بماند

مشکل الفاظ کے معنی: حکایت کنند: قصہ بیان کرنا۔ یکے نیک مرد: ایک نیک مرد۔ حجاج یوسف: حجاج بن یوسف۔ بسرے سنگ دیواں: کچہری کے سپاہی۔ نطعش: چمڑا۔ ریگش بریز: ریتا پھیلائے۔ حجت: دلیل۔ جفا: ظالم۔ درہم کشید روئے را: چہرہ غصہ سے بھرنا۔ بخندید: ہنسا۔ بگریست: رونا دھونا۔ دل تیرہ رای: بد رائے۔ چو دیدش: جب اس نے دیکھا۔ گریہ چیست: یہ رونا کیسا؟ روزگار: زمانہ۔ لطف یزداں پاک: خدائے پاک کی مہربانی۔ مظلوم رفتم: مظلوم بن جانا۔ گفتش: کسی نے کہا۔ شہریار: بادشاہ۔ دہقاں بدار: بڈھا گنوار۔ تکیہ: سہارا۔ نیست: نہیں ہے۔ بیکبار کشت: اچانک مار دینا۔ کرم پیشہ کن: بخشش کی عادت۔ خبردان اطفالش: چھوٹے چھوٹے بچوں کا خیال رکھنا۔ دشمن خاندان خودی: اپنے ہی خاندان کا دشمن۔ بداغ توریش: داغوں سے زخمی۔ روزپسیں: مرنے کے دن۔ نخفتست مظلوم: مظلوم نہیں سویا۔ آہش بترس: اس کی آہ سے ڈر۔ صبحگاہش: صبح کے وقت۔ شبے: ایک رات۔ حجت بہ بست: دلیل کے ہاتھ باندھ دینا۔ نیکی ندید: نیکی نہ دیکھی۔ تخم پلید: ناپاک بیج۔ بہنگام جنگ: لڑتے وقت۔ پردہ ننگ: عیب کا پردہ۔ درشت: سخت۔ کودکاں: بچے۔ شنیدم: میں نے سنا۔ فرمان داور: اللہ کا حکم۔ فکرت آں شب نخفت: فکر سے رات بھر نہ سویا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک نیک انسان کا قصہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے حجاج بن یوسف کی عزت نہ کی۔
- کچہری کے سپاہی کو اس نے گھور کر دیکھا کہ اس لئے چمڑا بچھائے اور اس پر ریتا پھیلائے۔
- ظالم کے پاس جب دلیل نہیں رہتی تو لڑائی کے لئے چہرہ غصہ میں بھرتا ہے۔
- باخدا آدمی ہنسا اور رویا بدرائے سنگدل تعجب میں پڑ گیا۔

- جب اس نے دیکھا کہ وہ ہنسا اور پھر رویا تو اس نے پوچھا کہ یہ ہنسا اور رونا کیسا۔
- اس نے کہا زمانہ کے ظلم سے روتا ہوں اس لئے کہ چار بے سہارا بچے رکھتا ہوں۔
- خدائے پاک کی مہربانی سے ہنستا ہوں کہ مٹی میں مظلوم بن کر جارہا ہوں ظالم بن کر نہیں۔
- کسی نے اس سے کہا کہ اے مشہور بادشاہ نہ کر اس بڈھے گنوار سے ہاتھ اٹھالے۔
- اس لئے کہ کچھ لوگ اسی کا سہارا رکھتے ہیں، سب کو یکبارگی مار ڈالنا درست نہیں ہے۔
- بڑائی اور درگزر اور بخشش کی عادت ڈال اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا خیال کر۔
- شاید تو اپنے ہی خاندان کا دشمن ہے کہ خاندانوں کے لئے بدی پسند کرتا ہے۔
- جبکہ دل تیرے داغوں سے زخمی ہیں تو یہ نہ سمجھ کہ مرنے کے دن تیرے سامنے بھلائی آئے گی۔
- جو مظلوم نہیں سویا اس کی آہ سے ڈر اس کی صبح کے وقت کے دل میں دھوئیں سے ڈر۔
- تو نہیں ڈرتا کہ کوئی پاک باطن کسی رات میں سوز جگر سے یا رب کہے۔
- غصہ میں اس نے اس پر ایسے ہاتھ پھینکے کہ حجاج کے ذلیل کے ہاتھ باندھ دیئے۔
- کیا ایسا نہیں ہوا کہ شیطان نے برائی کی اور نیکی نہ دیکھی ناپاک بیج سے پاک پھل نہیں پیدا ہوتا ہے۔
- لڑتے وقت کسی کا پردہ چاک نہ کر اس لئے کہ تیرے بھی کچھ عیب پردے میں ہوں گے۔
- شیر مردوں کو سخت نہ للکار جب کہ تو مکہ بازی میں بچوں سے بھی نہیں جیت سکتا۔
- میں نے سنا ہے کہ اس نے ایک نہ سنی اور اس کا خون بہا دیا اللہ کے حکم سے بھاگنا کون جانتا ہے۔
- وہ بزرگ اس رات اسی فکر میں نہ سویا خواب میں درویش کو دیکھا اور اس نے کہا۔
- وہ مجھے تھوڑی دیر سے زیادہ سزا نہ دے سکا اس پر قیامت تک کے لئے عذاب مسلط ہو گیا۔

نتیجہ حکایت: بے عقل اور کم فہم کو جب دلیل و حجت کا سہارا نہ رہے تو "تو تو میں میں" پر آجاتا یعنی دنگا فساد کرتے ہیں۔ وہ اس بات سے بے خبر ہوتے ہیں کہ دکھی دل کی آہ ان کو جلا کر خاکستر کر دے گی۔ کسی کو تنگ کرنے سے تم پر عذاب دوزخ مسلط ہو گا لہٰذا بچو!

حکایت

یکے پند میداد فرزند را	نگو دار پند خرد مند را
مکن جور بر خردگاں اے پسر	کہ یک روزت افتد بزرگے بسر
نمی ترسی اے کودک کم خرد	کہ روزے پلنگیت برہم درد
بخر دی درم زور سر پنجہ بود	دل زیر دستاں زمن رنجہ بود
بخور دم یکے مشت زور آوراں	نکردم دگر زور بر لاغراں

مشکل الفاظ کے معنی: پند: نصیحت۔ خردمند: عقلمند۔ برخردگاں: چھوٹوں۔ مکن جور: ظلم نہ کر۔ اے پسر: اے لڑکے۔ یک روزت: ایک دن۔ کودک: بچہ۔ پلنگ: چیتا۔ دل زیر دستاں: کمزوروں کا دل۔ رنجہ بود: رنجیدہ۔ بخوردم: کھایا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص اپنے لڑکے کو نصیحت کر رہا تھا کہ عقلمند کی نصیحت کو اچھی طرح یاد رکھ۔
- اے لڑکے! چھوٹوں پر ظلم نہ کر اس لئے کہ ایک روز کوئی بڑا تجھ سے بھی بھڑے گا۔

- دیکھ اے کم عقل لڑکے تو نہیں ڈرتا کہ کسی روز کوئی چیتا پھاڑ ڈالے۔
- بچپن میں مجھے بھی طاقت کا زور تھا مجھ سے کمزوروں کا دل رنجیدہ تھا۔
- میں نے طاقتوروں کا ایک گھونسا کھایا پھر کبھی کمزوروں پر زور نہیں کیا۔

نتیجہ حکایت: بچوں اور چھوٹوں پر شفقت و محبت کرنا بڑوں کا فرض ہے۔ کمزوروں کا دل رنجیدہ نہ کر طاقت کے نشے میں اپنے سے بڑی طاقت (خدا) کو نہ بھول۔ اللہ کے مومن بندے بچوں سے الفت و محبت کرتے ہیں۔

گفتار

الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم — حرامست بر چشم سالار قوم
غم زیر دستاں بخور زینہار — بترس از زبردستی روزگار
نصیحت کہ خالی بود از غرض — چودا روئے تلخست دفع مرض

مشکل الفاظ کے معنی: نخسپی: سونا۔ نوم: سونا۔ بر چشم سالار: سرداری، آنکھ پر۔ زیردستاں: کمزور، ماتحت۔ بترس: ڈرنا۔ داروئے تلخ: کڑوی دوا۔

حکایت کا ترجمہ:

- دیکھ تو غفلت سے ہرگز نہ سو اس لئے کہ سونا قوم کے سردار کی آنکھ پر حرام ہے۔
- کمزوروں کا غم ضرور رکھ زمانہ کی زبردستی سے ڈر۔
- جو نصیحت غرض سے خالی ہو کڑوی دوا کی طرح مرض کو دفع کر دیتی ہے۔

حکایت دریں معنی

یکے را حکایت کنند از ملوک — کہ بیماری رشتہ کردش چو دوک
چنانش در انداخت ضعف جسد — کہ می برد بر کمتریناں حسد
کہ شاہ ارچہ بر عرصہ نام آورست — چو ضعف آمد از بیذقے کمترست
ندیمے زمین ملک بوسہ داد — کہ عمر خداوند جاوید باد
دریں شہر مردے مبارک دمست — کہ از پار سایاں چنوئے کمست
نبردند پیشش مہمات کس — کہ مقصود حاصل نشد در نفس
بخواں تا بخواند دعائے بریں — کہ رحمت رسد ز آسماں بر زمیں
بفرمود تا مہتران خدم — بخوانند پیر مبارک قدم
بگفتا دعائے کن اے ہوشمند — کہ در رشتہ چوں سوزنم پائے بند
شنید ایں سخن پیر خم بودہ پشت — بہ تندی برآورد بانگ درشت
کہ حق مہر بانست بردادگر — ببخشای و بخشایش حق نگر
دعائے منت کے شود سودمند — اسیران مظلوم در چاہ و بند
تو ناکردہ برخلق بخشایشے — کجا بینی از دولت آسایشے

بباید عذر خطا خواستن پس از شیخ صالح دعا خواستن
کجا دست گیرد دعائے ویت دعائے ستمدیدگاں در پیت
شنید ایں سخن شہریار عجم ز خشم و خجالت برآمد بہم
برنجید و پس بادل خویش گفت چہ رنجم حقست ایں کہ درویش گفت
بفرمود تا ہر کہ در بند بود بفرمانش آزاد کردند زود
جہاں دیدہ بعد از دو رکعت نماز بداور برآورد دست نیاز
کہ اے برفرا زندۂ آسماں بجنگش گرفتی بصلحش بماں
ولی ہمچناں بردعا داشت دست کہ رنجور افتادہ برپائے جست
تو گفتی زشادی بخواہد پرید چو طاؤس چوں رشتہ در پاندید
بفرمود و گنجینہ گوہرش فشاندند در پای وزیر سرش
حق ازبہر باطل نشاید نہفت ازاں جملہ دامن بیفشاند و گفت
مروبا سر رشتہ بار دگر مبادا کہ دیگر کند رشتہ سر
چوبارے فتادی نگہدار پای کہ یکبار دیگر بلغزد زجای
ز سعدی شنوکیں سخن راستست نہ ہر بارے افتادہ برخاستست

مشکل الفاظ کے معنی: حکایت کنند: قصہ بیان کرنا۔ ملوک: بادشاہ کی جمع۔ یکے: ایک۔ نہرو: یہ ایک قسم کا پھوڑا ہے جس کی جڑیں دھار کی طرح بدن میں پھیل جاتی ہیں۔ جوددک: تکلے کی طرح۔ ضعف جسد: بدن کی کمزوری۔ کمترنیاں: کمتر لوگ۔ ندیے: ایک ہمنشیں۔ زمین ملک: بادشاہ کی سرزمین۔ عمر خداوند جاوید باد: خدا عمر دراز کرے۔ پارسایاں: پرہیزگار۔ مہمات: مشکلات۔ در نفس: دم بھر۔ رحمت رسد: رحمت پہنچ جائے۔ بفرمود: فرمایا۔ مہتران خدم: نوکروں کا سردار۔ سوزنم: سوئی کی طرح۔ شنید: سنا ہے۔ ایں سخن: یہ بات۔ بہ تندی: تیزی کی وجہ۔ بانگ درشت: سخت آواز۔ بخشائش حق نگر: خدا کی عطا دیکھ۔ دعائے منت: میری دعا۔ اسیران مظلوم: مظلوم قیدی۔ چاہ: کنوئیں۔ کجابنی: کہاں دیکھے۔ عذر خطا: غلطی کا بہانہ۔ شیخ صالح: بزرگ نیک۔ شہریار عجم: عجم کا بادشاہ۔ خشم: غصہ۔ خجالت: شرمندگی۔ دل خویش گفت: اپنے دل سے کہا۔ چہ رنجم: کیوں رنجیدہ ہوں۔ آزاد کروند: چھوڑ دینا۔ زود: فوراً۔ دست نیاز: عاجزی کا ہاتھ۔ اے برفرا زندۂ آسماں: آسمان کو بلند کرنے والا۔ بجنگش گرفتی: جنگ میں گرفتار کرلینا۔ بصلحش بماں: صلح پر چھوڑ دینا۔ برپائے جست: اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا۔ شادی: خوشی۔ چو طاؤس: مور کی طرح۔ نہفت: چھپانا۔ مبادا: ایسا نہ ہو۔ چوبارے فتادی: جب تو ایک بار گرا۔ نگہدار پای: پیروں کو سنبھال۔ بلغزد زجای: جگہ سے نہ پھسلے۔ سخن راست: سچی بات ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- بادشاہوں میں سے ایک کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو نہرو کی بیماری نے تکلے کی طرح کر دیا۔
- بدن کی کمزوری نے اس کو ایسا عاجز کر دیا کہ وہ کمتر لوگوں پر بھی حسد کرنے لگا۔
- اس لئے کہ شاہ (شطرنج) اگرچہ بساط پر نام آور ہے جب کمزور پڑ جائے تو پیادہ سے بھی کم ہے۔
- ایک ہمنشیں نے بادشاہ کی زمین کو چوما کہ حضور کی عمر دراز ہو۔
- اس شہر میں ایک ایسا مبارک دم انسان ہے کہ پرہیزگاروں میں اس جیسے کم ہیں۔

- لوگ اس کے سامنے اپنی مشکلات کہیں لے گئے کہ دم بھر میں مدعا حاصل نہ ہو گیا ہو۔
- اس کو بلا لیجئے تاکہ اس مرض پر دعا پڑھ دے تاکہ آسمان سے زمین پر رحمت پہنچ جائے۔
- اس نے فرمایا تو نوکروں اور سرداروں نے مبارک قدم بوڑھے کو بلا لیا۔
- اس نے کہا کہ اے ہوش مند دعا فرما دیجئے کہ سوئی کی طرح دھاگوں والی بیماری سے میں بندھا ہوں۔
- جھکی کمر بڈھے نے یہ بات سنی غصہ سے سخت آواز نکالی۔
- کہ خدا انصاف کرنے والے پر مہربان ہے بخشش کر اور خدا کی بخشش دیکھ۔
- میری دعا تیرے لئے کب مفید ہو گی مظلوم قیدی تو کنوئیں اور قید میں ہے۔
- تو نے مخلوق پر بخشش نہیں کی تو دولت سے راحت کہاں دیکھ سکے گا۔
- تجھے خطا کا عذر کرنا چاہئے پھر نیک بزرگ سے دعا کرانی چاہئے۔
- اس کی دعا تیری دستگیری کب کر سکتی ہے جبکہ مظلوموں کی بد دعا تیرے درپے ہیں۔
- عجم کے بادشاہ نے یہ بات سنی تو غصہ اور شرمندگی سے بگڑ گیا۔
- رنجیدہ ہوا' پھر اپنے دل میں کہا میں رنجیدہ کیوں ہوں درویش نے جو کچھ کہا ہے صحیح ہے۔
- اس نے حکم دے دیا جو بھی قید میں تھا اس کے حکم سے انہوں نے فوراً چھوڑ دیا۔
- دو رکعت نماز کے بعد جہاندیدہ نے عاجزی کا ہاتھ خدا کی طرف اٹھایا۔
- کہ اے آسمان کے بلند کرنے والے اس کو تو جنگ میں گرفتار فرمایا صلح پر اس کو چھوڑ دے۔
- ولی کے اسی طرح دعا میں ہاتھ اٹھے ہوئے تھے کہ پڑا ہوا بیمار اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔
- تو یہ کہے گا کہ خوشی سے اڑ جائے گا مور کی طرح جب پیر میں نہرو نہ دیکھا۔
- اس نے حکم دے دیا کہ اس کے موتیوں کے خزانہ کو لوگوں نے اس کے پیروں اور سر پر نچھاور کر دیا۔
- باطل کی خاطر حق کو نہ چھپانا چاہئے اس تمام خزانے سے اس نے دامن جھٹک دیا اور کہا۔
- نہرو کی جڑ کی طرح پھر دوبارہ نہ جانا ایسا نہ ہو کہ دوبارہ نہرو سر ابھارے۔
- جب ایک بار تو گرا ہے تو پیروں کو سنبھال کہ دوبارہ جگہ سے نہ پھسلے۔
- سعدی سے سن لے کہ یہ سچی بات ہے کوئی گر کر ہر مرتبہ نہیں اٹھتا ہے۔

نتیجہ حکایت: مصیبت کے عالم میں خدا کے حضور دعا کرنے سے دکھ سے نجات مل جاتی ہے لیکن دعا میں خشوع و خضوع ہونا چاہئے۔ دعا کے ساتھ ساتھ خدا کی مخلوق کو بھی خوش کرنا چاہئے۔ پھر خدا تجھ سے خوش ہو کر تجھے بیماریوں اور مصیبتوں سے نجات دے گا کیونکہ وہ کُل شیٔ قدیر ہے۔

گفتار

جہاں اے پسر ملک جاوید نیست	ز دنیا وفاداری امید نیست
نہ برباد رفتے سحرگاہ و شام	سریر سلیماں علیہ السلام
بآخر ندیدی کہ برباد رفت	خنک آنکہ با دانش و داد رفت
کسے زیں میاں گوئے دولت ربود	کہ در بند آسایش خلق بود
بکار آمد آنہا کہ برداشتند	نہ گرد آوریدند و بگذاشتند

مشکل الفاظ کے معنی: اے پسر: اے لڑکے۔ جہاں: دنیا۔ ملک جاوید نیست: ہمیشگی کی ملک نہیں ہے۔ امید نیست: امید نہیں ہے۔ سحرگاہ و شام: صبح و شام۔ سریر: تخت۔ برباد رفت: برباد ہو گیا۔ آسایش خلق: مخلوق کے آرام۔ بکار آمد: وہی کام آیا۔

گفتار کا ترجمہ:

- اے لڑکے دنیا ہمیشگی کا ملک نہیں ہے' دنیا سے وفاداری کی امید نہیں ہے۔
- کیا صبح و شام ہوا پر نہ اڑتا تھا حضرت سلیمان کا تخت۔
- آخر میں تو نے نہیں دیکھا کہ برباد ہو گیا خوش تو وہ ہے جو دانائی اور انصاف کے ساتھ مرا۔
- حکومت کی بازی ان میں سے وہ جیت لے گیا جو مخلوق کے آرام کی فکر میں رہا۔
- وہی کام میں آیا جو سمیٹ لے گئے نہ کہ جمع کر گئے اور چھوڑ گئے۔

حکایت

شنیدم کہ در مصر میر اجل — سپہ تاخت بر روز گارش اجل
جمالش برفت از رخ دل فروز — چو خور زرد شد پس نماند ز روز
گزیدند فرزانگاں دست فوت — کہ در طب ندیدند دا روئے موت
ہمہ تخت و ملکے پذیرد زوال — بجز ملک فرماندۂ لا یزال
چو نزدیک شد روز عمرش بشب — شنیدند و می گفت در زیر لب
کہ در مصر چوں من عزیزے نبود — چو حاصل ہمیں بود چیزے نبود
جہاں گرد کردم نخورد م برش — برفتم چو بیچارگاں از سرش
پسندیدہ رائے کہ بخشید و خورد — جہاں از پئے خویشتن گرد کرد
دریں کوش تا باتو ماند مقیم — کہ ہر چہ از تو ماند دریغ است وبیم
کند خواجہ بربستر جاں گداز — یکے دست کوتاہ و دیگر دراز
درآں دم ترا می نماید بدست — کہ دہشت زبانش ز گفتن بہ بست
کہ دستے بجود و کرم کن دراز — دگر دست کوتہ کن از ظلم و آز
کنونت کہ دستست خارے بکن — دگر کے برآری تو دست از کفن
بتا بدلبے ماہ و پروین و ہور — کہ سر برنداری ز بالین گور

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ در مصر: مصر میں۔ میر اجل: ایک بڑا سردار۔ سپہ: فوج۔ بر روز گارش اجل: عمر پر موت آ گئی۔ جمالش: حسین۔ نہ داروئے موت: موت کی دوا نہ پائی۔ ہمہ تخت: تمام تخت۔ ملکے: ملک۔ بجز: علاوہ۔ فرماندۂ لایزال: ہمیشہ رہنے والا حاکم۔ شنید: میں نے سنا۔ عزیزے: مصر کے بادشاہ کا لقب۔ چو بیچارگاں: عاجزوں کی طرح۔ بخشد: دیا۔ خورد: کھایا۔ کوش: کوشش۔ دریغست: افسوس۔ بیم: خوف۔ دست کوتاہ: ہاتھ سمیٹنا۔ دیگر دراز: دوسرا ہاتھ پھیلانا۔ کرم کن: بخشش کر۔ خارے: کانٹا۔ ماہ: چاند۔ پروین: ستارے۔ ہور: سورج۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ مصر میں ایک بڑا سردار تھا اس کی عمر پر موت نے فوج دوڑا دی۔
- اس کے دل کو روشن کرنے والے رخ سے حسن جاتا رہا اس لئے کہ جب سورج پیلا پڑا پھر دن کا کچھ حصہ باقی نہیں رہتا۔
- عقلمندوں نے اس کے فوت ہونے پر ہاتھ کو کاٹا اس لئے کہ انہوں نے طب میں موت کی دوا نہ پائی ہے۔
- تمام تخت اور ملک زوال کو قبول کرتے ہیں ہمیشہ رہنے والے حاکم کے علاوہ (اس کو بقاء حاصل ہے)۔
- جب اس کی زندگی کا دن رات کے قریب ہو تو لوگوں نے سنا' وہ آہستہ سے کہتا تھا۔
- میری طرح کا کوئی عزیز مصر میں نہ تھا جب نتیجہ یہی تھا تو کچھ بھی نہ تھا۔
- میں نے دنیا جمع کی اس کا پھل نہ کھایا عاجزوں کی طرح اس پر سے میں چلا گیا۔
- بہتر رائے والا وہی ہے جس نے دیا اور کھایا دنیا اپنے لئے جمع کی یعنی نیکیاں کمائیں۔
- اس میں کوشش کر جب تک وہ تیرے پاس ہے کہ جو تجھ سے رہ جائے گا وہ افسوس ہے اور خوف ہے۔
- جان گھلانے والے بستر پر آقا ایک ہاتھ سمیٹتا ہے اور ایک پھیلاتا ہے۔
- اس وقت تجھے ہاتھ کے ذریعے دکھا رہا ہے اس لئے کہ خوف نے اس کی زبان باندھ دی ہے۔
- کہ ایک ہاتھ تو دینے میں اور بخشش میں پھیلا ہے دوسرا ہاتھ ظلم اور حرص سے کوتاہ کر۔
- اب کہ تیرا ہاتھ ہے کوئی کانٹا نکال پھر کفن سے کب ہاتھ نکال سکے گا۔
- کافی وقت ایسا ہو گا کہ چاند ستارے اور سورج چمکیں گے اور تو قبر کے سرہانے سے سر نہ اٹھائے گا۔

نتیجہ حکایت: دنیاوی سطوت کی طمع کرنے والا بالآخر کف افسوس ملتا رہتا ہے۔ کیونکہ ایک نہ ایک دن ہر کسی نے اس جہاں سے چلے جانا ہے۔ کائنات کی ہر چیز فنا پذیر ہے۔ بقاء کی ذات وہی کل شیء قدیر ہے جو کائنات کا خالق و کفیل ہے۔ جو کرم و سخاوت کا ہاتھ بلند رکھیں گے ان کے نام کو ہستی جاوداں کا نام مل جاتا ہے۔ ان کے نیک اعمال حسنہ اس کی بقاء کے رکھوالے ہوتے ہیں تو بھی بخشش کر اور راز حیات ابدی پا جا۔

حکایت

قزل ارسلاں قلعہ سخت داشت — کہ گردن بالوند بری فراشت
نہ اندیشہ از کس نہ حاجت بہیچ — چو زلف عروساں رہش پیچ پیچ
چناں نادر افتاد در روضہ — کہ برلاجوردی طبق بیضہ
شنیدم کہ مردے مبارک حضور — بنزدیک شاہ آمد از راہ دور
حقائق شناسے جہاندیدۂ — ہنرمندے آفاق گردیدۂ
بخندید کیں قلعہ خرم است — ولیکن نہ پندارمش محکم است
نہ پیش از تو گردن کشاں داشتند — دمے چند بودند و بگذاشتند
نہ بعد از تو شاہان دیگر برند — درخت امید ترا برخورند
ز دوران و ملک پدر یاد کن — دل از بند اندیشہ آزاد کن

چناں روزگارش بکنجے نشاند | کہ بریک پشیزش تصرف نماند
چو نومید ماند از ہمہ چیز و کس | امیدش بفضل خدا ماند و بس
بر مرد ہشیار دنیا خس است | کہ ہر مدتے جائے دیگر کس است

مشکل الفاظ کے معنی: قزل ارسلان: سلجوقی فارس کا مشہور بادشاہ ہے۔ قلعہ سخت: مضبوط قلعہ۔ داشت: رکھتا تھا۔ بالوند: الوند ہمدان کا مشہور پہاڑ ہے جس سے بارہ ہزار چشمے بہتے ہیں۔ نہ اندیشہ از کس: نہ کسی کا ڈر ہے۔ چو زلف عروساں: دلہنوں کی زلفوں کی طرح۔ لاجوردی طبق: سبز طباق۔ بیضہ: انڈا۔ شنیدم: میں نے سنا۔ مردے مبارک: بابرکت آدمی۔ بزدیک شاہ آمد: بادشاہ کے پاس آیا۔ حقائق شناسے: حقیقتوں کو پہچاننے والا۔ جہاندیدہ: جس نے دنیا کو دیکھا ہو۔ آفاق گردیدہ: دنیا میں گھومے۔ بخندید: ہنسا۔ قلعہ خرم: مبارک قلعہ۔ گردن کشاں: متکبر۔ دمے چند بودند: چند دن ٹھہرے۔ شاہان دیگر: دوسرے بادشاہ۔ درخت امید: امید کا درخت۔ برخورند: پھل کھانا۔ پدر: باپ۔ روزگارش: زمانہ۔ بکنجے: گوشہ۔ چو نومید: جب تو ناامید ہوا۔ بفضل خدا: خدا کا فضل۔ مرد ہشیار: ہوشیار انسان۔ دنیا خس است: دنیا تنکا ہے۔ ہرمدتے: ہر زمانہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- قزل ارسلان ایک مضبوط قلعہ رکھتا تھا جو الوند پہاڑ سے اپنی گردن اونچی رکھتا تھا۔
- نہ اس کو کسی کا ڈر تھا نہ کسی کی ضرورت اس کا راستہ دلہنوں کی زلفوں کی طرح پیچ در پیچ تھا۔
- باغیچہ ایسا نادر واقع ہوا تھا کہ سبز طباق میں انڈا رکھا نظر آتا تھا۔
- میں نے سنا ہے کہ ایک بابرکت صحبت والا مرد دور داستہ سے بادشاہ کے پاس آیا۔
- حقیقتوں کو پہچاننے والا جہاندیدہ ہنرمند دنیا میں گھومے ہوئے تھا۔
- وہ ہنسا کہ یہ قلعہ مبارک ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ وہ مضبوط ہے۔
- کیا تجھ سے پہلے بادشاہ نہیں رکھتے تھے چند دن ٹھہرے اور چھوڑ کر چلے گئے۔
- کیا تیرے بعد دوسرے بادشاہ نہیں برتیں گے تیری امیدوں کے درخت سے پھل کھائیں گے۔
- باپ کے ملک اور زمانہ کو یاد کر! دل کو فکر کی قید سے آزاد کر۔
- زمانہ نے اس کو اس طرح گوشہ میں بٹھا دیا اس کا ایک پیسہ پر تصرف نہ رہا۔
- جب وہ ہر چیز اور ہر شخص سے ناامید ہوا فقط خدا کی مہربانی پر اس کی امید رہی۔
- ہوشیار انسان کے نزدیک دنیا تنکا ہے کہ ہر زمانہ میں دوسرے کی جگہ ہے۔

نتیجہ حکایت: اس فانی دنیا میں چل چلاؤ لگا ہوا ہے۔ کوئی جنم لے رہا ہے اور کوئی عالم ارواح میں جا رہا ہے۔ بڑے بڑے بادشاہوں کی رخت ہستی کے پرزے موت نے اڑا دیئے ہیں۔ پائیداری اور استحکام و بقاء خدا کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ہے۔ زندگی سے ناامید ہونے کی بجائے اللہ کا دامن تھام کر اپنے سعی و عمل سے اپنی دنیا آپ پیدا کرنی چاہئے۔ اگر اس کا شمار زندوں میں ہوتا ہے۔ وہی لوگ کامران و کامیاب ہیں جو حق کے جادے پر چلتے ہوئے اپنی منزل کو پاتے ہیں۔ کبر و نخوت تجھے زیب نہیں۔ عجز و انکساری اور خلقی فروتنی سے کمزوروں پر رحم کرتے ہوئے ان کی حاجت روائی کر خدا قیامت کے دن تیری حاجت روائی کرے گا۔

حکایت

چنیں گفت شوریدہ در عجم بکسریٰ کہ اے وارث ملک جم
اگر ملک برجم بماندے و بخت ترا چوں میسر شدے تاج و تخت
اگر گنج قاروں بدست آوری نماند مگر آنچہ بخشی بری

مشکل الفاظ کے معنی: شوریدہ: بے باک۔ در عجم: عجم میں۔ کسریٰ: ایران کے بادشاہوں کا لقب۔ وارث ملک جم: جمشید کے ملک کے وارث۔ بخت: نصیبہ۔ چوں میسر شدے: کیسے میسر آیا۔ گنج قاروں: قارون کا خزانہ۔ بدست آوری: تیرے ہاتھ آیا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک بے باک نے عجم میں کسریٰ کو کہا کہ اے جمشید کے ملک کے وارث!
- اگر ملک اور نصیبہ جمشید کا ساتھ دیتا' تاج و تخت تجھے کیسے میسر آتا۔
- اگر قارون کا خزانہ تیرے ہاتھ لگ جائے وہ بھی نہ رہے گا' ہاں جو تو بخشے گا وہ لے جائے گا۔

نتیجہ حکایت: طبیعت میں دنیاوی چیزوں کا لالچ تباہی و بربادی کا باعث ہے کیونکہ یہ چیزیں تجھے تیرے خدا سے غافل کر دیتی ہیں اور تو ہمیشہ روپے پیسے کے بارے میں سوچتا رہتا ہے جس سے اخروی دنیا غارت ہو رہی ہے اس کو بچانا چاہتا ہے تو لوگوں پر رحم و کرم کی بارش کر دے۔ ان کی خوشی حاصل کر کیونکہ دنیا سے یہی اچھے اعمال تیرے ساتھ جائیں گے۔ انہی کے طفیل تیری بخشش ہو گی۔

حکایت

چو الپ ارسلاں جاں بجاں بخش داد پسر تاج شاہی بسر برنہاد
بتربت سپردندش از تاج و گاہ نہ جائے نشستن نہ آماج گاہ
چنیں گفت دیوانہ ہوشیار چو دیدش پسر روز دیگر سوار
زہے ملک و دوراں سر در نشیب پدر رفت و پائے پسر در رکیب
چنین است گر دیدن روزگار سبک سیر بد عہد ناپائدار
چو دیرینہ روزے سر آورد عہد جواں دولتے سر برآرد ز مہد
منہ برجہاں دل کہ بیگانہ ایست چو مطرب کہ ہر روز در خانہ ایست
نہ لائق بود عیش با دلبرے کہ ہر بامدادش بود شوہرے
نکوئی کن امسال چوں دہ تراست کہ سال دگر دیگرے دہ خداست

مشکل الفاظ کے معنی: الپ ارسلاں: قزل ارسلان کے باپ کا نام تھا جو ایک مشہور بادشاہ تھا۔ تربت: قبر۔ تاج و گاہ: تخت و تاج۔ نہ جائے نشستن: نہ بیٹھنے کی جگہ۔ نہ آماج گاہ: نہ ٹہلنے کی جگہ۔ دیدش: دیکھا۔ زہے: کیا ہی خوب۔ پدر رفت: باپ چلا گیا۔ پائے پسر: بیٹے کا پیر۔ در رکیب: رکاب میں۔ روزگار: زمانہ۔ سبک: تیز رفتار۔ بدعہد: جھوٹا۔ ناپائیدار: جس کو استحکام نہ ہو۔ جواں دولتے: دولت والا جوان۔ سربر آرد زمہد: گہوارے سے سر اٹھانا۔ بیگانہ ایست: یہ بیگانہ ہے۔ چو مطرب: گویے کی

طرح۔ نہ لائق بود عیش: زندگی مناسب نہیں ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- جب الپ ارسلان نے جان دینے والے کو جان دی لڑکے نے شاہی تاج سر پر رکھا۔
- تخت اور تاج سے ہٹا کر اس کو قبر کے سپرد کیا نہ بیٹھنے کی جگہ نہ ٹہلنے کی جگہ۔
- ایک ہوشیار دیوانے نے یہ کہا جب اس نے اس کے لڑکے کو دوسرے دن سوار دیکھا۔
- کیا ہی اندھا ملک اور زمانہ ہے باپ چلا گیا اور بیٹے کا پاؤں رکاب میں ہے۔
- زمانہ کی گردش ایسی ہے تیز رفتار' بدعہد اور ناپائیدار ہے۔
- جب بوڑھا اپنا زمانہ ختم کرتا ہے جوان دولت والا گھوارے سے سر اٹھاتا ہے۔
- دنیا سے دل نہ لگا یہ بیگانہ ہے گویئے کی طرح کہ ہر روز ایک گھر میں ہے۔
- ایسے دلبر کے ساتھ زندگی مناسب نہیں ہے کہ ہر صبح کو جس کو ایک شوہر ہو۔
- اس سال نیکی کر جب گاؤں تیرے قبضہ میں ہے کیونکہ دوسرے سال گاؤں کا مالک ہو گا۔

نتیجہ حکایت: اس عارضی دنیا سے دل نہ لگا اور اپنے پیدا کرنے والا خدا سے دل لگا کیونکہ اسی کی عبادت و ریاضت میں جہاں سکون و راحت ملتا ہے۔ وہاں آخروی زندگی بھی سنور جاتی ہے اس کی عبادت کر اس سے پہلے کہ آواز آئے کہ فلاں نہیں رہا۔

حکایت

بزرگے جفا پیشہ در حد غور — گرفتے خر روستائی بزور
خراں زر بار گراں بے علف — بروزے دو مسکیں شدندے تلف
چو منعم کند سفلہ را روزگار — نہد بردل تنگ درویش بار
چو بام بلندش بود خود پرست — کند بول و خاشاک بربام پست
شنیدم کہ بارے بعزم شکار — بروں رفت بیداد گر شہریار
بپایے بدنبال صیدے براند — شبش در گرفت از حشم دور ماند
بہ تنہا ندانست روی در ہے — بینداخت ناکام شب درد ہے
خرے دید پوئندۂ کارگر — توانا و زور آور و باربر
یکے حرد کرد استخوانے بدست — چناں میزدش کاستخواں می شکست
شہنشہ برآشفت و گفت اے جواں — زحد رفت جورت بریں بیزباں
چو زور آوری خودنمائی مکن — برافتادہ زور آزمائی مکن
پسندش نیامد فرمایہ قول — یکے بانگ برپا و شہ زد بہول
گرفتم نہ بیہودہ اینکار پیش — بردچوں ندانی پس کار خویش
بساکس کہ پیش تو معذور نیست — چوں وا بنی از مصلحت دور نیست
ملک را درشت آمد ازوے خطاب — بگفتا بیا تاچہ بنی صواب

کہ پندارم از عقل بیگانہ	نہ مستی ہمانا کہ دیوانہ
بخندید کاے ترک ناداں خموش	مگر حال خضرت نیامد بگوش
نہ دیوانہ خواند کس ادزانہ مست	چرا کشتے ناتواناں شکست
جہاں جوی گفت اے ستمگارہ مرد	چہ دانی کہ خضر آں برائے چہ کرد
دراں بحر مردے جفا پیشہ بود	کہ دلہا از و بحر اندیشہ بود
جزائر ز کردار و پُرخروش	جہانے زدستش چود ریا بجوش
پس آں راز بہر مصالح شکست	کہ سالار ظالم نگیرد بدست
شکستہ متاعے کہ در حرز تست	ازاں بہ کہ دردست دشمن درست
بخندید دہقان روشن ضمیر	کہ پس حق بدست منست اے امیر
نہ از جہل می بشکنم پائے خر	کہ از جور سلطان بیدادگر
خرایں جایگہ لنگ و تیمارکش	ازاں بہ کہ پیش ملک بارکش
توآں را نگوئی کہ کشتی گرفت	کہ چوں تا ابد نام زشتی گرفت
تفوبر چناں ملک و دولت کہ راند	کہ شعت براو تاقیامت بماند

مشکل الفاظ کے معنی: درحد غور: غور کے علاقے میں۔ بزرگے: ایک بزرگ۔ جفاپیشہ: ظالم آدمی۔ گرفتے خر: گدھا پکڑ لیا۔ بے علف: بے گھاس۔ منعم: دولت مند بڑا۔ سفلہ: کمینہ پن۔ روزگار: زمانہ۔ بام بلندش: اٹاری اونچی۔ بول: پیشاب۔ بام پست: نیچی چھت۔ عزم شکار: شکار کے ارادے سے۔ بروں رفت: باہر نکلا۔ صیدے: شکار۔ شبش در گرفت: رات میں پکڑا۔ خرے دید: گدھا دیکھا۔ پوئیدہ: بھاگنے والا۔ کارگر: کام والا مراد کام کا۔ استخواں: ہڈی۔ می شکست: توڑ دینا۔ شہنشہ: بادشاہ۔ برآشفت: بگڑ جانا۔ خودنمائی مکن: نمائش نہ کر۔ فرومایہ: کمزور۔ ہول: خوفناک۔ ندانی: نہیں جانتا۔ درشت: گراں۔ چہ بینی صواب: کیا خوبی دیکھتا ہے۔ عقل بیگانہ: عقل سے بیگانہ۔ بخندید: ہنسا۔ بگوش: کان میں۔ ناتواناں: کمزور۔ اے ستمگار مرد: اے ظالم انسان۔ پُرخروش: نالاں۔ دریا بجوش: دریا کا تلاطم۔ سالار ظالم: ظالم سردار۔ شکستہ متاعے: شکستہ سامان۔ در حرز تست: تیرے قبضے میں۔ روشن ضمیر: اہل دل' حق کی پہچان رکھنے والا۔ جہل: نادانی۔ پائے خر: گدھے کا پاؤں۔ جور سلطان: بادشاہ کا ظلم۔ کشتی گرفت: کشتی پکڑی۔ زشتی گرفت: بدنامی حاصل کی۔ شعت: لعنت۔ جفابرتن خویش: اپنے اوپر ظلم کرنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- غور کے علاقہ میں ایک ظالم بادشاہ تھا' گاؤں والوں کا گدھا زبردستی پکڑ لیتا۔
- بھاری بوجھ میں بے گھاس چرے گدھے ایک دو روز میں بیچارے مرجاتے۔
- جب زمانہ کسی کمینے کو بڑا بنا دیتا ہے تو وہ فقیر کے تنگ دل پر بوجھ ڈالتا ہے۔
- جو کسی خود پرست کی اٹاری اونچی ہوتی ہے تو وہ پیشاب اور کوڑا نیچی چھت پر پھینکتا ہے۔
- میں نے سنا ہے کہ ایک بار شکار کے ارادے سے ظالم بادشاہ باہر نکلا۔
- پے درپے ایک شکار کے پیچھے دوڑا اس کو رات نے آ پکڑا۔ نوکروں سے دور رہ گیا۔
- اکیلا کسی شخص اور راستہ کو نہ پہچان سکا ناکام ہو کر رات کو گاؤں میں ڈیرے ڈال دیئے۔
- اس نے ایک گدھا دیکھا بھاگنے والا ہے' کام کا ہے' تگڑا' طاقت ور اور بوجھ لے جانے والا ہے۔

- ایک کروی ہڈی ہاتھ میں لئے ہوئے اس کو اس طرح مار رہا تھا کہ اس کی ہڈیاں توڑتا تھا۔
- بادشاہ بگڑ گیا اور بولا اے جوان اس بے زبان پر تیرا ظلم حد سے بڑھ گیا۔
- اگر تجھ میں طاقت ہے تو خودنمائی نہ کر کمزور پر زور آزمائی نہ کر۔
- کمزور بات اس کو پسند نہ آئی وہ بادشاہ پر خوفناک آواز سے چیخا۔
- میں نے یہ کام خواہ مخواہ نہیں کیا ہے جب تو نہیں جانتا تو اپنے کام میں لگ۔
- بہت سے آدمی جو تیرے نزدیک معذور نہیں ہیں اگر غور سے دیکھے گا تو مصلحت سے خالی نہیں ہے۔
- اس کی گفتگو بادشاہ پر گراں گزری اس نے کہا تو کیا خوبی دیکھتا ہے بتا۔
- کیونکہ میں سمجھتا ہوں تو عقل سے بیگانہ ہے مست نہیں بلکہ تو دیوانہ ہے۔
- وہ ہنسا کہ اے بے عقل ترک چپ رہ شاید خضر کا حال تیرے کان میں نہیں پڑا۔
- اس کو نہ کوئی دیوانہ کہتا ہے نہ مست اس نے غریبوں کی کشتی کیوں توڑی۔
- بادشاہ نے کہا اے ظالم انسان! تجھے کیا معلوم کہ خضر نے وہ کیوں کہا تھا۔
- اس سمندر میں ایک ظالم انسان تھا جس کی وجہ سے دل فکر کا سمندر تھا۔
- جزیروں کے باشندے اس سے نالاں تھے ایک دنیا اس کے ہاتھ سے دریا کی طرح تلاطم میں تھی۔
- تو اس کو مصلحتوں کی وجہ سے توڑا تھا تاکہ ظالم سردار نہ پکڑ لے۔
- وہ شکستہ سامان جو تیرے قبضے میں ہے اس سے بہتر ہے کہ وہ سالم دشمن تیرے ہاتھ لگے۔
- روشن باطن گاؤں والا ہنسا کہ پھر تو حق میرے ساتھ ہے اے بادشاہ!
- میں نادانی کی وجہ سے گدھے کا پاؤں نہیں توڑ رہا ہوں بلکہ ظالم بادشاہ کے ظلم کے ڈر سے۔
- یہ اس جگہ لنگڑا رنجیدہ گدھا اس سے بہتر ہے کہ بادشاہ کے پاس بوجھ اٹھانے والا ہو۔
- تو اس سے کچھ نہیں کہتا جس نے کشتی پکڑی کہ اس نے قیامت تک کے لئے کیسی بدنامی حاصل کی۔
- ایسے ملک اور حکومت پر تھو ہے جو اس نے چلائی کہ اس پر برائی قیامت تک کے لئے رہی۔

ستمگر جفا برتن خویش کرد — نہ بر زیر دستان درویش کرد
کہ فردا دراں محفل نام و ننگ — بگیرد گریبان و ریشش بچنگ
نہد بار او زار بر گردنش — نیارد سر از عار بر کردنش
گرفتم کہ خر بارش اکنوں کشد — دراں روز بار خرآں چوں کشد
گر انصاف پرسی بد اختر کست — کہ در راحتش رنج دیگر کست
ہمیں پنج روزش تنعم بود — کہ شادیش در رنج مردم بود
اگر برنخیزد بہ آں مردہ دل — کہ خسپند ازد مردم آزردہ دل
شہ ایں جملہ بشنید و چیزے نگفت — بہ بست اسپ و سربر نمدزیں بخفت
ہمہ شب ز بیداری اختر شمرد — ز سودا و اندیشہ خوابش نبرد
چو آواز مرغ سحر گوش کرد — پریشانی شب فراموش کرد
سواراں ہمہ شب یزک تاختند — سحر گہ پے اسپ بشناختند
براں عرصہ بر اسپ دیدند و شاہ — پیادہ دویدند یکسر سپاہ

بخدمت نہادند سر بر زمیں — چو دریا شد از موج لشکر زمیں
بزرگاں نشستند و خواں خواستند — بخوردند و مجلس بیاراستند
چو شور طرب در نہاد آمدش — ز دہقان دو شینہ یاد آمدش
بفرمود و جستند و بستند سخت — بخواری فگندند در پائے تخت
سیہ دل برآہیخت شمشیر تیز — ندانست بیچارہ روئے گریز
شمرد آں دم از زندگی آخرش — بگفت انچہ گردید در خاطرش
نہ بینی کہ چوں کارد برسر بود — قلم راز بانش رواں تر بود
چو دانست کز خصم نتواں گریخت — بنا باکی او تیر ترکش بریخت
سر ناامیدی بر آورد و گفت — شب گور در دہ محالست خفت
زنا مہربانی کہ در دور تست — ہمہ عالم آوازۂ جور تست
نہ من کردم از دست جورت نفیر — کہ خلقے ز خلقے یکے گشتہ گیر
عجب کز منت بر دل آمد درشت — بکش گر توانی ہمہ خلق کشت
وگر سخت آمد نکوہش ز من — بانصاف بیخ نکوہش بکن
ترا چارہ از ظلم بر گشتن است — نہ بیچارۂ بے گنہ کشتن است
چو بیداد کردی توقع مدار — کہ نامت بہ نیکی رود در دیار
ندانم کہ چوں خپدت دیدگاں — نخفتہ ز دہشت ستمدیدگاں
بداں کے ستودہ شود پادشاہ — کہ خلقش ستایند در بارگاہ
چہ سود آفریں برسر انجمن — پس چرخہ نفریں کناں مرد و زن
گرفت ایں سخن شاہ ظالم بگوش — ز سر مستے غفلت آمد بہوش
دراں دہ کہ طالع نمودش بہی — دہی را ببخشید فرماں دہی
بیا موزی از عالماں عقل و خوی — نہ چندانکہ از جاہل عیب جوی
ز دشمن شنو سیرت خود کہ دوست — ہر آنچہ از تو آید بچشمش نکوست
ستایش سرایاں نہ یار تواند — ملامت کناں دوستدار تواند
ترش روی بہتر کند سرزنش — کہ یاران خوش طبع شیریں منش
ازیں بہ نصیحت نگوید کست — وگر عاقلی یک اشارت بست

زیر دستاں: ماتحت۔ ننگ: ذلت۔ بداختر: بُرا نصیب۔ نعم: راحت۔ رنج مردم: لوگوں کی تکلیف۔ بہ بست اسپ: گھوڑا باندھا۔ سربر نمد زیں: زین کے نمدے پر سر رکھا۔ ہمہ شب: ساری رات۔ مرغ سحر: صبح کا پرندہ۔ سواراں ہمہ رات: تمام سوار رات بھر۔ یزک تا ختند: ڈھونڈتے رہنا۔ خوان: دستر خوان۔ خواستند: چاہنا۔ بخور: کھایا۔ طرب: مستی۔ سیہ دل: جلاد۔ بر آہیخت: سونتی۔ خصم: دشمن۔ چودانست: کیا تم کو معلوم ہو۔ محالت خفت: سونا ناممکن ہے۔ دور تست: تیرے دور۔ ہمہ عالم: پوری دنیا۔ تیرا چارہ: تیری تدبیر۔ بے گناہ کشتن است: بے گناہ قتل کرنا ہے۔ چو بیداد: جب تم نے ظلم کیا۔ دیار: ملک۔ دیدگاں: آنکھیں۔ برسر انجمن: لوگوں کے مجمع میں۔ چہ سود آفریں: کیا فائدہ تعریف کا۔ مرد و زن: مرد اور عورت۔ ایں سخن: یہ بات۔ خوی:

عادت، اخلاق۔ طبع شیریں: میٹھی طبیعت۔ اشارت بست: ایک اشارہ کافی ہے۔

- ظالم نے اپنے اوپر ظلم کیا نہ کہ غریب ماتحتوں پر۔
- اس لئے کہ کل کو عزت اور ذلت کی اس محفل میں وہ چنگل سے اس کا گریباں اور داڑھی پکڑے گا۔
- گناہوں کا بوجھ اس کی گردن پر دھرے گا وہ اپنے کئے کی ذلت سے سر نہ اٹھائے گا۔
- اگر تو انصاف سے پوچھے تو بدنصیب وہ شخص ہے کہ اس کے آرام میں دوسرے کو تکلیف ہے۔
- یہی کچھ دن اس کی راحت ہوتے ہیں کیونکہ اس کی خوشی لوگوں کو رنج پہنچانے میں ہوتی ہے۔
- اگر وہ مردہ دل سو کر نہ اٹھے تو بہتر ہے جس کی وجہ سے لوگ آزردہ دل ہو کر سوئیں۔
- بادشاہ نے یہ سب کچھ سنا اور کچھ نہ بولا۔ گھوڑا باندھا اور زین کے نمدے پر سر رکھ کر لیٹ گیا۔
- تمام رات بیداری میں ستارے گنے، پریشانی اور سوچ میں اس کو نیند نہ آئی۔
- جب مرغ سحر کی آواز اس کے کان میں آئی رات کی پریشانی کو بھول گیا۔
- تمام رات سوار ڈھونڈھتے رہے۔ صبح کو انہوں نے گھوڑے کے قدموں کو پہچان لیا۔
- اس میدان میں انہوں نے گھوڑے اور بادشاہ کو دیکھا تمام سپاہی پیدل دوڑ پڑے۔
- انہوں نے تعظیم میں زمین پر سر رکھ دیا۔ لشکر کی یلغار سے زمین سمندر بن گئی۔
- بڑے لوگ بیٹھے اور انہوں نے دسترخواں طلب کیا، کھایا پیا اور محفل آراستہ کیا۔
- جب اس کی طبیعت پر مستی کا جوش آیا اس کو گزشتہ رات کا گاؤں والا واقعہ یاد آیا۔
- اس نے حکم دے دیا وہ دوڑ پڑے اور اس کو مضبوط باندھا ذلت کے ساتھ اس کو تخت کے پائے کے پاس ڈال دیا۔
- جلاد نے تیز تلوار سونتی وہ بیچارہ بھاگنے کا رخ نہ جان سکا۔
- وہ سمجھ گیا کہ اس کی زندگی کا آخری وقت ہے جو کچھ اس کے مزاج میں آیا اس نے کہہ ڈالا۔
- تو نے نہیں دیکھا جب چاقو سر پر رکھا جاتا ہے قلم کی نوک تیز ہو جاتی ہے۔
- جب اس نے سمجھ لیا کہ دشمن سے بھاگ نہیں سکتا اس نے بے باکی سے ترکش کے تیر چلائے۔
- مایوسی کا سر اٹھایا اور کہا قبر میں سونے کی رات کو گاؤں میں سونا ناممکن ہے۔
- اس بے رحمی سے جو تیرے دور میں آئی ہے تمام عالم میں تیرے ظلم کا شہرہ ہے۔
- صرف میں تیرے ہی ظلم کے ہاتھ سے نالاں نہیں ہوں بلکہ تمام مخلوق سے ایک مرا ہوا سمجھ۔
- تعجب ہے کہ صرف میرا کہنا ہی تجھے گراں گزرا اگر مار سکتا ہے تو سب کو مار ڈال۔
- اگر میری بدگوئی تجھے گراں گزری ہے تو انصاف سے کام لے کر بدگوئی کی جڑ کو ختم کر دے۔
- تیری تدبیر ظلم چھوڑ دینا ہے نہ کہ ایک بیچارے بے گناہ کو قتل کرنا ہے۔
- جب تو نے ظلم کیا ہے تو توقع نہ رکھ کہ تیرا نام ملکوں میں نیکی سے پھیلے گا۔
- میں نہیں سمجھتا تیری آنکھیں کیسے سوتی ہیں جو تیرے ہاتھ کے ستائے ہوئے نہیں سوتے ہیں۔
- سمجھ لے اسی طرح بادشاہ قابل تعریف کب ہو سکتا ہے کہ لوگ دربار میں اس کی تعریف کریں۔
- لوگوں کے مجمع میں تعریف کا کیا فائدہ جب مرد و عورت پیٹھ پیچھے ملامت کریں۔
- یہ بات ظالم بادشاہ کے کان میں پڑی غفلت کی سرمستی سے ہوش میں آگیا۔
- جس گاؤں میں اس کے نصیبہ نے بہتری دکھائی وہاں کی سرداری اس گاؤں والوں کو دے دی۔
- تو عقل و اخلاق عالموں سے سیکھتا ہے لیکن اس قدر نہیں جس قدر عیب جو جاہل ہے۔

- اپنے حالات دشمن سے سنو اس لئے کہ دوست تو جو کچھ تم سے ہوتا ہے اس کی آنکھ کو بھلا لگتا ہے۔
- تعریف کرنے والے تیرے دوست نہیں ہیں، ملامت کرنے والے تیرے دوست ہیں۔
- بدمزاج بہتر سرزنش کرتا ہے نہ کہ خوش مزاج میٹھی طبیعت والا دوست!
- تجھے اس سے بہتر کوئی نصیحت نہ کرے گا اور اگر تو سمجھ دار ہے تو ایک اشارہ کافی ہے۔

نتیجہ حکایت: جب جان کے لالے پڑ جائیں تو انسان اپنی جان کی فکر میں خطرات سے کھیل جانا اپنا فرض اولین سمجھتا ہے۔ دشمن کو چھوڑ دینا درحقیقت اپنے کو موت کے منہ میں دھکیلنے کے مترادف ہے۔ لوگ ظالم کے منہ پر تعریف کرتے ہیں، بعد میں ملامت و طعن کرتے ہیں۔

حکایت

چو دور خلافت بماموں رسید — یکے ماہ پیکر کنیزک خرید
بچہر آفتابے بتن گلنے — بعقل خردمند بازی کنے
بخون عزیزاں فرو بردہ چنگ — سر انگشتہا کردہ عناب رنگ
بر ابروئے عابد فریبش خضاب — چو قوس قزح بود بر آفتاب
شب خلوت آں لعبت حور زاد — مگر تن در آغوش ماموں نداد
گرفت آتش خشم دروے عظیم — سرش خواست کردن چو جو زاد و نیم
بگفتا سراینک بشمشیر تیز — بینداز و بامن مکن خفت و خیز
بگفت از کہ بر دل گزند آمدت — چہ خصلت زمن ناپسند آمدت
بگفت ار کشی در شگافی سرم — ز بوئے دہانت برنج اندرم
کشد تیر پیکار و تیغ ستم — بیکبار و بوئے دہاں دمبدم
شنید ایں سخن سرور نیک بخت — بشورید و برخود بہ پیچید سخت
دلنگرچہ در حال از و رنجہ شد — دوا کرد و خوشبوی چوں غنچہ شد
پری چہرہ را ہمنشیں کرد و دوست — کہ ایں عیب من گفت یار من اوست
بنزد من آں کس نکو خواہ تست — کہ گوید فلاں خار در راہ تست
بگمراہ رفتن نکو میروی — جفائے تمامست وجور قوی
ہر آنکہ کہ عیبت نگویند پیش — ہنر دانی از جاہلی عیب خویش
بگو شہد شیریں شکر فائقست — کسے را کہ سقمونیا لائقست
چہ خوش گفت یکروز دار و فروش — شفا بایدت داروئے تلخ نوش
بپر ویزن معرفت بیختہ — بشہد عبادت بر آمیختہ

مشکل الفاظ کے معنی: ماموں: مشہور عباسی خلیفہ ہارون الرشید۔ یکے ماہ: ایک چاند۔ کنیزک: لونڈی۔ بچہرے آفتابے: سورج جیسا چہرہ۔ بخون عزیزاں: عاشقوں کے خون میں۔ عناب رنگ: عنابی رنگ۔ سر انگشتہا کردہ: انگلیوں کے سروں کو۔ ابروئے: آنکھوں کے پپوٹے والا بال۔ خضاب: رنگ دینا مراد نیل۔ قوس قزح: آفتاب پر دھنک کمان جو اکثر بارش کے بعد نظر

آتی ہے۔ شب خلوت: تنہائی کی رات۔ آتش خشم: غصہ کی آگ۔ خفت: سونا۔ خیز: اٹھ۔ چہ خصلت: کون سی عادت۔ ناپسند آید: ناپسند آتی ہے۔ شگاں سرم: سر کو پھاڑ دے۔ بوئے دہانت: تیرے منہ کی بدبو۔ برنج اندرم: مجھے تکلیف۔ تیغ ستم: ستم کی تلوار۔ دہاں: منہ۔ شنید: سنا۔ یار من اوست: یہ میرا دوست ہے۔ نکو خواہ تست: تیرا خیرخواہ وہ ہے۔ خار در راہ تست: راستہ میں کانٹا ہے۔ وجور قوی: پورا ستم۔ آمیختہ: ملی ہوئی ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- جب مامون کا دور خلافت آیا تو ایک چاند جیسے جسم والی لونڈی خریدی۔
- چہرہ کے اعتبار سے آفتاب جسم کے لحاظ سے پھولوں کی شاخ، عقلمند کی عقل سے کھیلنے والی۔
- عاشقوں کے خون سے چنگل ڈبوئے ہوئے انگلیوں کے سروں کو عنابی بنائے ہوئے۔
- اس کی عابد فریب ابرو پر نیل ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ آفتاب پر دھنک کمان۔
- خلوت کی رات میں حور کی نسل کی گڑیا نے البتہ اپنے آپ کو مامون کی بغل کے سپرد نہ کیا۔
- غصہ کی بہت بڑی آگ اس میں بھڑک اٹھی اس نے اس کے سر کو جوزا کی طرح دو ٹکڑے کر دینا چاہا۔
- وہ بولی یہ سر موجود ہے اس کو تیز تلوار سے اتار پھینک اور میرے ساتھ سونا اور نشست برخاست نہ کر۔
- اس نے کہا کس سے تیرے دل کو تکلیف پہنچی ہے، میری کون سی عادت ناپسند آئی ہے۔
- وہ بولی اگر تو مجھے مار ڈالے اور میرے سر کو پھاڑ دے تیرے منہ کی بدبو سے مجھے تکلیف ہے۔
- جنگ کا تیر اور ستم کی تلوار مار ڈالتی ہے یکبارگی اور منہ کی بدبو پے در پے۔
- نیک بخت بادشاہ نے یہ بات سنی تو پریشان ہو گیا اور اپنے اوپر سخت پیچ و تاب کھانے لگا۔
- اگرچہ فی الحال اس کا دل اس سے رنجیدہ ہوا دوا اور خوشبو لگائی تو غنچہ جیسا ہو گیا۔
- اس نے پری چہرہ کو ہم نشین اور دوست بنالیا کہ اس نے میرا عیب بتا دیا کہ یہ میرا دوست ہے۔
- میرے نزدیک تیرا خیرخواہ وہ ہے جو بتا دے کہ تیرے راستے میں فلاں کانٹا ہے۔
- غلط راستے چلنے پر یہ کہنا کہ تو ٹھیک جا رہا ہے پورا ستم اور بہت بڑا ظلم ہے۔
- جب کہ تیرا عیب سامنے نہ بتائیں تو نادانی سے اپنے عیب کو ہنر سمجھے گا۔
- مت کہہ شہد شیریں ہے اور شکر سب سے بڑھ کر ہے اس شخص سے جو سقمونیا کے لائق ہے۔
- ایک روز ایک دارو فروش نے کیا اچھی بات کہی اگر تجھے شفا چاہئے تو کڑوی دوا پی۔
- جو معرفت کی چھلنی میں چھنی ہوئی ہو اور عبادت کے شہد میں ملی ہوئی ہے۔

نتیجہ حکایت: صاف ستھرے لباس کو زیب تن کرنا اور خوشبو لگانا سنت رسول ﷺ ہے۔ خوشبو جہاں دل و دماغ کو معطر کرتی ہے وہاں جذبات میں خرابی بھی لاتی ہے۔ بدبودار چیزوں سے انسان کا نفرت کرنا ایک فطری سا امر ہے۔ عیش و عشرت اور عشوہ سازی میں خوشبو کا خیال رکھنا اور بھی ضروری ہوتا ہے جو لوگ ایسا کرتے ہیں کہ وہ لطف و محبت سے استفادہ کرتے ہیں، ناک بھنوں اسی سے چڑھایا جائے گا جس سے بدبو آئے گی۔

حکایت

شنیدم کہ از نیک مردے فقیر — دل آزردہ شد پادشاہے کبیر

مگر بر زبانش حقے رفتہ بود — ز گردن کشی بروے آشفتہ بود

بزنداں فرستادش از بارگاه — کہ زور آزمایست بازوئے شاہ
زیاراں یکے گفتش اندر نہفت — مصالح بنود ایں سخن گفت، گفت
رسانیدن امر حق طاعتست — ز زنداں نترسم کہ یک ساعتست
ہماں دم کہ در خفیہ ایں راز رفت — حکایت بگوش ملک باز رفت
بخندید کو ظن بیہودہ بُرد — نداند کہ خواہد دراں حبس مُرد
غلامے بدرویش برد ایں پیام — بگفتا بخسرو بگو اے غلام
کہ دنیا ہمیں ساعتے بیش نیست — غم و خرمی پیش درویش نیست
نہ گر دستگیری کنی خرمم — نہ گر سر بری در دل آید غمم
ترا گر سپاہست و فرمان و گنج — مرا گر عیالست و حرمان و رنج
بدروازۂ مرگ چوں در شویم — بیک ہفتہ باہم برابر شویم
منہ دل بریں دولت پنج روز — تن خویشتن را بآتش مسوز
نہ پیش از تو بیش از تو اندوختند — بہ بیداد کردن جہاں سوختند
چناں زی کہ ذکرت بتحسیں کنند — چو مُردی نہ بر گور نفریں کنند
نباید برسم بد آئیں نہاد — کہ گویند لعنت براں کیں نہاد
دگر سربرآید خداوند زور — نہ زیرش کند عاقبت خاک گور
بفرمود دلتنگ روی از جفا — کہ بیروں کنندش زباں از قفا
چنیں گفت مرد حقائق شناس — ازیں ہم کہ گفتی ندارم ہراس
من از بیزبانی ندارم غمے — کہ دانم کہ ناگفتہ داند ہمے
اگر بے نوائی برم و رستم — گرم عاقبت خیر باشد چہ غم
عروسی بود نوبت ماتمت — گرت نیک روزی بود خاتمت

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ از نیک مرد فقیر: نیک فقیر آدمی سے۔ بادشاہ کبیر: ایک بڑا بادشاہ۔ حقے رفتہ بود: حق بات کا آ جانا۔ گردن کشی: تکبر۔ بروے آشفتہ بود: بگڑ گیا۔ بزنداں: قید خانہ میں۔ بازوئے شاہ: بادشاہ کا بازو۔ زیاراں یکے: یاروں میں سے ایک۔ گفتش اندر نہفت: چپکے سے بات کرنا۔ مصالح بنود: مناسب نہیں ہے۔ طاعتست: عبادت ہے۔ یک ساعتست: تھوڑی دیر۔ در خفیہ ایں را رفت: راز کی بات چپکے سے کہنا۔ حکایت: قصہ۔ خندید: ہنسا۔ ظن بیہودہ: بیہودہ خیال۔ حبس: جیل خانہ۔ ایں پیام: یہ پیغام۔ خسرو: بادشاہ۔ ساعتے بیش: تھوڑی دیر سے زیادہ۔ خرمی: خوشی۔ سپاست: لشکر۔ گنج: خزانہ۔ عیالست: بال بچے۔ حرمان: محرومی۔ رنج: غم۔ دروازۂ مرگ: مرنے کا دروازہ۔ تن خویشتن: اپنا جسم۔ بآتش سوز: آگ میں نہ جلا۔ اندوختہ: جمع کرنا۔ جہاں سوخت: دنیا کو جلانا۔ برسم بد آئیں: بُری رسموں کا قانون۔ لعنت براں: اس پر پھٹکار۔ سربرآید: غالب آجانا۔ خاک گور: قبر کی مٹی۔ قفا: گدھی۔ حقائق شناس: حقیقتوں کو جاننے والا۔ ندارم غمے: غم نہیں ہے۔ عروسی: شادی۔

حکایت کا ترجمہ:

✪ میں نے سنا ہے کہ ایک نیک مرد فقیر سے ایک بڑا بادشاہ دل آزردہ ہو گیا۔

- شاید اس کی زباں پر کوئی حق بات آ گئی ہو۔ وہ تکبر کی وجہ سے اس سے ناراض ہو گیا ہو۔
- اس کو دربار سے قید خانہ میں روانہ کر دیا۔ اس لئے کہ بادشاہ کا بازو قوی ہوتا ہے۔
- دوستوں میں سے کسی نے ایک سے چپکے سے کہا یہ بات کہنی مناسب نہ تھی اس نے کہا۔
- سچی بات کہہ دینا عبادت ہے۔ میں قید خانہ سے نہیں ڈرتا کیونکہ تھوڑی دیر کے لئے ہے۔
- اس وقت جبکہ یہ راز کی بات چپکے سے ہوئی۔ خبر بادشاہ کے کان میں پڑ گئی۔
- وہ ہنسا کہ یہ اس کا بیہودہ خیال ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ جیل خانہ میں مرے گا۔
- ایک غلام یہ پیام درویش کے پاس لے گیا وہ بولا اے غلام بادشاہ سے کہہ دے۔
- کہ دنیا ہی تھوڑی دیر سے زیادہ نہیں ہے غم اور خوشی درویش کے نزدیک کچھ نہیں۔
- اگر تو دستگیری کرے تو میں خوش نہیں ہوں۔ اگر تو سر قلم کرے تو میرے دل میں غم نہ آئے گا۔
- تیرے پاس اگر لشکر حکم اور خزانہ ہے میرے پاس اگر بال بچے اور محرومی و غم ہے۔
- جب ہم موت کے دروازے میں داخل ہوں گے ایک ہفتہ میں برابر ہو جائیں گے۔
- اس چند روزہ دولت سے دل نہ لگا' اپنا جسم آگ میں نہ جلا۔
- تجھ سے پہلے لوگوں نے تجھ سے زیادہ جمع نہ کیا انہوں نے ظلم کر کے جہان کو جلا دیا۔
- اس طرح زندگی بسر کر کہ تیرا ذکر بھلائی سے کریں۔ جب تو مرے تو قبر پر لعنت نہ کریں۔
- بری رسموں کا قانون نہ بنانا چاہئے کہ لوگ کہیں خدا کی اس پر پھٹکار جس نے یہ بنایا۔
- اور اگر کوئی طاقت والا غالب آ جائے کیا انجام کار قبر کی مٹی اس کو زیر نہیں کرتی ہے۔
- ظالم نے از روی جفا حکم دیا کہ اس کی زبان گدی سے نکال باہر کریں۔
- حقیقتوں کو جاننے والے اس انسان نے یہ کہا جو تو نے حکم دیا اس سے بھی مجھے خوف نہیں۔
- مجھے اپنے بے زبان ہو جانے کا کوئی غم نہیں ہے اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ برا کہا ہوا بھی جان جاتا ہے۔
- مجھے بے نوائی برداشت کرنی پڑے خواہ ظلم ہو اگر انجام خیر ہو جائے تو کیا غم!
- تیرا ماتم کا وقت بھی شادی ہے اگر تجھے بستر خاتمہ میسر آ جائے۔

نتیجہ حکایت: زندگی تو ایک فانی چیز ہے یعنی اس کی اہمیت وقعت کو ایک دن خاتمہ ہو ہی جاتا ہے تو پھر اس سے لگاوٹ کیسی؟ دعا یہ کرنی چاہئے کہ انسان کا انجام خیر ہو اور قول ایمان کے ساتھ ہو۔ خاتمہ ایمان سے ہو تو سمجھو کہ دنیا جہان کی عظمتیں اور رفعتیں میسر آ گئی ہیں۔

حکایت

یکے مشت زن بخت روزی نداشت	نہ اسباب شامش مہیا نہ چاشت
زجور شکم گل کشیدے پشت	کہ روزی محالست. خوردن بمشت
مدام از پریشانیئے روزگار	دلش محنت آلود و تن سوگوار
گہش جنگ با عالم خیرہ کش	گہ از بخت شوریدہ رویش ترش
گہ از دیدن عیش شیرین خلق	فرومی شدے آب تلخش بحلق
گہ از کار آشفتہ بگریستے	کہ کس دید ازیں صعب تر زیستے

کساں شہد نوشند مرغ و برہ   مرا روئے ناں می نہ بیند ترہ
گر انصاف پرسی نہ نیکوست ایں   برہنہ من و گربہ را پوستیں
دریغ از فلک شیوهٔ ساختے   کہ گنجے بدست من انداختے
مگر روزگارے ہوس راندے   زخود گرد محنت بیفشاندے
شنیدم کہ روزے زمینے بکافت   عظام زنخدان بوسیدہ یافت
بخاک اندرش عقد بگسیختہ   گہر ہائے دنداں فرو ریختہ
دہاں بیزباں پند می گفت و راز   کہ اے خواجہ باب مرادی بساز
نہ اینست حال دہن زیر گل   شکر خوردہ انگار یا خون دل
غم از گردش روزگاراں مدار   کہ بے جا بگردد بسے روزگار
ہماں لحظہ کیں خاطرش روی داد   غم از خاطرش رخت یکسو نہاد
کہ اے نفس بے رای و تدبیر و ہش   بکش بار تیمار و خود را مکش
اگر بندهٔ بار برسر برد   دگر سر باوج فلک بربرد
دراں دم کہ حالش دگرگوں شود   بمرگ از سرش ہر دو بیروں شود
غم و شادمانی نماند و لیک   جزائے عمل ماند و نام نیک
کرم پائے دارد نہ دیہیم و تخت   بدہ کز تو ایں ماند اے نیک بخت
مکن تکیہ بر ملک و جاہ و حشم   کہ پیش از تو بود است و بعد از تو ہم
زر افشاں چو دنیا بخواہی گذاشت   کہ سعدی در افشاند گر زر نداشت

مشکل الفاظ کے معنی: یکے مشت زن: ایک پہلوان۔ بخت روزی نداشت: مقدر میں رزق نہ تھا۔ جور شکم: پیٹ کا ظلم۔ گل: مٹی۔ خوردن: کھانا۔ پریشانئے روزگار: زمانے کی پریشانی۔ دلش محنت آلود: دل مشقت میں تھا۔ تن سوگوار: جسم افسردگی میں۔ بخت شوریدہ: پریشان نصیب۔ آب تلخش: کڑوا پانی۔ آشفتہ: بگڑ جانا۔ بگریے: رونا دھونا۔ برہ: حلوان۔ نہ بیند ترہ: ساگ کا منہ نہ دیکھا۔ برہنہ: ننگا۔ پوستین: کھال۔ گنجے: خزانہ۔ روزگار: زمانہ۔ زنخدان: ٹھوڑی۔ گہرہائے دنداں: دانتوں کے موتی۔ فرو ریختہ: گرتے ہوئے۔ بے مرادی: محرومی۔ نہ انیست حال دہن: کیا منہ کا یہ حال نہیں ہے۔ باوج فلک: آسمان کی بلندی۔ شادمانی: خوشی۔ حشم: مرتبے۔ دنیا بخواہی گذاشت: دنیا کو چھوڑ ہی دے گا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک پہلوان کے مقدر میں روزی نہ تھی نہ اس کے لئے شام کا سامان مہیا تھا نہ صبح کا۔
- پیٹ کے ظلم سے کمر پر مٹی ڈھوتا اس لئے کہ پہلوانی کے ذریعے روزی کمانا ناممکن تھا۔
- زمانہ کی پریشانی سے ہمیشہ اس کا دل مشقت میں تھا اور جسم رنجیدہ رہتا تھا۔
- کبھی اس کی جنگ بیباکی سے قتل کرنے والے زمانہ سے ہوتی کبھی پریشان نصیبہ کی وجہ سے اس کا منہ بنا ہوتا۔
- کبھی لوگوں کے شیریں عیش کو دیکھنے سے اس کے گلے سے پانی کڑوا اترتا۔
- کبھی اپنے بگڑے کاموں سے روتا کہ اس نے اس سے زیادہ سخت زندگی دیکھی ہے۔
- اگر تو انصاف سے پوچھے تو یہ بات اچھی نہیں ہے کہ میں تو ننگا اور بلی کے لئے پوستین ہے۔

- ہائے اگر آسمان کوئی ایسا راستہ بتا دیتا کہ کوئی خزانہ میرے ہاتھ میں ڈال دیتا۔
- شاید کچھ دن میں دل کی حسرت نکال لیتا۔ اپنے سے محنت کی گرد جھاڑ لیتا۔
- میں نے سنا ہے کہ اس نے ایک دن میں زمین کھودی اس میں سے ٹھوڑی کی بوسیدہ ہڈیاں ملیں۔
- اس کا ہار مٹی میں ٹوٹا ہوا ہے' دانتوں کے موتی گرے ہوئے۔
- بے زبان منہ نصیحت اور راز کی بات، کہہ رہا تھا کہ اے خواجہ محرومی سے موافقت کر۔
- مٹی کے نیچے منہ کا کیا یہ حال نہیں ہے۔ شکر کھائے ہوئے سمجھ یا خون دل پیئے ہوئے۔
- زمانہ کی گردش کا غم نہ کر اس لئے کہ بسا اوقات زمانہ بے جا بھی گردش میں رہتا ہے۔
- اسی وقت جب اس کے دل میں آیا غم نے اس کی طبیعت سے اپنا سامان ایک طرف رکھ دیا۔
- کہ اے بے رائے اور بے تدبیر اور بے ہوش نفس غم کا بوجھ برداشت کر اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کر۔
- خواہ انسان سر پر بوجھ اٹھائے خواہ آسمان کی بلندی پر سر لے جائے۔
- جس وقت اس کا حال دگرگوں ہو گا' موت کی وجہ سے دونوں چیزیں اس کے سر سے نکل جائیں گی۔
- غم اور خوشی باقی نہیں رہتی ہاں عمل کا بدلہ اور نیک نام رہتا ہے۔
- بخشش باقی رہتی ہے نہ کہ تاج و تخت دے تاکہ تجھ سے یہ باقی رہے اے نیک بخت!
- حکومت اور مرتبے اور لشکر پر بھروسہ نہ کر اس لئے یہ چیزیں تو تجھ سے پہلے بھی تھیں اور تیرے بعد بھی رہے گی۔
- سونا نچھاور کر دے جب تو دنیا چھوڑے گا ہی اس لئے کہ سعدی موتی نچھاور کرتا ہے اور وہ سونا نہیں رکھتا ہے۔

نتیجہ حکایت: جب موت نے ہڑپ کر لینا ہے تو پھر غم اور خوشی کے کیا معنی۔ یہ تصور صرف فقراء کے ہاں اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ موجود رہتا ہے۔ دنیاوی لوگ مادی چیزوں کے پیچھے اپنا سب کچھ تباہ کر لیتے ہیں یعنی ایمان سے جاتے رہتے ہیں۔ اے حضرت انسان! اپنے دل کو پریشان نہ کر کیونکہ موت کے نگاہ میں امیر غریب' حاکم محکوم اور آقا غلام سب برابر ہیں۔ وہ نہ صرف جسمانی خوبصورتی کے خاتمے کا باعث ہے بلکہ ہڈیوں کو بوسیدہ کر دیتی ہے۔ ہاں ایک چیز دائمی حیثیت میں رہتی ہے وہ ہے دل یعنی یاد خداوندی کا مصروف رہنا۔ اسی ایمانی قوت سے موت ڈرتی ہے اسی محبت خداوندی کو بقاء کا نام دیا جاتا ہے ؎

بقاء کو جو دیکھا فنا ہو گئی وہ
قضا تھی شکار قضا ہو گئی وہ

حکایت

حکایت کنند از جفا گسترے — کہ فرماندہی داشت بر کشورے
در ایام او روز مردم چو شام — شب از بیم او خواب مردم حرام
ہمہ روز نیکاں از و در بلا — بشب دست پاکاں ازد بر دعا
گروہے بر شیخ آں روزگار — ز دست ستمگر گر ستند زار
کہ اے پیر دانائے فرخندہ رای — بگو ایں جواں را بترس از خدای
بگفتا دریغ آیدم نام دوست — کہ ہر کس نہ در خورد پیغام اوست
کسے را کہ بینی ز حق بر کراں — منہ بادے اے خواجہ حق درمیاں

حقت گفتم اے خسرو نیک رای — تواں گفت حق پیش مرد خدای
بر مرد ناداں نریزم علوم — کہ ضائع کنم تخم در شورہ بوم
خو دروے نگیرد عدو دانذم — برنجد بجان و برنجاندم
ترا عادت اے پادشہ حق رویست — دل مرد حق گوی ازینجا قویست
نگیں خصلتے دارد اے نیک بخت — کہ در موم گیرد نہ در سنگ سخت
عجب نیست گر ظالم از من بجاں — برنجد کہ وز دست دمن پاسباں
تو ہم پاسبانی بانصاف و داد — کہ حفظ خدا پاسبان تو باد
ترا نیست منت ز روئے قیاس — خداوند، را فضل و من و سپاس
کہ درکار خیرت بخدمت بداشت — نہ چوں دیگرانت معطل گذاشت
ہمہ کس بمیدان کوشش دراند — ولے گوئے بخشش نہ ہرکس برند
تو حاصل نہ کردی بکوشش بہشت — خدا در تو خوئے بہشتی سرشت
دلت روشن و وقت مجموع باد — قدم ثابت و پایہ مرفوع باد
حیاتت خوش و رفتت برصواب — عبادت قبول و دعا مستجاب

مشکل الفاظ کے معنی: حکایت: قصہ۔ جفا: ظلم۔ کشورے: ملک۔ در ایام: اس کے زمانے میں۔ مردم: لوگ۔ چوشام: شام کی طرح۔ شب از بیم: خوف کی رات۔ خواب مردم: لوگوں کی نیند۔ ہمہ روز: تمام دن۔ نیکاں: نیک لوگ۔ در بلا: مصیبت میں۔ دست پاکاں: نیک لوگوں کا ہاتھ۔ گروہے: جماعت۔ روزگار: زمانہ۔ بترس از خدا ای: خدا سے ڈر۔ دریغ: افسوس، رکنا۔ پیغام اوست: اس کا پیغام۔ حقت گفتم: صحیح کہا۔ خسرو: بادشاہ۔ نریزم علوم: علوم نہیں بکھیرتا ہوں۔ عدو: دشمن۔ پادشہ: بادشاہ۔ مرد حق: حق گو۔ خصلتے: خاصیت۔ عجب نیست: تعجب نہیں۔ دزد: چور۔ سپاس: شکر۔ ولے: لیکن۔ دعا مستجاب: دعا قبول ہونا۔

حکایت کا ترجمہ:

- لوگ ایک ظالم کا قصہ بتاتے ہیں کہ وہ ایک ملک پر حکومت کرتا تھا۔
- اس کے زمانہ میں لوگوں کا دن شام کی طرح تھا' رات کو اس کے خوف سے لوگوں کی نیند حرام تھی۔
- تمام دن نیک لوگ اس کی وجہ سے مصیبت میں رات کو پاک لوگوں کے ہاتھ اس کے لئے بددعا کرتے۔
- ایک جماعت اس دور کے ایک بزرگ کے پاس جاکر ظالم کے ہاتھ سے زار زار رونے لگی۔
- اے عقلمند' مبارک' تدبیر والے بزرگ اس جوان سے کہہ دے کہ وہ خدا سے ڈرے۔
- اس نے کہا اس کے سامنے خدا کا نام لینے سے میں رکتا ہوں اس لئے کہ ہر شخص اس کے پیغام کے لائق نہیں ہے۔
- جب تو کسی کو حق سے منحرف دیکھے تو اے صاحب اس کے معاملہ میں خدا کو بیچ میں نہ لا۔
- اے نیک رائے بادشاہ میں نے تجھ سے صحیح کہا مرد خدا کے سامنے ہی حق بات کہی جاسکتی ہے۔
- بیوقوف آدمی کے سامنے میں علوم نہیں بکھیرتا ہوں کہ میں شوریلی زمین میں بیج ضائع کروں۔
- جب وہ بات اس میں اثر نہ کرے گی مجھے دشمن سمجھے گا دل سے رنجیدہ ہوگا اور مجھے بھی رنجیدہ کرے گا۔
- اے بادشاہ تجھے تو حق پر چلنے کی عادت ہے اسی وجہ سے حق گو انسان کا دل قوی ہے۔

- اے نیک بخت تگ کے نقوش کی یہ خاصیت ہے کہ وہ موم میں اثر کرتا ہے نہ کہ سخت پتھر میں۔
- کوئی تعجب نہیں ہے اگر ظالم مجھ سے دل سے رنجیدہ ہو کیونکہ وہ چور اور میں نگہبان ہوں۔
- تو بھی انصاف اور عطا کے ذریعہ محافظ ہے۔ خدا کرے اللہ کی حفاظت تیری نگہبان رہے۔
- از روئے قیاس تیرا احسان نہیں ہے مہربانی اور احسان اور شکر خدا کے لئے ہے۔
- اس لئے کہ اسی نے تجھے کارِ خیر کی خدمت کے لئے مقرر کیا ہے۔ دوسروں کی طرح تجھے بیکار نہیں بنایا۔
- سب انسان کوشش کے میدان میں ہیں لیکن بخشش کی بازی ہر شخص نہیں جیتا ہے۔
- تو نے اپنی کوشش سے بہشت حاصل نہیں کی خدا نے تیرے اندر بہشت والوں کی عادات پیدا کر دی گئی ہے۔
- خدا کرے تیرا دل روشن رہے اور تجھے دل جمعی حاصل رہے تو ثابت قدم رہے اور تیرا مرتبہ بلند ہو۔
- تیری زندگی اچھی رہی، تیرا چلن ٹھیک رہے بندگی قبول ہو اور دعا منظور ہو۔

نتیجہ حکایت: حق بات کہنے اور سننے میں فلاح اخروی کا راز پوشیدہ ہے جو حق گو ہیں۔ مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیتے۔ علم کی روشنی پھیلاتے ہیں۔ توحید اور رسالت محمدی ﷺ کی شمع کو روشن کرتے ہیں وہی کامیاب انسان ہیں۔ ان کی عادات عالیہ میں بہشتی لوگوں کی خوبو ہوتی ہے ان کے اخلاق عالیہ ان کو جنت میں بلند درجات سے نوازیں گے۔ اے انسان تو بھی شمع توحید سے اپنا دل روشن کر اور دل جمعی ہے خدا کی ریاضت و عبادت میں محو رہ۔ ثابت قدمی سے جفائے دنیا کا مقابلہ کر تاکہ تیرا مرتبہ بلند ہو، زندگی اچھی رہے، تیرا چلن ٹھیک رہے۔ اللہ کے حضور تیری دعاؤں کی پُر تاثیریت قائم و دائم رہے۔ بندگی قبول ہو اور دعا درجہ قبولیت سے سرفراز ہو کر تیری نجات کا ذریعہ بن سکے۔ بخشش کر تاکہ قیامت کے دن تجھے بھی بخشش کا حق دار تصور کیا جائے۔

گفتار

همی تا برآید بتدبیر کار
مدارائے دشمن بہ از کارزار

چو نتواں عدو را بقوت شکست
بہ نعمت بباید در فتنہ بست

گر اندیشہ داری ز دشمن گزند
بتعویذ احساں ز بانش بہ بند

عدو را بجائے خسک زر بریز
کہ احساں کند کند دندان تیز

بتدبیر شاید جہاں خورد و لوس
چو دستے نشاید گزیدن ببوس

بتدبیر رسم در آید بہ بند
کہ اسفند یارش نہ جست از کمند

عدو را بفرصت تواں کند پوست
پس او را مراعت چناں کن کہ دوست

حذر کن ز پیکار کمتر کسے
کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسے

مزن ناتوانی برابر و گرہ
کہ دشمن اگرچہ زبوں دوست بہ

بود دشمنش تازہ و دوست ریش
کسے کش بود دشمن از دوست بیش

مزن باسپاہے ز خود بیشتر
کہ نتواں زد انگشت با نیشتر

دگر ز و توانا تری در نبرد
نہ مردیست بر ناتواں زوز کرد

اگر پیل زوری دگر شیر چنگ
بنزدیک من صلح بہتر کہ جنگ

چو دست از ہمہ حیلتے در گست
حلالست بردن بشمشیر دست

اگر صلح خواہد عدو سر مپیچ   وگر جنگ جوید عناں بر مپیچ
کہ گروے بہ بند و در کارزار   ترا قدر و ہیبت شود یک ہزار
در او پائے جنگ آورد در رکاب   نخواہد بحشر از تو داور حساب
توہم جنگ را باش چوں فتنہ خاست   کہ بر کینہ ور مہربانی خطاست
چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی   فزوں گردد ش کبر و گردن کشی
چو دشمن درآمد بعجز از درت   بدر کن ز دل کین و خشم از سرت
چو زنہار خواہد کرم پیشہ کن   ببخشای و از مکرش اندیشہ کن
ز تدبیر پیر کہن بر مگرد   کہ کار آزمودہ بود سال خورد
در آرند بنیاد روئیں ز پائے   جواناں بہ شمشیر و پیراں برائے
بیندیش در قلب ہیجا مفر   چہ دانی کزآن کہ باشد ظفر
چو بینی کہ لشکر ز ہم دست داد   بہ تنہا مدہ جان شیریں بباد
اگر برکناری برفتن بکوش   و گر درمیاں لبس دشمن بپوش
وگر خود ہزاری و دشمن دویست   چو شب شددر اقلیم دشمن مایست
شب تیرہ پنجہ سوار از کمیں   چوپانصد بشوکت بدرد زمیں
چو خواہی بریدن بشب راہہا   حذر کن نخست از کمیں گاہہا
میان دو لشکر چو یک روزہ راند   سر پنجہ زور مندش نماند
تو آسودہ بر لشکر ماندہ زن   کہ ناداں ستم کرد بر خویشتن
چو دشمن شکستی میفگن علم   کہ بازش نباید جراحت بہم
بسے در قفائے ہزیمت مراں   نباید کہ دور افتی از یاوراں
ہوا بینی از گرد ہیجا چو میغ   بگیرند گردت بزوبین و تیغ
بدنبال غارت نراند سپاہ   کہ خالی بماند پس پشت شاہ
سپہ را نگہبانئے شہر یار   بہ از جنگ در حلقہ کارزار

مشکل الفاظ کے معنی: برآید: نکلنا۔ بتدبیر کار: تدبیر سے کام۔ مدارائے دشمن: دشمن سے نرمی۔ کارزار: لڑائی۔ بقوت شکست: طاقت سے شکست دینا۔ در فتنہ بست: فتنہ کا دروازہ بند کرنا۔ عدو: دشمن۔ بوس: بوسہ دینا۔ اسفند یارش: مشہور پہلوان کا نام۔ پوست: کھال۔ مراعت: رعایت برتنا۔ حذر کن: توبہ کر۔ ز پیکار کمتر: کم درجے کے آدمی سے لڑنا۔ بسے: بسا اوقات۔ ریش: زخمی۔ سپاہ: لشکر۔ انگشت: انگلی۔ ناتواں: کمزور۔ پیل زوری: ہاتھی کے زور والا۔ ہمہ حیلتے درگست: تمام تدبیر سے عاجز آجانا۔ سر مپیچ: سر نہ موڑ۔ ید عناں بر مپیچ: باگ نہ موڑ۔ خطاست: غلطی ہے۔ سفلہ: کمینہ پن۔ فزوں: زیادہ۔ کین: کینہ۔ خشم: غصہ۔ پیر کہن: بوڑھا آدمی۔ روئیں: کانسی۔ چہ دانی: تجھے کیا معلوم۔ جان شیریں: پیاری جان۔ بس دشمن: دشمن کا لباس۔ اقلیم: ملک۔ شب تیرہ: تاریک رات۔ بریدن بشب راہہا: رات کو سفر کرنا۔ آسودہ: آرام۔ ماندہ زن: تھکے ہوئے۔ ستم کرد بر خویشتن: خود اپنے ہاتھوں ظلم کرنا۔ میفگن علم: جھنڈا نہ گرانا۔ ہزیمت: شکست۔ بزوبین: نیزہ۔ گرد ہیجا: لڑائی کی گرد۔ سپاہ: لشکر۔ خالی بماند: خالی رہ جانا۔ پس پشت شاہ: بادشاہ کی پشت۔ شہریار: بادشاہ۔ حلقہ کارزار: میدان جنگ۔

حکایت کا ترجمہ:

- جب تک تدبیر سے کام نکلے دشمن سے نرمی برتنا لڑائی سے بہتر ہے۔
- جب دشمن کو طاقت سے شکست نہ دی جاسکے انعام کے ذریعے فتنہ کا دروازہ بند کرنا چاہئے۔
- اگر تجھے دشمن سے نقصان کا اندیشہ ہے تو احسان کے تعویذ سے اس کی زبان بندی کر دے۔
- دشمن کے لئے گھوکھرو کی بجائے سونا بچھادے اس لئے کہ احسان تیز دانتوں کو کند کر دیتا ہے۔
- تدبیر اور خوشامد کے ذریعہ دنیا سے فائدہ اٹھا جب کوئی ہاتھ کاٹا نہ جاسکے تو اس کو بوسہ دے۔
- تدبیر سے رستم بھی قید میں آجاتا ہے جس کی کمند سے اسفندیار نہ بچ سکا۔
- موقع سے دشمن کی کھال کھینچ لینی چاہئے پھر اس سے دوست کی طرح رعایت برت۔
- کم درجہ کے آدمی سے لڑنے سے بچ اس لئے کہ بسا اوقات میں نے قطرہ سے سیلاب بنتا دیکھا ہے۔
- جب تک ہوسکے پیشانی پر گرہ نہ ڈال اس لئے کہ دشمن اگرچہ کمزور ہو اس کا دوست ہونا بہتر ہے۔
- اس کا دشمن تازہ دم اور دوست زخمی ہوگا جس کے دشمن دوستوں سے زیادہ ہوں۔
- اپنے سے زیادہ تعداد کے لشکر پر حملہ نہ کر اس لئے کہ انگلی نشتر پر نہیں ماری جاسکتی۔
- اور اگر تو لڑائی میں اس سے زیادہ قوی ہے تو کمزور پر زور کرنا بہادری نہیں ہے۔
- اگر تو ہاتھی کے زور والا اور شیر کے پنجہ والا ہے میرے نزدیک جنگ سے صلح بہتر ہے۔
- اگر تمام تدبیروں سے ہاتھ عاجز آجائے تو تلوار پر ہاتھ لے جانا درست ہے۔
- اگر دشمن صلح چاہے تو سر نہ موڑ اور اگر وہ لڑائی چاہے تو باگ نہ موڑ۔
- اس لئے کہ اگر وہ لڑائی کا دروازہ بند کرے گا تیرا مرتبہ اور ہیبت ایک ہزار ہو جائے گا۔
- اور اگر وہ لڑائی پیر رکاب میں لائے تو اللہ میدان حشر میں تجھ سے حساب نہ لیں گے۔
- تو بھی جنگ کے لئے تیار رہ جب فتنہ اٹھے اس لئے کہ کینہ پرور پر مہربانی کرنا غلطی ہے۔
- جب تو مہربانی اور خوشی سے کسی کمینہ سے گفتگو کرے گا تو اس کا غرور اور تکبر اور زیادہ ہو جائے گا۔
- جب عاجزی کے ساتھ تیرے دروازے سے آئے تو دل سے کینہ اور سر سے غصہ نکال دے۔
- جب وہ اماں چاہے کرم اختیار کر معاف کر دے اور اس کے مکر سے ڈرتا رہ۔
- پرانے بوڑھوں کی تدبیر سے انحراف نہ کر اس لئے کہ پرانا آدمی تجربہ کار ہوتا ہے۔
- کانسی کی دیوار اکھاڑ ڈالتے ہیں جوان تلوار سے اور بوڑھے عقل سے۔
- لڑائی کے دوران میں بچاؤ کی جگہ کی سوچ رکھ تجھے کیا معلوم فتح کس کے حصہ میں ہے۔
- جب تو دیکھے کہ لشکر ایک دوسرے سے جدا ہو گیا تو پیاری جان کو تنہا برباد نہ کر۔
- اگر تو کنارے پر ہے تو چل دینے کی کوشش کر اور اگر درمیان میں ہے تو دشمن کا لباس پہن لے۔
- اور اگر تو ایک ہزار اور دشمن دو سو ہے جب رات ہو جائے تو دشمن کے ملک میں نہ ٹھہر۔
- اندھیری رات میں پچاس سوار کمین گاہ سے نکل کر پانچ سو کی طرح دبدبہ سے زمین کو ہلا دیتے ہیں۔
- اگر تو رات میں راستے طے کرنا چاہے تو پہلے کمین گاہوں سے بچاؤ کر لے۔
- دونوں لشکروں کے درمیان جب لشکر یک روزہ مسافت طے کرے اس کا طاقتور سرپنجہ ختم ہوا۔
- تو آرام اٹھاتے ہوئے تھکے ہوئے لشکر پر حملہ کر دے اس لئے کہ اس نادان نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔

- جب تو دشمن کو شکست دے دے پھر بھی جھنڈا نہ گرا تاکہ اس کے زخم پھر بھر نہ آئیں۔
- بھاگے ہوئے کا زیادہ پیچھا نہ کر ایسا نہ ہو کہ تو مددگاروں سے دور پڑ جائے۔
- اور لڑائی کی گرد کی وجہ سے تو ہوا کو ابر کی طرح دیکھے گا تو وہ نیزے اور تلوار سے تجھے گھیر لیں گے۔
- لشکر لوٹ کے پیچھے نہ پڑے کہ بادشاہ کی پشت خالی رہ جائے گی۔
- لشکر کے لئے بادشاہ کی حفاظت لڑائی کے میدان میں جنگ کرنے سے بہتر ہے۔

گفتار

دلاور کہ بارے تہور نمود — بباید بمقدارش اندر فزود
کہ بار دگر دل نہد بر ہلاک — ندارد ز پیکار یاجوج باک
سپاہی در آسودگی خوش بدار — کہ در حالت سختی آید بکار
کنوں دست مردان جنگی ببوس — نہ آنگہ کہ دشمن فرو کوفت کوس
سپاہی کہ کارش نباشد ببرگ — چرا دل نہد روز ہیجا بمرگ
نواحی ملک از کف بدسگال — بلشکر نگہدار و لشکر بمال
ملک را بود بر عدو دست چیر — چو لشکر دل آسودہ باشند و سیر
بہائے سر خویشتن می خورد — نہ انصاف باشد کہ سختی برد
چو دارند گنج از سپاہی دریغ — دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند در صف کارزار — چو دستش تہی باشد و کارزار

مشکل الفاظ کے معنی: دلاور: بہادر۔ بارے: ایک مرتبہ۔ نمود: دکھانا۔ پیکار: جنگ۔ آید بکار: کام آنا۔ ببوس: بوسا کرنا۔ نباشد ببرگ: سازوسامان نہ ہو۔ کف بدسگال: بدخواہ کے ہاتھ سے۔ دست بردن: ہاتھ بڑھانا۔ کارزار: میدان جنگ۔ دستش تہی: خالی ہاتھ۔

گفتار

بہ پیکار دشمن دلیراں فرست — ہزبراں بنا ورد شیراں فرست
برائے جہاں دیدگاں کار کن — کہ صید آزمود است گرگ کہن
مترس از جوانان شمشیر زن — حذر کن ز پیران بسیار فن
جوانان پیل افگن شیر گیر — ندانند دستان روباہ پیر
خردمند باشد جہاندیدہ مرد — کہ بسیار گرم آزمود است و سرد
جوانان شائستہ و بخت ور — ز گفتار پیراں نہ پیچند سر
گرت مملکت باید آراستہ — مدہ کار معظم بنو خاستہ
سپہ را مکن پیشرو جز کسے — کہ در جنگہا بودہ باشد بسے
نتابد سگ صید روی از پلنگ — ز روبہ رمد شیر نا دیدہ جنگ

چو پروردہ باشد پسر در شکار نترسد چو پیش آیدش کار زار
بکشتی و نخچیر و آماج و گوی دلاور شود سرد پرخاش جوی
بگرما بہ پروردہ و عیش و ناز برنجد چو بیند در جنگ باز
دو مردش نشانند بر پشت زین بود کش زند کودکے بر زمین
یکے را کہ دیدی تو در جنگ پشت بکش گر عدو در مصافش نکشت
مخنث بہ از مرد شمشیر زن کہ روز وغا سر بتابد چو زن

مشکل الفاظ کے معنی: بہ پیکار دشمن: دشمن سے جنگ۔ دلیراں: بہادر لوگ۔ فرست: بھیجنا۔ جہاں دیدگاں: جن لوگوں نے جہاں دیکھ رکھا ہو۔ صید: شکار۔ گرگ: بھیڑیا۔ شمشیرزن: تلوار باز۔ حذر کن: بچنا۔ بسیار: زیادہ۔ پیل: ہاتھی۔ روباہ پیر: بوڑھی لومڑی۔ جہاندیدہ مرد: عقلمند انسان۔ بخت ور: نصیبہ والا۔ گفتار پیراں: بوڑھوں کی بات۔ کار معظم: بڑے کام۔ جز کسے: سوا کسی کے۔ سگ صید: شکاری کتا۔ پلنگ: چیتا۔ نادیدہ جنگ: لڑائی نہ دیکھی ہو۔ کشتی گیری: شکار بازی' نشانہ بازی۔ گوی: گیند۔ بگرمابہ پروردہ: حمام مین پلا ہوا۔ کودکے: بچہ۔ دیدی: دیکھے۔ عدو: دشمن۔ نکشت: نہ مارا۔ مخنث: ہیجڑا۔ چوزن: عورت کی طرح۔ روز دغا: جنگ کے دن۔

حکایت کا ترجمہ:

- دشمن سے لڑائی کے لئے بہادر لوگوں کو بھیج شیروں سے لڑنے کے لئے خونخوار شیروں کو بھیج۔
- جہاں دیدہ لوگوں کی رائے کے مطابق کام کر اس لئے کہ پرانا بھیڑیا شکار کا تجربہ رکھتا ہے۔
- تلوار باز جوانوں سے ڈر چالباز بوڑھوں سے بچ کر رہ۔
- ہاتھی کو پچھاڑنے والے شیروں کو پکڑنے والے نوجوان بوڑھی لومڑی کے حیلے سے آگاہ نہیں ہوتے۔
- جہاں دیدہ آدمی عقلمند ہوتا ہے اس لئے کہ اس نے دنیا کے نشیب و فراز کو دیکھا ہوتا ہے۔
- لائق اور نصیبوں والے نوجوان بوڑھوں کی بات کو نظرانداز نہیں کرتے۔
- اگر تجھے کسی مملکت کا بہتر نظم و نسق چاہئے تو بڑے کام نوجوانوں کے سپرد نہ کر۔
- لشکر کا امیر اس شخص کے سوا کسی کو نہ بنا جو بہت سے لڑائیوں میں حصہ لیتا رہا ہو۔
- شکاری کتا چیتے سے منہ نہیں موڑتا ہے۔ لڑائی نہ دیکھا ہوا شیر لومڑی سے بھاگ جاتا ہے۔
- جب لڑکا شکار میں پلا ہو اگر اس کو جنگ پیش آجائے تو وہ جنگ سے نہ ڈرے گا۔
- کشتی اور شکار اور نشانہ بازی اور گیند سے جنگ جو انسان بہادر بن جاتا ہے۔
- عیش اور ناز اور حمام میں پلا ہوا پریشان ہوتا ہے۔ جب لڑائی کا دروازہ کھلا دیکھتا ہے۔
- دو مرد اس کو زین پر بٹھائیں تو یہ ہوگا کہ اس کو بچہ زمین پر پٹخ دے گا۔
- لڑائی میں تو جس کی پشت دیکھے اس کو مار دے اگر جنگ میں دشمن نے اس کو نہیں مارا ہے۔
- ایسے تلوار باز مردے سے ہیجڑا بہتر ہے جو کہ جنگ کے دن سر موڑ کر عورت کی طرح بھاگے۔

حکایت

چہ خوش گفت گرگیں بفرزند خویش چو قربان پیکار بربست و کیش

اگر چوں زناں جست خواہی گریز — مرد آب مردان جنگی مریز
سوارے کہ بنمود در جنگ پشت — نہ خود را کہ نام آوراں را بکشت
تہور نیاید مگر زاں دو یار — کہ افتند در حلقہ کارزار
دو ہمجنس و ہم سفرۂ و ہم زباں — بکوشند در قلب ہیجا بجاں
کہ ننگ آیدش رفتن از پیش تیر — برادر بچنگال دشمن اسیر
چو بینی کہ یاراں نباشند یار — ہزیمت بجائے غنیمت شمار

مشکل الفاظ کے معنی: چہ خوش گفت: کیا خوب کہا۔ فرزند خویش: اپنا لڑکا۔ پیکار: لڑائی۔ چوں زناں: عورتوں کی طرح۔ خواہی گریز: بھاگنا چاہے۔ در جنگ: جنگ میں۔ کشت: مار دینا۔ ہم سفرۂ: ہم نوالہ۔ ننگ آید: شرم آتی ہے۔ برادر بچنگال دشمن اسیر: ایک بھائی دشمن کے پنجہ میں قیدی ہے۔ چو بینی: جب تو دیکھے۔ ہزیمت: شکست۔

حکایت کا ترجمہ:

- گرگیں (ایران کے ایک پہلوان کا نام ہے) نے اپنے لڑکے سے کیا خوبصورت بات کی کہ جب لڑائی کی کمان کی میان اور ترکش باندھا۔
- اگر تو عورتوں کی طرح بھاگنا چاہے تو مت جا بہادروں کی آبرو ریزی نہ کر۔
- وہ سوار جو لڑائی میں پشت دکھائے اس نے اپنے آپ کو ہی نہیں بلکہ بہادروں کو تباہ کر دیا۔
- بہادری ان ہی دو دوستوں سے ہوتی ہے جو جنگ کے حلقہ میں پھنس جائیں۔
- دو ہم جنس، ہم نوالہ، ہم زبان جنگ کے درمیان میں جان سے کوشش کرتے ہیں۔
- اس لئے کہ تیر کے سامنے سے بچنے سے شرم آتی ہے۔ جب ایک بھائی دشمن کے پنجہ میں قیدی ہو۔
- جب تو دیکھے کہ دوست دوست نہ ہے تو مال غنیمت کی بجائے پسپائی سمجھ۔

نتیجہ حکایت: میدان کارزار میں جرأت و بہادری سے جان دینا ہی درحقیقت شجاعت ہے جو لوگ میدان جنگ میں جم کر لڑتے ہیں وہی فتح یاب ہوتے ہیں۔

گفتار

دو تن پرور اے شاہ کشور نواز — یکے اہل بازو دوم اہل راز
زنام آوراں گوئے دولت برند — کہ دانا و شمشیر زن پرورند
ہر آں کو قلم را نورزید و تیغ — برو گر بمیرد مگو اے دریغ
قلمزن نگہدار و شمشیر زن — نہ مطرب کہ مردی نیاید ز زن
نہ مردیست دشمن در اسباب جنگ — تو مدہوش ساقی و آواز چنگ
بسا اہل دولت ببازی نشست — کہ دولت برفتش ببازی ز دست

مشکل الفاظ کے معنی: دو تن: دو آدمی۔ اے شاہ کشتر: اے کمزوروں کی پرورش کرنے والے بادشاہ۔ یکے: ایک۔ اہل بازو: طاقت ور۔ اہل راز: راز دار۔ نام آوراں: مشہور لوگ۔ شمشیرزن: سپاہی، تلوار چلانے والا۔ نورزید و تیغ: تلوار کی مشق نہ کی۔ قلمزن: انشاء پرداز۔ مطرب: گویئے۔ نہ مردیست: انسانیت نہیں۔ آواز چنگ: ستار کی آواز۔

حکایت کا ترجمہ:

- اے کمزوروں کی پرورش کرنے والے بادشاہ دو آدمیوں کی پرورش کر ایک طاقت ور کی اور دوسرے راز دار کی۔
- ایسے لوگ ناموروں سے بازی جیت لیتے ہیں جو عقلمند اور سپاہی کی پرورش کرتے ہیں۔
- جس نے قلم اور تلوار کی مشق نہ کی اگر وہ مرجائے تو اس پر ہائے کا نعرہ نہ لگا۔
- انشاء پرداز اور تلوار باز کی نگہداشت کر نہ کہ گویئے کی اس لئے کہ عورت سے بہادری کی توقع نہیں ہوتی۔
- انسانیت نہیں ہے کہ دشمن سامان جنگ میں لگا ہو تو ساقی اور ستار میں مدہوش ہو۔
- بہت سے اہل دولت بازی میں لگے بازی کی وجہ سے اچانک دولت ان کے ہاتھ سے نکل گئی۔

گفتار

نگویم ز جنگ بد اندیش ترس — در آوازۂ صلح از و بیش ترس
بساکس بروز آیت صلح خواند — چو شب شد سپہ بر سر خفتہ راند
زرہ پوش خسپند مرد اوژناں — کہ بستر بود خواب گاہ زناں
بخیمہ دروں مرد شمشیر زن — برہنہ نخسپد چو در خانہ زن
بباید نہاں جنگ را ساختن — کہ دشمن نہاں آورد تاختن
حذر کار مردان کار آگہ است — یزک سد رویین لشکر گہ است

مشکل الفاظ کے معنی: نگویم: میں نہیں کہتا۔ جنگ بداندیش: دشمن کی جنگ۔ ترس: ڈر۔ آوازۂ صلح: صلح کے پیام۔ بیش ترس: زیادہ ڈر۔ بساکس: بہت سے۔ بروز آیت صلح خواند: دن کے وقت صلح کی آیت پڑھنا۔ چوشب: جب رات ہو گئی۔ خفتہ: سویا ہوا۔ خواب گاہ زناں: عورتوں کی خواب گاہ۔ برہنہ نخپسد: ننگے نہیں سوتے۔ چو: جس طرح۔ چو در خانہ زن: گھر میں عورتوں کی طرح۔ نہاں: خفیہ طور پر۔ دشمن نہاں: خفیہ دشمن۔ آورد تاختن: حملہ کرتا ہے۔ حذر: توبہ۔ رویین: کانسی۔

گفتار کا ترجمہ:

- میں یہ نہیں کہتا کہ تو دشمن سے جنگ کرنے میں ڈر بلکہ صلح کے پیام سے اس سے بھی زیادہ ڈر۔
- بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے دن میں صلح کی بات کی اور جب رات ہوئی تو سوئے لشکر پر چڑھ دوڑے۔
- بہادروں کو پچھاڑنے والے زرہ پہن کر سوتے ہیں اس لئے کہ بستر عورتوں کی خواب گاہ ہے۔
- بہادر انسان خیمہ میں سوتا ہے لیکن گھر میں عورتوں کی طرح ننگے نہیں سوتے ہیں۔
- جنگ کی تیاری خفیہ طور پر کرنی چاہئے اس لئے کہ دشمن خفیہ طور پر حملہ کرتا ہے۔
- واقف کار بہادروں کا کام احتیاط سے فوج کا ہراول دستہ لشکر گاہ کے لئے کانسی کی دیوار ہوتا ہے۔

گفتار

میان دو بدخواہ کوتاہ دست — نہ فرزانگی باشد ایمن نشست
کہ گر ہر دو باہم سگالند راز — شود دست کوتاہ ایشاں دراز

یکے را بہ نیرنگ مشغول دار
دگر را بر آور ز ہستی دمار

اگر دشمنے پیش گیرد ستیز
بشمشیر تدبیر خونش بریز

برو دوستی گیر باد شمنش
کہ زنداں شود پیرہن برتنش

چو در لشکر دشمن افتد خلاف
تو بگذار شمشیر خود در غلاف

چو گرگاں پسندند برہم گزند
برآساید اندرمیاں گوسپند

چو دشمن بدشمن شود مشتغل
تو با دوست بنشیں بآرام دل

مشکل الفاظ کے معنی: میان: درمیان۔ بدخواہ: دشمن۔ کوتاہ دست: کمزور۔ گر ہر دو باہم: اگر دونوں آپس میں۔ سگالند راز: مشورہ کریں گے۔ شود دست: کوتاہ ہاتھ۔ ایشاں دراز: ان کا ہاتھ لمبا ہو جائے گا۔ دستیز: لڑائی۔ خونش لبریز: خونریزی کر دے۔ برو: جا۔ زنداں شود: قید بن جائے۔ پیرہن برتنش: تن پر موجود کپڑا۔ افتد خلاف: اختلاف پیدا ہو جائے۔ شمشیر خود: اپنی تلوار۔ در غلاف: میان میں رکھ۔ گرگاں: بھیڑیے۔ پسندند برہم گزند: ستانا پسند کریں۔ گوسپند: بکری رہتی ہے۔

گفتار کا ترجمہ:

- دو کمزور دشمنوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا، عقلمندی نہیں ہے۔
- اس لئے کہ اگر دونوں آپس میں مشورہ کریں گے، ان کا کوتاہ ہاتھ لمبا ہو جائے گا۔
- ایک کو چالاکی و عیاری سے مشغول رکھ اور دوسرے کی زندگی ختم کر دے۔
- اگر کوئی دشمن لڑائی پر آمادہ ہو تدبیر کی تلوار سے اس کی خونریزی کر دے۔
- جا اور اس کے دشمن سے دوستی کر لے تاکہ اس کے بدن پر کپڑا قید بن جائے۔
- جب دشمن کے لشکر میں اختلاف ہو تو اپنی تلوار کو میان میں ڈال لے۔
- جب بھیڑیے ایک دوسرے کو ستانا پسند کر لیں ان سے بکری آرام سے اپنے دن گزارتی ہے۔
- جب دشمن دشمن کے ساتھ مشغول ہو تو دل کے آرام کے ساتھ دوست کے ساتھ بیٹھ رہ۔

گفتار اندر ملاطفت دشمن از روئے عاقبت اندیشی

چو شمشیر پیکار برداشتی
نگہدار پنہاں رہ آشتی

کہ لشکر کشوفان مغفر شگاف
نہاں صلح جویند و پیدا مصاف

دل مرد میداں نہانی بجوی
کہ باشد کہ در پایت افتد چوگوی

چو سالارے از دشمن افتد بچنگ
بکشتن برش کردہ باید درنگ

کہ افتد کزیں نیمہ ہم سرورے
بماند گرفتار در چنبرے

دگر کشتی ایں بندۂ ریش را
نہ بینی دگر بندۂ خویش را

نترسد کہ دورانش بندی کند
کہ بر بندیاں زور مندی کند

کسے بندیاں را بود دستگیر
کہ خود بودہ باشد بہ بندی اسیر

اگر سرنہد بر خلطت سرورے
چو نیکش بداری نہد دیگرے

دگر خفیہ دہ دل بدست آوری | ازاں بہ کہ صدرہ شبخوں بری

مشکل الفاظ کے معنی: شمشیرپیکار برداشتی: لڑائی کی تلوار سونتے۔ آشتی: صلح۔ نہاں: خفیہ۔ کشوفان: چیرنے والے۔ مغفر شگاف: خود کو پھاڑنے والے۔ نہاں صلح جونید: پوشیدہ طور پر صلح جوئی۔ پیدا مصاف: علی الاعلان جنگ کرنا۔ چوگوی: گیند کی طرح۔ چو سالارے: کوئی سردار۔ افتد بچنگ: چنگل میں آجائے۔ درنگ: دیر۔ بکشتن: قتل کرنا۔ در چنبرے: گھیرے میں آجانا۔ ابن بندے ریش: یہ زخمی قیدی۔ نترسد: نہیں ڈرتا۔ بربندیاں: قیدیوں پر۔ اگر سرہند برخلت سرورے: اگر کوئی سردار تیرے حکم پر سر تسلیم خم کرے۔ صدرہ شبخوں بری: سو بار شبخون مارے۔

گفتار اندر ملاطفت دشمن کا ترجمہ:

- جب تو لڑائی کی تلوار نکال لے تو خفیہ طور پر صلح کے راستہ کو نگاہ میں رکھ۔
- اس لئے کہ لشکر چیرنے والے' خود کو پھاڑنے والے پوشیدہ طور پر صلح جوئی اور علی الاعلان جنگ کرتے ہیں۔
- مرد میدان کی خفیہ طور پر دل جوئی کر ہو سکتا ہے کہ گیند کی طرح تیرے پاؤں میں آپڑے۔
- دشمن کا اگر کوئی سردار ہاتھ چڑھ جائے تو اس کے قتل میں تاخیر کرنی چاہئے۔
- کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس لشکر کا بھی کوئی سردار کسی گھیرے میں گرفتار ہو جائے۔
- اگر تو نے اس زخمی قیدی کو مار ڈالا تو پھر تو اپنے قیدی کو نہ دیکھے گا (یعنی دشمن مار دے گا)۔
- کیا نہیں ڈرتا کہ زمانہ اس کو قیدی کر دے جو کہ قیدیوں پر بہادری دکھاتا ہے۔
- قیدیوں کی وہی دستگیری کرتا ہے جو خود قید میں گرفتار رہا ہو۔
- اگر کوئی سردار تیرے حکم پر سر دھرے اگر تو اس سے معاملہ اچھا کرے گا تو دوسرا بھی سر دھرے گا۔
- اگر تو خفیہ طور پر دس دلوں کو ہاتھ میں لے لے اس سے بہتر ہے کہ تو سو مرتبہ رات کو حملے کرتا رہے۔

گفتار اندر حذر کردن از دشمنے کہ در طاعت آید

گرت خویش دشمن شود دوستدار | ز تلبیس ایمن مشو زینہار
کہ گردد درونش بکین تو ریش | چو یاد آیدش مہر و پیوند خویش
بد اندیش را لفظ شیریں مبیں | کہ ممکن بود. زہر در انگبیں
کسے جان از آسیب دشمن ببرد | کہ مر دوستاں را بدشمن شمرد
نگہدارد آں شوخ در کیسہ در | کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بُر
سپاہی کہ عاصی شود در امیر | ورا تا توانی بخدمت مگیر
ندانست سالار خود را سپاس | ترا ہم نداند ز عذرش ہراس
بسوگند و عہد استوارش مدار | نگہبان پنہاں برو بر گمار
نو آموز را ریسماں کن دراز | نہ بگسل کہ دیگر نہ بینیش باز 86
چو اقلیم دشمن بجنگ و حصار | بگیری بزندا نیانش سپار
کہ بندی چو دنداں بخوں دربرد | ز حلقوم بیداد گر خوں خورد
چو برکندی از دست دشمن درآر | رعیت بسایاں ترا زوے بدار

کہ گر باز کوبد در کارزار
برآرند عام ازد ما غش دمار

وگر شہریاں را رسانی گزند
در شہر بررویے دشمن بلند

مگو دشمن تیغ زن بردرست
کہ ہمباز دشمن بشہر اندرست

بتدبیر جنگ بداندیش کوش
مصالح بیندیش و نیت بپوش

منہ درمیاں را ز باہر کسے
کہ جاسوس ہمکاسہ دیدم بسے

سکندر کہ باشرقیاں حرب داشت
در خیمہ گویند در غرب داشت

چو بہمن بزاولستاں خواست شد
چپ آوازہ افگند و از راست شد

اگر جز تو داند کہ عزم تو چیست
براں رای و دانش بباید گریست

کرم کن نہ پرخاش و کیں آوری
کہ عالم بزیر نگیں آوری

چوکارے بر آید بلطف و خوشی
چہ حاجت بہ تندی و گردن کشی

نخواہی کہ باشد دلت دردمند
دل درد منداں برآور ز بند

ببازو توانا نباشد سپاہ
بر و ہمت از ناتواناں بخواہ

دعائے ضعیفان امیدوار
ز بازوئے مردی بہ آید بکار

ہر آنکہ اسعانت بدرویش برد
اگر با فردوں زد از پیش برد

مشکل الفاظ کے معنی: گرت خویش دشمن: اگر دشمن کا کوئی اپنا۔ دورنش: باطن۔ بکین: کینے سے۔ ریش: زخمی۔ یاد آیدش مہر: محبت کی یاد آئے۔ بداندیش: دشمن۔ لفظ شیریں: میٹھی بات۔ زہر در انگبیں: شہد میں زہر ہو سکتا ہے۔ کسے جان: وہی شخص۔ آسیب دشمن: دشمن کی اذیت۔ در کیہ در: تھیلی میں موتی۔ آں شوخ: چالاک۔ بیند: سمجھے۔ ہمہ مخلوق: تمام مخلوق۔ کیسہ بر: جیب تراش۔ عاصی شود: نافرمان ہے۔ سپاس: شکر گزاری۔ گند: قسم۔ عہد استوارش مدار: عہد کی وجہ سے ہموار نہ سمجھ۔ برگمار: مقرر کر دینا۔ نو آموز: نیا نیا آدم یعنی نو سیکھ۔ ریسماں کن دراز: رسی ڈھیلی کر دینا۔ نہ بگسل: نہ توڑ۔ نبیشن: نہ دیکھے گا۔ اقلیم دشمن: دشمن کا ملک۔ حصار: قلعہ۔ بندی: قیدی۔ چودنداں: جب دانتوں کو۔ بخوں دربرد: خون میں ڈبو لینا۔ ز حلقوم بیداد: ظالم کے گلے سے۔ رعیت: عوام۔ در کارزار: جنگ کا دروازہ۔ دماغش دمار: سر توڑ دینا۔ رسانی گزند: تکلیف پہنچانا۔ دشمن تیغ زن: تلوار باز دشمن۔ ہمباز دشمن: دشمن کا شریک۔ مصالح بیندیش: مصلحتوں کو سوچتا ہے۔ نیت بپوش: نیت کو پوشیدہ رکھ۔ راز باہر کسے: راز کسی سے نہ کہہ۔ دیدم: دیکھنا۔ شرقیاں: مشرق والے۔ حرب داشت: جنگ کا ارادہ تھا۔ در خیمہ: خیمے کا دروازہ۔ گویند: کہتے ہیں۔ در غرب داشت: مغرب کی طرف تھا۔ بہمن: بہمن اردشر پسر اسفندیار بادشاہ ایران کا نام۔ بزادلستاں: زادلستاں سیستاں کو کہتے ہیں۔ خواست: خواہش۔ چپ: بائیں۔ راست: دائیں۔ جز: سوا۔ تو داند: جان جائے۔ عزم تو چیست: تیرا ارادہ کیا ہے۔ براں رای: اس رائے پر۔ دانش: عقل مند۔ بباید گریست: رونا چاہئے۔ کرم کن نہ: بخشش نہ کر۔ کیں آوری: کینہ دری۔ بزیر نگیں آوری: قبضے میں آنا۔ چوکارے: جب کام۔ برآید: نکل آئے۔ بلطف و خوشی: مہربانی اور خوشی سے۔ چہ حاجت: کیا ضرورت ہے۔ بہ تندی: سختی۔ گردن کشی: سرکشی۔ نخواہی: اگر تو نہیں چاہتا۔ ببازو توانا: قوت بازو۔ ناتواناں: کمزور۔ دعائے ضعیفاں: کمزوروں کی دعا۔ فریدوں: ایک بادشاہ کا نام۔

گفتار اندر حذر کردن از دشمنے کا ترجمہ:

- اگر دشمن کا کوئی رشتہ دار تمہارا دوست بن جائے تو ہرگز خود کو محفوظ نہ سمجھ۔

- اس لئے کہ اس کا باطن تیری دشمنی سے زخمی ہو گا جب رشتہ دار کی محبت یاد آئے گی نقصان کرے گا۔
- دشمن کی میٹھی بات کا خیال نہ کر اس لئے کہ شہد میں زہر ہو سکتا ہے۔
- وہی شخص دشمن کی اذیت سے جان بچائے گا جو خالص دوستوں کو بھی دشمن سمجھے۔
- تھیلی میں موتی وہ محفوظ رکھتا ہے جو چالاک ہو اور تمام مخلوق کو جیب تراش سمجھے۔
- وہ سپاہی جو کسی حاکم کا نافرمان ہو جب تک ممکن ہو اس کو خدمت میں نہ لے۔
- جب وہ اپنے سردار کی شکر گزاری نہ کرے تو تیری بھی نہ کرے گا اس کی غداری سے ڈرتا رہ۔
- قسم اور عہد کی وجہ سے اس کو صحیح نہ سمجھ خفیہ محافظ اس پر مقرر کر دے۔
- تو آزمو کی رسی ڈھیلی کر توڑ نہ دے کہ تو اس کو دوبارہ نہ دیکھے گا۔
- جب تو دشمن کا ملک اور قلعہ لڑائی سے فتح کر لے تو اس کو قیدیوں کے سپرد کر دے۔
- اس لئے کہ قیدی خون میں جب دانت ڈبو لیتا ہے تو ظالم کے گلے سے خون پیتا ہے۔
- جب دشمن کے ہاتھ سے تو نے ملک چھین لیا تو رعیت کو اس سے زیادہ آرام سے رکھ۔
- اس لئے کہ اگر وہ دوبارہ جنگ کا دروازہ کھٹکھٹائے گا عوام اس کا سر پھوڑ ڈالیں گے۔
- اور اگر تو نے شہریوں کو تکلیف پہنچائی ہے تو شہر کا دروازہ دشمن پر بند نہ کر۔
- یہ نہ کہہ کہ تلوار باز دشمن دروازہ پر ہے اس لئے کہ دشمن کا شریک (عوام) شہر کے اندر ہے۔
- مخالف سے جنگ کی تدبیر کر مصلحتوں کو سوچتا رہ اور نیت کو پوشیدہ رکھ۔
- ہر کسی کے سامنے راز نہ رکھ اس لئے کہ اکثر جاسوس کو ہم پیالہ دیکھا گیا ہے۔
- سکندر جس کا مشرق والوں سے جنگ کا ارادہ تھا کہتے ہیں کہ اس کے خیمے کا دروازہ مغرب کی طرف تھا۔
- بہمن بادشاہ کو جب زاولستاں کو فتح کرنے کی خواہش ہوئی تو اس کی بائیں طرف کی آواز دے کر دائیں طرف روانہ ہوا۔
- اگر تیرے سوا کوئی جان جائے کہ تیرا ارادہ کیا ہے تو اس رائے اور عقل پر رونا چاہئے۔
- بخشش نہ کر نہ لڑائی اور نہ کینہ وری تاکہ عالم کو اپنے تابع فرمان لے آئے۔
- جب مہربانی اور خوشی سے کام نکلے تو سختی اور سرکشی کی کیا ضرورت ہے۔
- اگر تو یہ نہیں چاہتا کہ تیرا دل دردمند ہو تو دردمندوں کا دل قید سے چھڑا دے۔
- محض قوت بازو سے لشکر قوی نہیں ہوتا جا اور کمزوروں سے دعا کروا لے۔
- کمزور امیدواروں کی دعا طاقت کے بازو سے بہتر کام آتی ہے۔
- جس نے درویش سے مدد چاہی اگر فریدوں سے بھی مقابلہ ہوا جیت جائے گا۔

باب 2

در احسان

اگر ہوشمندی بمعنی گر ای — کہ معنی ز صورت بماند بجای

کرا دانش وجود و تقویٰ نبود — بصورت درش ہیچ معنی نبود

کسے خسپد آسودہ در زیر گل — کہ خسپند ز و مردم آسودہ دل

غم خویش در زندگی خور کہ خویش — بمردہ نپردازد از حرص خویش

زر و نعمت اکنوں بدہ کان تست — کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست

نخواہی کہ باشی پراگندہ دل — پراگندگاں را ز خاطر مہل

پریشاں کن امروز گنجینہ چست — کہ فرد اکلیدش نہ در دست تست

تو باخود ببر توشہ خویشتن — کہ شفقت نیاید ز فرزند و زن

کسے گوئے دولت ز دنیا برد — کہ باخود نصیبے بعقبی برد

بغمخوارگی جز سر انگشت من — نخارد کسے در جہاں پشت من

مکن بر کف دست نہ ہرچہ ہست — کہ فردا بدنداں بری پشت دست

بپوشیدن ستر درویش کوش — کہ ستر خدایت بود پرد پوش

مگرداں غریب از درت بے نصیب — مبادا کہ گردی بدرہا غریب

بزرگے رساند محتاج خیر — کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر

بحال دل خستگاں در نگر — کہ بارے دل خستہ باشی مگر

فرد ماندگاں را دروں شاد کن — ز روز فروماندگی یاد کن

نہ خواہندۂ بر در دیگراں — بشکرانہ خواہندہ از در مراں

مشکل الفاظ کے معنی: بمعنی گرای: حقیقت کی طرف توجہ دینا۔ معنی زصورت: حقیقت ظاہر میں۔ بماند بجای: زیادہ پائیدار۔ تقویٰ بنو: تقویٰ حاصل نہ ہو۔ ہیچ: کچھ نہیں۔ کے خسپند: کون سوتا ہے۔ آسودہ: آرام سے۔ زیرِ گل: مٹی کے نیچے۔ مردم: لوگ۔ غم خویش: اپنا غم۔ حرص خویش: اپنا لالچ۔ زر: سونا۔ بدہ کان تست: تیری ملکیت میں ہے۔ فرمان تست: تیرا حکم۔ نخواہی: اگر تو نہیں چاہتا۔ پراگندہ دل: پراگندہ خاطر۔ پراگندگاں: پریشاں لوگ۔ خاطر مہل: دل سے نکال دینا۔ امروز: آج۔ گنجینہ: خزانہ۔ فردا: کل۔ کلیدش: کنجیاں۔ توشہ خویشتن: اپنا توشہ۔ فرزند و زن: بیوی بچے۔ باخود نصیبے: اپنی قسمت۔ بعقبی برد: آخرت میں لے جانا۔ انگشت من: اپنی انگلی۔ بر کف دست: ہاتھ کی ہتھیلی پر۔ کوش: کوشش کرنا۔ غریب: مسافر۔ مبادا: کہیں ایسا نہ ہو۔ بزرگے: بڑا آدمی۔ ترسد: ڈرنا۔ دل خستگاں: ٹوٹے ہوئے دل والے۔ نگر: دیکھ۔ فروماندگاں: عاجز لوگ۔ بردر دیگراں: دوسروں کے دروازے پر۔

دراحسان کا ترجمہ:

- اگر تو ہوش مند ہے تو حقیقت کی طرف توجہ دے کیونکہ حقیقت ظاہر سے زیادہ پائیدار ہے۔
- جس کو عقل اور سخاوت و تقویٰ حاصل نہ ہو اس کے ظاہر میں کوئی حقیقت نہیں۔
- مٹی کے نیچے وہ آرام سے سوتا ہے جس سے لوگ آرام سے سوتے ہوں۔
- زندگی میں اپنی فکر کر لے اس لئے کہ اپنے لوگ اپنی حرص کی وجہ سے مردے سے نہیں لگتے ہیں (مراد کی طرف متوجہ نہیں ہوتے)۔
- سونا اور نعمت خرچ کر لے کیونکہ یہ تیری ملکیت نہیں ہے۔ تیرے مرنے کے بعد تیرے حکم سے باہر ہو گا۔
- اگر تو یہ نہیں چاہتا کہ پراگندہ خاطر ہو تو پریشان لوگوں کو دل سے نہ نکال۔
- خزانہ کو آج فوراً بانٹ دے اس لئے کہ کل اس کی کنجیاں تیرے ہاتھ میں نہ ہوں گی۔
- تو اپنا توشہ خود اپنے ساتھ لے لے اس لئے کہ بیوی بچے مہربانی نہیں کرتے۔
- دنیا سے وہ شخص بازی جیت کر لے جاتا ہے جو خود اپنا حصہ آخرت میں لے جاتا ہے۔
- غم خوارگی کے ساتھ سوائے اپنی انگلیوں کے کوئی شخص دنیا میں میری کمر نہیں کھجاتا۔
- جو کچھ ہے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ ایسا نہ کر کہ کل کو ہاتھ کی پشت دانتوں تک نہ لے جائے (مراد یہ کہ اپنے کئے پر پچھتائے)۔
- فقیر کی ستر پوشی کر تاکہ خدا تمہارا پردہ رکھ کر تمہاری ستر پوشی کرے۔
- مسافر کو اپنے دروازے سے محروم نہ واپس کر ایسا نہ ہو کہ پھر تو دروازوں پر مسافر بنا پھرے۔
- بڑا آدمی ضرورت مند آدمی کو خیر پہنچاتا ہے کیونکہ وہ ڈرتا ہے کہ وہ غیر کا محتاج ہے۔
- ٹوٹے ہوئے کے دل کے حال کو دیکھ شاید تیرا بھی کبھی دل ٹوٹ جائے۔
- عاجزوں کے دلوں کو خوش کر عاجزی کے دن کو یاد کر۔
- اگر تو دوسروں کے دروازے پر بھیک مانگنے والا نہیں ہے تو اس کے شکرانہ میں بھیک مانگنے والے کو دروازہ سے نہ بھگا دے۔

گفتار اندر نواختن یتیماں و رحمت بر حال ایشاں

پدر مردہ را سایہ بر سر فگن — غبارش بیفشان و خارش بکن
ندانی چہ بودش فرو ماندہ سخت — بود تازہ بے بیخ ہرگز درخت
چو بینی یتیمے سر افگندہ پیش — مدہ بوسہ بر روئے فرزند خویش
یتیم ار بگرید کہ نازش خرد — وگر خشم گیرد کہ بارش برد
الا تا نگرید کہ عرش عظیم — بلرزد ہمی چوں بگرید یتیم
برحمت بکن آبش از دیدہ پاک — بشفقت بیفشانش از چہرہ خاک
اگر سایۂ خود برفت از سرش — تو در سایۂ خویشتن پرورش
من آنگہ سر تاجور داشتم — کہ سر در کنار پدر داشتم

ارگ برد جودم نشستے مگس — پریشاں شدے خاطر چند کس
کنوں گر بزنداں برندم اسیر — نباشد کس از دوستانم نصیر
مرا باشد از درد طفلاں خبر — کہ در طفلی از سر برفتم پدر

مشکل الفاظ کے معنی: پدر مردہ: باپ مرگیا۔ خارش بکن: کانٹا نکالنا۔ غبارش بیفشاں: غبار جھاڑنا۔ ندانی چہ: تجھے کیا معلوم نہیں۔ فروماند: سخت عاجز۔ بے بیخ: بغیر جڑ کے۔ بود تازہ ہرگز: ہرگز تازہ نہیں ہوتا۔ چو: جب۔ بنی: دیکھے۔ بوسہ بر روئے: رخسار پر بوسہ دینا۔ فرزند خویش: اپنا بیٹا۔ یتیم ار بگرید: یتیم اگر روتا ہے۔ خشم: غصہ۔ الاتا: خبردار۔ نگرید: رو نہ پڑے۔ بلرزد: لرزتا ہے۔ دیدہ پاک: مبارک آنکھ۔ بیفشانش: جھاڑ دینا۔ از چہرہ خاک: خاک آلودہ چہرے سے۔ سایہ خویشتن: اپنے سائے میں۔ سر در کنار پدر داشتم: باپ کی گود میں سر رکھنا۔ نشستے مگس: مکھی بیٹھی۔ پریشاں شدے خاطر چند: چند لوگ پریشان ہوئے۔ درد طفلاں: بچوں کا درد۔ در طفلی: بچپن میں۔ از سر برفتم پدر: باپ کا سایہ سر سے اُٹھ جانا۔

گفتار اندر نواختن یتیماں کا ترجمہ:

- جس کا باپ مرگیا ہو اس کے سر پر سایہ کر اس کا غبار جھاڑ اور اس کا کانٹا نکال دے۔ (مراد یہ کہ اس کی مدد کر۔)
- کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کو کیا ہوا ہے کہ وہ سخت عاجز ہے۔ بے جڑ کا درخت کبھی تازہ نہیں ہوتا ہے۔
- جب تو کسی یتیم کو سامنے سر جھکائے دیکھے تو اپنے بچے کے رخسار پر بوسہ نہ دے۔
- یتیم اگر روتا ہے اس کا ناز کون اٹھاتا ہے اگر وہ غصہ کرتا ہے تو اس کا بوجھ کون برداشت کرتا ہے۔
- خبردار! وہ رو نہ پڑے اس لئے کہ عرش عظیم لرز جاتا ہے جب یتیم روتا ہے۔
- محبت سے اس کی آنکھ کے آنسو پونچھ دے۔ مہربانی سے اس کے خاک آلودہ چہرے کو صاف کر دے۔
- اگر اس کے سر سے اس کا سایہ چلا گیا ہے تو اپنے سائے میں اس کی پرورش کر۔
- میرا سر اس وقت ایک بادشاہ کا سر تھا جب میں باپ کی گود میں سر رکھتا تھا۔
- اگر میرے جسم پر مکھی بیٹھ جاتی تو بہت سے آدمیوں کی طبیعت پریشان ہو جاتی تھی۔
- اب اگر مجھے قید خانہ میں قیدی بنا کر لے جائیں میرے دوستوں سے کوئی مددگار نہ ہوگا۔
- بچوں کے درد کی مجھ کو خبر ہوگی اس لئے کہ بچپن میں میرے سر سے میرے باپ کا سایہ اٹھ گیا تھا۔

حکایت در ثمرۂ نیکو کاری

کسے درد در خواب صدر خجند — کہ خارے ز پائے یتیمے بکند
ہمی گفت در روضہ ہای جمید — کزاں خار برمن چہ گلہا دمید
مشو ناتوانی ز رحمت بری — کہ رحمت برندت چو رحمت بری
چو انعام کردی مشو خود پرست — کہ من سرورم دیگرے زیردست
اگر تیغ دورانش انداختست — نہ شمشیر دوراں ہنوز آختست
چو بینی دعا گوئے دولت ہزار — خداوند را شکر نعمت گزار
کہ چشم از تو دارند مردم بسے — نہ تو چشم داری بدست کسے
کرم خواندہ ام سیرت سروراں — غلط گفتم اخلاق پیغمبراں

مشکل الفاظ کے معنی: صدر خجند: خجند کا سردار۔ کے دید: کسی نے دیکھا۔ خارے: کانٹا۔ زپائے یتیمے بکند: یتیم کے پاؤں سے نکالا تھا۔ ہمی گفت: کہہ رہا تھا۔ گلہا دمید: کس قدر پھول کھلے ہیں۔ مشو: جب تک ہو سکے۔ شو خود پرست: متکبر نہ ہو۔ من سرورم: میں سردار ہوں۔ دیگرے زیردست: دوسرے کمزور ہیں۔ تیغ دور: زمانے کی تلوار۔ ہنوز: ابھی۔ آختست: کھینچی ہوئی۔ خداوند: اللہ کی ذات۔ چشم: آنکھ۔ مردم بسے: بہت سے انسان۔ سیرت سروراں: سرداروں کی سیرت مراد ان کی زندگی۔ غلط گفتم: غلط کہا ہے۔ اخلاق پیغمبراں: پیغمبروں کا اخلاق۔

حکایت کا ترجمہ:

- خجند کے سردار کو کسی نے خواب میں دیکھا جس نے ایک یتیم کے پاؤں سے کانٹا نکالا تھا۔
- باغیچوں میں ٹہل رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اس کانٹے کی بدولت میرے لئے کس قدر پھول کھلے ہیں۔
- جب تک ہو سکے تو رحم سے خالی نہ ہو جب تو رحم کرے گا تو تجھ پر رحم کریں گے۔
- جب تو احسان کرے تو غرور نہ کر کہ میں سردار ہوں اور دوسرا کمزور ہے۔
- اگر اس کو زمانہ کی تلوار نے گرایا ہے تو کیا اب زمانہ کی تلوار کھینچی ہوئی نہیں ہے۔
- جب تو ہزاروں دولت کو دعا دینے والے دیکھے اللہ کے انعام و اکرام کا شکر ادا کر۔
- کہ بہت سے انسان تجھ سے امید رکھتے ہیں تو کسی کے ہاتھ سے امید نہیں رکھتا۔
- میں نے پڑھا ہے کہ کرم کرنا سرداروں کی سیرت ہے میں نے غلط کہا ہے یہ تو پیغمبروں کا اخلاق ہے۔

نتیجہ حکایت: ضرورت مندوں اور محتاجوں اور یتیموں کی حاجت روائی کرنا درحقیقت آخرت میں اپنے لئے آسودگی حاصل کرنے کے مترادف ہے۔ اگر کوئی حادثات دہر کی وجہ سے نالاں و پریشان ہے تو اس کی مدد کر یہ نہ ہو کہ زمانہ تجھے بھی اس کی طرح گرا دے اور پھر تمہارا کوئی مددگار نہ ہو۔ غریبوں پہ رحم و کرم کرنا اور انعام و اکرام سے نوازنا پیغمبروں کا شیوا ہے جس کی نے کسی کے پاؤں سے ایک کانٹا ہی کیوں نہ نکالا ہو، قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے بلند درجات سے نوازا جائے گا۔

حکایت در اخلاق پیغمبراں

شنیدم کہ یک ہفتہ ابن السبیل	نیامد عمہاں سرائے خلیل
ز فرخندہ خوئی نخوردے پگاہ	مگر بینوائے در آید ز راہ
بروں رفت و ہر جانبے بنگرید	بر اطراف ؤادی نگہ کرد و دید
بہ تنا یکے در بیاباں چوبید	سرو مویش از برف پیری سفید
بدلداریش مرحبائے بگفت	برسم کریماں صلائے بگفت
کہ اے چشمہائے مرا مردمک	یکے مردی کن بنان و نمک
نعم گفت و برجست و برداشت گام	کہ دانست خلقش علیہ السلام
رقیبان مہماں سرائے خلیل	بعزت نشاندند پیر ذلیل
بفرمود و ترتیب کردند خواں	نشستند بر ہر طرف ہمگناں
چو بسم اللہ آغاز کردند جمع	نیامد ز پیرش حدیثے بسمع
چنیں گفتش اے پیر دیرینہ روز	چو پیراں نمی بینمت صدق و سوز

نہ شرط ست وقتیکہ روزی خوری	کہ نام خداوند روزی برگی
بگفتا نہ گیرم طریقت بدست	کہ بشنیدم از پیر آذر پرست
بدانست پیغمبر نیک فال	کہ گبراست پیرتبہ بودہ حال
بخواری براندش چو بیگانہ دید	کہ منکر بود پیش پاکاں پلید
سروش آمد از کردگار جلیل	بہیبت ملامت کناں کاے خلیل
منش دادہ صد سالہ روزی و جاں	ترا نفرت آمد از و یک زماں
گر اُومی برد پیش آتش سجود	تو باپش چرای بری دست جود

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ یک ہفتہ: ایک ہفتہ تک۔ ابن السبیل: کوئی مسافر۔ بمہاں سرائے خلیل: خلیل اللہ کا مہمان خانہ۔ فرخندہ خوئی: مبارک عادت۔ پگاہ: صبح۔ بینوائے: بیچارہ۔ بروں رفت: باہر آنا۔ اطراف وادی: جنگل کے چاروں طرف۔ نگہ کرد: نظر ڈالی۔ چوبید: بید کی طرح۔ سرو مویش: سر اور بال۔ مرحبائے بگفت: خوش آمدید کہنا۔ دانست: جانتا تھا۔ صلائے بگفت: کھانے کی دعوت دی۔ خلقش: اخلاق۔ اے چشمہائے مرا مردمک: اے میری آنکھوں کی پتلی۔ پیر ذلیل: کمزور بوڑھا۔ حدیثے: بات۔ اے پیر دیرینہ روز: بڑی عمر کے بوڑھے۔ صدق: سچائی۔ نام خداوند روزی: روزی کے مالک کا نام۔ آذر پرست: آتش پرست۔ چو بیگانہ دید: جب بیگانہ دیکھا۔ منکر بود: جو خدا کا منکر ہے۔ پاکاں پلید: پاکوں کے لئے پلید ہے۔ صد سالہ: سو سال۔ آتش سجود: آگ کی پوجا کرنے والا۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک ہفتہ تک کوئی مسافر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے مہمان خانے میں نہ آیا۔
- مبارک عادت کی وجہ سے وہ صبح کو نہ کھاتے شاید کوئی بیچارہ راستے سے آجائے۔
- باہر نکلے (ایک ہفتہ کے بعد ایسا ہوا) اور ہر جانب دیکھا جنگل کے کناروں پر نظر ڈالی اور دیکھا۔
- ایک شخص بید جیسا اکیلا جنگل میں ہے اس کا سر اور بال بڑھاپے کی وجہ سے برف کی طرح سفید ہیں۔
- اس کی دلداری کے لئے خوش آمدید کہا۔ سخیوں کی عادت کے مطابق کھانے کی دعوت دی۔
- کہ اے میری آنکھوں کی پتلی روٹی اور نمک کھا کر مہربانی کیجئے۔
- اس نے ہاں کہا اٹھا اور چلا کیونکہ وہ ان کے اخلاق کو جانتا تھا۔
- خلیل اللہ کے مہمان خانے کے محافظوں نے بوڑھے کمزور کو عزت سے بٹھایا۔
- انہوں نے فرمایا اور انہوں نے دستر خوان لگا دیا ہر جانب سب بیٹھ گئے۔
- جب سب نے بسم اللہ شروع کی تو اس بوڑھے نے بسم اللہ نہ پڑھی۔
- خلیل اللہ نے اس کو یہ فرمایا کہ بڑی عمر کے بوڑھے میں تجھ میں بوڑھوں کا سا صدق اور سوز نہیں دیکھتا ہوں۔
- کیا یہ ضروری نہیں کہ جس وقت تو کھانا کھائے روزی کے مالک کا نام لے۔
- اس نے کہا تمہاری بات نہیں مانتا کیونکہ میں نے اپنے آتش پرست پیر سے نہیں سنا ہے۔
- نیک شگون پیغمبر سمجھ گیا کہ تباہ حال بوڑھا آتش پرست ہے۔
- اس کو بیگانہ دیکھا تو ذلت سے باہر نکال دیا کیونکہ خدا کا منکر پاک لوگوں کے لئے پلید ہوتا ہے۔
- خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے خلیل اللہ کے پاس وحی آئی جلال کے ساتھ ملامت کی اور کہا اے خلیل!
- میں نے سو سال تک اس کو روزی اور جان دی تو اس سے ایک لمحہ میں نفرت کرنے لگا۔

- اگر وہ آگ کے سامنے سجدہ کرتا ہے تو تُو سخاوت کا ہاتھ کیوں پیچھے ہٹاتا ہے۔

نتیجہ حکایت: اللہ تعالیٰ بابرکت ذات کائنات میں موجود ہر چیز از قسم نباتات، جمادات، انسان، حیوان اور چرند پرند سب کی خالق و کفیل ہے۔ سب کی ضروریات کی تکمیل کرنے کے لئے ان کو وسائل بہم پہنچاتی ہے لہٰذا تم کو بھی غیر مسلم کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ اپنی سخاوت کا ہاتھ ان کی طرف سے کبھی نہ کھینچنا چاہئے کیونکہ جو ان کا رب ہے وہ بھی تو اُن کو رزق دیتا ہے اگرچہ وہ اس کی ذات کے منکر ہوتے ہیں۔

گفتار اندر احسان با مردم نیک و بد

گرہ بر سر بند احساں مزن　　که ایں زرق و شید است و آں مکر و فن
زیاں می کند مرد تفسیر داں　　که علم و ادب می فروشد بناں
کجا عقل با شرع فتویٰ دہد　　که مرد خرد دیں بدنیا دہد
ولیکن تو بستاں که صاحب خرد　　از ارزاں فروشاں برغبت خرد

مشکل الفاظ کے معنی: سر بند احساں مزن: احسان کے بند کے سرے پر۔ ایں زرق: یہ جھوٹ۔ شید: بناوٹ۔ مکر و فن: چالاکی اور فریب۔ زیاں می: نقصان کرتا ہے۔ مرد تفسیر داں: تفسیر جاننے والا۔ فروشد بناں: روٹی کے عوض فروخت کرنا۔ کجا عقل: کہاں عقل۔ باشرع: شریعت کے لحاظ سے۔ فتویٰ دہد: فتویٰ دینا۔ مرد خرد: عقل مند آدمی۔ ارزاں: سستا۔ فروشاں: بیچنے والے۔

گفتار کا ترجمہ:

- احسان کے بند کے سرے پر گرہ نہ لگا کہ یہ تو جھوٹ اور بناوٹ ہے وہ چالاکی اور فریب ہے۔
- تفسیر جاننے والا نقصان کرتا ہے کہ علم اور ادب کو روٹی کے بدلے بیچ دیتا ہے۔
- عقل مع شرع کے یہ فتویٰ کب دے سکتی ہے کہ عقلمند آدمی دنیا کے بدلے میں دین دے دے۔
- لیکن تو دنیا دے کر دین خرید لے اس لئے کہ عقلمند انسان سستا بیچنے والوں سے شوق سے خریدتا ہے۔

حکایت عابد با شیاد شوخ دیدہ

زباندانے آمد بصاحبدلے　　که محکم فرو ماندہ ام در گلے
یکے سفلہ رادہ درم برمن است　　که دانگے ازو بردلم دہ من است
ہمہ شب پریشاں ازو حال من　　ہمہ روز چوں سایہ دنبال من
بکرد از سخنہائے خاطر پریش　　درون دلم چوں در خانہ ریش
خدایش مگر تاز ما در بزاد　　جز آں دہ درم چیز دیگر نداد
ندانستہ از دفتر دیں الف　　نخواندہ بجز باب لا ینصرف
خور از کوہ یک روز سر برنزد　　که آں قلتباں حلقہ بردرنزد
در اندیشہ ام تا کدام کریم　　ازاں سنگدل دست گیرد بسیم
شنید ایں سخن پیر فرخ نہاد　　درستے دو در آستینش نہاد

زر افتاد در دست افسانہ گوی ... بروں رفت از آنجا چو خور تازہ روی
یکے گفت شیخ ایں ندانی کہ کیست ... برو گر بمیرد نباید گریست
گدائے کہ برشیر نر زیں نہد ... ابو زید را اسپ و فرزیں نہد
برآشفت عابد کہ خاموش باش ... تو مرد زباں نیستی گوش باش
اگر راست بود انچہ پنداشتم ... ز خلق آبرویش نگہداشتم
اگر شوخ چشمی و سالوس کرد ... الا تا نہ پنداری افسوس کرد
کہ خود را نگہداشتم آبروی ... ز دست چناں گربز یاوہ گوی
بد و نیک را بذل کن سیم و زر ... کہ ایں کسب خیرست و آں دفع شر
خنک آنکہ در صحبت عاقلاں ... بیاموز د اخلاق صاحبدلاں
گرت عقل و رایست و تدبیر و ہوش ... بعزت کنی پند سعدی بگوش
کہ اغلب دریں شیوہ دارد مقال ... نہ در چشم و زلف و بنا گوش و خال

مشکل الفاظ کے معنی:

زبان دانے: ماہرلسان' زبان کے اسرار جاننے والا۔ در گلے: مٹی میں۔ یکے سفلے: ایک کمینہ۔ دہ درہم: دس درہم۔ دہ من: دس من۔ ہمہ شب: ساری رات۔ ہمہ روز چوں: تمام دن۔ سایہ دنبال من: سایہ کی طرح میرے پیچھے لگا ہے۔ بکرد از سخنہائے: باتوں سے دل پریشان کرنا۔ خاطر ریش: دل پریشان کرنا۔ درون دلم: دل میں۔ مادر بزاد: ماں نے جنم دیا۔ جز آں دہ درم: دس درم کے علاوہ۔ دفتر دیں: دین کی کتاب۔ آں قلتباں: اس دیوث نے۔ در اندیشہ: اسی فکر میں۔ کریم: سخی۔ بسیم: چاندی سے۔ شنید ایں: یہ بات سنی۔ پیر فرخ نہاد: بوڑھے مبارک طبیعت نے۔ در ستے دو: دو اشرفیاں۔ بروں رفت: باہر آنا۔ یکے گفت: ایک شخص نے کہا۔ کیست: یہ کون ہے۔ گریست: رونا چاہئے۔ گدائے: گداگر۔ اسپ: گھوڑا۔ آشفت: بگڑ جانا۔ گوش باش: کان بن جا۔ راست بود: درست تھا۔ آنچہ پنداشتم: میں نے خیال کیا۔ شوخ چشمی: بے حیائی۔ سالوس: مکاری۔ الاتا: یہ نہ سمجھ۔ گربز یاوہ گوی: ایسے مکار بیہودہ سے۔ سیم و زر: سونا اور چاندی۔ ایں کسب خیرست: یہ بھلائی کمانا ہے۔ آں دفع شر: وہ شر کو دفع کرتا ہے۔ صحبت عاقلاں: عقلمندوں کی صحبت۔ اخلاق صاحبدلاں: نیک لوگ کی سیرت۔ پند سعدی: سعدی کی نصیحت۔ گوش: کان۔ خال: تل۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک ماہرلسان ایک صاحب دل کے پاس آیا کہ میں ایک ولدل میں بری طرح پھنس گیا ہوں۔
- ایک کمینے کے دس درہم مجھ پر واجب ہیں جس کے ایک دانگ کا میرے دل پر دس من وزن ہے۔
- اس کی وجہ سے میرا حال ساری رات پریشان رہتا ہوں۔ پورا دن وہ سایہ کی طرح میرے پیچھے رہتا ہے۔
- دل پریشان کرنے والی باتوں سے اس نے میرے دل میں ایسے ہی زخم ڈالا ہے جیسے کہ دروازہ میں ہے۔
- شاید خدا نے جب سے اور اس کو ماں نے جنا ہے' ان دس درہموں کے علاوہ کچھ دیا ہی نہیں ہے۔
- دین کی کتاب کا الف تک بھی نہ جانتا ہے لا ینصرف کے باب کے علاوہ اس نے کچھ نہیں پڑھا ہے۔
- سورج نے کسی دن بھی پہاڑ سے سر نہیں ابھارا کہ اس دیوث نے دروازہ پر زنجیر نہ بجائی ہو۔
- میں اسی فکر میں ہوں تاکہ کوئی سخی مجھے چاندی دے کر اس سنگدل سے دستگیری کر دے۔
- بوڑھے مبارک نے یہ بات سنی دو اشرفیاں اس کی آستین میں رکھ دیں۔

- بت بنے کے سونا ہاتھ لگا اس جگہ سے آفتاب کی طرح تازہ ہو کر باہر آیا۔
- ایک شخص بولا' اے شیخ آپ کو معلوم نہیں یہ کون ہے۔ اگر وہ مرجائے تو اس پر رونا نہ چاہئے۔
- ایسا گدا اگر ہے کہ نر شیر پر زین کستا ہے۔ ابو زید کے سامنے گھوڑا اور فرزین رکھ دیتا ہے۔
- عبادت گزار بگڑا کہ چپ رہ تو زبان کا مرد نہیں ہے کان بن جا۔
- اگر وہی درست ہے جو میں نے خیال کیا ہے تو میں نے مخلوق سے اس کی آبرو بچا دی ہے۔
- اگر اس نے بے حیائی اور مکاری کی ہے ہرگز یہ سمجھنا کہ میں افسوس کروں گا۔
- اس لئے کہ میں نے اپنی آبرو بچائی ہے ایسے مکار بیہودہ گو کے ہاتھ سے۔
- برے اور اچھے پر چاندی سونا خرچ کر اس لئے کہ یہ بھلائی کماتا ہے اور وہ شر کو دفع کرتا ہے۔ (مراد یہ کہ اچھے پر خرچ کرنا بھلائی ہے برے پر خرچ کرنا اس کے شر سے بچنا ہے۔)
- وہ شخص خوش نصیب ہے جو عقلمندوں کی صحبت میں نیک لوگوں کے اخلاق سیکھ لے۔
- اگر تجھ میں عقل اور رائے اور تدبیر اور ہوش ہے تو سعدی کی نصیحت کو غور اور عزت سے سنے گا۔
- اس لئے کہ اس کی گفتگو عموماً اسی طرز کی ہوئی ہے نہ کہ آنکھ اور زلف اور کان کی لو اور تل کے بارے میں ہے۔

نتیجہ حکایت: کسی سے نیکی اور بھلائی کرنا حقیقت میں خود اپنی زندگی کو سنوارنا ہے۔ وہ قسمت والے ہوتے ہیں جو نیکوں کی صحبت اختیار کر کے اخلاق سیکھتے ہیں۔ برے کے ساتھ بھی نیکی کر تاکہ تُو اس کے شر سے محفوظ رہ سکے۔ سعدی کی گفتگو کو دھیان سے سن یہ عام باتیں نہیں بلکہ حقیقت میں حکمت آموز افکار ہیں جن سے استفادہ کرنا تمہیں فائدہ دے گا۔

حکایت پدر ممسک و فرزند جوانمرد

یکے رفت و دنیا از و یادگار	خلف بود صاحبدلے ہوشیار
نہ چوں ممسکاں دست بر زر گرفت	چو آزادگاں دست از و بر گرفت
ز درویش خالی نماندے برش	مسافر بمہماں سرای اندرش
دل خویش و بیگانہ خرسند کرد	نہ ہمچوں پدر سیم و زر بند کرد
ملامت کنے گفتش اے باد دست	بیک رہ پریشاں مکن ہرچہ ہست
بسالے تواں خرمن اندوختن	بیک دم نہ مردی بود سوختن
چو در تنگدستی نداری شکیب	نگہدار وقت فراخی حسیب

مشکل الفاظ کے معنی: یکے رفت: ایک شخص مرگیا۔ خلف بود: اس کا لڑکا تھا۔ چوں ممسکاں: بخیل کی طرح۔ آزادگاں دست: شریفوں کی طرح۔ سیم و زر: سونا چاندی۔ بسالے: کئی سال۔ اندوختن: جمع کیا۔ سوختن: جلا دینا۔ نداری شکیب: صبر نہ کر سکے۔ وقت فراخی: اندھا دھند خرچ نہ کیا جائے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص مرگیا اور دنیا کی دولت اس کی یادگار رہ گئی اس کا لڑکا نیک اور ہوشیار تھا۔
- بخیلوں کی طرح اس نے سونے پر مٹھی نہ بھینچی بلکہ شریفوں کی طرح اس سے ہاتھ اٹھا لیا۔
- اپنے پاس کی جگہ فقیروں سے خالی نہ رکھتا اس کے مہمان خانے میں ہر وقت مسافر ہوتے۔
- اپنے اور غیر کے دل کو خوش کیا۔ باپ کی طرح چاندی اور سونے کو بند نہ کیا۔

- ایک ملامت کرنے والے نے اس سے کہا کہ اے فضول خرچ جو کچھ تیرے پاس ہے اس کو یکبارگی ختم نہ کر۔
- کئی سالوں میں ایسا ڈھیر جمع کیا جاسکتا ہے ایک دم سے پھونک دینا انسانیت نہیں ہے۔
- جب تنگدستی کے وقت تو صبر نہ کر سکے تو فراخی کے وقت حساب کو نگاہ میں رکھ۔

نتیجہ حکایت: اگرچہ دنیاوی دولت کی کچھ اہمیت و وقعت نہیں ہے لیکن فضول خرچی اس سے بھی زیادہ المناک ہے کیونکہ دنیاوی مال و دولت جمع کرنے میں بھی کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ کئی سال لگتے ہیں جب کہیں جاکر دولت کا ڈھیر جمع ہوتا ہے اس کو ضائع کر دینا عقلمندی نہیں ہے۔

مثل

بدختر چہ خوش گفت بانوئے دہ ۔۔۔ کہ روز نوا برگ سختی بنہ
ہمہ وقت پُردار مشک و سبوئے ۔۔۔ کہ پیوستہ دردہ رواں نیست جوئے
بدنیا تواں آخرت یافتن ۔۔۔ بزر پنجہ دیو بر تافتن
ز دست تہی بر نیاید امید ۔۔۔ بزر برکنی چشم دیو سفید
اگر تنگ دستی مرو پیش یار ۔۔۔ وگر سیم داری بیا و بیار
تہیدست در خوبر و یاں مپیچ ۔۔۔ کہ بے ہیچ مردم نیرزد بہیچ
وگر ہرچہ داری بکف بر نہی ۔۔۔ کفت وقت حاجت بماند تہی
گدایاں بسعی تو ہرگز قوی ۔۔۔ نگردند و ترسم تو لاغر شوی

مشکل الفاظ کے معنی: بانوئے دہ: گاؤں کی بی بی۔ چہ خوش گفت: کیا بھلی بات کہی۔ روز نوا: مالداری کے زمانہ میں۔ برگ سختی بنہ: تنگی کے لئے کچھ رکھ لے۔ ہمہ وقت: ہر وقت۔ پُر دار: بھر لے۔ سبوئے: ٹھلیا۔ رواں نیست جوئے: نہر نہیں بہتی رہتی ہے۔ آخرت یافتن: آخرت کو حاصل کرنا۔ دست تہی: خالی ہاتھ۔ چشم دیو سفید: سفید دیو کی آنکھ' سفید دیو جنگ میں رستم کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ خوبرویاں: حسین لوگ۔ بے ہیچ مردم: بغیر مال کے انسان۔ گدایان: فقرا۔ لاغر: کمزور۔

مثل کا ترجمہ:

- گاؤں کی بڑی بی بی نے لڑکی سے کیا بھلی بات کہی ہے۔ مالداری کے زمانے میں تنگی کے وقت کے لئے کچھ بچا کے رکھ لے۔
- مشک اور ٹھلیا ہر وقت بھر کے رکھ اس لئے کہ گاؤں میں ہر وقت نہر نہیں بہتی ہے۔
- دنیا کے ذریعے آخرت کو حاصل کیا جاسکتا ہے سونے سے دیو کا پنجہ موڑا جاسکتا ہے۔
- خالی ہاتھ سے کوئی امید پوری نہیں ہوتی ہے۔ سونے کے ذریعے تو سفید دیو کی آنکھ نکال سکتا ہے۔
- اگر تو تنگدست ہے تو یار کے سامنے نہ جا اور اگر چاندی رکھتا ہے تو آ اور لا۔
- خالی ہاتھ حسینوں نہ ڈال کیونکہ بغیر مال کے انسان کسی قابل نہیں رہتا۔
- اور اگر جو کچھ تیرے پاس ہے ہتھیلی پر رکھ لے گا تو بوقت ضرورت تیری ہتھیلی خالی ہو گی۔
- فقراء تیری کوشش سے کبھی قوی نہ ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تو کمزور ہو جائے گا۔

باز آمدم بحکایت فرزند خلف

چو مناع خیر ایں حکایت بگفت
ز غیرت جواں مرد را رگ بخفت

پراگندہ دل گشت ازاں گفتگوے
برآشفت و گفت اے پراگندہ گوے

مرا دستگاہے کہ پیرا منست
پدر گفت میراث جسد منست

نہ ایشاں بخست نگہداشتند
بحسرت بمردند و بگذاشتند

بدستم بیفتاد مال پدر
کہ بعد از من افتد بدت پسر

ہماں بہ کہ امروز مردم خورند
کہ فردا پس از من بیغما برند

خور و پوش و بخشای و راحت رساں
نگہ می چہ داری ز بہر لساں

برنداز جہاں باخود اصحاب رای
فرو مایہ ماند بحسرت بجای

زر و نعمت اکنوں بدہ کان تست
کہ بعد از تو بیرون ز فرمان تست

بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری
بخر جان من ورنہ حسرت خوری

مشکل الفاظ کے معنی: چو مناع خیر: خیر کو روکنے والا۔ ایں حکایت بگفت: یہ قصہ بیان کیا ہے۔ از غیرت جواں مرد: غیرت کی وجہ سے جواں مرد۔ رگ بخفت: رگ سو گئی۔ آشفت: بگڑ جانا۔ اے پرگنداہ گوے: اے پریشان باتیں کرنے والا۔ مراد ستگاہے: وہ سرمایہ جو۔ پیرامنت: میرے پاس ہے۔ پدر گفت: باپ نے کہا۔ میراث جد منست: میرے دادا کی میراث ہے۔ بخست: کنجوسی۔ بحسرت بمردند: حسرت سے مر گئے۔ بگذاشتند: چھوڑ گئے۔ بدستم: ہاتھ آیا۔ ہماں: یہی بہتر ہے۔ امروز: آج۔ مردم: آدمی۔ خورند: کھالیں۔ راحت رساں: آرام پہنچا۔ فرومایہ: کمینہ۔ زر و نعمت: سونا اور نعمت۔ بدہ کاں تست: تیری ملکیت میں ہے۔ فرمان تست: تیرا حکم ہے۔ عقبیٰ خری: عقبیٰ خریدے۔ ورنہ حسرت خوری: ورنہ حسرت کرے گا۔

حکایت کا ترجمہ:

- جب خیر سے روکنے والے نے یہ قصہ بیان کیا ہے کہ غیرت کی وجہ سے جواں مرد کی رگ سو گئی۔
- اس گفتگو سے پریشان دل بنا بگڑ گیا اور بولا اے پریشان باتیں کرنے والے۔
- وہ سرمایہ جو میرے پاس ہے باپ نے کہا تھا کہ میرے دادا کی میراث ہے۔
- کیا انہوں نے کنجوسی سے اس کو جمع نہیں کیا حسرت سے وہ مر گئے اور چھوڑ گئے۔
- باپ کا مال میرے ہاتھ پڑا جو کہ میرے بعد لڑکے کے ہاتھ آئے گا۔
- یہی بہتر ہے کہ لوگ آج کھالیں اس لئے کہ کل کو میرے بعد لوٹیں گے۔
- کھا اور پہن اور دے اور آرام پہنچا لوگوں کے لئے کیا حفاظت کرتا ہے۔
- عقلمند لوگ دنیا سے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، کمینہ حسرت سے اپنی جگہ رہ جاتا ہے۔
- سونا اور نعمت اب دے دے اس لئے کہ تیری ملکیت ہے کیونکہ تیرے بعد تیرے حکم سے باہر ہے۔
- تو یہ کر سکتا ہے کہ دنیا کے بدلے عقبیٰ خریدے خرید لے میری جاں ورنہ حسرت سے دیکھے گا۔

نتیجہ حکایت: یہ مال و دولت دنیا پر رہ جائے گا۔ ضروری امر یہ ہے کہ اس سے اپنی اخروی زندگی کو سنوار لیا جائے۔ یہ مال دوسروں کے لئے کیوں چھوڑ چلا ہے اس کو غریب غرباء، مسکینوں اور یتیموں میں تقسیم کر دے تاکہ تیری عقبیٰ صحیح ہو۔

حکایت اندر راحت رسانیدن بہمسایگاں

بزارید دلتے زنے پیش شوے
کہ دیگر مخر نان بقال کوے

بیا زار گندم فروشاں گرائے
کہ ایں جو فروش است و گندم نمائے

نہ از مشتری کا ز دحام مگس
بیک ہفتہ رویش ندیدست کس

بدلداری آں مرد صاحب نیاز
بزن گفت کائے روشنائی بساز

بامیدما کلبہ آنجا گرفت
نہ مردی بود نفع از و وا گرفت

رہ نیک مردان آزادہ گیر
چو استادۂ دست افتادہ گیر

ببخشای کا نانکہ مرد حقند
خریدار دکان بے رونقند

جوانمرد اگر راست خواہی ولیست
کرم پیشہ شاہ مرداں علیست

مشکل الفاظ کے معنیٰ: زنے: عورت۔ پیش شوے: شوہر کے سامنے۔ نان: روٹی۔ بقال: دوکان۔ ایں جو فروش: یہ جو فروش ہے۔ مشتری: خریدار۔ کاز دحام مگس: مکھیوں کے ہجوم میں۔ بیک ہفتہ: ایک ہفتہ۔ رویش ندید: چہرہ نہیں دیکھا۔ صاحب نیاز: نیاز مند۔ بزن گفت: عورت سے کہا۔ کائے روشنائی: گھر کی رونق۔ بساز: کہا مان۔ نہ مردی بود: انسانیت نہیں۔ چواستادۂ: جب تو کھڑا ہے۔ دست افتادہ گیر: گرے ہوئے کا ہاتھ پکڑ لے۔ مرد حقند: صحیح آدمی۔ راست خواہی ولیست: سچ پوچھتا ہے کہ تو سچی ولی ہے۔ کرم پیشہ: سخاوت پیشہ ہے۔ شاہ مرداں علیست: شاہ مرداں حضرت علیؓ کا شیوہ ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک وقت ایک بیوی شوہر کے سامنے روپڑی کہ کوچے کے بنیئے سے روٹی نہ خریدنا۔
- گندم فروشوں کے بازار میں جا اس لئے کہ یہ تو گندم نما جو فروش کرتا ہے۔
- خریداروں کی وجہ سے نہیں بلکہ مکھیوں کی وجہ سے ایک ایک ہفتہ تک کسی نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا۔
- اس نیازمند نے دلداری کے ساتھ بیوی سے کہا کہ اے گھر کی رونق کہا مان!
- اس نے ہماری توقع پر یہاں دکان لی ہے اس کا نفع روکنا انسانیت نہیں ہے۔
- نیک شریف لوگوں کا وطیرہ اپنا کہ جب تو کھڑا ہے تو کسی گرے ہوئے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھادے۔
- معاف کردے اس لئے جو صحیح انسان ہیں وہ بے رونق دوکان کے خریدار بنتے ہیں۔
- اگر تو سچی بات سننا چاہتی ہے تو سخی ولی ہوتا ہے۔ سخاوت کرنا شاہ مرداں حضرت علیؓ کا شیوہ ہے۔

نتیجہ حکایت: ہمسایوں کے بڑے حقوق ہیں۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ ہمسایوں کے بارے میں اللہ نے اتنے حقوق بیان کئے ہیں کہ مجھے شک گزرا مبادا آدھی جائیداد کے مالک نہ بن جائیں لہٰذا مسلمان ہونے کے ناطے آپ کو بھی اپنے ہمسایوں کی دل جوئی کرنی چاہئے تاکہ محبت و الفت کے جذبے پروان چڑھتے رہیں۔

حکایت

شنیدم کہ مردے براہ حجاز — بہر خطوہ کردے دو رکعت نماز
چناں گرم رو در طریق خدای — کہ خار مغیلاں نکندے زپای
بآخر ز وسواس خاطر پریش — پسند آمدش در نظر کار خویش
بہ تلبیس ابلیس در چاہ رفت — کہ نتواں ازیں خوب تر راہ رفت
گرش رحمت حق نہ دریافتے — غرورش سر از جادہ برتافتے
یکے ہاتف از غیب آواز داد — کہ اے نیک بخت مبارک نہاد
پندار گر طاعتے کردۂ — کہ نزلے بدیں حضرت آوردۂ
باحسانے آسودہ کردن دلے — بہ از الف رکعت بہر منزلے

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ مردے: ایک شخص۔ براہ حجاز: حجاز کے راستے میں۔ بہر خطوہ کردے: ہر قدم پر پڑھنا۔ در طریق خدای: خدا کے راستے میں۔ خار مغیلاں: ببول کے کانٹے۔ خاطر پریش: طبیعت کا پریشان ہونا۔ کار خویش: اپنا کام۔ تلبیس ابلیس: شیطان کی مکاری۔ در چاہ رفت: غرور میں پھنس گیا۔ از جادہ برتافتے: سیدھے راستے سے موڑ دینا۔ یکے ہاتف: ایک ہاتف۔ پندار: گھمنڈ۔ طاعتے کردہ: عبادت کی۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا کہ ایک شخص حجاز کے راستے پر ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتا۔
- خدا کے راستے میں اس قدر تیز چلنے والا کہ ببول کے کانٹے پیر سے نہ نکالتا تھا۔
- بالآخر طبیعت کو پریشان کرنے والے خیالات کی وجہ سے اس کی نگاہ میں اس کو اپنا کام اچھا معلوم ہوا۔
- شیطان کی مکاری کی وجہ سے وہ غرور میں پھنس گیا کہ اس سے بہتر راستہ کوئی نہیں چل سکتا ہے۔
- اگر رحمت حق اس کو نہ آلیتی تو غرور اس کا سر سیدھے راستے سے موڑ دیتا۔
- ایک ہاتف نے غیب سے پکارا کہ اے نیک بخت مبارک طبیعت!
- اگر تو نے عبادت کی ہے تو گھمنڈ نہ کر کہ تو کوئی تحفہ اس کے دربار میں لایا ہے۔
- ایک دل کو احسان کے ذریعہ آرام پہنچانا ہر پڑاؤ پر ہزار رکعت پڑھنے سے بہتر ہے۔

نتیجہ حکایت: اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اسے اپنی رب کی نعمتوں کا شکر کرنا چاہئے کہ اس نے کائنات کی ہر چیز حضرت انسان کی فلاح کے لئے بنائی ہے اس کی تسبیح و تقدیس کرکے کبر و نخوت کا شکار نہ ہونا چاہئے مبادا راہ راست سے ہٹ جاؤ اور جادۂ باطل انسان کو خوش آمدید کہے۔

حکایت

بسرہنگ سلطاں چنیں گفت زن — کہ خیز اے مبارک در رزق زن
برو تاز خوانت نصیبے دہند — کہ فرزند گانت بسختی درند
بگفتا بود مطبخ امروز سرد — کہ سلطاں بشب نیت روزہ کرد

زن از ناامیدی سرانداخت پیش ۔ ہمی گفت باخود دل فاقہ ریش

کہ سلطاں ازیں روزہ گوئی چہ خاست ۔ کہ افطار او عید طفلان ماست

خورندہ کہ خیرش بر آید ز دست ۔ بہ از صائم الدہر دنیا پرست

مسلم کسے را بود روزہ داشت ۔ کہ در ماندۂ رادہد نان چاشت

وگرنہ چہ حاجت کہ زحمت بری ۔ ز خود باز گیری و ہم خود خوری

خیالات نادان خلوت نشیں ۔ بہم بر کند عاقبت کفر و دیں

صفائیست در آب و آئینہ نیز ۔ ولیکن صفا را بباید تمیز

مشکل الفاظ کے معنی: بسر ہنگ سلطان: بادشاہ کے سپاہی۔ گفت زن: بیوی نے کہا۔ خیز: اٹھ۔ در رزق زن: رزق کا دروازہ کھٹکھٹا۔ فرزند گانت: تیری اولاد۔ سختی درند: مصیبت میں ہے۔ مطبخ: باورچی خانہ۔ امروز: آج۔ سرانداخت پیش: سر جھکا لیا۔ دل فاقہ ریش: فاقہ سے دل زخمی۔ عید طفلاں: بچوں کی عید۔ خیرش: بھلائی۔ خورندہ: روزہ خور۔ صائم الدہر: تمام عمر روزے رکھنے والے۔ مسلم: ٹھیک۔ درماندہ: عاجز۔ دہد نان چاشت: دوپہر کی روٹی کھلائے۔ خیالات نادان: نادان کے خیالات۔ خلوت نشیں: تنہائی پسند۔ عاقبت: انجام۔ صفائیست در آب: صفائی پانی میں ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- بادشاہ کے سپاہی کی بیوی نے کہا کہ اے بابرکت اٹھ اور رزق کا دروازہ کھٹکھٹا۔
- جا تاکہ دستر خوان سے تجھے بھی حصہ دیں کیونکہ تیری اولاد مصیبت میں ہے۔
- اس نے کہا کہ آج باورچی خانہ ٹھنڈا ہو گا کیونکہ بادشاہ نے رات سے روزہ کی نیت کی ہے۔
- بیوی نے ناامیدی سے سر جھکا لیا۔ فاقہ سے زخمی دل، اپنے آپ سے کہتی تھی۔
- بتا، بادشاہ کو اس روزے سے کیا حاصل کیونکہ اس کا افطار کرنا ہمارے بچوں کی عید ہے۔
- وہ روزہ خور جس کے ہاتھ سے بھلائی ہو، دنیا پرست تمام عمر کے روزے رکھنے والے سے بہتر ہے۔
- روزہ رکھنا اس لئے ٹھیک ہے جو کسی عاجز کو دوپہر کی روٹی کھلائے۔
- ورنہ کیا ضرورت ہے کہ تو تکلیف اٹھائے اپنے آپ ہی سے لے اور خود ہی کھالے۔
- گوشہ نشین نادان کے خیالات کفر اور دین کا انجام یکساں کر دیتے ہیں۔
- صفائی پانی میں بھی ہے اور آئینہ میں بھی لیکن صفائی میں تمیز کرنی چاہئے۔

نتیجہ حکایت: خدا کا فرمان ہے کہ صبح ہوتے ہی رزق کی تلاش میں میری کائنات میں پھیل جاؤ۔ انسان کو رزق کے لئے محنت تو درکار ہے اگرچہ رب کائنات نے روزی دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ سب کا خالق و کفیل اور رازق ہے۔ بہتر رزق دینے والا ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ ایسی جگہوں سے بھی رزق دوں گا جن کی تم کو خبر بھی نہ ہو گی۔

حکایت کریم تنگ دست باسائل

یکے را کرم بود و قوت نہ بود ۔ کفافش بقدر مروت نبود

کہ سفلہ خداوند ہستی مباد ۔ جواں مرد را تنگ دستی مباد

کسے را کہ ہمت بلند او فتد ۔ مرادش کم اندر کمند او فتد

چو سیلاب ریزاں کہ بر کوہسار | نگیرد ہمی بر بلندی قرار
نہ در خورد سرمایہ کردے کرم | تنک مایہ بودے ازیں لا جرم
برش تنگ دستے دو حرفے بنشت | کہ اے خوب فرجام فرخ سرشت
یکے دست گیرم بچندے درم | کہ چنداست تامن بزنداں درم
بچشم اندرش قدر چیزے نبود | ولیکن بدستش پشیزے نبود
بخصمان بندی فرستاد مرد | کہ اے نیک نامان آزاد مرد
بدارید چنداں کف از دامنش | وگر میگریزد ضماں بر منش
وز آنجا بزنداں درآمد کہ خیز | وزیں شہر تا پائے داری گریز
چو کنجشک در باز دید از قفس | قرارش نبود اندرو یک نفس
چو باد صبا زاں زمیں سیر کرد | نہ سیرے کہ بادش رسیدے بگرد
گرفتند حالے جواں مرد را | کہ حاصل کنی سیم یا مرد را
چو بیچارگاں راہ زنداں گرفت | کہ مرغ از قفس رفتہ نتواں گرفت
شنیدم کہ در حبس چندے بماند | نہ رقعہ بنشت و نہ فریاد خواند
زمانہا نیا سود و شبہا نخفت | برو پارسائے گذر کرد و گفت
نہ پندار مت مال مردم خوری | چہ پیش آمدت تا بزنداں دری
بگفتا کہ ہاں اے مبارک نفس | نخوردم بحیلت گری مال کس
یکے ناتواں دیدم از بندریش | خلاصش ندیدم بجز بند خویش
ندیدم بنزدیک دانش پسند | من آسودہ و دیگرے پائے بند
بمرد آخر و نیک نامی ببرد | زہے زندگانی کہ نامش نمرد
تن زندہ دل خفتہ در زیرِ گل | بہ از عالمے زندۂ مردہ دل
دل زندہ ہرگز نگردد ہلاک | تن زندہ دل گر بمیرد چہ باک

مشکل الفاظ کے معنی: یکے را: ایک شخص۔ کرم بود: سخاوت تھی۔ قوت نہ بود: طاقت نہ تھی۔ سفلہ: کمینہ۔ کمند: رسی۔ قند: پھنسنا۔ نگیرد: نہیں ٹھہرتا۔ تنک مایہ: تنگ دست۔ لاجرم: لامحالہ۔ دو حرفے بنشت: دو لفظ لکھے۔ اے خوب فرجام: اے نیک انجام۔ فرخ سرشت: مبارک طبیعت۔ چنداست تامن بزنداں: چند دن سے قید میں پڑا ہوں۔ پشیزے نبود: کوئی پیسہ نہ تھا۔ بخصماں بندی: قیدی کے مخالفوں کے پاس۔ فرستاد مرد: ایک آدمی بھیجا۔ اے نیک نامان: اے نیک لوگو! میگریزد: بھاگ جائے۔ ضماں بر منش: تو میں ذمہ دار ہوں۔ خیز: اٹھ۔ چو کنجشک: جب چڑیا۔ درباز دید از قفس: پنجرہ کا دروازہ کھلا دیکھے۔ قرارش نبود: قرار نہیں آتا۔ یک نفس: ایک لمحے کے لئے۔ باد صبا زاں: پروا کی ہوا کی طرح۔ گرفتند: گرفتار کر لینا۔ سیم: چاندی۔ راہ زنداں گرفت: قید خانے کا راستہ لیا۔ در حبس چند: چند دنوں کی قید میں۔ شبہا نخفت: رات کو سویا نہ۔ پارسائے گذر: نیک آدمی گزرا۔ مال مردم خوری: کسی کا مال کھایا ہو۔ پیش آمدت: یہ معاملہ پیش آیا۔ بحیلت: حیلہ گری۔ یکے ناتواں: ایک کمزور۔ دیدم: دیکھا۔ نامش نمرد: نام نہ مرا۔ زہے زندگانی: کیا خوب زندگی ہے۔ خفتہ در زیرِ گل: مٹی کے نیچے سویا ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص میں سخاوت تھی، طاقت نہ تھی۔ اس کا روزینہ سخاوت کی بقدر نہ تھا۔
- خدا کرے کوئی کمینہ مالدار نہ ہو سخی کو کبھی تنگ دستی نہ ہو۔
- جس کسی کی ہمت بلند ہوتی ہے اس کا مقصد بہت کم رسی میں پھنستا ہے۔
- جیسا کہ بہنے والا سیلاب کہ پہاڑ کی اونچائی پر نہیں ٹھہرتا ہے۔
- وہ سرمایہ کے حساب سے سخاوت نہ کرتا اس وجہ سے لامحالہ تنگ دست رہتا۔
- ایک تنگ دست نے اس کو دو حرف لکھے کہ اے نیک انجام مبارک طبیعت!
- ایک بار چند درہم دے کر میری دستگیری کر کیونکہ میں چند دن سے قید میں پڑا ہوں۔
- اسی کی نگاہ میں کسی چیز کی قدر نہ تھی لیکن اس کے ہاتھ میں کوئی پیسہ نہ تھا۔
- قیدی کے مخالفوں کے پاس اس مرد خدا نے پیغام بھیجا کہ اے ایک آزاد مردے کے بارے میں نیک لوگو!
- کچھ دنوں کے لئے اس کے دامن سے ہاتھ ہٹالو اور اگر وہ بھاگ جائے تو میں ذمہ دار ہوں۔
- اور اس جگہ سے وہ قید خانہ میں پہنچا کہ اٹھ اور جتنا بھی بھاگ سکے اس شہر سے دور بھاگ جا۔
- چڑیا جب پنجرہ کا دروازہ کھلا دیکھے تو اس کو ایک سانس کے لئے قرار نہیں آتا۔
- پروا کی ہوا کی طرح اس سرزمین سے چل دیا۔ ایسی رفتار سے نہیں کہ ہوا بھی اس کی گرد کو پہنچ سکے۔
- انہوں نے فوراً اس سخی کو گرفتار کر لیا کہ تو چاندی یا اس آدمی کو ہمارے پاس لے کر آ۔
- عاجزوں کی طرح اس نے قید خانہ کا راستہ لیا کیونکہ پنجرے سے بھاگا ہوا پرندہ پکڑا نہیں جاسکتا۔
- میں نے سنا کہ کچھ دن قید میں رہا نہ سفارش کے لئے خط لکھا اور نہ فریاد کی۔
- بہت دنوں تک آرام نہ کیا، نہ راتوں کو سویا وہاں سے ایک نیک آدمی کا گزر ہوا اور اس نے کہا۔
- میرا یہ خیال تو نہیں ہو سکتا کہ تو نے کسی کا مال کھایا ہے۔ کیا معاملہ پیش آیا جو تو قید خانہ میں پڑا ہے۔
- میں نے ایک کمزور کو قید سے زخمی دیکھا میں نے اس کی رہائی بجز اپنی قید کے نہ دیکھی۔
- عقل کی رو سے یہ بات مجھے پسند نہ آئی کہ میں آرام سے ہوں اور دوسرا قیدی ہو۔
- انجام کار وہ مرگیا اور نیک نامی لے گیا کیا خوب زندگی ہے کہ اس کا نام نہ مرا۔
- زندہ دل جسم مٹی کے نیچے سویا ہوا ہے ایک زندہ جہاں سے بہتر ہے جو مردہ دل ہو۔
- زندہ دل ہرگز ہلاک نہیں ہوتا۔ زندہ دل جسم اگر مرجائے تو کیا مضائقہ ہے۔

نتیجہ حکایت: نیک نامی کمانے سے انسان حیات ابدی کا راز پا جاتا ہے اگرچہ وہ جسمانی طور پر موت سے ہم آغوش ہوتا ہے لیکن حقیقت میں وہ مرتا نہیں وہ زندہ رہتا ہے۔ لوگ اس کے نام سے آگاہ ہوتے ہیں اس کا نام سنہری حروف میں تاریخ اور کتابوں میں درج ہوتا ہے جیسے علامہ اقبال" جسمانی طور پر مرگئے لیکن روحانی طور پر وہ آج بھی زندۂ جاوید ہیں۔

حکایت در معنی احسان با خلق خدا

یکے در بیاباں سگ تشنہ یافت — بروں از رمق در حیاتش نیافت

کلہ دلو کرد آں پسندیدہ کیش — چو حبل اندراں بستہ دستار خویش

بخدمت میاں بست و بازو کشاد ‏ سگ ناتواں راد ے آب داد
خبر داد پیغمبر از حال مرد ‏ کہ داور گناہان او عفو کرد
الا گر جفاکاری اندیشہ کن ‏ کرم پیشہ گیرو وفا پیشہ کن
کسے با سگے نیکوئی گم نہ کرد ‏ کجا گم شود خیر با نیک مرد
کرم کن براں کت بر آید ز دست ‏ جہاناں در خیر برکس نہ بست
گرت در بیاباں نباشد چہے ‏ چراغے بنہ در زیارت گہے
بقنطار زر بخش کردن ز گنج ‏ نہ چندانکہ دینارے از دست رنج
برد ہر کسے بار درخورد زور ‏ گرانست پائے ملخ پیش مور
تو باخلق نیکی کن اے نیک بخت ‏ کہ فرد انگیزد خدا بر تو سخت
گراز پا در آید نماند اسیر ‏ کہ افتادگاں را بود دستگیر
بآزار فرماں مدہ بر رہی ‏ کہ باشد کہ افتد بفرماں دہی
چو تمکین وجاہت بود بر دوام ‏ مکن زور بر مرد درویش عام
کہ افتد کہ با جاہ و تمکین شود ‏ چو بیذق کہ ناگاہ فرزیں شود
نصیحت شنو مردم نیک بیں ‏ نباشد در و ہیچ دل تخم کیں
خداوند خرمن زیاں می کند ‏ کہ بر خوشہ چیں سر گراں می کند
نترسد کہ نعمت بمسکیں دہد ‏ وزاں بار غم بر دل ایں نہد
بسا زور مندا کہ افتاد سخت ‏ بس افتادہ را یاوری کرد بخت
دل زیر دستاں نباید شکست ‏ مبادا کہ روزے شود زیردست

مشکل الفاظ کے معنی: سگ تشنہ: پیاسا کتا۔ در بیاباں: جنگل میں۔ رمق در حیاتش: زندگی کی آخری سانس۔ کلہ: ٹوپی۔ دستار خویش: اپنی پگڑی۔ بازو کشاد: بازو کھولا۔ سگ ناتواں: کمزور کتا۔ دے آب داد: تھوڑا سا پانی دیا۔ گناہان او عفو کرد: گناہ معاف کر دیئے۔ جفاکاری: ظالم۔ اندیشہ کن: ڈر۔ کرم پیشہ گر: سخاوت کی عادت۔ کجا: کب' کہاں۔ چہ: کنواں۔ بقنطار زر بخش: بہت کچھ دے دینا۔ گنج: خزانہ۔ ہر کسے بار: ہر کسی کا بوجھ۔ ملخ: ٹڈی۔ افتادگاں: عاجز لوگ۔ چو تمکین: جب تیری قدرت۔ وجاہت: مرتبہ۔ مکن زور: زور نہ کر۔ مردم نیک: نیک آدی۔ نصیحت شنو: نصیحت سننے والا۔ تخم کیں: کینہ کا بیج۔ خداوند خرمن: کھلیان کا مالک۔ زیاں: ضائع' تباہی۔ خوشہ چیں: چننے والا۔ نترسد: نہیں ڈرتا۔ بار غم: غم کا بوجھ۔ دل ایں نہد: دل پر رکھ دینا۔ دل زیر دستاں: کمزوروں کا دل۔ مبادا: کہیں ایسا نہ ہو۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص نے ایک پیاسے کتے کو جنگل میں پایا اس کی زندگی میں آخری سانس سے زیادہ کچھ نہ پایا۔
- اس پسندیدہ طبیعت نے ٹوپی کا ڈول بنایا۔ اپنی پگڑی کو اس میں رسی کی طرح باندھا۔
- خدمت کے لئے کمربستہ ہوا اور بازو کھولا کمزور کتے کو تھوڑا سا پانی پلا دیا۔
- اس شخص کے حال کی خبر حضور اکرم ﷺ نے دی کہ خدا نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے۔
- خبردار! اگر تو ظالم ہے تو ڈر سخاوت کی عادت ڈال اور وفا کو پیشہ بنا۔

- کسی شخص نے کتے کے ساتھ نیکی کو بھی ضائع نہیں کیا تو نیک انسان کے ساتھ بھلائی کب ضائع ہو گی۔
- کرم کر جس پر تیرے ہاتھ سے ہو سکے خدا نے نیکی کا دروازہ کسی پر بند نہیں فرمایا ہے۔
- اگر جنگل میں تیرا کوئی کنواں نہ ہو تو کسی زیارت گاہ میں چراغ ہی رکھ دے۔
- خزانے میں سے بہت کچھ دے دینا اتنا نہیں ہے جیسا کہ مزدوری سے ایک دینار۔
- طاقت کے مطابق ہر شخص بوجھ لے جاتا ہے چیونٹی کے آگے ٹڈھی کا پیر بھاری ہے۔
- اے نیک بخت! تو مخلوق کے ساتھ نیکی کر تاکہ کل کو خدا تجھ پر سخت گیری نہ کرے۔
- اگر گر بھی پڑے تو قیدی نہ رہے گا جو کہ عاجزوں کا دستگیر ہو۔
- نوکر کو تکلیف وہ حکم نہ دے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ حاکم بن جائے۔
- جب تیری قدرت اور مرتبہ ہمیشگی کے ساتھ ہو تب بھی عام فقیر انسان پر زور نہ کر۔
- اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ مرتبہ اور قدرت والا ہو جائے جیسا کہ پیادہ اچانک فرزیں ہو جاتا ہے۔
- نصیحت سننے والے نیک انسان ہیں اس میں کوئی دل کینہ کا بیج نہیں بوتا۔
- کھلیان کا مالک تباہی کرتا ہے کہ بال چننے پر ناراض ہو جاتا ہے۔
- اس سے نہیں ڈر تاکہ خدا مسکین کو دولت دے دے اور اس کے غم کا بوجھ اس کے دل پر رکھ دے۔
- بہت سے طاقتور ہیں کہ وہ سخت گرے بہت سے گرے ہوؤں کی مقدر مدد کرتا ہے۔
- کمزوروں کا دل نہ توڑنا چاہئے یہ نہ ہو کہ کسی دن تو خود کمزور ہو جائے۔

نتیجہ حکایت: تشنہ لب کی پیاس دور کرنا کار ثواب ہے۔ سخاوت اور کرم کا ہاتھ وسیع رکھنا دراصل انسان کا مطمع نظر ہونا چاہئے۔ گرے ہوؤں کو ہاتھ پکڑ کر اٹھانا چاہئے تاکہ وہ آپ کی بوقت سختی مدد کر سکیں۔ مرتبہ اور وجاہت اللہ کی عطا ہے لہٰذا کمزوروں اور عاجزوں کا دل نہ توڑنا چاہئے بلکہ جہاں تک ہو سکے ان کی دل وہی اور دلجوئی کرنی چاہئے۔

حکایت

بنالید درویشے از ضعف حال · برتند روئے خداوند مال
نہ دینار دادش سیہ دل نہ دانگ · بروز دلبر باری از طیرہ بانگ
دل سائل از جور اوخوں گرفت · سر از غم برآورد و گفت اے شگفت
توانگر ترش روی بارے چراست · مگر می نترسد ز تلخیے خواست
بفرمود کوتہ نظر تا غلام · براندش بزاری و زجر تمام
بہ ناکردن شکر پروردگار · شنیدم کہ برگشت از و روزگار
بزرگیش سر در تباہی نہاد · عطارد قلم در سیاہی نہاد
شقاوت برہنہ نشاندش چو سیر · نہ بارش رہا کردونے بارگیر
فشاندش قضا برسر از فاقہ خاک · مشعبد صفت کیسہ و دست پاک
سرا پائے حالش دگرگونہ گشت · بگورش پس از مدتے بر گذشت
غلامش بدست کریمے فتاد · توانگر دل و دست و روشن نہاد

بدیدار مسکین آشفتہ حال — چناں شاد بودے کہ مسکیں بمال

شبانگہ یکے بردرش لقمہ جست — ز سختی کشیدن قدمہاش ست

بفرمود صاحب نظر بندہ را — کہ خشنود کن مرد در ماندہ را

چو نزدیک بردش زخواں بہرۂ — برآورد بے خویشتن نعرۂ

چو نزدیک آمد بر خواجہ باز — عیاں کرد اشکش بدیباجہ راز

پر سید سالار فرخندہ خوی — کہ اشکت زجور کہ آمد بروی

بگفت اندرونم بشورید سخت — بر احوال ایں پیر شوریدہ بخت

کہ مملوک وے بودم اندر قدیم — خداوند املاک و اسباب و سیم

چو کوتاہ شد دستش از عز و ناز — کند دست خواہش بدرہا دراز

بخندید و گفت اے پسر جور نیست — ستم برکس از گردش دور نیست

نہ آں تنگ روزیست بازارگاں — کہ بروے سر از کبر بر آسماں

من آنم کہ آں روزم از در براند — بروزنش دور گیتی نشاند

نگہ کرد باز آسماں سوئے من — فروشت گرد غم از روئے من

خدا ار بحکمت ببندد درے — کشاید بفضل و کرم دیگرے

بسا مفلس بے نوا سیر شد — بسا کار منعم زبر زیر شد

مشکل الفاظ کے معنی: ضعف حال: کمزور حال۔ تندروئے: بدمزاج۔ سیہ دل: کالے دل والا۔ دانگ: پیسہ۔ طیرہ بانگ: چیخ پڑنا۔ دل مسائل: بھکاری کا دل۔ خوں گرفت: خون ہو گیا۔ توانگر: مالدار۔ تلخئے خواست: بھیک کی کڑواہٹ۔ شنیدم: میں نے سنا۔ عطارد: ایک ستارہ کا نام ہے جو آسمان کا منشی کہلاتا ہے۔ قلم در سیاہی نماد: کسی تحریر کو قلمزد کرنا۔ شقاوت: بدبختی۔ کیسہ: تھیلی۔ مشعبد: بازیگر۔ برگذشت: ایک زمانہ گزر گیا۔ کریے: سخی۔ آشفتہ حال: بگڑا ہوا حال۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ قدمہاش ست: قدم ست رہے۔ درماندہ: عاجز۔ عیاں: ظاہر۔ فرخندہ خوی: نیک عادت۔ پیر شوریدہ بخت: بدبخت بوڑھا۔ عز و ناز: عزت اور ناز۔ جور نیست: ظلم نہیں ہے۔ کبر: تکبر۔ من آنم: میں وہی ہوں۔ گردش: زمانے کی گردش۔ بازارگاں: تاجر۔ از روئے من: میرے چہرے سے۔ گیتی: زمانہ۔ مفلس بے نوا: بے سروسامان۔ کار منعم: مالداروں کا کام۔

حکایت کا ترجمہ:

- حالت کی کمزوری سے ایک درویش رو پڑا ایک مالدار بدمزاج کے سامنے۔
- سیاہ دل نے اس کو نہ دینار دیا نہ پیسہ بے عقلی سے اس پر غصہ سے چیخ پڑا۔
- بھکاری کا دل اس کے ظلم سے خون ہو گیا غم سے سر ابھارا اور بولا ہائے تعجب۔
- مالدار اس وقت ترش رو کیوں ہے شاید وہ بھیک کی کڑواہٹ سے نہیں ڈرتا ہے۔
- کوتاہ نظر نے حکم دے دیا چنانچہ نوکر نے ذلت اور پوری جھڑکی سے اس کو باہر نکال دیا۔
- خدا کا شکر نہ کرنے کی وجہ سے میں نے سنا ہے اس سے زمانہ برگشتہ ہو گیا۔
- اس کی بزرگی نے تباہی میں سر دھرا عطارد نے سیاہی میں قلم رکھ دیا۔
- بدبختی نے اس کو لہسن کی طرح ننگا کر دیا نہ اس کا سامان چھوڑا نہ بوجھ لادنے والا۔

- تقدیر نے اس کے سر پر فاقہ کی خاک اڑائی بازیگر کی طرح اس کی تھیلی اور ہاتھ صاف ہو گیا۔
- اس کی پوری حالت دگرگوں ہو گئی اس کے بعد جب اس کی تباہی پر ایک زمانہ گزر گیا۔
- اس کا غلام ایک سخی کے ہاتھ پڑا جو دل اور ہاتھ کا مال دار اور روشن طبیعت تھا۔
- پریشان حال مسکین کو دیکھ کر اس طرح خوش ہوتا تھا جیسا کہ مسکین مال کو دیکھ کر۔
- رات کے وقت ایک شخص نے اس کے دروازہ پر لقمہ مانگا سختی جھیلنے کی وجہ سے اس کے قدم سست تھے۔
- رحم دل نے نوکر کو حکم دیا کہ تھکے ہوئے کو خوش کر دے۔
- جب وہ دسترخوان سے حصہ اس کے پاس لے گیا اس نے بے خود ہو کر نعرہ مارا۔
- جب مالک کے پاس لوٹ کر آیا اس کے چہرے کے آنسوؤں نے راز کھول دیا۔
- مبارک طبیعت آقا نے دریافت کیا کہ تیرے چہرے پر آنسو کس کے ظلم سے آئے ہیں۔
- اس نے کہا میرا دل سخت بے چین ہو گیا اس پریشان نصیب بوڑھے کے احوال پر۔
- اس لئے کہ میں پہلے اس کا غلام تھا جو کہ جائیدادوں اور سامانوں و چاندی کا مالک تھا۔
- جب عزت اور ناز سے اس کا ہاتھ کوتاہ ہو گیا تو سوال کا ہاتھ دروازوں پر پھیلاتا ہے۔
- وہ ہنسا اور بولا اے لڑکے ظلم نہیں ہے زمانہ کی گردش کا کسی پر ظلم نہیں ہے۔
- کیا یہ وہی بدنصیب تاجر نہیں ہے جو تکبر کی وجہ سے آسمان پر سر رکھتا تھا۔
- میں وہی ہوں کہ اس روز دروازے سے مجھے نکلوا دیا تھا دور زمانہ نے اس کو میری حالت پر پہنچا دیا۔
- آسمان نے دوبارہ میری طرف دیکھا میرے چہرے سے غم کی گرد دھوئی۔
- خدا اگر مصلحت سے کوئی دروازہ بند کر دیتا ہے فضل و کرم سے دوسرا دروازہ کھول دیتا ہے۔
- بہت سے بے سروساماں مفلس ہیں جو پیٹ بھرے ہو گئے بہت سے مالداروں کا کام درہم برہم ہو گیا۔

نتیجہ حکایت: قسمت، نصیب اور مقدر ایک جیسے نہیں رہتے نشیب و فراز زندگی کا حصہ ہیں۔ اگر آج کوئی مالدار ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دن محتاج، نادار اور بے کس ہو جائے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کو کمزوروں، حاجت مندوں اور ضرورت مندوں کی خواہشیں پوری کرتے وقت مانگنے کی ذلت کو ذہن میں رکھنا چاہئے اور کسی کی حوصلہ شکنی نہ کرنی چاہئے مبادا وہی دن آپ کو بھی دیکھنے پڑ جائیں۔ ظالم کا ظلم باقی نہیں رہتا ایک دن خود بخود مٹ جاتا ہے۔

حکایت

یکے سیرت نیک مرداں شنو — اگر نیک مردی و پاکیزہ رو

کہ شبلی زحانوت گندم فروش — بدہ بردا نبان گندم بدوش

نگہ کرد مورے در غلہ دید — کہ سرگشتہ از ہر طرف میدوید

ز رحمت برو شب نیا رست خفت — بما وائے خود بازش آورد و گفت

مروت نباشد کہ ایں مور ریش — پراگندہ گردانم از جائے خویش

درون پراگندگاں جمع دار — کہ جمعیت باشدار روزگار

چہ خوش گفت فردوسی پاک زاد — کہ رحمت براں تربت پاک باد

میازار مورے کہ دانہ کشست — کہ جاں دارد و جان شیریں خوشست

سیاہ اندروں باشد و سنگدل — کہ خواہد کہ مورے شود تنگدل
مزن برسر ناتواں دست زور — کہ روزے بپایش درافتی چو مور
نہ بخشید برحال پروانہ شمع — نگہ کن کہ چوں سوخت درپیش جمع
گرفتم ز تو ناتواں تر بسے است — توانا تر از تو ہم آخر کسے است

مشکل الفاظ کے معنی: شنو: سن۔ نیک مردی: نیک آدمی۔ پاکیزہ در: نیک چلن۔ شبلی: ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں جو حضرت جنید بغدادی کے خلیفہ تھے۔ زحانوت: دوکان سے۔ بدہ بُردا: گاؤں میں لے گئے۔ انبان گندم: گیہوں کا پودا۔ مورے: چیونٹی۔ خفت: سونا۔ ایں مور ریش: پریشان چیونٹی۔ جائے خویش: اس کی جگہ۔ پرگندہ: پریشانی۔ جمع دار: مطمئن کر۔ چہ خوش گفت: کیا خوب بات ہے۔ تربت: قبر پر۔ سیاہ اندروں: سیاہ باطن۔ خواہد: چاہے۔ مزن: نہ مار۔ روزے: کسی دن۔ بپایش درانتی چو مور: جب چیونٹی کے پاؤں میں آگے گا۔ سوخت: جل جانا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک بار نیک مردوں کی سیرت سن اگر تو نیک مرد اور نیک چلن ہے۔
- گندم فروش کی دوکان سے شبلی گیہوں کا پودا کندھے پر رکھ کر گاؤں میں لے گئے۔
- نگاہ ڈالی تو اس غلہ میں ایک چیونٹی دیکھی جو پریشان ہر طرف سے دوڑ رہی تھی۔
- چیونٹی کی بے چینی دیکھ کر وہ رات بھر سو نہ سکے اس کو اس کے ٹھکانے پر واپس لائے اور بولے۔
- انسانیت نہ ہوگی کہ اس پریشان چیونٹی کو اس کی جگہ سے پریشان کروں۔
- پریشان لوگوں کے دل کو مطمئن کر تاکہ زمانہ سے تجھے اطمینان ہو۔
- پاک طینت فردوسی نے کیا اچھا کہا ہے خدا کرے اس کی قبر پر رحمت نازل ہو۔
- اس چیونٹی کو نہ ستا جو ایک دانہ کھینچنے والی ہے اس لئے کہ وہ بھی جان رکھتی ہے اور پیاری جان اچھی ہے۔
- وہ سیاہ باطن اور سنگ دل ہے جو یہ چاہے کہ کوئی چیونٹی بھی تنگ دل ہو۔
- طاقت کا ہاتھ کمزور کے سر پر نہ مار کہ کسی دن چیونٹی کی طرح اس کے پاؤں میں آئے گا۔
- شمع نے پروانہ کے حال پر ترس نہ کھایا دیکھ مجمع میں کیسی جلی؟
- میں مانتا ہوں بہت سے تجھ سے کمزور ہیں آخر کوئی تو تجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔

نتیجہ حکایت: اللہ کے بندے کسی کے حقوق کو سلب کرنا انسانیت کے قتل کے مترادف سمجھتے ہیں۔ انسان کو یہ زیب نہیں کہ وہ اپنے سے کمزور اور ناتواں پر ظلم و ستم روا رکھے۔ پریشان حال لوگوں کی دل جوئی کرنا ہی حقیقت میں دین اسلام کی تعلیمات ہیں۔ اگر انسان انسان کو تنگ کرے تو وہ درجہ انسانیت سے گر جاتا ہے۔

گفتار اندر جواں مردی و ثمرہ آں

بخش اے پسر کا آدمی زادہ صید — باحساں تواں کرد و وحشی بقید
عدو را بالطاف گردن بہ بند — کہ نتواں بریدن بہ تیغ ایں کمند
چو دشمن کرم بیند و لطف وجود — نیاید دگر خبث از و در وجود
مکن بد کہ بد بینی از یار نیک — نروید ز تخم بدی بار نیک

چو با دوست دشوار گیری و تنگ — نخواہد کہ بیند ترا نقش و رنگ
دگر خواجہ با دشمناں نیک خوست — بسے برنیاید کہ گردند دوست

مشکل الفاظ کے معنی: اے پسر: اے لڑکے۔ صید: شکار۔ باحساں تواں: احسان کیا جاسکتا ہے۔ وحشی بقید: وحشی کو قید۔ عدو: دشمن۔ بالطاف: مہربانیوں سے۔ بہ تیغ: تلوار سے۔ ایں کمند: یہ رسی۔ بریدن: کاٹ دینا۔ بیند: دیکھتا ہے۔ خبث: خباثت۔ تخم بدی: بدی کا بیج۔ نروید: نہیں اگتا۔ نخواہد: نہیں چاہے گا۔ دگر: اگر۔ خواجہ: سلطان۔ خوست: عادت۔

گفتار کا ترجمہ:

- اے لڑکے بخشش کر اس لئے کہ انسان کو شکار احسان سے کیا جاسکتا ہے اور وحشی کو قید سے۔
- مہربانیوں سے دشمن کی گردن باندھ اس لئے یہ رسی تلوار سے نہیں کاٹی جاسکتی۔
- جب دشمن بخشش اور مہربانی اور سخاوت کو دیکھتا ہے دوبارہ اس میں کمینگی پیدا نہیں ہوتی۔
- برائی نہ کرو ورنہ نیک دوست سے بھی برائی دیکھے گا برائی کے بیج سے اچھا پھل نہیں اُگتا ہے۔
- جب تو دوست کے ساتھ سخت گیری اور تنگی کرے گا وہ نہیں چاہے گا کہ تیرے نقش اور رنگ دیکھے۔
- اور اگر خواجہ دشمنوں کے ساتھ نیک عادت ہے زیادہ وقت نہ گزرے گا کہ وہ دوست بن جائیں گے۔

حکایت در معنی صید کردن دلہا باحسان

بره در یکے پیشم آمد جواں — بتگ درپیش گوسفندے دواں
بدو گفتم ایں ریسمانست و بند — کہ می آرد اندر پیت گو سپند
سبک طوق و زنجیر ازو باز کرد — چپ و راست پوئیدن آغاز کرد
بره ہمچناں درپیش میدوید — کہ جو خوردہ بوز از کف مرد و خوید
چو باز آمد از عیش و بازی بجای — مرا دید و گفت اے خداوند رای
نہ ایں ریسماں می برد بامنش — کہ احساں کمندیست درگردنش
بلطفے کہ دیدست پیل دماں — نیارد ہمی حملہ برپیل باں
بداں را نوازش کن اے نیکمرد — کہ سگ پاس دارد چونان تو خورد
براں مرد کندست دندان یوز — کہ مالد زباں بر پنیرش دو روز

مشکل الفاظ کے معنی: بره در یکے: ایک راستے میں۔ پیشم آمد جواں: ایک جوان میرے سامنے آیا۔ گوسفندے: ایک بکری۔ بدو گفتم: میں نے اس سے کہا۔ سبک: فوراً۔ باز کرد: کھول دینا۔ راست: درست۔ خوید: جو کے سبز چارہ کو کہا جاتا ہے۔ چو باز آمد: جب واپس لوٹا۔ احسان کمندیست: احسان رسی ہے۔ بلطفے: مہربانی۔ پیل دماں: مست ہاتھی۔ پیل بان: ہاتھی سوار۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک راستے میں ایک نوجوان میرے سامنے آیا کہ ایک بکری اس کے پیچھے بھاگی جا رہی ہے۔
- میں نے اس سے کہا کہ یہ رسی اور بندش کی وجہ سے ہے جو بکری تیرے پیچھے پیچھے چلی جا رہی ہے۔

- اس نے فوراً اس کا پٹا اور زنجیر کھول دی اس نے بائیں اور دائیں طرف دوڑنا شروع کر دیا۔
- راستہ پر اسی طرح اس کے پیچھے دوڑی جا رہی تھی اس لئے کہ اس شخص کے ہاتھ میں جو اور خوید کھائے ہوئے تھی۔
- جب وہ کھیل کود سے اپنی جگہ واپس لوٹا مجھے دیکھا اور بولا اے صاحب رائے!
- رسی اس کو میرے ساتھ نہیں لے چلتی ہے بلکہ احسان اس کے گلے کی رسی ہے۔
- مہربانی جو مست ہاتھی نے دیکھی ہے تو فیل بان پر وہ حملہ نہیں کرتا ہے۔
- اے نیک مرد بدوں پر مہربانی کر کیونکہ کتا جب تیری روٹی کھاتا ہے تو تیری حفاظت کرتا ہے۔
- اس شخص پر چیتے کے دانت کند ہو جاتے ہیں جس کے پیر پر وہ دو دن زبان مل دیتا ہے۔

نتیجہ حکایت: لطف و مہربانی خواہ کسی وحشی درندے پر ہی کیوں نہ کی جائے اپنی تاثیر دکھاتی ہے کیونکہ احسان دشمن کی کارستانیوں کے لئے زہر ہلاہل کا کام دیتا ہے اے حضرت انساں بُروں پر بھی احسان کا دروازہ کھلا رکھ کیونکہ جب وہ تیری مہربانی کا لطف اٹھائے گا تو تیرے مفادات کی نگہبانی کے لئے اپنا سب کچھ نچھاور کر دے گا۔

حکایت درویش بارو باہ

یکے روبہے دید بیدست و پای
فرو ماند در صنع و لطف خدای

کہ چوں زندگانی بسری برد
بدیں دست و پا از کجا می خورد

دریں بود درویش شوریدہ رنگ
کہ شیرے درآمد شغالے بچنگ

شغالے نگوں بخت را شیر خورد
بماند انچہ روباہ از وسیر خورد

دگر روز باز اتفاقے فتاد
کہ روزی رساں قوت روزش بداد

یقیں مرد را دیدہ بینندہ کرد
شد و تکیہ بر آفرینندہ کرد

کزیں پس بکنجے نشینم چو مور
کہ روزی نخوردند پیلاں بزور

زنخداں فرو برد چندے بجیب
کہ بخشندہ روزی فرستد ز غیب

نہ بیگانہ تیمار خوردش نہ دوست
چو چنگش رگ و استخواں ماند و پوست

چو صبرش نماند از ضعیفی و ہوش
ز دیوار محرا بش آمد بگوش

برو شیر درندہ باش اے دغل
میندا ز خود را چو روباہ شل

چناں سعی کن کز تو ماند چو شیر
چو روبہ چہ باشی بوا ماندہ سیر

چو شیراں کرا گردن فربہ است
گرافتد چو روبہ سگ ازوے بہ است

بچنگ آر و با دیگراں نوش کن
نہ بر فضلہ دیگراں گوش کن

بخور تا توانی بازوئے خویش
کہ سعیت بود در ترازوئے خویش

چو مرداں ببر رنج و راحت رساں
مخنث خور دوست رنج کساں

بر دوست گیر اے نصیحت پذیر
نہ خود را بیفگن کہ دستم بگیر

خدا را براں بندہ بخشائش ست
کہ خلق از وجودش در آسائش ست

کرم ور زدآں سرکہ مغزے دروست — کہ دوں ہمتا نند بے مغز پوست

کسے نیک بیند بہر دو سرائے — کہ نیکی رساند بخلق خدائے

مشکل الفاظ کے معنی: روبہے: لومڑی۔ درویش شوریدہ: فقیر دیوانہ۔ درآمد شغالے بچنگ: گیدڑ کو پنجہ میں دبائے۔ سیر خورد: پیٹ بھر کر کھایا۔ روزی رساں: روزی پہنچانے والا۔ دیدہ ،بیندہ کرد: آنکھیں کھول دیں۔ مور: چیونٹی۔ پیلاں: ہاتھی۔ روزی فرستد ز غیب: غیب سے روزی دینے والا۔ استخواں: ہڈیاں۔ پوست: کھال۔ آمد بگوش: کان میں پڑی۔ اے دغل: اے کمینے۔ روباہ شل: کولنجی لومڑی۔ گر افتد چوروبہ: اگر لومڑی کی طرح پڑا رہے۔ بچنگ: پنجہ۔ دیگراں نوش کن: دوسروں کو کھلا۔ فضلہ دیگراں: دوسروں کا بچا ہوا۔ بہازوئے خویش: اپنے بازوؤں سے۔ سعیت: کوشش تیری۔ مخنث: ہیجڑا۔ دوں ہمتا: کم ہمت لوگ۔ بے مغز پوست: بے گری کا چھلکا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص نے ایک لومڑی کو بے ہاتھ پاؤں کے دیکھا خدا کی کاریگری اور مہربانی میں حیران رہ گیا۔
- کہ وہ زندگی کیسے بسر کرتی ہے ایسے ہاتھ پیر ہوتے ہوئے کہاں سے کھاتی ہے۔
- فقیر دیوانہ وار اسی میں تھا کہ ایک شیر ایک گیدڑ کو پنجہ میں دبائے آیا۔
- بدبخت گیدڑ کو شیر نے کھایا جو بچا اس لومڑی نے پیٹ بھر کر کھایا۔
- دوسرے دن بھی ایسا ہی اتفاق ہوا کہ روزی پہنچانے والے نے اس دن کی خوراک اس کو پہنچا دی۔
- یقین نے اس شخص کی آنکھیں کھول دیں۔ روانہ ہوگیا اور پیدا کرنیوالے پر بھروسہ کیا۔
- کہ اس کے بعد چیونٹی کی طرح ایک گوشہ میں بیٹھ جاؤں گا۔ اس لئے کہ ہاتھی اپنی طاقت کے بل روزی نہیں کھاتے۔
- تھوڑے دنوں تک ٹھوڑی گریبان میں ڈالے رکھی کہ دینے والا غیب سے روزی بھیج دے گا۔
- اس کا غم نہ غیر نے کیا نہ کسی دوست نے اس کی رگیں، ہڈیاں اور کھال ستار کی طرح ہو گئی۔
- جب کمزوری کی وجہ سے اس کا صبر اور ہوش نہ رہا، محراب کی دیوار سے اس کے کان میں آیا۔
- اے کمینے جا اور پھاڑنے والا شیر بن اپنے آپ کو لنجی لومڑی کی طرح نہ ڈال دے۔
- ایسی کوشش کر کہ شیر کی طرح تجھ سے بچ رہے لومڑی کی طرح بچے ہوئے سے کیوں پیٹ بھرتا ہے۔
- جس کی گردن شیروں کی طرح موٹی ہے اگر وہ لومڑی کی طرح پڑا رہے تو کتا اس سے بہتر ہے۔
- پنجہ میں لا اور دوسروں کو کھلا دوسروں کے بچے ہوئے پر کان نہ دھر۔
- جب تک ہو سکے اپنے بازو کے ذریعے کھا جب تک تیری کوشش تری ترازو میں ہے۔
- مردوں کی طرح تکلیف اٹھا اور آرام پہنچا لوگوں کی کمائی تو ہیجڑا کھاتا ہے۔
- اے نصیحت کو قبول کرنے والے جا اور دستگیری کر نہ کہ اپنے آپ کو گرا دے کہ میری دستگیر کر۔
- اس بندہ پر خدا کی مہربانی ہے جس کی وجہ سے مخلوق کو راحت ہے۔
- جس سر میں بھیجا ہے وہ کرم اختیار کرتا ہے کیونکہ کم ہمت لوگ بے گری کا چھلکا ہیں۔
- دونوں جہان میں وہ نیکی دیکھتا ہے جو خلق خدا کو نیکی پہنچاتا ہے۔

نتیجہ حکایت: کم ہمت لوگ مایوسی اور ناامیدی کا شکار ہو کر سعی و عمل کا دامن چھوڑ دیتے ہیں جس سے ناکامی ان کو خوش آمدید کہتی ہیں۔ سستی اور کاہلی انسان کو نہ صرف کمزور اور ناتواں بنا دیتی ہے بلکہ انسان مکمل طور پر ناکارہ اور بے حس ہو

جاتا ہے۔ انا مجروح ہو جاتی ہے' کم ہمت لوگ بے گری کا چھلکا ہوتے ہیں جب تک ہو سکے اپنی دنیا آپ پیدا کرنی چاہیے' اغیار کی دولت پر نگاہ رکھنا کم ظرف لوگوں کا وطیرہ ہے۔

حکایت عابد بخیل

شنیدم کہ مردیست پاکیزہ بوم ... شناسا 'ورہ رود را قصائے روم

من و چند سالوک صحرا نورد ... برفتیم قاصد بدیدار مرد

سر و چشم ہر یک بوسید و دست ... بتمکین و عزت نشاند و نشست

زرش دیدم و زرع و شاگرد و رخت ... ولے بے مروت چوبے بر درخت

بخلق و لطف گرم رو مرد بود ... ولے دیگدانش قوی سرد بود

ہمہ شب نبودش قرار و ہجوع ... ز تسبیح و تہلیل و مارا زجوع

سحر گہ میاں بست و در باز کرد ... ہماں لطف دو شینہ آغاز کرد

یکے بذلہ شیریں خوش طبع بود ... کہ باما مسافر دراں ربع بود

مرا بوسہ گفتا بہ تصحیف دہ ... کہ درویش را توشہ از بوسہ بہ

بخدمت منہ دست بر کفش من ... مرا ناں دہ و کفش بر سر بزن

بایثار مرداں سبق بردہ اند ... نہ شب زندہ داراں دل مردہ اند

ہمی دیدم از پاسبان تتار ... دل مردہ و چشم شب زندہ دار

کرامت جوانمردی و ناں دہیست ... مقالات بیہودہ طبل تہیست

قیامت کسے باشد اندر بہشت ... کہ معنی طلب کرد و دعویٰ بہ ہشت

بمعنی تواں کرد دعویٰ درست ... دم بے قدم تکیہ گاہیست سست

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ مردیست پاکیزہ بوم: نیک طبیعت مرد۔ شناسا: حق شناس۔ چند سالوک: چند سیاح۔ بتمکیں: وقار۔ دیدم: دیکھا۔ ولے: لیکن۔ ہمہ شب: تمام رات۔ ہجوع: نیند۔ جوع: بھوک۔ ہماں لطف دوشینہ: گزشتہ رات کی مہربانی۔ یکے بذلہ شیریں: شیریں لطیفہ۔ طبل تہست: خالی ڈھول۔ معنی طلب: حقیقت کی طلب۔ دعویٰ بہ ہشت: دعویٰ چھوڑ دیا۔ بمعنی تواں: حقیقت یہ ہے۔ تکیہ گاہیست: کمزور تکیہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا کہ ایک شخص نیک طبیعت حق شناس اور سالک روم کے اطراف میں ہے۔
- میں اور چند سیاح بیابان طے کرنے والے اس انسان کی زیارت کا قصد کر کے چل پڑے۔
- اس نے ہر ایک کے سر' آنکھ اور ہاتھ کو بوسہ دیا وقار اور عزت سے بٹھایا اور بیٹھ گیا۔
- میں نے اس کا سونا اور کھیتی' نوکر اور سامان دیکھا لیکن ایسا بے مروت جیسے بے پھل کا درخت۔
- اخلاق اور مہربانی میں بہت تیز انسان تھا لیکن اس کا چولہا بہت ٹھنڈا تھا۔
- اس کو تمام رات سکون اور نیند نہ آئی تسبیح و تہلیل کی وجہ سے ہمیں بھوک کی وجہ سے۔

- صبح کو اس نے کرکسی اور دروازہ کھولا گزشتہ رات کی سی مہربانی شروع کی۔
- ایک شیریں لطیفہ گو خوش طبع تھا جو اس سرزمین میں ہمارے ساتھ مسافر تھا۔
- اس نے کہا ہمیں بوسہ تصحیف کے ساتھ دیجئے اس لئے کہ فقیر کے لئے بوسہ سے توشہ بہتر ہے۔
- خدمتگاری میں میرے جوتے نہ اٹھا مجھے روٹی دے اور سر پر جوتے مار۔
- ایثار کی وجہ سے لوگ بازی لے گئے ہیں شب زندہ دار لوگ مرے ہوئے دل کے نہیں ہوتے ہیں۔
- تتار کے پاسباں کو بھی میں نے ایسا ہی دیکھا دل مردہ اور آنکھ رات کو زندہ رکھنے والا۔
- شرافت' سخاوت اور روٹی دینا ہے بیہودہ باتیں خالی ڈھول ہے۔
- قیامت میں بہشت میں وہ ہوگا جس نے حقیقت طلب کی اور دعویٰ چھوڑ دیا۔
- حقیقت سے دعوے کو ٹھیک کیا جاسکتا ہے بے اصل باتیں کمزور ٹیکن ہے۔

نتیجہ حکایت: دنیاوی مال و دولت اللہ کی عطا ہے جس کو چاہے وافر مقدار میں عنایت کر دے جس سے چاہے چھین لے۔ اگر اللہ کا عبادت گزار بندہ بھی ہو اور شرافت' سخاوت کا پیکر بھی ہو تو اس جیسا نصیبوں والا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ خاطر تواضع کرنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے۔ بھوکے کو روٹی کھلانا' مسکین کی حاجت پوری کرنا' پیاسے کو پانی پلانا' یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا یہ سب اعمال و افعال عبادت کے زمرے میں آتے ہیں۔ اگر آپ کسی بھوکے کے صرف ہاتھ پاؤں چومتے رہیں' کھانے کو کچھ نہ دیں تو یہ اس کے ساتھ ظلم عظیم ہے لہٰذا حقیقت سے کام لیتے ہوئے دوسروں کی حاجت روائی کرنا ہی دراصل نعمت خداوندی کو پانا ہے۔

حکایت حاتم طائی و صفت جوانمردی وے

شنیدم در ایام حاتم کہ بود — بخیل اندرش باد پائے چودود
صبا سرعتے رعد بانگ ادہمے — کہ بر برق پیشی گرفتے ہمے
بتگ ژالہ میریخت برکوہ و دشت — تو گفتی مگر ابر نیساں گذشت
یکے سیل رفتار ہاموں نورد — کہ باد از پیش باز ماندے چوگرد
بگفتند مردان صاحب علوم — ثنہائے حاتم .سلطان روم
کہ ہمتائے او در کرم مرد نیست — چو اسپش بجولان و ناورد نیست
بیاباں نوردے چو کشتی برآب — کہ بالائے سیرش نپرد غراب
بدستور دانا چنیں گفت شاہ — کہ دعویٰ خجالت بود بے گناہ
من از حاتم آں اسپ تازی نژاد — بخواہم گرا و مکرمت کرد و داد
بدانم کہ دروے شکوہ ہیست — وگر ردکند بانگ طبل تہیست
رسول خرد مند عالم بطے — رواں کرد و دہ مرد ہمراہ وے
زمیں مردہ و ابر گریاں برو — صبا کردہ بارد گرجاں درد
بمنزل گہ حاتم آمد فرود — برآسود چوں تشنہ بر زندہ رود
سماطے بیفگندو اسپے بکشت — بدامن شکر داد شاں زر بمشت

شب آنجا بودند و روز دگر — بگفت آنچہ دانست صاحب خبر
ہمی گفت و حاتم پریشاں چو مست — ز حسرت بدنداں ہمیکند دست
کہ اے بہرہ ور موبد نیک نام — چرا پیش از ینم نگفتی پیام
من آں باد رفتار دلدل شتاب — ز بہر شما دوش کردم کباب
کہ دانستم از دست بازان وسیل — نشاید شدن در چراگاہ خیل
بنوعے دگر روی و راہم نبود — جز ایں بر در بارگاہم نبود
مروت ندیدم در آئین خویش — کہ مہماں بخپد دل از فاقہ ریش
مرا نام باید در اقلیم فاش — دگر مرکب نامور گو مباش
کساں را درم داد و تشریف و اسپ — طبیعی است اخلاق نیکو نہ کسب
خبر شد بروم از جواں مرد طے — ہزار آفریں کرد بر طبع وے
ز حاتم بدیں نکتہ راضی مشو — ازیں نغز تر ماجرائے شنو

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ در ایام حاتم: حاتم کے زمانے میں۔ بادپائے چو دود: ایک تیز رو گھوڑا۔ صبا سرعتے: صبا کی طرح تیز۔ رعد بانگ: گرج کی آواز جیسا۔ ژالہ: اولے برسانا۔ ابر نیساں گذشت: بہار کے موسم کا ابر گزرا ہے۔ یکے سیل رفتار: ایک سیلاب کی سی چال۔ ہاموں نورد: جنگل طے کرنے والا۔ سخنہائے حاتم: حاتم کی باتیں۔ کشتی بر آب: پانی پر کشتی۔ غراب: کوا۔ نپرد: نہیں اُڑ سکتا۔ بدستور دانا: عقلمند وزیر سے۔ دعوئ خجالت: ڈینگیں مارنا۔ اسپ تازی نژاد: تازی نسل کا گھوڑا۔ شکوہ مہیت: بڑائی کی شان۔ بانگ طبل تہست: خالی ڈھول کی آواز۔ رسول خردمند: عقلمند قاصد۔ عالم بطے: طے کو جاننے والے۔ تشنہ: پیاسا۔ برزندہ رود: رواں نہر پر۔ اسپے بکشت: گھوڑا ذبح کر دیا۔ زر بمشت: مٹھی میں سونا بھرنا۔ کردم کباب: کباب بنا دیئے۔ باران وسیل: بارش اور بہاؤ۔ چراگاہ خیل: گھوڑوں کی چراگاہ۔ در آئین خویش: اپنے رسم و رواج کے مطابق۔ اقلیم: ملک۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا کہ حاتم کے زمانے میں اس کے گھوڑوں میں دھوئیں کی طرح ایک تیز رو گھوڑا تھا۔
- صبا کی سی تیزی والا گرج کی آواز والا مشکی جو کہ بجلی سے بھی آگے بڑھ جاتا تھا۔
- بھاگ سے پہاڑ اور جنگل میں اولے برساتا تھا تو یہ کہے گا شاید بہار کے موسم کا ابر گزر رہا ہے۔
- ایک سیلاب کی سی چال جنگل طے کرنے والا کہ ہوا بھی گرد کی طرح اس کے پیچھے جاتی تھی۔
- جاننے والے لوگوں نے حاتم کی باتیں روم کے سلطان سے کہیں۔
- کہ سخاوت میں اس جیسا کوئی نہیں ہے اس کے گھوڑے جیسا بھاگنے میں جنگ میں کوئی نہیں ہے۔
- اس طرح سے جنگل کو طے کرنے والا جیسا کہ پانی پر کشتی کہ اس کی رفتار سے زیادہ کوا بھی نہیں اُڑ سکتا ہے۔
- عقلمند وزیر سے بادشاہ نے یہ کہا کہ ڈینگیں مارنا بغیر گناہ کے شرمندگی ہے۔
- میں حاتم سے وہ تازی نسل کا گھوڑا مانگوں گا۔ اگر اس نے مہربانی کی اور دے دیا۔
- تو میں جانوں گا کہ اس میں بڑائی کی شان ہے اور اگر اس نے انکار کیا تو وہ خالی ڈھول کی آواز ہے۔
- طے کو جاننے والا ایک عقلمند قاصد روانہ کر دیا اور دس آدمی اس کے ہمراہ کر دیئے۔

- زمین مردہ اور ابر اس پر رونے والا پڑوا نے دوبارہ اس میں جان ڈالی۔
- حاتم کی قیام گاہ پر اترتا ہوا آرام پایا جیسا کہ کوئی پیاسا نہر رواں کے کنارے سکون پاتا ہے۔
- اس نے دسترخوان بچھایا گھوڑا ذبح کیا ان کے دامن میں شکر دی اور مٹھی میں سونا۔
- رات وہ اس جگہ ٹھہرے اور دوسرے دن قاصد کو جو معلوم تھا اس نے کہا۔
- وہ کہہ رہا تھا کہ حاتم دیوانہ کی طرح پریشان تھا حسرت کی وجہ سے دانتوں سے ہاتھ کاٹتا تھا۔
- اے نصیبہ ور نیک نام دانا تو نے اس سے پہلے مجھ سے یہ پیغام کیوں نہ کہا۔
- میں نے اسی ہوا کی رفتار والے دلدل کی طرح دوڑانے والے کو گزشتہ رات تمہارے لئے کباب بنا دیئے۔
- اس لئے کہ میں جانتا تھا کہ بارش اور بہاؤ کی وجہ سے گھوڑوں کی چراگاہ نہ جایا جا سکے گا۔
- اور کسی قسم کی طرف میری توجہ اور راستہ نہ تھا اس کے علاوہ میرے خیمہ کے دروازہ پر نہ تھا۔
- اپنے رسم و رواج کے مطابق میں نے انسانیت نہ سمجھی کہ مہمان فاقے سے دل زخمی کرکے سو رہے۔
- مجھے ملک میں آشکارا نام چاہئے گو پھر مشہور سواری نہ ہو۔
- ان لوگوں کو درہم اور خلعت اور گھوڑے دیئے نیک اخلاق طبعی ہوتے ہیں نہ کہ کسبی۔
- طے کے سخی کی خبر روم میں پہنچی اس نے اس کی طبیعت پر ہزار آفرین کہی۔
- حاتم کے اس مختصر سے قصے پر خوش نہ ہو اس سے زیادہ عجیب قصہ سن۔

نتیجہ حکایت: فاقہ کشوں کی بھوک کو مٹانا اک کار ثواب ہے۔ لہٰذا اگر کسی کی بھوک مٹانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان بھی ہو جائے تو گریز کیسا۔ دیکھو حاتم نے اپنا قیمتی گھوڑا مہمانوں کے دسترخوان کی نذر کر دیا۔ آپ کیوں منتظر فردا ہیں' اٹھو اور آج سے ہی اپنے اردگرد کے ماحول میں فاقہ کشوں' حاجت مندوں کو تلاش کرکے ان کے مدد کرکے اللہ کی خوشنودی کو پالو۔ یہی مقصد زندگی ہے' یہی عین حیات ہے۔

حکایت در آزمودن پادشاہ یمن حاتم را بآزاد مردی

ندانم کہ گفت ایں حکایت بمن	کہ بودست فرماں دہے در یمن
زنام آوراں گوئے دولت ربود	کہ در گنج بخشی نظیرش نبود
تواں گفت او را سحاب کرم	کہ دستش چوباراں فشاندے درم
کسے نام حاتم نبردے برش	کہ سودا زرفتے از و در سرش
کہ چند از مقالات آں باد سنج	کہ نے ملک دارد نہ فرماں نہ گنج
شنیدم کہ جشنے ملوکانہ ساخت	چوچنگ اندراں بزم خلقے نواخت
در ذکر حاتم کسے باز کرد	دگر کس ثناء گفتن آغاز کرد
حسد مرد را بر سر کینہ داشت	یکے را بخوں خوردنش برگماشت
کہ تا ہست حاتم در ایام من	نخواہد بہ نیکی شدن نام من
بلا جوئے راہ بنی طے گرفت	بکشتن جواں مرد را پے گرفت
جوانے برہ پیش باز آمدش	کزو بوئے انسے فر از آمدش

نکو روی و دانا و شریں زباں — بر خویش برد آں شبش میہماں
کرم کرد و غم خورد و پوزش نمود — بد اندیش را دل بہ نیکی ربود
نہادش سحر بوسہ بر دست و پای — کہ نزدیک ماچند روزے بپای
بگفتا نیارم شدا یدر مقیم — کہ درپیش دارم مہمے عظیم
بگفت ارنہی بامن اندرمیاں — چو یاران یک دل بکوشم بجاں
بمن دار گفت اے جواں مردگوش — کہ دانم جواں مرد را پردہ پوش
دریں بوم حاتم شناسی مگر — کہ فرخندہ نامست و نیکو سیر
سرش پادشاہ یمن خواستست — ندانم چہ کیں درمیاں خاستست
گرم رہنمائی بدانجا کہ اوست — ہمیں چشم دارم زلطف تو دوست.
بخندید برنا کہ حاتم منم — سر اینک جدا کن بہ تیغ از تنم
نباید کہ چوں صبح گردد سفید — گزندت رسد یا شوی ناامید
چو حاتم بآزادگی سر نہاد — جواں را برآمد خروش از نہاد
بخاک اندر افتاد دبر پائے جست — گہش خاک بوسید و گہ پای و دست

مشکل الفاظ کے معنی: ندانم: میں نہیں جانتا۔ گفت ایں حکایت: یہ بات کس نے کہی۔ زنام آوراں: نامور لوگ۔ گوئے دولت: دولت کی بازی۔ نظیرش: مثال۔ سحاب: بادل۔ سودا: غصہ۔ باد سنج: ہوا تولنا۔ گنج: خزانہ۔ شنیدم: میں نے سنا۔ جشنے ملوکانہ: ایک شاہی جشن۔ بزم خلقے: مخلوق کی محفل۔ کینہ داشت: کینہ پر آمادہ کرلیا۔ درایام من: میرے زمانے میں۔ نخواہد: نہ چاہنا۔ راہ بنی طے: بنی طے کا راستہ۔ بلاجوئے: بلا ڈھونڈنے والے۔ بکشتن: قتل کرنا۔ نکوروی: خوبصورت۔ پوزش نمود: معافی چاہی۔ نہادش کر: صبح کو۔ چند روزے بپای: چند دن ٹھہرے۔ مہمے عظیم: بڑا معاملہ۔ بکوش بجاں: جان سے کوشش کرنا۔ فرخندہ نامست: مبارک نام۔ بخندید: مسکرانا' ہنسنا۔ سراینک: سر موجود ہے۔ جدا کن بہ تیغ: تلوار سے جدا کردے۔

حکایت کا ترجمہ:

- مجھے یہ یاد نہیں کہ یہ حکایت مجھ سے کس نے کہی ہے کہ یمن میں ایک بادشاہ تھا۔
- ناموروں میں سے دولت کی بازی جیت لے گیا تھا اس لئے کہ خزانے بخش دینے میں اس کا کوئی نظیر نہ تھا۔
- اس کو بخشش کا بادل کہا جا سکتا ہے اس لئے کہ اس کے ہاتھ بارش کی طرح درہم برساتے تھے۔
- کوئی شخص حاتم کا نام اس کے سامنے نہ لیتا کہ اس کے سر میں غصہ نہ بھر جاتا۔
- کہ اس ہوا تولنے والے کی باتیں کب تک جس کے پاس نہ ملک ہے نہ حکم ہے نہ خزانہ۔
- میں نے سنا ہے کہ اس نے ایک شاہی جشن منایا جنگ کی طرح اس محفل میں مخلوق کو نوازا۔
- کسی نے حاتم کے ذکر کا باب کھولا' دوسرے نے اس کی تعریف کرنی شروع کر دی۔
- اس شخص کو حسد نے کینہ پر آمادہ کر دیا ایک شخص کو اس کے قتل پر مقرر کر دیا۔
- کہ جب تک میرے زمانے میں حاتم ہے میرا نام نیک نہ ہو سکے گا۔
- بلا ڈھونڈھنے والے نے بنی طے کا راستہ لیا اس سخی کے قتل کا درپے ہو گیا۔
- ایک جوان نے راستہ میں اس کا استقبال کیا جس سے اس کو محبت کی بُو آئی۔

- خوبصورت، عقلمند اور شیریں زبان وہ اس رات میں اس کو اپنے پاس مہمان بنا کر لے گیا۔
- اس نے شرافت برتی اور غم خواری کی اور معافی چاہی نیکی سے بدخواہ کا دل اچک لیا۔
- صبح کو اس کے ہاتھ پیر پر چند بوسے دیئے کہ ہمارے پاس چند دن ٹھہر۔
- اس نے کہا کہ میں اب مقیم نہیں رہ سکتا اس لئے کہ مجھے ایک بڑا معاملہ درپیش ہے۔
- اس نے کہا اگر تو وہ ہمارے درمیان رکھے گا تو ایک دل دوستوں کی طرح میں پوری کوشش کروں گا۔
- اس نے کہا اے بہادر دھیان لگا اس لئے کہ میں جانتا ہوں بہادر پردہ پوش ہوتے ہیں۔
- شاید اس وطن میں تو حاتم کو جانتا ہو گا جو کہ مبارک نام اور نیک سیرت ہے۔
- اس کا سر شاہ یمن نے مانگا ہے مجھے معلوم نہیں کہ دونوں میں کیا دشمنی ہے۔
- اگر تو میری اس جگہ تک راہنمائی کر دے جہاں وہ ہے تو دوست تیری مہربانی سے مجھے یہ توقع ہے۔
- نوجوان ہنسا کہ حاتم تو میں ہی ہوں سر موجود ہے تلوار سے میرے تن کو جدا کر لے۔
- یہ مناسب نہیں کہ جب صبح روشن ہو جائے تو تجھے کوئی نقصان پہنچے یا تو ناامید ہو۔
- جب حاتم نے آزادی سے سر رکھ دیا جوان کی ذات سے چیخ نکلی۔
- زمین پر گر پڑا اور اٹھا کبھی اس کی زمین چومی کبھی ہاتھ پیر۔

بینداخت شمشیر و ترکش نہاد — چو فرماں براں دست برکش نہاد
کہ گر من گلے برو جودت زنم — نہ مردم کہ در کیش مرداں زنم
دو چشمش بوسیدو در بر گرفت — وزآں جا طریق یمن بر گرفت
ملک درمیان دو ابروئے مرد — بدانست حالے کہ کارے نکرد
بگفتش بیا تاچہ داری خبر — چرا سر نہ بستی بفتراک بر
مگر بر تو نام آورے حملہ کرد — نیاوردی از ضعف تاب نبرد
جواں مرد شاطر زمیں بوسہ داد — ملک را ثنا گفت و تمکیں نہاد
بدو گفت کاے شاہ بادا دو ہوش — ازیں در تمنہائے حاتم نیوش
کہ دریا نتم حاتم نامجوی — ہنرمند و خوش منظر و خوب روی
جواں مرد و صاحب خرد دیدمش — بمردانگی فوق خود دیدمش
مرا بار لطفش دو تاکرد پشت — بشمشیر احسان و فضلم بکشت
بگفت انچہ دید از کرمہائے وے — شہنشہ ثنا گفت بر آل طے
فرستادہ را داد مہر و درم — کہ مہرست بر نام حاتم کرم
مر او را رسد گر گواہی دہند — کہ معنی و آوازہ اش ہم ہند

بینداخت شمشیر: تلوار پھینک دی۔ ترکش نہاد: ترکش رکھ دیا۔ گلے برو جودت زنم: جسم پر ایک پھول بھی ماروں۔ نہ مردم: میں مرد نہیں۔ دو چشمش بوسیدو: دو آنکھیں چومیں۔ بدانست حالے: جان گیا۔ جواں مرد شاطر: چالاک جوان بہادر۔ ملک را ثنا گفت: بادشاہ کی تعریف کی۔ صاحب خرد دیدمش: عقلمند دیکھا۔ فضلم بکشت: بڑائی سے مار ڈالا۔ گواہی دہند: گواہی دینا۔ معنی: حقیقت۔

- تلوار پھینک دی اور ترکش رکھ دیا فرمانبرداروں کی طرح سینہ پر ہاتھ رکھا۔

- کہ اگر میں تیرے جسم پر ایک پھول بھی ماروں تو میں مرد نہیں ہوں بلکہ مردوں کی شریعت میں عورت ہوں۔
- اس کی دونوں آنکھیں چومیں اور بغلگیر ہوا اور وہاں سے یمن کا راستہ لیا۔
- بادشاہ اس مرد کی دونوں ابروؤں کے درمیان سے فوراً جان گیا کہ اس نے یہ کام نہیں کیا۔
- اس سے کہا آ کیا خبر رکھتا ہے' شکار دان سے سر کیوں نہیں باندھا۔
- شاید تجھ پر نام آور نے حملہ کر دیا تو کمزوری سے لڑائی کی تاب نہ لایا۔
- چالاک بہادر نے زمین کو بوسہ دیا بادشاہ کی تعریف کی اور آداب بجالایا۔
- اس سے کہا کہ اے بخشش اور ہوش والے بادشاہ اس طور پر حاتم کی باتیں سن لیں۔
- میں نے اس کو بہادر اور عقلمند دیکھا اس کو بہادری میں اپنے سے زیادہ دیکھا۔
- اس کی مہربانی نے میری کمر دوہری کر دی' احسان اور بڑائی کی تلوار سے اس نے مجھے مار ڈالا۔
- اس نے اس کے جو کرم دیکھے تھے بتائے بادشاہ نے طے والوں کی تعریف کی۔
- قاصد کو اشرفیاں اور درہم دیئے کہ حاتم کے نام پر کرم کی مہر ہے۔
- اس کو حق ہے اگر لوگ گواہی دیں کہ اس کی حقیقت اور شہرت ساتھ ساتھ ہیں۔

نتیجہ حکایت: خاطرمدارت' خدمت گزاری اور احسان دشمن کی تلوار کو کند کر دیتا ہے۔ اگر وہ آپ کو قتل کرنے کا درپے ہو جب آپ کے احسان اور لطف و مہربانی دیکھے تو آپ کو تکلیف پہنچانے کا ارادہ بدل دے گا۔ لہٰذا احسان کرو اللہ اس کا بدلہ اپنی رحمت و عطا سے آپ کو دے گا۔ دنیا میں نیک نامی ان کی ہی رہتی ہے جو لوگ اس کے بندوں سے محبت و شفقت سے پیش آتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق و اطوار نہ صرف اللہ کے حضور انسان کو سرخرو کرتے ہیں بلکہ انسان کو دنیاوی طور پر بھی فائدہ بہم پہنچاتے ہیں۔

حکایت دختر حاتم در روزگار پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام

شنیدم کہ طے در زمان رسول — نکردند منشور ایماں قبول
فرستاد لشکر بشیر و نذیر — گرفتند از ایشاں گروہے اسیر
بفرمود کشتن بشمشیر کیں — کہ نا پاک بودند و ناپاک دیں
زنے گفت من دختر حاتم — بخواہند ازیں نامور حاکم
کرم کن بجائے من اے محترم — کہ مولائے من بود از اہل کرم
بفرمان پیغمبر پاک رائے — کشادند زنجیرش از دست و پای
دراں قوم باقی نہادند تیغ — کہ رانند سیلاب خوں بے دریغ
بزاری بشمشیر زن گفت زن — مرا نیز با جملہ گردن بزن
مروت نہ بینم رہائی ز بند — بہ تنہا و یارانم اندر کمند
ہمی گفت گریاں بر اخوان طے — بسمع رسول آمد آواز وے
ببخشید ش آں قوم و دیگر عطا — کہ ہرگز نکرد اصل و گوہر خطا

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ نکردند: نہ کیا۔ فرستاد: بھیجا' روانہ کیا۔ ایشاں: ان میں سے۔ گروہے

اسیر: ایک جماعت کو قید کر لیا۔ بفرمود کشتن: قتل کا حکم دیا۔ زنے گفت: ایک عورت نے کہا۔ دختر حاتم: حاتم کی لڑکی ہوں۔ کرم کن بجائے من: مجھ پر کرم کیجئے۔ مولائے من بود: میرا باپ تھا۔ کشادند زنجیرش: زنجیر کھول دی۔ نہادند تیغ: تلوار سونت لی۔ بسمع رسول آمد آواز: حضور ﷺ کے کان میں اس کی آواز آئی۔ گوہر خطا: اصل جوہر غلطی نہیں کرتا۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ قبیلہ طے نے آنحضور ﷺ کے زمانہ میں ایمان کا حکم نامہ منظور نہ کیا۔
- انہوں نے یعنی خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے نے ایک لشکر ان کی طرف روانہ کیا جس نے ان میں سے ایک جماعت کو قیدی بنا کر پکڑ لیا۔
- غصہ کی تلوار سے مار ڈالنے کا انہوں نے حکم فرمایا اس لئے کہ وہ بے باک اور ناپاک دین والے تھے۔
- ایک عورت نے کہا میں حاتم کی لڑکی ہوں اس نامور حاکم (رسول اللہ ﷺ) سے لوگ میری درخواست کریں۔
- اے محترم! مجھ پر کرم کیجئے اس لئے کہ میرا باپ اہل کرم میں سے تھا۔
- پاک رائے پیغمبر ﷺ کے حکم سے اس کے ہاتھ پیر سے زنجیر کھول دی گئی۔
- بنی طے کی باقی قوم پر تلوار سونت لی گئی تاکہ ان کو قتل کیا جا سکے۔
- عورت نے جلاد سے عاجزی سے کہا سب کے ساتھ میری گردن بھی مار دے۔
- میں قید سے رہائی مناسب نہیں سمجھتی ہوں اکیلی اور میرے ساتھی رسی میں جکڑے ہوں۔
- طے کے بھائیوں پر روتے ہوئے وہ یہ کہہ رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے کان میں اس کی آواز آئی۔
- وہ قوم اس کو بخش دی اور پھر انعام دیا کہ اصلی جوہر خطا نہیں کرتا ہے۔

نتیجہ حکایت: حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر اور رسول ہیں جو رحمت عالم کے لقب سے مشہور ہیں۔ انہوں نے بھی کرم و احسان کرنے والے کی آل و اولاد کو عزت سے نوازا۔ اے حضرت انسان تجھے بھی اہل کرم و لطف سے اچھا سلوک روا رکھنا چاہئے تاکہ تیری اخروی زندگی سنور جائے۔ اگر تو مسلمان ہے تو آج سے ہی دوسروں پر احسان کر کسی کے حقوق سلب نہ کر۔ اپنے فرائض سے غفلت نہ برت کسی پہ لطف و عنایت کرنے سے خدا تجھ پر اپنے رحم و کرم کی بارش کرے گا۔

حکایت در آزاد مردی و حاتم و ذکر پادشاہ اسلام

زنباہ حاتم یکے پیر مرد — طلب دہ درم سنگ فانیذ کرد
زراوی چنیں یاد دارم خبر — کہ پشیش فرستاد تنگ شکر
زن از خیمہ گفت ایں چہ تدبیر بود — ہماں دہ درم حاجت پیر بود
شنید ایں سخن نام بردار طے — بخندید و گفت اے دلآرام حے
گرا و درخور حاجت خویش خواست — جواں مردی آل حاتم کجا ست
چو حاتم بآزاد مردی دگر — ز دوران گیتی نیامد مگر
ابوبکر سعد آنکہ دست نوال — نہد منتش بر دہان سوال
رعیت پناہا دلت شاد باد — بعیت مسلمانی آباد باد

سرافرازد ایں خاک فرخندہ بوم ۔ ز عدلت بر اقلیم یونان و روم
چو حاتم کہ گر نیستے فروے ۔ نبردے کس اندر جہاں نام طے
ثنا ماندا زاں نامور در کتاب ۔ ترا ہم ثنا ماند و ہم ثواب
کہ حاتم بداں نام و آوازہ خواست ۔ ترا سعی وجہد از برائے خداست
تکلف بر مرد درویش نیست ۔ وصیت ہمیں یک سخن بیش نیست
کہ چندا نکہ جہدت بود خیر کن ۔ ز تو خیر ماند ز سعدی سخن

مشکل الفاظ کے معنی: زبنگاہ حاتم: حاتم کے خیمہ سے۔ دہ درم: دس درہم۔ یاد دارم خبر: یہ بات مجھے یاد ہے۔ حاجت پیر: بوڑھے کی ضرورت۔ شنید: میں نے سنا۔ ایں سخن: یہ بات۔ بخندید: ہنسا۔ دلآرام: دل کی راحت۔ حاجت خویش: اپنی ضرورت۔ ز دوران گیتی: زمانے کی گردش سے۔ دہان: منہ۔ ایں خاک فرخندہ بوم: یہ خاک فخر کرتی ہے۔ زعدلت: انصاف سے۔ اقلیم: ملک۔ آوازہ خواست: شہرت خواہی۔ سعدی سخن: سعدی کا کلام۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک بوڑھے نے حاتم کے خیمہ سے دس درہم کی بقدر شکر مانگی۔
- بیان کرنے والے کی یہ بات مجھے یاد ہے کہ اس نے اس کے پاس شکر کا بورا بھیج دیا۔
- خیمہ سے عورت بولی یہ کیا تدبیر تھی بوڑھے کی ضرورت تو دس درہم کی بقدر تھی۔
- طے کے نامور نے یہ بات سنی ہنسا اور بولا اے قبیلہ کے دل راحت!
- اگرچہ اس نے اپنی ضرورت کے مطابق مانگی تو حاتم کے خاندان کی سخاوت کہاں ہے۔
- حاتم جیسا سخی پھر زمانہ کی گردش سے نہ پیدا ہوا مگر۔
- ابوبکر بن سعد جس کی عطا کے ہاتھ کو اس کی ہمت، سوال کے منہ میں رکھ دیتی ہے۔
- اے رعیت پناہ تیرا دل خوش رہے تیری کوشش سے مسلمانی آباد ہو۔
- یہ خاک مبارک زمین فخر کرتی ہے تیرے انصاف کی وجہ سے روم اور یونان پر۔
- حاتم کی طرح کہ اگر اس کی شان و شوکت نہ ہوتی تو دنیا میں کوئی طے کا نام بھی نہ لیتا۔
- کتاب میں اس نامور کی تعریف باقی ہے تیری بھی تعریف اور ثواب باقی رہے گا۔
- اس لئے کہ حاتم نے تو اس سے نام اور شہرت چاہی تیری کوشش اور محنت خدا کے لئے ہے۔
- فقیر پر بناوٹ نہیں ہے اس ایک بات سے زیادہ وصیت نہیں ہے۔
- کہ جس قدر تیری طاقت ہو بھلائی کر تیری نیکی باقی رہے گی اور سعدی کا کلام باقی رہے گا۔

نتیجہ حکایت: ہر انسان کو اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے تاکہ نیک نامی برقرار رہے۔ لوگ اس کی احسان مندی کو یاد کریں۔ آج بھی لوگ سخی حاتم کی مثالیں دیتے ہیں کہ وہ سخاوت کا بے تاج بادشاہ تھا۔ اے حضرت انسان تجھے بھی اپنی سخاوت سے ہاتھ نہ کھینچنا چاہئے۔ لوگوں پر بھلائی کے دروازے کھول دے، مبادا آواز آئے کہ فلاں نہیں رہا۔

حکایت در حلم پادشاہاں

یکے را خرے در گل افتادہ بود ز سوداش خوں در دل افتادہ بود
بیابان و باران و سرما و سیل فرو ہشتہ ظلمت بر آفاق ذیل
ہمہ شب دریں غصہ تا بامداد سقط گفت و نفریں و دشنام داد
نہ دشمن برست از زبانش نہ دوست نہ سلطاں کہ آں بوم و برزان اوست
قضا شاہ کشور یکے نام جوے بہ نخچیر گہ بد بچوگان و گوے
شنید آں سخنہائے دور از صواب نہ صبر شنیدن نہ روئے جواب
نگہ کرد سالار اقلیم دید کہ بر پشتہ ماجرائے شنید
ملک شرگیں در حشم بنگریست کہ سودائے ایں برمن ازبہر چیست
یکے گفت شاہا بہ تیغش بزن کہ نگذاشت کس را نہ دختر نہ زن
نگہ کرد سلطان عالی محل خودش در بلا دید و خر در وحل
بجشید برحال مسکین مرد فرو خورد خشم سخنہائے سرد
زرش داد و اسپ و قبا پوستیں چہ نیکو بود مہر در وقت کیں
یکے گفتش اے پیر بے عقل و ہوش عجب رستی از قتل گفتا خموش
اگر من بنالیدم از درد خویش وے انعام فرمود در خورد خویش
بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسا

مشکل الفاظ کے معنی: خرے: گدھا۔ در گل افتادہ بود: مٹی میں پھنس گیا۔ زسوداش: غصے سے۔ باران: بارش۔ سیل: بہاؤ۔ ظلمت بر آفاق ذیل: اطراف پر تاریکی تھی۔ ہمہ شب: ساری رات۔ سقط گفت: بیہودہ بکتا رہا۔ دشنام داد: گالیاں دیتا رہا۔ کشور: ملک۔ قضا شاہ: خدا کا کرنا ایسا ہوا۔ بہ نخچیر: شکار گاہ۔ گوے: گیند۔ سالار اقلیم: ملک کا بادشاہ۔ برپشتہ: ٹیلہ پر۔ ماجرا کے شنید: قصہ سنا۔ ملک شرگیں: بادشاہ نے شرم سے۔ برمن از بہر چیست: مجھ پر کیوں ہے۔ نہ دختر نہ زن: نہ لڑکی نہ عورت۔ خورد خشم: غصے کو پی گیا۔ عجب رستی از قتل: قتل سے خوب بچا۔ بدی را بدی سہل باشد: برائی کا بدلہ برائی آسان ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص کا گدھا کیچڑ میں پھنس گیا تھا۔ غصہ سے اس کے دل میں خون پڑ گیا تھا۔
- جنگل اور بارش اور جاڑا اور بہاؤ تاریکی اطراف پر دامن لٹکائے ہوئے۔
- تمام رات صبح تک اس غصہ میں بیہودہ بکتا رہا لعنت اور گالیاں دیتا رہا۔
- اس کی زبان سے نہ دشمن بچا نہ دوست بچا نہ بادشاہ اس لئے کہ وہ جنگل اور زمین اسی کا تھا۔
- خدا کا کرنا ملک کا نامور بادشاہ شکار گاہ میں تھا مع بلے اور گیند کے آ گیا۔
- بادشاہ نے وہ غلط باتیں سنیں جن کے سننے کا نہ اس کو صبر تھا نہ جواب کا موقع تھا۔
- اس نے نگاہ ڈالی ملک کے بادشاہ کو دیکھا کہ اس نے ٹیلہ پر سے ماجرا سنا ہے۔
- بادشاہ نے شرما کر نوکروں کو دیکھا کہ اس کا غصہ مجھ پر کیوں ہے۔

- ایک بولا اے بادشاہ اس کو تلوار سے مار دے اس لئے کہ اس نے کسی کو نہ چھوڑا نہ لڑکی کو نہ بیوی کو۔
- بلند مرتبہ بادشاہ نے نگاہ ڈالی اس کو مصیبت میں دیکھا اور گدھے کو کیچڑ میں۔
- مسکین انسان کے حال پر بخشش کی نامناسب باتوں کے غصہ کو پی گیا۔
- اس کو سونا دیا اور گھوڑا اور پوستین کو قبا غصہ کے وقت پیار کیا ہی بھلا ہے۔
- کسی نے اس سے کہا اے بے عقل و ہوش بوڑھے قتل سے خوب بچا وہ بولا چپ رہ۔
- اگر میں اپنے درد کی وجہ سے نالاں ہوا اس نے اپنے مناسب انعام سے نوازا۔
- برائی کا بدلہ برائی آسان ہے اگر تو انسان ہے تو اس کے ساتھ احسان کر جس نے برا کیا ہو۔

نتیجہ حکایت: انجیل کے مفسرین نے بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ "دشمن سے محبت کرو۔" اگر ایسا ہو جائے تو بغض و عناد اور کینہ و حسد کا وجود باقی نہ رہے۔ اخوت' محبت' الفت اور ارادت و عقیدت جیسے جذبے پروان چڑھیں۔ جو آپ سے بُرا سلوک کرے۔ آپ اس سے اچھا سلوک کریں۔ حضور ﷺ کے اسوۂ کامل کو بطور مشعل راہ اپنائیں۔ آپ ﷺ طائف میں لہولہان ہیں' زبان پہ ان کے لئے فلاح درکار ہے۔ جو آدمی مصیبت میں ہو اس کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: مصیبت میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو۔

حکایت توانگر سفلہ و درویش صاحب دل

شنیدم کہ مغرورے از کبر مست
در خانہ بر روئے سائل بہ بست

بکنجے فرو ماندہ بشست مرد
جگر گرم داہ از تف سینہ سرد

شنیدش یکے مرد پوشیدہ چشم
بگفتا چہ در تابت آورد و خشم

فروگفت و بگریست بر خاک کوئے
جفائے کزاں شخص آمد بروئے

بگفت اے فلاں ترک آزار کن
یک امشب بنزد من افطار کن

بخلق و فریبش گریباں کشید
بمنزل در آوردش و خواں کشید

برآسود و درویش روشن نہاد
بگفت ایزدت روشنائی دہاد

شب از نرگش قطرہ چندے چکید
سحر دیدہ بر کرد و دنیا بدید

حکایت بشہر اندر افتاد و جوش
کہ بے دیدۂ دیدہ برکرد دوش

شنید ایں سخن خواجہ سنگدل
کہ برگشت درویش از و تنگدل

بگفتا حکایتکن اے نیک بخت
کہ چوں سہل شد بر تو ایں کار سخت

کہ بر کردت ایں شمع گیتی فروز
بگفت اے ستمگارہ آشفتہ روز

تو کوتہ نظر بودی و ست رائے
کہ مشغول گشتی بجغدا از ہمائے

بروئے من ایں در کسے کرد باز
کہ کردی تو بر روئے او در فراز

اگر بوسہ برخاک مرداں زنی
بمردی کہ پیش آیدت روشنی

کسانیکہ پوشیدہ چشم دل اند
ہمانا کزیں توتیا غافلند

چو برگشتہ دولت ملامت شنید
سر انگشت حسر بدنداں گزید

کہ شہباز من صید دام تو شد   مرا بود دولت بہنام تو شد

کسے چوں بدست آورد جرہ باز   فرو بردہ چوں موش دنداں بآز

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ کبر: غرور۔ سائل: بھکاری۔ فرومانده: تھکا ہارا۔ آہ از تف سینہ: سینہ کی جلن سے آہ۔ پوشیدہ چشم: اندھا۔ خشم: غصہ۔ جفائے: ظلم۔ ترک آزار کن: رنج ختم کرنا۔ امشب: اس رات۔ فرہنش: تدبیر۔ گریباں کشید: گریبان کھینچا۔ ایزدت: خدا۔ روشنائی: بینائی۔ چکیدن: ٹپکے۔ بے دیدہ دیدہ بر: ایک اندھا بینا ہو گیا۔ چوں سہل شد: کیسے آسان ہو گیا۔ شمع گیتی فروز: دنیا کو روشن کرنی والی شمع۔ آشفتہ روز: پریشان زمانہ۔ ست رائے: بد عقل۔ ہما: ایک پرندے کا نام' جو قسمت کے بلندی سے منسوب ہے۔ فراز: بلندی۔ چو برگشتہ دولت: جب نصیب پھرے۔ سر انگشت حسرت: حسرت کی انگلی۔ صید دام: جال کا شکار۔ جرہ باز: شہباز پکڑنے والے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک مغرور نے جو تکبر میں مست تھا' بھکاری پر دروازہ بند کر دیا۔
- وہ بھکاری تھک کر ایک گوشے میں بیٹھ گیا اس حال میں کہ جگر گرم اور سینہ کی جلن سے آہ ٹھنڈی تھی۔
- اس کو ایک اندھے نے سنا اس نے کہا کہ تجھے گرمی اور غصہ میں کس چیز نے مبتلا کیا ہے۔
- اس نے بیان کیا اور رو دیا کوچہ کی خاک پر اس ظلم کو جو اس شخص سے اس پر ہوا تھا۔
- وہ بولا اے فلاں رنج ختم کر ایک یہ کہ آج رات میرے پاس افطار کر۔
- اخلاق اور تدبیر سے اس کا گریبان کھینچا اس کو گھر میں لایا اور دسترخوان بچھایا۔
- روشن طبیعت درویش نے پیٹ بھرا کہا خدا تجھے بینائی عنایت فرمائے۔
- رات میں اس کی نرگس سے چند قطرے ٹپکے صبح اس نے آنکھ کھولی اور دنیا کو دیکھا۔
- شہر میں قصہ اور جوش پھیلا کہ گزشتہ رات ایک اندھا بینا ہو گیا ہے۔
- اس سنگدل صاحب نے یہ بات سنی جس سے تنگدل ہو کر درویش واپس ہوا تھا۔
- اس نے کہا نیک بخت بتا کہ یہ سخت کام تجھ پر کیسے آسان ہو گیا۔
- جہان کو روشن کرنے والی تیری یہ شمع کس نے روشن کر دی اس نے کہا اے ظالم پریشان زمانہ!
- تو کم نظر اور بد عقل تھا کہ ہما کے بدلے الو میں پھنس گیا۔
- میرے لئے یہ دروازہ اسی نے کھولا جس پر تو نے دروازہ بند کیا تھا۔
- اگر بزرگوں کی خاک پر بوسہ دے گا بزرگی کی قسم تیرے سامنے روشنی آئے گی۔
- جو لوگ دل کے اندھے میں وہی اس توتیا سے غافل ہیں۔
- جب نصیب پھرے نے ملامت سنی تو حسرت کی انگلی دانتوں میں داب لی۔
- کہ میرا شہباز تیرے جال کا شکار بن گیا دولت میری تھی تیرے نام ہو گئی۔
- وہ شخص کس طرح سے شہباز کو پکڑ سکتا ہے جو چوہے کی طرح حرص میں دانت گاڑھے ہو۔

نتیجہ حکایت: بھکاری اور گداگروں کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ واپس نہ کرنا چاہئے۔ اللہ نے اگر آپ کو دیا ہے تو ان پر لطف و کرم کے دروازے ہرگز بند نہ کرو۔ فقیروں کی خدمت میں بڑا لطف ہے' ان پر ظلم نہ کرو۔ ان سے محبت میں خدا کی خوشنودی پنہاں ہے۔ اپنے دل میں حرص و ہوا اور لالچ و طمع کو جگہ نہ دو کیونکہ لالچ سے انسان موزوں راستے سے دور جا پڑتا

گفتار اندر دلداری خلقے تا برسند باہل دلے

الا گر طلب گار اہل دلی ز خدمت مکن یک زماں غافلی
خورش دہ بد راج و کبک و حمام کہ یکروزت افتد ہمائے بدام
چو ہر گوشہ تیر نیاز افگنی امید است ناگہ کہ صیدے کنی
درے ہم برآید ز چندیں صدف ز صد چوبہ آید یکے بر ہدف

مشکل الفاظ کے معنی: آلا: آگاہ۔ در اہل دلی: اہل دل مراد صاحب دل۔ مکن یک زبان غافلی: تھوڑی دیر کے لئے غفلت نہ کر۔ بدراج: تیتر۔ کبک: چکور۔ حمام: کبوتر۔ ہمائے بدام: ہما تیرے جال میں آئے۔ تیرنیاز افگنی: نیازمندی کا تیر چلائے گا۔ صید کنی: شکار کرنا۔ درے: موتی۔ صدف: سیپی۔ ہدف: نشانہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- آگاہ! اگر تو کسی صاحب دل کا طلب گار ہے تو خدمت سے تھوڑی دیر کے لئے بھی غفلت نہ کر۔
- تیتر، چکور اور کبوتر کو دانہ ڈال تاکہ کسی روز ہما تیرے جال میں آجائے۔
- جب تو عاجزی کا تیر ہر طرف چلائے گا۔ امید ہے کہ تو اچانک شکار کرلے گا۔
- بہت سی سیپوں میں سے کوئی موتی بھی نکل آتا ہے سو تیروں میں سے کوئی تیر نشانہ پر بھی جا بیٹھتا ہے۔

حکایت دریں معنی

یکے را پسر گم شد از راحلہ شبانگہ بگر دید در قافلہ
زہر خیمہ پرسید و ہر سو شتافت بتاریکی آں روشنائی بتافت
چو آمد بر مردم کارواں شنیدم کہ می گفت باسارواں
ندانی کہ چوں راہ بردم بدوست ہر آنکس کہ پیش آمدم گفتم اوست
مشائخ بجاں طالب ہر کسند کہ باشد کہ دقتے بمردے رسند
برند از برائے دلے بارہا خورند از برائے گلے خارہا

مشکل الفاظ کے معنی: یکے: ایک شخص۔ پسر گم شد: لڑکا گم ہوگیا۔ راحلہ: منزل۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ پرسید: پوچھا۔ ہر سو شتافت: ہر جانب دوڑا۔ مردم کارواں: قافلہ کے آدمی۔ باسارواں: اونٹ والے سے۔ ندانی: تجھے معلوم نہیں۔ مشائخ: بزرگ۔ خارہا: بہت سے کانٹے۔

حکایت کا ترجمہ:

- منزل سے ایک شخص کا لڑکا گم ہوگیا رات کے وقت قافلہ میں چکر کاٹتا پھرا۔
- ہر خیمہ میں پوچھا اور ہر جانب دوڑا اندھیرے میں وہ نُور کو چمکا۔
- جب قافلہ کے آدمیوں کے پاس پہنچا تو میں نے سنا کہ اونٹ والے سے کہہ رہا تھا۔
- تجھے معلوم نہیں کہ میں دوست تک کیسے پہنچا جو بھی میرے سامنے آیا میں نے کہا وہی ہے۔

- بزرگ دل سے ہر شخص کے طالب ہوتے ہیں تاکہ ہو سکے کہ کسی وقت وہ کسی انسان تک پہنچ جائیں۔
- ایک دل کی خاطر بہت سے بوجھ اٹھائے ہیں۔ ایک پھول کے لئے بہت سے کانٹے ہوتے ہیں۔

نتیجہ حکایت: والدین کے لئے بچے ہی ایک قیمتی متاع حیات ہوتے ہیں جن کی گمشدگی انہیں پریشان حال کر دیتی ہے اور بچوں کی جدائی کی کرباکی ان کا سینہ فگار کر دیتی ہے۔ لڑکے کی گمشدگی پر والد ہر شخص کو اپنا لڑکا سمجھ کر تحقیق کرتا پھرتا ہے کہ میرا بچہ کہاں گیا ہے یعنی اسے ہر کس و ناکس کی خدمت کرنی پڑتی ہے تب کہیں جاکر مقصود کی راہ کا پتہ چلتا ہے۔

حکایت ہمدریں معنی

ز تاج ملک زادهٔ در مناخ   شبے لعلے افتاد در سنگ لاخ

پدر گفتش اندر شب تیره رنگ   چه دانی که گوہر کدامست و سنگ

ہمه سنگہا گوش دارا اے پسر   که لعل از میانش نباشد بدر

در اوباش پاکان شوریده رنگ   ہماں جائے تاریک و لعل اندو سنگ

بعزت نگش بار ہر جا ہلے   که افتی بسر وقت صاحبدلے

کسے را که باد دستے سر خوشت   نه بنی که چوں بار دشمن کشست

پدر رد چو گل جامه از دست خار   که خوں دردل افتاده خند دچو نار

غم جملہ خورد در ہوائے یکے   مراعات صد کن برائے یکے

گرت خاکپایان شوریده سر   حقیر و فقیر اند اندر نظر

تو ہرگز مبیں شاں بچشم پسند   که ایشاں پسندیدهٔ حق پسند

کسے را که نزدیک ظنت بد اوست   چه دانی که صاحب ولایت خود اوست

در معرفت برکسا نیست باز   که در ہاست بر روئے ایشاں فراز

بسا تلخ عیشان تلخی چشاں   که آیند در حله دامن کشاں

بوسی گرت عقل و تدبیر ہست   ملک رانوا در نوا خانه دست

که روزے فرج یا بد از شہر بند   بلندیت بخشد چو گردد بلند

مسوزاں درخت گل اندر خریف   که در نو بہارت نماید طریف

مشکل الفاظ کے معنی: ملک زادہ: شہزادہ۔ در مناخ: پڑاؤ میں۔ شبے: ایک رات۔ سنگ لاخ: سرخ رنگ کا پتھر۔ شب تیرہ: تاریک رات۔ چہ دانی: تجھے کیا معلوم۔ شوریدہ: پراگندہ۔ جائے تاریک: اندھیری جگہ۔ سرخوشت: عشق ہے۔ نہ بنی: نہیں دیکھا۔ چو گل جامہ: پھول کی طرح کپڑے۔ خار: کانٹا۔ غم جملہ خورد: بہت سوں کا غم۔ مراعات صد: سو کی رعایت کر۔ گرت خاکپایان: گرے پڑے۔ شوریدہ سر: دیوانے۔ در معرفت: روحانیت کا دروازہ۔ بسا: بہت سے۔ تلخ عیشان: کڑوی زندگی رکھنے والے۔ تلخی چشان: کڑواہٹ چکھنے والا۔ در حلہ دامن کشاں: فاخرہ لباس میں دامن کھینچے ہوئے۔ بوسی: بوسہ۔ خریف: خزاں۔ مسوزاں: نہ جلا۔ طریف: تازہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- پڑاؤ میں ایک شہزادے کے تاج سے ایک رات ایک لعل پتھریلی زمین میں گر گیا۔
- تاریک رنگ رات میں باپ نے اس سے کہا تجھے کیا معلوم کہ گوہر کون سا ہے اور پتھر کون سا ہے۔
- اے لڑکے سب پتھروں کی حفاظت کر اس لئے کہ لعل ان سے باہر نہ ہو گا۔
- پراگندہ رنگ نیک لوگ رندوں میں وہی اندھیری جگہ اور پتھر اور لعل ہیں۔
- ہر جاہل کا بوجھ عزت سے برداشت کر کسی وقت کسی صاحب دل تک پہنچ جائے گا۔
- کسی کو اگر کسی دوست سے عشق ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ دشمن کا بوجھ کیونکر برداشت کرتا ہے۔
- پھول کی طرح کپڑے کانٹوں سے پھاڑتا ہے بلکہ جس کا دل خون میں ڈوبا ہوا ہے وہ انار کی طرح ہنستا ہے۔
- ایک کی محبت میں بہت سوں کا غم کھا ایک کی وجہ سے سو کی رعایت کرنا پڑے گی۔
- اگر دیوانے، گرے پڑے تیری نظر میں ذلیل اور محتاج ہیں۔
- تو تُو ہرگز انہیں پسندیدگی کی نگاہ سے نہ دیکھ اس لئے کہ ان کا پسندیدۂ حق ہونا کافی ہے۔
- کسی ایسے شخص کے متعلق جو تیری نگاہ میں بُرا ہے تجھے کیا معلوم کہ وہ صاحب ولایت ہے۔
- معرفت خداوندی کا دروازہ اُن پر کھلا ہے جن پر لوگوں نے اپنے دروازے بند کر دیئے ہیں۔
- بہت سی کڑوی زندگی رکھنے والے کڑواہٹ چکھنے والے فاخرہ لباس میں دامن کھینچے ہوئے آئیں گے۔
- اگر تجھ میں عقل اور تدبیر ہے تو بوسہ دے شہزادے کے ہاتھ کو قید خانہ میں۔
- اس لئے کہ وہ ایک نہ ایک دن قید خانہ سے رہائی حاصل کرے گا۔ جب بلند ہو گا تو تجھے بلندی سے نوازے گا۔
- خزاں میں پھولوں کے درخت کو نہ جلا کیونکہ نوبہار میں تجھے تازہ نظر آئے گا۔

نتیجہ حکایت: ذلیل کمینہ اور کم ظرف سے ہرگز اپنا دل نہ پھیر ہو سکتا ہے کہ اس کی کمینگی کسی دن اعلیٰ ظرفی کے آب حیات کو پی لے مراد یہ کہ جاہل سے نفرت تجھے زیب نہیں دیتی جن پر تو نے اپنی شفقت و محبت کا دروازہ بند کر دیا ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و عنایت کے دروازے کھل جائیں۔ بقول جوش ملیح آبادی ؎

تو' بھاگ' خواہ موت سے' یا زندگی سے بھاگ
اے آدمی' کبھی نہ مگر آدمی سے بھاگ

حکایت پدر بخیل و فرزند لا اُبالی

یکے زہرۂ خرج کردن نداشت
زرش بود و یارائے خوردن نداشت

نخوردے کہ خاطر بیاسایدش
ندا دے کہ فرد ابکار آیدش

شب و روز در بند زر بود و سیم
زر و سیم در بند مرد لئیم

بدانست روزے پسر در کمیں
کہ' ممسک کجا کرد زر در زمیں

ز خاکش برآورد و برباد زاد
شنیدم کہ سنگے در آنجا نہاد

جواں مرد راز ربقائے نکرد
بیک دستش آمد بدیگر بخورد

کزیں کم زنے بود نا باک رو
کلاہش بہا زار و میزر گرو

نہادہ پدر چنگ در نائے خویش — پسر چنگی و نائی آورد پیش
پدر زار و گریاں ہمہ شب نخفت — پسر با مداداں بخندید و گفت
زر از بہر خوردن بود اے پدر — زبہر نہادن چہ سنگ وچہ زر
زر از سنگ خارا بروں آورند — کہ بخشند و پوشند و آساں خورند
زر اندر کف مرد دنیا پرست — ہنوز اے برادر بسنگ اندرست
چو در زندگانی بدی باعیال — گرت مرگ خواہند از ایشاں منال
چو چشمار و آنگہ خورند از تو سیر — کہ از بام پنجہ گزافتی بزیر
بخیل توانگر بدینار و سیم — طلمیست بالائے گنجے مقیم
ازاں سالہا می بماند زرش — کہ لرزد طلسمے چنیں بر سرش
بسنگ اجل نا گہش بشکنند — بآسودگی گنج قسمت کنند
پس از بردن و گرد کردن چومور — بخور پیش ازاں کت خورد کرم گور
سخنہائے سعدی مثالست و پند — بکار آیدت گر شوی کاربند
دریغست ازیں روئے بر تافتن — کزیں روئے دولت تواں یافتن

مشکل الفاظ کے معنی: زہرہ خرج کردن: خرچ کرنے کا انداز۔ یارائے خوردن: کھانے کی طاقت۔ فردا: کل۔ مرد لیئم: کمینہ شخص۔ ممسک: بخیل۔ شنیدم: میں نے سنا۔ سنگے: پتھر۔ بیک دستش: ایک ہاتھ سے۔ کلاہش: ٹوپی۔ چنگ در نائے خویش: ستار حلق میں رکھا۔ نائی: شہنائی۔ ہمہ شب: تمام رات۔ نخفت: نہ سویا۔ بخندید: ہنسا۔ سنگ خارا: سونا پتھر کی رگوں میں سے نکالا جاتا ہے۔ آساں خورند: آرام سے کھانا۔ ایشاں منال: شکوہ نہ کر۔ چشمارو: ڈراؤنا نشان جو کھیتوں میں جانوروں کو ڈرانے کے لئے بنایا جاتا ہے۔ بدینار و سیم: اشرفیاں اور چاندی۔ طلمیست: جادو۔ گنجے: خزانہ۔ بسنگ اجل: موت کے پتھر۔ نا گہش: اچانک۔ مور: چیونٹی۔ سخنہائے سعدی: سعدی کی باتیں۔ پند: نصیحت۔ بکار آیدت: کام آئیں گی۔ دریغست: منہ موڑنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص خرچ کرنے کا پتہ نہ رکھتا تھا اس کے پاس مال تھا لیکن کھانے کی طاقت نہ تھی۔
- وہ نہ کھاتا کہ اپنے آپ کو آرام پہنچائے نہ دیتا کہ کل کو اس کے کام آئے۔
- دن رات سونے چاندی کی فکر میں تھا۔ سونا اور چاندی کمینہ شخص کی قید میں تھا۔
- ایک دن لڑکے نے پوشیدہ مقام سے دیکھ لیا کہ بخیل نے سونا زمین میں کس جگہ چھپا رکھا ہے۔
- اس نے زمین سے نکال لیا اور برباد کر دیا۔ میں نے سنا ہے کہ ایک پتھر اس جگہ رکھ دیا۔
- جوان لڑکے کے پاس سونا نہ ٹکا ایک ہاتھ سے اس کے پاس آیا دوسرے سے اڑا دیا۔
- ایسا فضول خرچ اور بدوضع تھا کہ اس کی ٹوپی اور لنگی بازار میں گروی رہتی تھی۔
- باپ نے ستار حلق میں رکھا (مراد رونے لگا) لڑکے نے ستار اور شہنائی بجانے والوں کو سامنے لایا۔
- باپ روتے ہوئے ساری رات نہ سویا لڑکا صبح کو ہنسا اور بولا۔
- اے باپ سونا خرچ کے لئے ہوتا ہے رکھنے کے لئے پتھر اور سونا یکساں ہے۔
- سنگ خارا سے سونے نکالتے ہیں تاکہ دیں اور پہنیں اور آرام سے کھائیں۔

- دنیا پرست کی ہتھیلی میں سونا ابھی تک اے بھائی پتھر ہی کے اندر ہے۔
- جب تو زندگی میں متعلقین کے ساتھ برا ہے اگر وہ تیرا مرنا چاہیں تو شکوہ نہ کر۔
- تو چشمارد کی طرح ہے وہ تجھ سے پیٹ بھر کر کیا کھائیں گے جبکہ تو پچاس گز کی چھت سے نیچے گرے گا۔
- مالدار بخیل اشرفیوں اور چاندی پر ایک جادو ہے جو خزانہ پر قائم ہے۔
- اسی واسطے برسوں اس کا روپیہ رہتا ہے کیونکہ اس طرح کا جادو اس پر چل رہا ہے۔
- موت کے پتھر سے اچانک اس کو توڑیں گے آرام سے خزانہ بانٹ لیں گے۔
- لے جانے اور چیونٹی کی طرح جمع کرنے کے بعد اس سے پہلے کھالے کہ تجھے قبر کے کیڑے کھائیں۔
- سعدی کی باتیں مثال اور نصیحت ہیں تیرے کام آئیں گی اگر تو عمل کرے گا۔
- ان سے منہ موڑنا افسوسناک ہے کیونکہ انہی سے دولت پائی جاسکتی ہے۔

نتیجہ حکایت: کنجوسی اور بخیلی کو اسلام میں پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ اعتدال اور میانہ روی کو پسند کیا گیا ہے کچھ لوگ پونجی جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اخراجات کا وقت آئے تو کنجوسی کرتے ہیں بالآخر ان کا کوئی فرزند ارجمند اپنی زر کی مٹھی کھولتا ہے اور سب کچھ لٹا دیتا ہے لہٰذا اے حضرت! اپنے ہاتھ سے خرچ کرلے ورنہ حسرت دل میں لئے پیوند خاک ہو جائے گا۔ موت تیرے خزانے کی رکھوالی نہیں ہے کہ تو قبر میں پڑا اس سے استفادہ کرے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو راہ خدا میں لٹا کر اپنی عدم کی زندگی بہتر بنالو۔

حکایتِ احسان اندک و ثمرۂ آں بے نہایت

جوانے بدانگے کرم کردہ بود — تمنائے پیرے بر آوردہ بود
بجرمے گرفت آسماں ناگہش — فرستاد سلطاں بکشتن گہش
تماشا کناں بردرد کوئے و بام — تگا پوئے ترکان و جوش عوام
چو دید اندر آشوب درویش پیر — جواں را بدست خلائق اسیر
دلش بر جواں مرد مسکین بخست — کہ بارے دل آوردہ بودش بدست
برآورد زاری کہ سلطاں بمرد — جہاں ماند و خوئے پسندیدہ برد
بہم برہمے سود دست دریغ — شنیدند ترکان آہختہ تیغ
بفریاد از ایشاں برآمد خروش — تپانچہ زناں برسرور وودوش
پیادہ بسر تا در بارگاہ — دویدند و برتخت دیدند شاہ
جواں از میاں رفت و بردند پیر — بگردن بر تخت سلطاں اسیر
بہولش بپر سید و ہیبت نمود — کہ مرگ منت. خواستن برچہ بود
چو نیکست خوئے من و راستی — بد مردم آخر چرا خواستی
برآورد پیر دلاور زباں — کہ یا حلقہ در گوش حکمت جہاں
بقول دروغیکہ سلطاں بمرد — نمردی و بے چارۂ جاں ببرد
ملک زیں حکایت چناں بر شگفت — کہ چیزش ببخشید و چیزے نگفت

وزیں جانب افتان و خیزان جواں	ہمی رفت و بیچارہ ہر سو دواں
یکے گفتش از چار سوئے قصاص	چہ کردی کہ آمد بجانت خلاص
بگوشش فرو گفت کاے ہوشمند	بجانے و دانگے رہیدم ز بند
یکے تخم در خاک ازاں می نہد	کہ روز فروماندگی بر دہد
جوے باز دارد بلائے درشت	عصائے ندیدی کہ عوجے بکشت
حدیث درست آخر از مصطفیٰ ست	کہ بخشایش و خیر دفع بلاست
عدو را نہ بینی دریں بقعہ پائے	کہ بوبکر سعد است کشور کشائے
بگیر اے جہانے بروئے تو شاد	جہانے کہ شادی بروئے تو باد
کس از کس بدور تو بارے نبرد	گلے در چمن جور خارے نبرد
توئی سایۂ لطف حق بر زمیں	پیمبر صفت رحمۃ العالمیں
ترا قدر اگر کس نہ داند چہ غم	شب قدر را می نداند ہم

مشکل الفاظ کے معنیٰ: بدانگے: دانگ درم کا چھٹا حصہ ہوتا ہے۔ تمنائے پیرے: بوڑھے کی تمنا۔ بجرے گرفت: جرم میں گرفتار کیا۔ آسمان نا گہش: اچانک آسمان نے۔ فرستاد: بھیجا۔ بکشتن گہش: قتل گاہ میں۔ کوئے و بام: کوچے اور چھت۔ تگا پوئے ترکان: سپاہیوں کی بھاگ دوڑ۔ درویش پیر: بوڑھے فقیر۔ سلطان بمرد: بادشاہ مرگیا۔ خوئے پسندیدہ: اچھی عادتیں۔ دست دریغ: افسوس کا ہاتھ۔ ترکان: سپاہی۔ آیختہ تیغ: تلوار سونتے ہوئے۔ ہیبت نمود: رعب دکھایا۔ خوئے من: میری عادت۔ راستی: ٹھیک۔ پیر دلاور: بہادر بوڑھا۔ بے چارہ جاں ببرد: بے چارہ جان بچا کے لے گیا۔ چناں برشگفت: ایسا خوش ہوا۔ ہمی رفت: جا رہا تھا۔ سوئے قصاص: چوراہے پر، قصاص کے بارے عموماً چوراہے پر قتل کرتے تھے تاکہ عبرت حاصل ہو۔ رہیدم زبند: قید سے چھوٹ گیا۔ روز فروماندگی: ضرورت کے دن۔ بلائے درشت: سخت مصیبت۔ عصائے: لاٹھی۔ عوجے بکشت: عوج کو قتل کر ڈالا۔ خیر دفع بلاست: خیر بلا کو دور کرتی ہے۔ عدو: دشمن۔ کشور کشائے: ملک کا بادشاہ۔ گلے: پھول۔ جور خارے: کانٹے کا ظلم۔ توئی: تو، مراد تم۔ نہ داند: نہیں جانتا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک نوجوان نے ایک دانگ بخش کر ایک بوڑھے کی تمنا پوری کی تھی۔
- اچانک آسمان نے اس کو ایک جرم میں گرفتار کرلیا بادشاہ نے اس کو قتل گاہ میں بھیج دیا۔
- تماشائی دروازے، کوچے اور چھت سے تماشا دیکھ رہے تھے۔ سپاہیوں کی بھاگ دوڑ اور عوام کے جوش کا۔
- جب بوڑھے فقیر نے شور و غل میں دیکھا کہ جوان کو لوگوں نے قید کر رکھا تھا۔
- جواں مرد مسکین پر اس کا دل زخمی ہوگیا کیونکہ ایک بار اس نے اس کا دل ہاتھ میں لیا تھا۔
- رونے لگا کہ بادشاہ مرگیا ہے دنیا رہ گئی اور وہ اچھی عادتیں اپنے ساتھ لے گیا ہے۔
- افسوس کا ہاتھ ہاتھ پر ملتا تھا تلوار سونتے ہوئے سپاہیوں نے سنا۔
- ان کی فریاد سے شور پیدا ہوگیا۔ سر اور چہرہ اور کاندھے پیٹے ہوئے۔
- بارگاہ کے دروازے پیدل تیز دوڑے اور انہوں نے بادشاہ کو تخت پر دیکھا۔
- جواں درمیان سے نکل گیا اور وہ بوڑھے کو لے گئے بادشاہ کے تخت پر گردن کے ذریعہ قیدی بنا کر۔

- اس کو دھمکا دریافت کیا اور رعب دکھایا کہ تجھے میرا مرنا چاہنا کس بنا پر تھا۔
- جبکہ میری عادت نیک اور ٹھیک ہے آخر انسانوں کی بدخواہی ہی تو نے کیوں کی۔
- بہادر بوڑھے نے زبان کھولی کہ اے بادشاہ جہان تیرے حکم کا تابعدار ہے۔
- اس جھوٹی بات کی وجہ سے کہ بادشاہ مرگیا تو نہ مرا اور وہ بے چارہ جان بچالے گیا۔
- بادشاہ اس قصہ سے ایسا خوش ہوا کہ اس کو کچھ دیا اور کچھ نہ کہا۔
- اس جانب سے جوان گرتا پڑتا جا رہا تھا اور ہر جانب کو بھاگ رہا تھا۔
- قصاص کے چوراہے سے ایک شخص نے اس سے کہا تو نے کیا کیا کہ تیری جان کو چھٹکارا ملا۔
- اس نے اس کے کان میں کہا اے ہوش مند ایک جان اور ایک دانگ کی وجہ سے میں قید سے چھوٹ گیا تھا۔'
- ایک شخص مٹی میں بیج اس لئے ڈالتا ہے کہ ضرورت کے دن پھل دے گا۔
- سخت مصیبت کو ایک جو ڈال دیتا ہے تو نے نہیں دیکھا کہ لاٹھی نے عوج کو مار ڈالا تھا۔
- آخر آنحضور ﷺ کی حدیث صحیح ہے کہ عطا اور بھلائی بلا کو دفع کرتی ہے۔
- تو اس سرزمین میں دشمن کو نہ دیکھے گا اس لئے کہ بوبکر سعد بادشاہ ہے۔
- اے وہ بادشاہ کہ دنیا تیرے چہرے سے خوش ہے لے لے ایک دوسرے جہان کو خدا کرے تیرا چہرہ روشن ہو۔
- تیرے دور میں کسی نے کسی سے تکلیف نہیں اٹھائی چمن میں پھول نے کانٹے کا ظلم نہ سہا۔
- تو زمین پر اللہ کی مہربانی کا سایہ ہے پیغمبر کی طرح دونوں جہان کی رحمت ہے۔
- اگر کوئی تیرا مرتبہ نہ جانے تو کیا غم ہے لوگ شب قدر کو بھی نہیں جانتے ہیں۔

نتیجہ حکایت: فقراء کی مدد، غریبوں کی حاجت روائی، محتاج کی ضروریات کی تکمیل، ضرورت مندوں کی خواہشات پوری کرنا ہی مومن بندے کی آن و شان ہے۔ جو بھلائی اور عطا کا دامن تھامتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات قیامت کے دن ان کا دامن تھام کر ان پر اپنی رحمت و عنایت کی بارش کرے گی۔ حضور ﷺ کا فرمان حق ہے کہ عطا اور بھلائی بلا و مصیبت کو دفع کرتی ہے۔ اسی طرح آپ کو لوگوں کی مدد کرنے کا جذبہ اپنے میں پیدا کرنا چاہئے تاکہ یہ چیز تیری بخشش کا ذریعہ بن سکے۔

حکایت در معنی ثمرۂ نیکوکاری

کسے دید صحرائے محشر بخواب ۔۔۔ مس تفتہ روئے زمیں ز آفتاب
ہمی بر فلک شد ز مردم خروش ۔۔۔ دماغ از تپش می برآمد بجوش
یکے شخص ازیں جملہ در سایہ ۔۔۔ بگردن بر از خلد پیرایہ
پرسید کاے مجلس آرائے مرد ۔۔۔ کہ بود اندریں مجلست پایمرد
رزے داشتم بردر خانہ گفت ۔۔۔ بسایہ درش نیک مردے بخفت
دریں وقت نومیدی آں مرد راست ۔۔۔ گناہم ز دارار داور بخواست
کہ یا رب بریں بندہ بخشایشے ۔۔۔ کزو دیدہ ام وقتے آسایشے
چہ گفتم چو حل کردم ایں راز را ۔۔۔ بشارت خداوند شیراز را
کہ آفاق در سایۂ ہمتش ۔۔۔ مقیم اند و بر سفرۂ نعمتش
درخیست مرد کرم باردار ۔۔۔ وز و بگذری ہیزم کوہسار

حطب را اگر تیشہ بر پے زنند درخت برومند را کے زنند
بے پائدار اے درخت ہنر کہ ہم میوہ داری و ہم سایہ در

مشکل الفاظ کے معنی: کسے دید: کسی نے دیکھا۔ صحرائے محشر خواب: خواب میں حشر کا میدان۔ مس تفتہ: گرم تانبا۔ مردم فروش: آدمیوں کا شور و غل۔ تپش: گرمی۔ برآمد بجوش: کھول رہا تھا۔ خلد پیرایہ: جنت کا لباس۔ پرسید: اس سے پوچھا۔ رزے داشتم: انگور کی بیل تھی۔ بسایہ درش: اس کے سایہ میں۔ وقت نومیدی: ناامیدی کے وقت۔ حل کردم ایں راز را: میں نے یہ راز حل کرلیا ہے۔ آفاق: عالم، دنیا۔ سفرہ: دستر خوان: باردار: پھل دار۔ ہیزم کوہسار: پہاڑ کا ایندھن۔

حکایت کا ترجمہ:

- کسی نے خواب میں حشر کا میدان دیکھا کہ روئے زمین آفتاب کی وجہ سے گرم تانبا تھی۔
- آدمیوں کا آسمان پر غل پہنچ گیا۔ گرمی کی وجہ سے دماغ کھول رہا تھا۔
- ان سب میں سے ایک شخص سایہ میں تھا، گلے میں جنت کا لباس تھا۔
- اس نے پوچھا کہ اے مجلس کی زینت انسان اس مجلس میں تیرا کون مددگار تھا۔
- اس نے کہا گھر کے دروازہ پر انگور کی بیل تھی اس کے سایہ میں ایک نیک مرد سویا۔
- اس بھلے انسان نے اس ناامیدی کے وقت منصف حاکم سے میرے گناہ کے بارے میں درخواست کی۔
- کہ اے خدا اس بندہ کی بخشش فرما اس لئے کہ میں نے اس سے ایک وقت آرام پایا ہے۔
- جب میں نے یہ راز حل کرلیا تو کیا خوب کہا کہ شیراز کے بادشاہ کے لئے خوشخبری ہے۔
- اس لئے کہ عالم اس کی ہمت کے سایہ میں اور اس کی نعمتوں کے دسترخوان پر ٹھہرا ہے۔
- سخی آدمی پھل دار درخت ہے اور اس کے علاوہ پہاڑ کا ایندھن ہے۔
- ایندھن کی جڑ پر اگر کلہاڑا چلائیں تو پھل دار درخت کو کب کاٹتا ہے۔
- اے ہنر کے درخت خدا کرے تو بہت پائیدار ہو کیونکہ تو میوہ دار بھی ہے اور سایہ دار بھی۔

نتیجہ حکایت: دنیا میں جو نیکی کمائی ہو خدائے قدوس روز محشر اس کے بدلے میں اپنی رحمتوں اور عنایتوں سے نوازے گی۔ زمین پر کسی نے درخت لگایا ہو تو اس کے لئے جنت میں درخت لگائے جائیں گے۔ غرض وہ جنت کی لطافتوں سے لطف اٹھائے گا۔ وہاں نفسانفسی کا عالم ہوگا وہی لوگ سکون میں ہوں گے جن کے دنیاوی اعمال و افعال میں حسن ہوگا یعنی ان کے کام کاج میں دین اسلام کی تعلیمات کی خوبو ہوگی۔

گفتار اندر رہیبت ملوک و سیاست ملک

بگفتیم در باب احساں بے ولیکن نہ شرطست باہر کسے
بخور مردم آزار را خون و مال کہ از مرغ بدکندہ بہ پر و بال
کسے را کہ با خواجہ تست جنگ بدستش چرا می دہی چوب و سنگ
بر انداز بیخیکہ خار آورد درختے بپرور کہ بار آورد
کسے رابدہ پایۂ مہتراں کہ بر کہتراں سر ندارد گراں
مبخشای بر ہر کجا ظالمیست کہ رحمت بر وجور بر عالمیست

جہاں سوز را کشتہ بہتر چراغ — یکے بہ در آتش کہ خلقے بداغ

ہر آنگہ کہ بر دزد رحمت کنی — بہ بازوئے خود کارواں می زنی

جفا پیشگاں را بدہ سرباد — ستم بر ستم پیشہ عدلست و داد

مشکل الفاظ کے معنی: مردم آزار: آدمیوں کو تنگ کرنے والا۔ باخواجہ تست: تیرے مالک سے۔ چوب: لکڑی۔ خار: کانٹا۔ بار آورد: پھل دار۔ پایۂ مہتراں: سرداروں کا مرتبہ۔ برکہتراں: چھوٹوں پر۔ ظالمیست: ظالم ہے۔ کشتہ بہتر: گل ہوا۔ رحمت کنی: رحم کر۔ می زنی: ڈاکہ ڈالنا۔ جفا پیشگاں: ظالم۔ ستم بر ستم: ظالم پر ظلم۔

حکایت کا ترجمہ:

- احسان کے بارے میں ہم نے بہت سی باتیں کہیں لیکن ہر شخص کے ساتھ کرنا مناسب نہیں۔
- انسانوں کو ستانے والے کا خون اور مال کھا جا اس لئے کہ شریر پرندے کے بال و پر اکھڑے ہوئے بہتر ہیں۔
- تیرے مالک سے جس کی لڑائی ہے اس کے ہاتھ میں لکڑی اور پتھر کیوں دیتا ہے۔
- وہ جڑ اکھاڑ دے جو کانٹا اگائے اس درخت کی پرورش کر جو پھل لائے۔
- سرداروں کا مرتبہ اس کو دے جو چھوٹوں پر بددماغی نہ کرے۔
- جہاں بھی کوئی ظالم ہے اس کو معاف نہ کر کیونکہ اس پر رحم کرنا زمانہ پر ظلم ہے۔
- ظالم کا چراغ گل ہوا ہی بہتر ہے ایک کا آگ میں جلنا بہتر ہے نہ کہ تمام مخلوق کا رنج میں رہنا۔
- جب تو چور پر رحم کرے تو اپنی طاقت سے قافلہ پر ڈاکہ ڈال رہا ہے۔
- ظالموں کو برباد کر دے ظالم پر ظلم کرنا عدل اور انصاف ہے۔

گفتار در معنی احساں باکسے کہ سزاوار نباشد

شنیدم کہ مردے غم خانہ خورد — کہ زنبور در سقف اولا نہ کرد

زنش گفت از ینان چہ خواہی مکن — کہ مسکیں پریشاں شوند از وطن

بشد مرد ناداں بر کار خویش — گرفتند یک روز زن را بہ نیش

بیامد ز دکان سوئے خانہ مرد — براں بے خرد زن بے طیرہ کرد

زن بے خرد بر در و بام و کوئی — ہمی کرد فریاد و می گفت شوی

مکن روئے مردم اے زن ترش — تو گفتی کہ زنبور مسکیں مکش

کسے بابداں نیکوئی چوں کند — بداں را تحمل بدا فزوں کند

چوں اندر سرے بنی آزار خلق — بشمشیر تیزش بیا زار حلق

سگ آخر کہ باشد کہ خوانش نہند — بفرمای تا استخوانش دہند

چہ نیکو ز دست ایں مثل پیرہ — ستور لکد زن گرانبار بہ

اگر نیک مردی نماید عس — نیارد بشب خفتن از دزد کس

نئے نیزہ در حلقہ کار زار — بقیمت تر از نیشکر صد ہزار

نہ ہر کس سزادار باشد بمال
یکے مال خواہد یکے گو شمال
چو گربہ نوازی کبوتر برد
چو فربہ کنی گرگ یوسف درد
بنائے کہ محکم ندارد اساس
بلندش مکن ور کنی زد ہراس

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ مردے: ایک شخص۔ زنبور: بھڑوں نے۔ در سقف اولانہ کرد: چھت میں چھتہ لگا لیا۔ زنش گفت: بیوی نے کہا۔ مرد ناداں: بیوقوف انسان۔ برکار خویش: اپنے کام میں لگ جا۔ رابہ نیش: ڈنگ مارا۔ بے خرد زن: بے عقل بیوی۔ بے طیرہ کرد: بہت غصہ کیا۔ بام: چھت۔ کوی: کوچہ میں۔ بابداں: بروں سے۔ بدافزوں کند: برائی کو بڑھاتا ہے۔ آزار خلق: لوگوں کو تکلیف دینا۔ بشمشیر تیزش: تلوار سے تیز۔ سگ آخر کہ باشد: آخر کتا کیا ہے۔ استخوانش دند: ہڈی ڈالیں۔ ایں مثل: اچھی مثال۔ پیردہ: گاؤں کا بوڑھا۔ دزد: چور۔ نئے نیزہ: نیزے کی نوک۔ یکے مال خواہد: ایک مال چاہتا ہے۔ گوشمالی: ختم کرنا۔ چو گربہ و نوازی جب: بلی کو نوازے گا۔ گرگ: بھیڑیا۔ بنائے: بنیاد۔ محکم ندارد: مضبوط نہ ہے۔

گفتار کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک شخص کو اپنے گھر کی فکر ہوئی اس لئے کہ بھڑوں نے اس کی چھت میں چھتہ لگا لیا۔
- اس کی بیوی نے کہا ان سے تجھ کو کیا مطلب ہے نہ اکھاڑ کہ بیچاری اپنی رہنے کی جگہ سے پریشان ہوں گی۔
- بیوقوف شوہر اپنے کام میں لگ گیا ایک دن بھڑوں نے بیوی کو ڈنک مارا۔
- شوہر دوکان سے گھر آیا اس پر بے عقل بیوی نے بہت غصہ کیا۔
- بے عقل بیوی دروازے، کوٹھے اور کوچہ میں شور کر رہی تھی اور شوہر یہ کہہ رہا تھا۔
- اے عورت لوگوں پر منہ نہ بنا تو نے ہی تو کہا کہ مسکین بھڑوں کو نہ مار۔
- بُروں کے ساتھ کوئی بھلائی کس طرح کرے بُروں کی برداشت کرنا برائی میں اضافہ کا باعث ہے۔
- اگر تو کسی سر میں لوگوں کی ایذاء دیکھے تیز تلوار سے اس کے حلق کو ستا۔
- آخر کتا کیا ہے کہ لوگ اس کے لئے دستر خوان بچھائیں حکم دے تاکہ اس کو ہڈی ڈالیں۔
- گاؤں کے بڑھے نے کیا اچھی مثل بیان کی ہے۔ دولتی مارنے والا گدھا بوجھ سے لدا بہتر ہے۔
- اگر سپاہی شرافت دکھائے تو چور کی وجہ سے رات کو کوئی سو بھی نہ سکے۔
- جنگ کے میدان میں نیزہ کی نے نیشکر سے قیمت میں ایک لاکھ گنا زیادہ ہے۔
- ہر شخص مال کے لائق نہیں ہے ایک مال چاہتا ہے دوسرا گوشمالی یعنی سزا کا سزاوار۔
- جب بلی کو نوازے گا کبوتر لے جائے گی جب تو بھیڑیئے کو موٹا کرے گا یوسف کو پھاڑ دے گا۔
- جو عمارت مضبوط بنیاد نہ رکھے اس کو بلند نہ کر اور اگر کرے گا تو اس سے ڈرتا رہ۔

گفتار اندر پیش بینی و عاقبت اندیشی

چہ خوش گفت بہرام صحرا نشیں
چو یکراں تو سن زدش بر زمیں
دگر اسپے از گلہ باید گرفت
کہ گر سرکشد باز شاید گرفت
سرچشمہ شاید گرفتن بمیل
چو پُرشد نشاید گزشتن بہ پیل
ببند اے پسر دجلہ گر آب کاست
کہ سودے ندارد چو سیلاب خاست

چو گرگ خبیث آمد اندر کمند — بکش ور نہ دل بر کن از گوسفند
از ابلیس ہرگز نیاید سجود — نہ از بد گہر نیکوئی در وجود
بد اندیش را جائے و فرصت مدہ — عدو درچہ و دیو در شیشہ بہ
مگو شاید ایں مار کشتن بچوب — چو سر زیر سنگ تو دارد بکوب
قلمزن کہ بد کرد با زیردست — قلم بہتر اوزا بشمشیر دست
مدبر کہ قانون بدی نہد — ترا می برد تا باآتش دہد
مگو ملک را ایں مدبر بست — مدبر مخوانش کہ مدبر کست
سعید آورد قول سعدی بجائے — کہ توفیر ملک است و تدبیر و رائے

مشکل الفاظ کے معنی: چہ خوش گفت: کیا خوب کہا ہے۔ تو سن زدش برزمین: جب گھوڑے نے زمین پر پٹخ دیا۔ اسپے: گھوڑا۔ گرفتن بمیل: سلائی سے بند کرنا۔ گزشتن بہ پیل: ہاتھی پر سوار ہو کر گزرنا۔ گرگ خبیث: خبیث بھیڑیا۔ کمند: رسی مراد جال۔ گوسفند: بکری۔ فرصت مدہ: موقع نہ دے۔ عدو: دشمن۔ مار کشتن: سانپ کو مارنا۔ بچوب: لکڑی سے۔ دارد بکوب: فوراً کوٹ دے۔ زیردست: کمزور۔ سعید: نیک۔ قول سعدی: سعدی کی بات۔

گفتار کا ترجمہ:

- صحرانشیں بہرام نے کیا خوب کہا ہے جب سرکش گھوڑے نے اس کو زمین پر پٹخ دیا۔
- گلہ سے دوسرا ایسا گھوڑا پکڑنا چاہئے جو سرکشی کرے تو تھاما جاسکے۔
- چشمہ کے منہ کو سلائی سے بند کر دینا چاہئے جب وہ بھر جائے تو ہاتھی کے ذریعے سے بھی نہیں گزرا جاسکتا ہے۔
- اے لڑکے اگر دجلہ گھٹاؤ پر ہو تب بند باندھ دے اس لئے کہ جب سیلاب پیدا ہو جائے گا پھر کوئی فائدہ نہ ہوگا۔
- جب پھاڑ کھانے والا بھیڑیا کمند میں آجائے اس کو مار ڈال ورنہ بکری سے دل ہٹالے۔
- شیطان سے کبھی سجدہ نہیں ہوتا نہ بداصل سے نیکی وجود میں آتی ہے۔
- مخالف کو جگہ اور موقع نہ دے دشمن کنوئیں میں اور دیو شیشی میں بہتر ہے۔
- یہ نہ کہہ اس سانپ کو لکڑی سے مارنا چاہئے جب اس نے سر پتھر کے نیچے کر لیا فوراً کوٹ دے۔
- جس محرر نے کمزور کے ساتھ برائی کی ہو اس کا ہاتھ تلوار سے قلم کرنا بہتر ہے۔
- جو وزیر برا قانون بناتا ہے وہ تجھے آگ میں ڈالنے لے جاتا ہے۔
- یہ نہ کہہ کہ ملک کے لئے یہ وزیر کافی ہے اس کو منتظم نہ کہہ اس لئے کہ وہ بدبخت انسان ہے۔
- نیک بخت سعدی کی بات پر عمل کر کیونکہ وہ بات ملک کی بڑھوتری، تدبیر اور رائے ہے۔

باب 3

در عشق

خوشا وقت شوریدگان غمش　　اگر ریش بینند و گر مرہمش

گدا یانے از پادشاہی نفور　　بامیدش اندر گدائی صبور

دما دم شراب الم در کشند　　وگر تلخ بینند دم در کشند

بلائے خمار است در عیش مل　　سلحدار خار است با شاخ گل

نہ تلخست صبر یکہ بریاد اوست　　کہ تلخی شکر باشد از دست دوست

اسیرش نخواہد رہائی زبند　　شکارش نخواہد خلاص از کمند

سلاطین عزلت گدایان حے　　منازل شناسان گم کردہ پے

ملامت کشانند مستان یار　　بکتر برداشتر مست بار

بسر وقت شاں خلق کے رہ برند　　کہ چوں آب حیواں بظلمت درانند

چو بیت المقدس دروں پر ز تاب　　رہا کردہ دیوار بیروں خراب

چو پروانہ آتش بخود در زنند　　نہ چوں کرم پیلہ بخود در تنند

دلآرام در بر دلآرام جوئے　　لب از تشنگی خشک بر طرف جوئے

نگویم کہ بر آب قادر نیند　　کہ بر ساحل نیل مستقی اند

مشکل الفاظ کے معنی: شوریدگان: دیوانے۔ ریش بنیند: زخم دیکھیں۔ مرہمش: زخم کا مرہم۔ از پادشاہی نفور: بادشاہی سے متنفر ہیں۔ صبور: صابر۔ شراب الم: دکھ یا غم کی شراب۔ بلائے خمار: اس اعضاء شکنی کو کہتے ہیں جو نشہ کے اتارنے کے وقت بدن میں پیدا ہوتی ہے۔ سلحدار: ہتھیار بند۔ خلاص از کمند: پھندے سے چھٹکارا نہیں چاہتا۔ گدایان حے: خدا کے گدا۔ سلاطین عزلت: گوشہ نشینی کے شاہ۔ مستان یار: یار کے دیوانے۔ شترمست: مست اونٹ۔ دروں پر ز تاب: باطن نور سے بھرا۔ پیلہ: ہاتھی۔ دلارام: معشوق۔ بر طرف جوئے: ندی کے کنارے۔ نگویم: میں نہیں کہتا۔

در عشق کا ترجمہ:

- اس کے غم کے دیوانے بھی خوش وقت ہیں خواہ زخم دیکھیں یا زخم کا مرہم دیکھیں۔
- ایسے گدا جو بادشاہ سے متنفر ہیں اس کی تمنا میں گدائی پر صابر ہیں۔
- غم کی شراب پے در پے پیتے ہیں اگر کڑواہٹ بھی محسوس کرتے ہیں تو چپ رہتے ہیں۔
- شراب کے عیش میں خمار کی مصیبت ہے پھول کی شاخ کے ساتھ کانٹا ہتھیار بند ہے۔
- جو اس کی یاد میں صبر ہے وہ کڑوا نہیں ہے اس لئے کہ دوست کے ہاتھ سے کڑواہٹ شکر ہوتی ہے۔
- اس کا قیدی قید سے رہائی نہیں چاہتا اس کا شکار پھندے سے چھٹکارا نہیں چاہتا۔
- خدا کے گدا گوشہ نشینی کے شاہ میں منزلوں کو پہچاننے والے بے نشان ہیں۔

- یار کے دیوانے ملامت برداشت کرنے والے ہیں مست اونٹ بوجھ تیزی سے لے جاتا ہے۔
- ان کے اوقات کا مخلوق کو راستہ کب ملتا ہے کیونکہ وہ آب حیات کی طرح اندھیرے میں ہیں۔
- بیت المقدس کی طرح باطن نُور سے بھرا ہے باہر کی دیوار کو خستہ و خراب چھوڑ رکھا ہے۔
- پروانے کی طرح خود کو آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ ریشم کے کیڑے کی طرح خود آرائی نہیں کرتے ہیں۔
- حق تعالیٰ کے طالب معشوق در بغل میں دریا کے کنارے پر ہیں اور پیاس کی وجہ سے ہونٹ خشک ہیں۔
- میں یہ نہیں کہتا کہ وہ پانی پر قادر نہیں ہیں بلکہ نیل کے کنارے پیاسے بیمار ہیں۔

گفتار اندر ثبوت عشق حقیقی بدلیل مجازی

ترا عشق ہمچوں خودی زآب و گل — رباید ہمی صبر و آرام دل

بہ بیداریش فتنہ بر خد و خال — بخواب اندرش پائے بند خیال

بصدقش چناں سر نہی بر قدم — کہ بنی جہاں با وجودش عدم

چو در چشم شاہد نیاید ز رت — زر و خاک یکساں نماید برت

دگر با کست بر نیاید نفس — کہ با او نماند دگر جائے کس

تو گوئی بچشم اندرش منزلست — وگر چشم برہم نہی در دلست

نہ اندیشہ از کس کہ رسوا شوی — نہ قوت کہ یکدم شکیبا شوی

گرت جاں بخواہد بکف بر نہی — ورت تیغ برسر نہد سر نہی

چو عشقے کہ بنیاد او بر ہواست — چنیں فتنہ انگیز و فرماں رو است

عجب داری از سالکان طریق — کہ باشند در بحر معنیٰ غریق

بسو دائے جاناں ز جاں مشتغل — بذکر حبیب از جہاں مشتغل

بیاد حق از خلق بگریختہ — چناں مست ساقی کہ مے ریختہ

نشاید بدا رود وا کرد شاں — کہ کس مطلع نیست بر ذرد شاں

ایست از ازل ہمچناں شاں بگوش — بفریاد قالوا بلی در خروش

گروہے عملدار عزلت نشیں — قدم ہائے خاکی دم آتشیں

بیک نعرہ کوہے زجا برکنند — بیک نالہ ملکے بہم برکنند

چو باد اند پنہان و چالاک پوئے — چو مشک اند خاموش و تسبیح گوئے

سحرہا بگریند چندانکہ آب — فرو شوید از دیدہ شاں کحل خواب

فرس کشتہ از بس کہ شب راندہ اند — سحر گہ خروشاں کہ وا ماندہ اند

شب و روز در بحر سودا و سوز — ندانند از آشفتگی شب ز روز

چناں فتنہ بر حسن صورت نگار — کہ با حسن صورت ندارند کار

ندادند صاحبدلاں دل بپوست — وگر ابلہے داد بے مغز و گوست

مے صرف وحدت کے نوش کرد   کہ دنیا و عقبیٰ فراموش کرد

مشکل الفاظ کے معنی:

آب و گل: پانی اور مٹی۔ خدوخال: رخسار اور تل۔ شاہد: معشوق۔ توگوئی: گویا۔ بچشم اندرش: اس کی آنکھ کے اندر۔ رسوا شوی: رسوا ہو جائے گا۔ شکیبا شوی: صابر بن جائے۔ جان بخواہد: جان مانگے۔ کف برنہی: ہتھیلی پر رکھ لینا۔ اوبر ہواست: خواہش پر ہے۔ چنیں فتنہ انگیز: اس قدر فتنہ انگیز۔ سالکان طریق: سالکوں کا راستہ۔ بحر معنی: حقیقت کا سمندر۔ بسو دائے جاناں: معشوق کی فکر۔ خلق بگریختہ: مخلوق سے بھاگے ہوئے۔ مطلع نیست: واقف نہیں۔ خروش: شور۔ گروہے: جماعت۔ عزلت نشیں: گوشہ نشیں، تنہائی پسند۔ چالاک پوئے: تیز رفتار۔ چو باد اندنہاں: ہوا کی طرح پوشیدہ۔ تسبیح گوئے: تسبیح کرنے والے۔ فرس: گھوڑا مراد خاکی بدن۔ بحر سودا و سوز: جنوں اور سوز کا سمندر۔ ابلہ: بیوقوف۔ گوست: بیل۔ بے مغز: نادان۔ مے صرف وحدت: وحدت کی خالص شراب۔

گفتار کا ترجمہ:

- تیرا اپنے جیسے پانی مٹی کے بنے ہوئے سے عشق صبر اور دل کی راحت اڑا دیتا ہے۔
- بیداری میں اس کے رخسار اور تل پر فریفتہ سونے میں اس کے خیال کا پابند۔
- تو اس کے پیر پر ایسے خلوص سے سر رکھتا ہے کہ اس کے وجود کے سامنے دنیا کو معدوم سمجھتا ہے۔
- جب تیرا روپیہ معشوق کی نظر میں نہیں آتا ہے تو تجھے سونا اور مٹی یکساں دکھائی دیتا ہے۔
- پھر تیرا کسی دوسرے سے دل نہیں لگتا اس لئے کہ اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کی گنجائش نہیں رہتی۔
- گویا تو اس کی جگہ آنکھ کو سمجھتا ہے اور اگر تو آنکھ بند کرتا ہے تو وہ دل میں ہے۔
- تجھے کسی کا ڈر نہیں کہ تو رسوا ہو جائے گا نہ طاقت کہ فوراً صابر بن جائے۔
- اگر وہ تیری جان مانگے تو ہتھیلی پر رکھ لے گا اور اگر وہ تیرے سر پر تلوار رکھے تو تُو سر دھر دے گا۔
- جب وہ عشق جس کی بنیاد خواہش پر ہے اس قدر فتنہ انگیز اور فرماں روا ہے۔
- تو تجھے راستہ کے سالکوں سے تعجب ہے جو کہ وہ حقیت کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔
- معشوق کی فکر میں جان سے بے نیاز ہیں، معشوق کے ذکر میں دنیا سے غافل ہیں۔
- خدا کی یاد میں مخلوق سے بھاگے ہوئے ہیں ساقی کے ایسے مست ہیں کہ شراب لنڈھائے ہوئے ہیں۔
- ان کا علاج دوا سے کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ان کے درد سے کوئی واقف نہیں ہے۔
- ازل سے ان کے کان میں الست اسی طرح ہے قالوا بلیٰ کی فریاد کا شور کر رہے ہیں۔
- ایک گروہ جو کارکن ہے گوشہ نشیں ہے جن کے قدم خاک آلودہ ہیں جن کا سانس آتشیں ہے۔
- ایک نعرہ سے پہاڑ کو جگہ سے ہلا دیں ایک نالہ سے ملک کو برباد کر دیں۔
- ہوا کی طرح پوشیدہ ہیں اور تیز رفتار ہیں مشک کی طرح ہیں خاموش اور تسبیح کرنے والے ہیں۔
- آخری شب میں اس قدر روتے ہیں کہ آنسو ان کی آنکھوں سے نیند کا سرمہ دھو دیتے ہیں۔
- جن کا گھوڑا مردہ ہے چونکہ رات کو بہت چلایا ہے صبح کو فریاد کرنے والے کہ وہ درماندہ ہیں۔
- رات اور دن جنوں اور سوز کے سمندر میں ہیں۔ دیوانگی کی وجہ سے رات کا دن سے امتیاز نہیں کر سکتے ہیں۔
- نقاش کے حسن پر اس قدر فریفتہ ہیں کہ صورت کے حسن سے ان کو کوئی واسطہ نہیں۔
- صاحب دل چمڑی کو دل نہیں دیتے ہیں اور اگر کسی بیوقوف نے دل لگایا ہے تو وہ نادان اور بیل ہے۔
- وحدت کی خالص شراب اس نے پی ہے جس نے دنیا اور عقبیٰ کو بھلا دیا ہے۔

حکایت گدا زادہ با پادشاہزادہ

شنیدم کہ وقتے گدا زادۂ
نظر داشت با پادشا زادۂ

ہمی رفت و می پخت سودائے خام
خیالش فرو برد دنداں بکام

ز میدانش خالی نبودے چو میل
ہمہ وقت پہلوئے اسپش چو پیل

دلش خوں شد و راز در دل بماند
ولے پایش از گریہ در گل بماند

رقیباں خبر یافتندش ز درد
دگر بارہ گفتندش اینجا مگرد

دمے رفت و یاد آمدش روئے دوست
دگر خیمہ زد بر سر کوئے دوست

غلامے شکستش سر و دست و پائے
کہ بارے نگفتیمت ایدر میائے

دگر رفت و صبر و قرارش نبود
شکیبائی از روئے یارش نبود

مگس وارش از پیش شکر بجور
براند ندے و بازگشتے بفور

کسے گفتش اے شوخ دیوانہ رنگ
عجب صبر داری تو برچوب و سنگ

بگفت ایں جفا برمن از دست اوست
نہ شرط است نالیدن از دست دوست

من اینک دم دوستی می زنم
گر او دوست دارد و گر دشمنم

ز من صبر بے او توقع مدار
کہ با اوہم امکاں ندارد قرار

نہ نیروئے صبرم نہ جائے ستیز
نہ امکان بودن نہ پائے گریز

مگو زیں در بارگہ سر متاب
دگر سر چو میخم کشد در طناب

نہ پروانہ جاں دادہ در پائے دوست
بہ از زندہ در کنج تاریک اوست

بگفت ار خوری زخم چوگان او
بگفتا بپایش در افتم چو گو

بگفتا سرت گر ببرد بہ تیغ
بگفت ایں قدر نبود از وے دریغ

یکے را کہ معشوق باشد یکے
نیازارد از وے بہراند کے

مرا خود ز سر نیست چنداں خبر
کہ تا جست بر تارکم یا تبر

مکن با من ناشکیبا عتیب
کہ در عشق صورت نہ بندد شکیب

چو یعقوبم از دیدہ گردد سپید
نبرم ز دیدار یوسف امید

رکابش ببوسید روزے جواں
برآشفت و برتافت از وے عناں

بخندید و گفتا عناں برمپیچ
کہ سلطاں عناں بر نہ پیچد ز ہیچ

مرا باوجود تو ہستی نماند
بیاد توام خود پرستی نماند

گرم جرم بینی مکن عیب من
توئی سر برآوردہ از جیب من

بداں زہرہ دستت زدم در رکاب
کہ خود را نیاوردم اندر حساب

کشیدم قلم در سر نام خویش
نہادم قدم برسر کام خویش

مرا خود کشد تیر آں چشم مست ‏ ‏ چہ حاجت کہ آری بشمشیر دست

تو آتش بہ نے در زن و درگزر ‏ ‏ کہ نہ خشک در بیشہ ماند نہ تر

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ وقتے: ایک وقت۔ گدازادہ: فقیر کا لڑکا۔ نظرداشت: عاشق ہو جانا۔ ہمی رفت: جانا۔ پخت سودائے خام: کچے خیال کو مضبوط کرنا۔ دنداں بکام: دانت گڑوئے ہوئے۔ چو میل: پالے کی طرح۔ چو پیل: ہاتھی کی طرح۔ دلش خون شد: دل کا خون ہو گیا۔ ولے: لیکن۔ رقیباں خبر: دشمنوں کو خبر ہو گئی۔ دمے رفت: تھوڑی دیر کے لئے چلا گیا۔ یاد آمدش روئے دوست: دوست کا چہرہ یاد آیا۔ کوئے دوست: دوست کا کوچہ۔ شکستن: توڑ دینا۔ بارے: ایک بار۔ قرارش بنود: قرار نہ تھا۔ شکیبائی: صبر۔ مگس: مکھی۔ براندندے: ہٹا دیتے۔ باز گشتے بفور: فوراً واپس آجاتا۔ چوب: لکڑی۔ ایں جفا بر من: مجھ پر ظلم ہے۔ نالیدن: نالاں ہے۔ نہ جائے ستیز: نہ لڑائی کی طاقت۔ نہ امکان بودن: نہ ٹھہرنے کا امکان۔ نہ پائے گریز: نہ بھاگنے کے قدم۔ کشد در طناب: رسی سے کس دے۔ کنج تاریک: تاریک گوشہ۔ سرت گر ببرد بہ تیغ: سر تلوار سے کاٹ دے۔ تیز: کلہاڑا۔ حبیب: غمر۔ صورت نہ بند دشکیب: صبر کی کوئی صورت نہیں۔ سپید: سفید۔ رکابش ببوسید: اس کی رکاب کو بوسہ دیا۔ آشفت: بگڑ گیا۔ بخندید: ہنسا۔ عناں بر مپیچ: باگ نہ موڑ۔ مکن عیب من: مجھے عیب نہ لگا۔ کشیدم قلم: میں نے قلم کھینچ دیا ہے۔ چہ حاجت: کیا ضرورت ہے۔ در بیشہ: جنگل میں۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک زمانہ میں ایک فقیر کا لڑکا ایک شہزادہ پر عاشق ہو گیا۔
- جاتا اور اپنے کچے خیال کو پختہ کرتا اس کا خیال مقصد میں دانت گڑوے ہوئے تھا۔
- اس کے میدان سے نہ ہٹتا اور پالے کی طرح ہمیشہ پیل کی طرح اس کے گھوڑے کے پہلو میں رہتا۔
- اس کا دل خون بن گیا راز دل ہی میں رہا لیکن اس کا پاؤں رونے کی وجہ سے دل میں پھنس گیا۔
- رقیبوں کو اس کے درد کی خبر ہو گئی۔ انہوں نے اس سے کہا پھر چکر نہ لگانا۔
- تھوڑی دیر کے لئے چلا گیا اور اس کو دوست کا چہرہ یاد آیا اس نے پھر دوست کے کوچہ پر پڑاؤ ڈال دیا۔
- ایک غلام نے اس کا سر اور ہاتھ پاؤں توڑ دیئے کہ ایک بار ہم تجھے نہیں سمجھا چکے کہ یہاں نہ آ۔
- وہ پھر چلا گیا اور اس کو صبر قرار نہ تھا وہ دوست کے چہرے سے صبر نہ کر سکتا تھا۔
- مکھی کی طرح جبراً اس کو شکر پر سے ہٹا دیتے اور وہ فوراً واپس آجاتا۔
- کسی نے اس سے کہا اے بے حیا' دیوانے تعجب ہے تو لکڑی اور پتھر کی سہار لیتا ہے۔
- اس نے کہا میرے اوپر یہ ظلم اس کے ہاتھوں سے ہے دوست کے ہاتھ سے نالاں ہونا مناسب نہیں ہے۔
- میں اب دوستی کا دم بھر رہا ہوں خواہ وہ مجھے دوست سمجھے یا دشمن۔
- اس کے بغیر صبر کی توقع مجھ سے نہ رکھ اس لئے کہ اس کے ہوتے ہوئے بھی قرار کا امکان نہیں ہے۔
- نہ مجھ میں صبر کی طاقت ہے نہ لڑائی کی نہ ٹھہرنے کا امکان ہے نہ بھاگنے کے قدم۔
- یہ نہ کہہ کہ اس دربار سے سر موڑ لے اگرچہ وہ میخ کی طرح میرے سر کو رسی سے کس دے۔
- کیا یہ نہیں ہے کہ دوست کے قدموں پر جان دیا ہوا پروانہ اس پروانہ سے بہتر ہے جو تاریک گوشہ میں زندہ ہو۔
- اس نے کہا اگر وہ تیرا سر تلوار سے کاٹ دے اس نے کہا اس سے مجھے افسوس نہ ہو گا۔
- کسی کا جب کوئی معشوق ہوتا ہے تو وہ اس سے ہر تھوڑی بات پر ناخوش نہیں ہوتا ہے۔
- مجھے اپنے سر کی اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ میرا سر تاج پر ہے یا کلہاڑا پر۔

- مجھ بے صبر پر غصہ نہ کر اس لئے کہ عشق میں صبر کی کوئی صورت نہیں بنتی ہے۔
- حضرت یعقوبؑ کی طرح اگر آنکھیں سفید بھی ہو جائیں تو بھی یوسف کے دیدار کی امید منقطع نہ کروں گا۔
- ایک دن جوان نے اس کی رکاب کو بوسہ دیا' وہ بگڑ گیا اور اس سے باگ موڑی۔
- وہ ہنسا اور بولا باگ نہ موڑ اس لئے کہ بادشاہ کسی سے باگ نہیں موڑتا ہے۔
- تیرے وجود کے سامنے میری ہستی نہ رہی تیری یاد میں میری خودی نہ رہی۔
- اگر تو میری کوئی خطا بھی دیکھے تو عیب نہ لگا اس لئے کہ تو نے میرے گریبان سے سر نکالا ہے۔
- اس ہمت سے میں نے تیری رکاب پر ہاتھ ڈالا ہے کیونکہ میں اپنے آپ کو گنتی میں نہیں لاتا۔
- میں نے اپنے نام پر قلم کھینچ دیا ہے۔ اپنے مقصد کو میں نے پامال کر دیا ہے۔
- مجھے تو اس مست کا تیر مارے ڈالتا ہے اس کی کیا ضرورت ہے کہ تو تلوار ہاتھ میں سونتے۔
- تو بانس کو آگ لگا دے اور گزر جا تاکہ جنگل میں نہ خشک رہے نہ تر۔

نتیجہ حکایت: عشاق کے لئے معشوق کا جلوۂ حسن دنیا جہاں کی قیمتی متاع ہوتی ہے۔ وہ ہر وقت محبوب کی سوچوں میں گم رہتے ہیں اور اس کی یاد میں محو رہتے ہیں۔ ان کو صرف محبوب کی خوشنودی مطلوب ہوتی ہے۔ اپنے مقصد حیات کی نفی کر کے وہ اپنے محبوب کے رضا کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اس کے کوچے میں رہنا ہی ان کی زندگی کا مقصود اولین ہوتا ہے۔ وہ در یار پہ جان دینا اپنا نصب العین سمجھتے ہیں ان کے نزدیک جو محبوب کی رضا کو پا گیا وہی کامیاب و کامران ٹھہرا۔ عشاق کو تلوار سے گھائل نہیں کیا جا سکتا اس کے لیے محبوب کی نگاہ ناز کی ادا ہی قاتل کا درجہ رکھتی ہے۔

حکایت در معنی فنائے اہل محبت

شنیدم کہ بر لحن خنیا گرے	برقص اندر آمد پری پیکرے
ز دلہائے شوریدہ پیرامنش	گرفت آتش شمع در دامنش
پراگندہ خاطر شد و خشمناک	یکے گفتش از دوستداراں چہ باک
ترا آتش اے دوست دامن بسوخت	مرا خود بیک بار ازمن بسوخت
اگر یاری از خویشتن دم مزن	کہ شرکت با یارو باخویشتن

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ برلحن خنیاگرے: ایک سازندہ کے گانے پر۔ برقص: رقص پر آنا۔ پری پیکرے: حسین و جمیل جسم والا۔ شوریدہ: دیوانے۔ پراگندہ خاطر: پریشان طبیعت۔ خشمناک: غضبناک ہونا' غصے میں آنا۔ چہ باک: کیا مضائقہ ہے۔ دامن بسوخت: دامن ہی جلایا ہے۔ دم مزن: دم نہ بھر۔ شرکست: شرک ہے' اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کرنا شرک ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک سازندہ کے گانے پر ایک پری جسم رقص میں آگیا۔
- اس کے چاروں طرف کے مست دلوں سے شمع کی آگ اس کے دامن میں لگ گئی۔
- پریشان طبیعت اور غضبناک ہو گیا دوستوں میں سے ایک نے اس سے کہا کیا مضائقہ ہے۔
- اے دوست آگ نے تیرا تو دامن ہی جلا دیا ہے مجھے تو خود یکبارگی مجھ سے ہی جلا دیا۔

✪ اگر تو عاشق ہے تو خودی کا دم نہ بھر اس لئے کہ بایار اور باخویشتن ہونا شرک ہے۔

نتیجہ حکایت: شرع محبت میں عشرت منزل حرام ہے۔ شورش طوفان حلال ہے' لذت ساحل حرام ہے۔ عشق پہ بجلی حلال ہے' عشق پہ حائل حرام ہے کیونکہ عشق ام الکتاب ہے۔

حکایت در معنی اشتغال اہل محبت

چنیں دارم از پیر دانندہ یاد — کہ شوریدۂ سر بصحرا نہاد
پدر در فراقش نخورد و نخفت — پسر را ملامت بکردند و گفت
از آنگہ کہ یارم کس خویش خواند — دگر با کسم آشنائی نماند
بحقش کہ تا حق جمالم نمود — دگر ہر چہ دیدم خیالم نمود
نشد گم کہ رو از خلائق بتافت — کہ گم کردۂ خویش را بازیافت
پراگندگانند زیر فلک — کہ ہم د دتواں خواندشاں ہم ملک
زیاد ملک چوں ملک نارمند — شب و روز چوں د دز مردم رمند
قوی بازوانند کوتاہ دست — خردمند و شیداؤ ہشیار مست
گہ آسودہ در گوشہ خرقہ دوز — گہ آشفتہ در مجلسے خرقہ سوز
نہ سودائے خودشاں نہ پروائے کس — نہ در کنج توحید شاں جائے کس
پریشیدہ عقل و پراگندہ ہوش — ز قول نصیحت گر آگندہ گوش
بدریا نخواہد شدن بط غریق — سمندر چہ داند عذاب الحریق
تہیدست مردان پُر حوصلہ — بیاباں نوردان بے قافلہ
ندارند چشم از خلائق پسند — کہ ایشاں پسندیدۂ حق بسند
عزیزان پوشیدہ از چشم خلق — نہ زنار داران پوشیدہ دلق
پُر از میوہ و سایہ ور چوں رزاند — نہ چوں ما سیہ کار و ازرق رزاند
بخود سر فرو بردہ ہمچوں صدف — نہ مانند دریا برآوردہ کف
نہ مردم ہمیں استخوانند و پوست — نہ ہر صورتے جان معنی دروست
نہ سلطاں خریدار ہر بندہ ایست — نہ در زیر ہر ژندۂ زندہ ایست
اگر ژالہ ہر قطرۂ دُر شدے — چو خر مہرہ بازار از و پُر شدے
چو غازی بخود بر نہ بندند پائے — کہ محکم رود پائے چوبیں ز جائے
حریفان خلوت سرائے الست — بیک جرعہ تا نفخہ صور مست
بہ تیغ از غرض بر نگیرند چنگ — کہ پرہیز و عشق آبگینہ است و سنگ

مشکل الفاظ کے معنی: پیر دانندہ: ایک دانا بوڑھا۔ شوریدہ: دیوانہ۔ فراقش: جدائی۔ نخفت: سویا ہوا۔ پسر: لڑکا۔ یارم: دوست۔ آشنائی نماند: میری دوستی نہ رہی۔ جالم نمود: جمال ظاہر کیا۔ دیدم: دیکھا۔ خیالم نمود: خیال معلوم ہوتا ہے۔ زیر فلک:

فلک کے نیچے۔ چوں ملک: فرشتے کی طرح۔ دوز: وحشی۔ شیداؤ: دیوانے میں۔ در گوشہ خرقہ دوز: گدڑی سینے والے ہیں۔ آشفتہ: بگڑنا۔ در کنج توحید شاں: توحید کے گوشہ میں۔ بط: بطخ۔ غرق: ڈوبنا۔ چہ دانہ: کیا جانا۔ عذاب الحریق: آگ کا عذاب۔ تہی دست: خالی ہاتھ۔ صدف: سیپ۔ استخوانند: ہڈیاں۔ پوست: کھال۔ جان معنی: حقیقت کی جان۔ چو خرمہرہ: گھونگھے کی طرح۔ بیک جرعہ: ایک گھونٹ سے۔ آبگینہ: کانچ۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک دانا بوڑھے کی بات مجھے اس طرح یاد ہے کہ ایک دیوانہ جنگل کی طرف نکل گیا۔
- اس کے فراق میں باپ نے نہ کھایا نہ سویا لوگوں نے لڑکے کو ملامت کیا اور اس نے کہا۔
- جب سے دوست نے اپنا کہہ کر پکارا ہے کسی دوسرے سے میری دوستی نہیں رہی۔
- اس کے حق کی قسم جب سے مجھے حق نے اپنا جمال دکھایا ہے اس کے علاوہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں۔
- جس نے مخلوق سے منہ موڑا ہے وہ گم نہیں ہوا ہے بلکہ اس نے اپنے گم شدہ کو پا لیا ہے۔
- آسمان کے نیچے کچھ پراگندہ ہیں کہ ان کو وحشی درندہ بھی کہا جاسکتا ہے اور فرشتہ بھی۔
- فرشتے کی طرح وہ خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ دن رات وحشی درندوں کی طرح انسانوں سے بھاگتے ہیں۔
- دو قوی بازو والے' کوتاہ ہاتھ والے ہیں' عقلمند ہیں' دیوانے ہیں اور ہوشیار مست ہیں۔
- کبھی گوشہ میں آرام سے گدڑی سینے والے ہیں کبھی مجلس میں پریشان' کملی پھونک دینے والے ہیں۔
- نہ ان کو اپنا خیال نہ کسی کی پرواہ نہ ان کی توحید کے گوشہ میں کسی کی جگہ۔
- پریشان عقل اور پراگندہ ہوش ہیں نصیحت کرنے والے کی بات سے کانوں کو ٹھونسنے والے ہیں۔
- بطخ دریا میں نہیں ڈوب سکتی۔ سمندر (کیڑا) آگ کا عذاب کیا جانے۔
- خالی ہاتھ پر حوصلہ بہادر ہیں بے قافلہ کے بیابان کو طے کرنے والے ہیں۔
- وہ مخلوق سے پسندیدگی کی توقع نہیں رکھتے کیونکہ ان کو حق کا پسندیدہ ہونا کافی ہے۔
- وہ مخلوق کی آنکھ سے چھپے ہوئے اللہ کے پیارے ہیں۔ وہ دلق پہنے والے زنار دار نہیں ہیں۔
- وہ انگور کی بیل کی طرح سایہ اور پھل سے پُر ہیں ہماری طرح سیاہ کار اور نیلا رنگنے والے نہیں ہیں۔
- وہ سیپ کی طرح نیچے کو سر کئے ہوئے ہیں دریا کی طرح جھگوں لائے ہوئے نہیں ہیں۔
- انسان ہڈیاں اور کھال ہی نہیں ہیں ہر صورت میں حقیقت کی جان نہیں ہے۔
- نہ بادشاہ ہر غلام کا خریدار ہے نہ ہر گدڑی میں زندہ ہے۔
- اگر پانی کا ہر قطرہ موتی ہو جاتا تو گھونگھے کی طرح اس سے بازار بھر جاتا۔
- وہ نٹوں کی طرح اپنے پیر نہیں لگاتے ہیں اس لئے کہ لکڑی کا پیر جگہ سے سخت پھسلتا ہے۔
- وہ الست کی خلوت سرا کے ساتھی ہیں۔ ایک گھونٹ سے صور پھونکنے تک مست ہیں۔
- تلوار سے وہ اپنے مقصد سے دستبردار نہیں ہوتے ہیں اس لئے کہ خودی اور عشق کانچ اور پتھر ہیں۔

نتیجہ حکایت: اس طلسماتی کائنات کا جس پر راز فاش ہوگیا اسے دنیا کی بقیہ چیزوں سے الفت و محبت نہیں رہتی ہے جس نے ذات ربی کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لیا ہو اسے بھلا کسی اور کی ضرورت کیوں محسوس ہو۔ دنیاوی لالچ ان کے قریب سے بھی نہیں گزرتا وہ صرف خدا کی جستجو میں سرگرداں رہتے ہیں یعنی اس کے قرب کے متمنی ہوتے ہیں۔ خلوت جلوت میں ،ار

کو پانے کی خواہش ان میں شدت اختیار کر جاتی ہے۔

حکایت در معنی غلبہ[152] وجد و سلطنت عشق

یکے شاہدے در سمرقند داشت
کہ گفتی بجائے سمرقند داشت

جمالے گر و بردہ از آفتاب
ز شوخیش بنیاد تقویٰ خراب

تعالیٰ اللہ از حسن تا غایتے
کہ پنداری از رحمتست آیتے

ہمی رفتے و دیدہا در پیش
دل دوستاں کردہ جاں برخیش

نظر کردے ایں دوست دردے نہفت
نگہ کرد بارے بہ تندی و گفت

کہ اے خیرہ سر چند پوئی پیم
ندانی کہ من مرغ دامت نیم

گرت بار دیگر بہ بینم بہ تیغ
چو دشمن ببرم سرت بے دریغ

کسے گفتش اکنوں سر خوش گیر
ازیں سہل تر مطلبے پیش گیر

نہ پندارم ایں کام حاصل کنی
مبادا کہ جاں در سر دل کنی

چو مفتون صادق ملامت شنید
بدرد از دروں نالہ بر کشید

کہ بگذار تا زخم تیغ ہلاک
بغلطاندم لاشہ در خون و خاک

مگر پیش دشمن بگویند و دوست
کہ ایں کشتۂ دست و شمشیر اوست

نمی بینم از خاک کویش گریز
بہ بیداد گو آب رویم بریز

مرا توبہ فرمائی اے خود پرست
ترا توبہ زیں گفتن اولیٰ تر است

بجشائے برمن کہ ہرچہ او کند
وگر قصد خونست نیکو کند

بسوز اندم ہر شبے آتشش
سحر زندہ گردم ببوئے خوششش

اگر میرم امروز در کوئے دوست
قیامت زنم خیمہ پہلوئے دوست

مدہ تاتوانی دریں جنگ پشت
کہ زندہ ست سعدی چو عشقش بکشت

مشکل الفاظ کے معنی: یکے شاہدے: ایک معشوق۔ جمالے: خوبصورت۔ شوخیش: شوخی سے۔ تعالیٰ اللہ: خدا برتر ہے۔ حسن تاغایتے: حسن کی انتہا۔ پنداری: نشانی۔ ہمی رفتے: جب وہ چلتا۔ جاں برخیش: جاں فدا کرنا۔ دید بہ تندی: گھورا۔ اے خیرہ سر: اے بے حیا۔ چند پوئی پیم: کب تک میرا پیچھا کرے گا۔ ندانی: تو نہیں جانتا۔ ببرم سرت: سر کاٹنا۔ مبادا: ایسا نہ ہو۔ مفتون صادق: سچے عاشق۔ نالہ برکشید: ایک آہ کھینچی۔ بغلطاندم: تڑپائے۔ بسوز اندم: اس کی آگ مجھے۔ ہر شبے آتشیں: ہر رات جلاتی ہے۔ عشقش بکشت: عشق نے شہید کر دیا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص سمرقند میں ایک معشوق رکھتا تھا کہ گویا قصہ کی بجائے شکر رکھتا تھا۔
- ایسا حسن جو آفتاب سے بازی لے گیا تھا اس کی شوخی سے تقویٰ کی بنیاد تباہ تھی۔
- خدا برتر ہے حسن کی ایسا انتہا کہ تو یقین کرے کہ وہ خدائی رحمت کی ایک نشانی ہے۔

- وہ چلتا تو نگاہیں اس کے درپے ہوتیں۔ دوستوں کے دل اس کے پسینہ پر جان فدا کئے ہوئے تھے۔
- یہ عاشق اس کی طرف چپکے سے دیکھتا اس نے ایک بار گھور کر دیکھا اور کہا۔
- اے بے حیا کب تک میرا پیچھا کرے گا تو نہیں جانتا کہ میں تیرے جال کا پرندہ نہیں ہوں۔
- اگر میں تجھے دوبارہ دیکھ لوں گا تو تلوار سے دشمن کی طرح بے دریغ تیرا سر کاٹ دوں گا۔
- کسی نے اس سے کہا اپنا راستہ پکڑ اس سے آسان معشوق تلاش کر۔
- میری یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ مقصد تو حاصل کر لے گا ایسا نہ ہو کہ دل کے خیال میں جان دے دے۔
- جب سچے عاشق نے ملامت سنی درد کے ساتھ اندر سے ایک آہ کھینچی۔
- رہنے دے تا کہ ہلاکت کی تلوار کا زخم میری لاش کو خون و خاک میں تڑپائے۔
- شاید لوگ دشمن اور دوست کے سامنے مان کریں کہ یہ اس کے ہاتھ اور تلوار کا کشتہ ہے۔
- میں اس کے کوچہ کی خاک سے بھاگنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں کہہ دو کہ تو ظلم سے میری آبرو ریزی کر۔
- اے خود پرست مجھ سے توبہ کرنے کو کہتا ہے اس کہنے سے تجھے توبہ کرنا بہت مناسب ہے۔
- مجھے معاف کر اس لئے کہ وہ جو کچھ بھی کرے گا اچھی ہی کرے گا خواہ وہ قتل کا ارادہ کرے۔
- اس کی آگ مجھے ہر رات کو جلا دیتی ہے میں صبح کو اس کی خوشبو سے زندہ ہو جاتا ہوں۔
- اگر آج میں دوست کی گلی میں مرجاؤں قیامت میں دوست کے پہلو میں خیمہ زن ہوں گا۔
- جب تک بن سکے اس جنگ میں پشت نہ دکھا اس لئے کہ سعدی زندہ ہے چونکہ اس کو عشق نے شہید کر دیا۔

نتیجہ حکایت: حقیقت میں حسن لازوال کا شاہکار صرف اور صرف خدائے واحد ہے اس کی پیدا کردہ مخلوق میں سے بعض کو اس نے حسین و جمیل پیدا کیا ہوتا ہے حسن کے پیکر کو دیکھ کر عشاق کے دل میں محبت کا سمندر موجزن ہو جاتا ہے جس میں جب وہ غوطہ زن ہو تو اسے ساحل آشنا ہونے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ وہ تو محبوب کو پانے کی تڑپ میں اپنا سب کچھ گنوا دینا مقصد حیات سمجھتا ہے۔ پند و نصیحت اس کے دل سے سوز محبت کو ختم نہ کر سکتی ہے۔

حکایت فدا شدن اہل محبت و ہلاکت را غنیمت شمردن

یکے تشنہ میرفت و جاں می سپرد	خنک نیک بختے کہ در آب مُرد
بدو گفت نابالغے کاے عجب	چو مُردی چہ سیراب وچہ خشک لب
بگفتا نہ آخر دہاں تر کنم	کہ تا جان شیرینش در سر کنم
فتد تشنہ در آبدان عمیق	کہ داند کہ سیراب میرد غریق
اگر عاشقی دامن او بگیر	وگر گویدت جاں بدہ گو بگیر
بہشت تن آسانی آنگہ خوری	کہ بر دوزخ نیستی بگذری
دل تخم کاراں بود بار کش	چو خرمن برآید بخسپند خوش
دریں مجلس آں کس بکامے رسید	کہ در دور آخر بجامے رسید

مشکل الفاظ کے معنی: یکے تشنہ میرفت: ایک شخص پیاسا جا رہا تھا۔ جاں می سپرد: جاں دے رہا تھا۔ در آب مرد: پانی میں مرا۔ نہ آخر دہاں تر کنم: آخر میں بھی منہ تر نہ کروں۔ آبدان عمیق: گہرا گڑھا۔ غریق: ڈوبا ہوا۔ بہشت تن آسانی: تن آسانی کا میوہ۔ دل تخم کاراں بود: کاشتکاروں کا دل۔ آں کس بکامے رسید: وہی شخص مقصد کو پہنچا۔ بجامے رسید: جام تک پہنچ گیا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص پیاسا جا رہا تھا اور جان دے رہا تھا۔ وہ بہت نیک بخت ہے جو پانی میں مرا۔
- اس کو ایک نابالغ نے کہا تعجب ہے جب تو مر گیا تو کیا سیراب اور کیا خشک ہونٹ۔
- اس نے کہا آخر میں بھی منہ تر نہ کروں تاکہ شیریں جان اس کے خیال میں ختم کر دیں۔
- پیاسا گہرے گڑھے میں گر پڑتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ ڈوبا ہوا سیراب مرتا ہے۔
- اگر تو عاشق ہے تو اس کا دامن تھام لے اور اگر وہ کہے کہ جان دے تو کہہ لے لے۔
- تن آسانی کا میوہ تب تو کھائے گا جب کہ نیستی کی دوزخ پر سے گزر جائے گا۔
- کاشتکاروں کا دل تکلیف میں رہتا ہے جب کھلیان ہو جاتا ہے آرام سے سوتے ہیں۔
- اس مجلس میں وہی شخص مقصد کو پہنچا جو آخری دور میں جام تک پہنچ گیا۔

نتیجہ حکایت: عاشق معشوق کی ہر خواہش پر سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ اگر معشوق یہ چاہتا ہو کہ میرے لئے اپنی جاں کا نذرانہ پیش کر دو تو اس سے دریغ نہ کرنا ہی عشاق کا مقصود ہوتا ہے۔ عشاق کے دل میں سوز، گداز، محبت، تڑپ جیسے جذبات سے ان کی طبیعت میں بے قراری اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہجر کی لذت میں یار کا سوز محبت پنہاں ہوتا ہے یوں عشاق کو سوز جدائی میں جلنا ہر قیمت پر پسند ہوتا ہے۔

حکایت در صبر و ثبات روندگاں

چنیں نقل دارم ز مردان راہ　　فقیران منعم گدایان شاہ
کہ پیرے بدریوزہ شد بامداد　　در مسجدے دید و آواز داد
یکے گفتش ایں خانہ خلق نیست　　کہ چیزے دہندت شوخی مایست
پرسید ایں خانہ کیست پس　　کہ بخشایشش نیست بر حال کس
بگفتا خموش ایں چہ لفظ خطاست　　خداوند خانہ خداوند ماست
نگہ کرد قندیل و محراب دید　　بسوز از جگر نعرہ برکشید
کہ حیف است ازینجا فراتر شدن　　دریغ است محروم ازیں در شدن
نرفتم بنومیدی از ہیچ کوئے　　چرا از در حق روم زرد روئے
ہم آنجا کنم دست خواہش دراز　　کہ دانم نگردم تہیدست باز
شنیدم کہ سالے مجاور نشست　　چو فریاد خواہاں برآورد دست
شبے پائے عمرش فروشد بگل　　طپیدن گرفت از ضعیفش دل
سحر برد شخصے چراغش بسر　　رمق دید ازو چوں چراغ سحر
ہمیگفت غلغل کناں از فرح　　ومن دق باب الکریم انفتح
طلبگار باید صبور و حمول　　کہ نشنیدہ ام کیمیا گر ملول
چہ زرہا بخاک سیہ در کند　　کہ باشد کہ روزے مسے زر کند

زر از بہر چیزے خریدن نکوہست | نخواہی خریدن بہ از ناز دوست
گر از دلبرے دل بہ تنگ آیدت | دگر غمگسارے بچنگ آیدت
مبر تلخ عیشی ز روئے ترش | بآبے دگر آتشش بازکش
ولے گر بخوبی ندارد نظیر | باندک دل آزار ترکش مگیر
تواں از لسے دل پرداختن | کہ دانی کہ بے او تواں ساختن

مشکل الفاظ کے معنی: فقیران منعم: مالدار فقیر۔ پیرے: بوڑھا۔ ایں خانہ خلق نیست: یہ مخلوق کا گھر نہیں ہے۔ بشوخی مایست: شرارت سے نہ ٹھہر۔ پرسیدایں: اس نے یہ پوچھا۔ اہل خانہ کیست پس: پھر یہ کس کا گھر ہے۔ چہ لفظ خطاست: کیا غلط بات ہے۔ نعرہ برکشید: نعرہ مارا۔ حیفست: افسوس ہے۔ دریغست: افسوسناک ہے۔ روم زرد زدے: شرمندہ ہو کر کیسے جاؤں۔ دانم: میں جانتا ہوں۔ شبے: ایک رات۔ پائے عمرش: عمر کا پیر۔ فرو شد گل: مٹی میں دھنس گیا۔ طپیدن گرفت: تڑپنا شروع کر دیا۔ سحر: صبح۔ برو شخصے: ایک شخص لے گیا۔ فرخ: مبارک' خوشی۔ صبور: صابر کی جمع۔ حمول: بردبار۔ نشنیدہ: نہیں سنا۔ روزے مسے زرکند: تانبے کو سونا بنا دے۔ دلبرے: معشوق۔ بچنگ آیدت: تیرے ہاتھ آجانا۔ روئے ترش: بدمزاج۔ ندارد نظیر: اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ باندک: تھوڑی سی۔ دل پرداختن: دل ہٹایا جا سکتا ہے۔ دانی: تو جانتا ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- مجھے یہ بات سالکوں سے پہنچی مالدار فقیر شاہ گدا ہیں۔
- کہ ایک بوڑھا صبح کو مانگنے نکلا اس نے ایک مسجد کا دروازہ دیکھا اور صدا دی۔
- کسی نے اس سے کہا کہ یہ مخلوق کا گھر نہیں ہے کہ تجھے وہ کوئی چیز دیں شرارت سے نہ ٹھہر۔
- اس نے پوچھا آخر یہ کس کا گھر ہے کہ اس کی کسی کے حال پر عنایت نہیں ہے۔
- اس نے کہا چپ رہ یہ کیا غلط بات ہے گھر کا مالک ہمارا خدا ہے۔
- اس نے نگاہ کی قندیل اور محراب کو دیکھا جگر سوزی سے ایک نعرہ مارا۔
- کہ اس جگہ سے آگے بڑھنا ظلم ہے اس در سے محروم ہونا افسوسناک ہے۔
- میں کسی کوچہ سے ناامید ہو کر واپس نہیں ہوا اللہ کے دروازے سے شرمندہ ہو کر کیسے جاؤں۔
- وہاں بھی بھیک کا ہاتھ پھیلاؤں گا اس لئے کہ میں جانتا ہوں ہاتھ خالی واپس نہ ہو گا۔
- میں نے سنا ہے کہ ایک سال مجاور بنا بیٹھا رہا فریادیوں کی طرح ہاتھ اٹھائے رہا۔
- ایک رات اس کی عمر کا پیر مٹی میں دھنس گیا' کمزوری کی وجہ سے اس کے دل نے تڑپنا شروع کر دیا۔
- صبح کو ایک شخص اس کے سر کے پاس چراغ لے گیا اس میں اس قدر رمق دیکھی جیسے صبح کا چراغ۔
- خوشی میں گنگناتے ہوئے یہ کہہ رہا تھا جس نے بھی سخی کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے وہ کھلا ہے۔
- طلب گار کو صابر اور بردبار ہونا چاہئے اس لئے کہ میں نے کسی کیمیاگر کو ملول ہوتے نہیں سنا۔
- کس قدر روپیہ سیاہ خاک میں ملاتا ہے کہ ہو سکتا ہے کسی دن تانبا کو سونا بنا دے۔
- سونا کوئی چیز خریدنے کے لئے بہتر ہے دوست کے ناز سے زیادہ بہتر تو کوئی چیز نہ خرید سکے گا۔
- اگر کسی معشوق سے تیرا دل تنگ ہو جائے تو کوئی دوسرا غمگسار تیرے ہاتھ آجائے گا۔
- بدمزاج کی وجہ سے کڑوی زندگی نہ گزار اس کی آگ کو دوسرے پانی سے بجھا دے۔
- لیکن اگر وہ حسن میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے تو تھوڑی سے دل آزاری کی وجہ سے اس کو نہ چھوڑ۔

✪ اس شخص سے دل ہٹایا جاسکتا ہے جس کے بارے میں تجھے معلوم ہو کہ اس کے بغیر گزارا ہو سکتا ہے۔

نتیجہ حکایت: اللہ تعالیٰ کی بابرکت اس کائنات کی خالق ہے وہی ذات ہی حسن میں یکتا اور بے مثل ہے یعنی اس کی ہستی دنیا میں موجود ہر چیز سے اعلیٰ و افضل ہے اسی سے بزرگی منسوب ہے جو اس کے نیک بندے ہیں وہ اس کے گھر (مسجد) کو اپنا مسکن بنا کر اس کی یاد میں محو ہو جاتے ہیں۔ انہیں کسی اور در کی تلاش نہیں رہتی اس کے کچھ بندے عشق مجازی کی ندی میں بھی بہہ جاتے ہیں ان کے لئے نصیحت ہے ؂

مفت احسان مت لینا یارو
دل ابھی اور بھی سستے ہوں گے

حکایت در معنی آنکہ طالب صادق بجفا برنگردد

شبے تا سحر صالحے زندہ داشت — سحر دستہائے دعا بر فراشت
یکے ہاتف انداخت در گوش پیر — کہ بے حاصلی رو سر خویش گیر
بریں در دعائے تو مقبول نیست — بخواری بروبا بزاری بایست
شبے دیگر از ذکر و طاعت نخفت — مردے ز حالش خبرداشت گفت
چو دیدی کزاں روئے بستست در — بہ بے حاصلی سعی چندیں مبر
بدیباجہ بر اشک یاقوت فام — بحسرت بیارید و گفت اے غلام
مپندارا گر وے عناں بر شکست — کہ من باز دارم ز فتراک دست
بنومیدی آنگہ بگر دید ے — ازیں رہ کہ راہ دگر دید ے
چو خواہندہ محروم گشت از درے — چہ غم گر شناسد در دیگرے
شنیدم کہ راہم دریں کوئے نیست — ولے ہیچ راہے دگر روئے نیست
دریں بود سر بر زمین قدمے — کہ گفتند در گوش جانش ندے
قبولست گرچہ ہنر نیستش — کہ جز ما پناہے دگر نیستش

مشکل الفاظ کے معنی: شبے: ایک رات۔ صالحے: نیک بزرگ۔ شبے زندہ داشت: شب بیداری۔ ہاتف: غیب سے ندا کا آنا۔ درگوش پیر: بوڑھے کے کان میں۔ بے حاصلی: بے مراد۔ رحالش خبرداشت: حال کا علم۔ عناں برشکست: باگ موڑلینا۔ بنومیدی: ناامیدی۔ چہ غم: کیا غم ہے۔ شنیدم: میں نے سنا۔ راہم دریں کوئے نیست: کوچہ میں میرے لئے راستہ نہیں۔ ولے: لیکن۔

حکایت کا ترجمہ:

✪ ایک بزرگ نے تمام رات شب بیداری کی صبح کو دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔
✪ بوڑھے کے کان میں ہاتف نے کہا کہ تو بے مراد ہے جا اپنا راستہ پکڑ۔
✪ اس دروازے پر تیری دعا مقبول نہیں ہے ذلت سے نکل جا یا کھڑا روتا رہ۔
✪ دوسری رات کو ذکر اور عبادت کی وجہ سے نہ سویا ایک مرید کو اس کے حال کا علم تھا اس نے کہا۔
✪ جب تجھے معلوم ہے کہ اس جانب سے تیرا دروازہ بند ہے بے کار اتنی کوشش نہ کر۔

- چہرہ پر یاقوت جیسے آنسو حسرت سے اس نے بہائے اور کہا اے لڑکے!
- یہ نہ خیال کر کہ اگر اس نے باگ موڑلی ہے تو میں شکار خانہ سے ہاتھ اٹھالوں گا۔
- ناامیدی سے میں اس وقت اس راستہ سے واپس ہوتا جب کہ دوسرا راستہ دیکھتا۔
- جب بھکاری کسی دروازے سے محروم ہو اگر وہ دوسرے راستہ سے واقف ہو تو اس کو کیا غم ہے۔
- میں نے سن لیا ہے کہ اس کوچہ میں میرے لئے راستہ نہیں ہے لیکن دوسری جانب بھی تو کوئی راستہ نہیں ہے۔
- وہ اس حالت میں تھا کہ فدا کاری کی زمین پر سر تھا کہ اس کے دل کے کان میں انہوں نے آواز دی۔
- اگرچہ اس کو لیاقت نہیں لیکن قبول ہے کیونکہ اس کے لئے ہمارے سوا کوئی پناہ نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: سچا اور صادق عاشق راہ حق سے منہ نہیں موڑتا خواہ اسے لاکھ مصائب' پریشانیوں اور دکھوں سے علاقہ ہی کیوں نہ کرنا پڑے وہ جادۂ حق کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہوئے اس پر چلنا ہی اپنے لئے بہتر خیال کرتا ہے۔ وہ ناامیدی کو اپنے قریب بھی نہیں آنے دیتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ راہ حق کے علاوہ کوئی اور راستہ ہی نہیں جس پر چلا جاسکے کیونکہ دنیا میں اس صراط مستقیم کے علاوہ سیدھا راستہ ہے ہی نہیں اس کے ذکر و عبادت میں اس کی رضا اور خوشنودی کو پایا جاسکتا ہے۔

حکایت

یکے در نیشپور دانی چہ گفت	چو فرزندش از فرض خفتن نخفت
توقع مدار اے پسر گر کسی	کہ بے سعی ہرگز بجائے رسی
سمیلان جو بر نگیرد قدم	وجودیست بے منفعت چوں عدم
طمع دار سود و بترس از زیاں	کہ بے بہرہ باشند فارغ زیاں

مشکل الفاظ کے معنی: دانی چہ گفت: تجھے معلوم ہے کیا کہا۔ چو فرزندش: جب اس کا لڑکا۔ فرض خفتن نخفت: عشا کی نماز پڑھے بغیر سو گیا۔ توقع مدار: توقع نہ رکھ۔ بے سعی: بغیر کوشش کے۔ سمیلان: ایک قسم کی گھاس جو خود بخود اُگ آتی ہے لیکن بالکل بیکار چیز ہے۔ بے منفعت: بغیر منافع کے۔ طمع دار سود: فائدے کی امید رکھنا۔ بترس از زیاں: نقصان سے ڈر۔

حکایت کا ترجمہ:

- تجھے معلوم ہے کہ نیشاپور میں ایک شخص نے کیا کہا جب اس کا لڑکا عشاء کی نماز پڑھے بغیر سو گیا۔
- اے لڑکے اگر تو انسان ہے تو یہ توقع نہ رکھ کہ بغیر کوشش کے تو کسی مقام پر پہنچ جائے گا۔
- جو کا سمیلان قائم نہیں رہتا ہے عدم کی طرح کا بے منفعت وجود ہے۔
- فائدہ کی امید رکھ اور نقصان سے ڈر۔ اس لئے کہ نقصان سے اندیشہ نہ رکھنے والے بے نصیب ہیں۔

نتیجہ حکایت: نماز کی ادائیگی خدائے قدیر سے قرب کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر و فکر کرنا ہی حقیقت میں انسان کو فائدے بہم پہنچاتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں جس طرح دنیا میں کوئی بلند مقام حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح عدم کے ملک میں بلند مقام حاصل کرنے کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت میں محنت کی ضرورت ہے جو لوگ اس کی یاد میں محو رہتے ہیں وہی کامیاب و کامران ہیں۔

حکایت در صبر بر جفائے آنکہ ازو صبر نتواں کرد

شکایت کند نو عروس جواں	بہ پیرے ز داماد نا مہرباں
کہ مپسند چندیں کہ با ایں پسر	بتلخی رود روزگارم بسر
کسانیکہ بامن دریں منزلند	نہ بینم کہ چوں من پریشاں دلند
زن و مرد باہم چناں دوستند	کہ گوئی دو مغز و یکے پوستند
ندیدم دریں مدت از شوئے من	کہ بارے بخندید در روئے من
شنید ایں سخن پیر فرخندہ فال	سخنداں بود مرد دیرینہ سال
جوابے چہ پیرانہ اش گفت خوش	کہ گر خوب رویست بارش بکش
دریغست روی از کسے تافتن	کہ دیگر نشاید چنو یافتن
چرا سرکشی زانکہ گر سرکشد	بحرف وجودت قلم در کشد
رضادہ بفرمان حق بندہ دار	کہ چوں او نہ بنی خداوندگار

مشکل الفاظ کے معنی: نوعروس: دلہن۔ داماد نامہرباں: ظالم داماد۔ مپسند چندیں: یہ بات گوارا نہ کر۔ روزگارم بسر: میری زندگی گزرے۔ نہ بینم: میں نہیں دیکھتی۔ زن و مرد: عورت اور مرد۔ باہم چناں دوستند: ایسے دوست ہیں۔ گوئی: گویا۔ دو مغز و یکے پوستند: دو گری اور ایک چھلکا ہیں۔ بارے بخندید: ایک مرتبہ ہنسا۔ شنید ایں سخن: یہ بات سنی۔ فرخندہ فال: مبارک نصیب۔ روی از کسے تافتن: کسی سے منہ موڑنا۔ دریغست: افسوسناک۔ چنو یافتن: جس کا مثل۔ چرا: کیوں۔ قلم در کشد: قلم پھیر دے۔ بفرمان حق: اللہ کا حکم۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک نوجوان کی دلہن نے ایک بوڑھے سے ظالم داماد کی شکایت کی ہے۔
- کہ بات گوارا نہ کر کیونکہ اس لڑکے کے ساتھ اتنی کڑواہٹ سے میری زندگی گزرے۔
- وہ عورتیں جو میرے ساتھ اس مقام پر ہیں میں نہیں دیکھتی کہ وہ میری طرح پریشان دل ہیں۔
- بیوی اور شوہر میں ایسے دوست ہیں کہ گویا دو گری اور ایک چھلکا ہیں۔
- میں نے اس عرصے میں اپنے شوہر سے یہ نہیں دیکھا کہ وہ ایک مرتبہ بھی مجھے دیکھ کر مسکرایا ہو۔
- مبارک نصیب بوڑھے نے یہ بات سنی۔ زیادہ عمر کا آدمی سمجھنے والا ہوتا ہے۔
- کیا اچھے انداز میں اس کو جواب دیا کہ اگر وہ حسین ہے اس کا بوجھ برداشت کر لے۔
- ایسے شخص سے منہ موڑنا افسوسناک ہے جس کا مثل دوسرا نہ پایا جا سکے۔
- تو کیوں سرکشی کرتی ہے اس سے اگر وہ سرکشی کرے تو تیرے وجود کے حرف پر قلم پھیر دے گا۔
- اللہ کے حکم پر بندوں کی طرح راضی رہ اس لئے اس جیسا آقا تو نہ دیکھ سکے گی۔

نتیجہ حکایت: اللہ کے بندے خدائے قدیر کی رضا پر راضی بارضا رہنا ہی پسند کرتے ہیں۔ دل میں گلہ، شکوہ اور شکایت لے کر نہیں آتے اس کے دیئے پر شاکر رہتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اہل خانہ کی ضروریات پر دھیان نہ دیں تو ان کے دل سے بھی محبت و الفت جیسے جذبوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے خاص کر عورت کے حوالے سے اگر خاوند بیوی کی جائز خواہشات کی تکمیل

کرنے سے قاصر ہو تو وہ نہ صرف افسردہ خار ہوتی ہے بلکہ زندگی سے اس کی طبیعت میں کڑواہٹ پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ زندگی سے نالاں و پریشان ہو جاتی ہے لہٰذا اے حضرت انسان! اللہ کے حکم پر بندوں کی طرح راضی رہ اس لئے کہ اس جیسا حاکم دنیا میں نہ دیکھ سکے گا۔ اس کی رضا پر سکون و اطمینان محسوس کر اسی میں تیری فلاح ہے ورنہ نقصان اٹھائے گا۔

حکایت

یکم روز بر بندۂ دل بسوخت — کہ میگفت و فرمانددہش میفروخت
ترا بندہ از من بہ افتد بسے — مرا چوں تو دیگر نیفتد کسے

مشکل الفاظ کے معنی: یکم روز: ایک دن۔ دل بسوخت: دل جل گیا۔ میگفت: جو کہہ رہا تھا۔ میفروخت: اس کو بیچ رہا تھا۔ از من نہ افتد بسے: مجھ سے اچھے بہت کام مل جائیں گے۔ مراچوں: مجھے تجھ سا۔ دیگر نیفتد کسے: دوسرا نہ ملے گا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ✪ ایک دن ایک غلام پر میرا دل جل گیا جو کہہ رہا تھا اور اس کا آقا اس کو بیچ رہا تھا۔
- ✪ تجھے مجھ سے بہتر غلام مل جائیں گے مجھے تجھ جیسا دوسرا نہ ملے گا۔

نتیجہ حکایت: غلاموں سے حسن سلوک سے پیش آنا دین اسلام کی بنیادی تعلیمات ہیں۔ ہر انسان کو اپنے غلام سے اچھا سلوک روا رکھنا چاہئے۔ جو کچھ اپنے لئے پسند کرے وہی غلام کے لئے پسند کرے تو یہ مومن کی شان ہے۔

حکایت در معنی اختیار درد بر درماں از قبل دوست

طبیے پری چہرہ در مرو بود — کہ در باغ دل قامتش سرو بود
نہ از درد دلہائے ریشش خبر — نہ از چشم بیمار خویشش خبر
حکایت کند دردمندے غریب — کہ خوش بود چندے سرم با طبیب
نمی خواستم تندرستئے خویش — کہ دیگر نیاید طبیبم بہ پیش
بسا عقل• زور آور چیر دست — کہ سودائے عشقش کند زیر دست
چو سودا خرد را بمالید گوش — نیارد دگر سر برآورد ہوش

مشکل الفاظ کے معنی: پری چہرہ: خوبصورت۔ قامتش سرو: سرو قد جیسا۔ درد دلہائے ریشش: زخمی دلوں کے درد۔ چشم بیمار خویشتن: اپنی بیمار آنکھیں۔ تندرستے خویش: اپنا اچھا ہونا۔ طبیبم بہ پیش: طبیب میرے پاس آیا۔ سودائے: جنوں۔ زیردست: مغلوب ہونا۔ چوسود: جب عشق۔ فردا بمالید گوش: عقل کے کان کھینچنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ✪ مرو میں ایک طبیب تھا جس کا چہرہ پری جیسا تھا کہ دل کے باغ میں جس کا قد سرو جیسا تھا۔
- ✪ نہ اس کو زخمی دلوں کے درد کا علم تھا نہ اپنی بیمار آنکھوں کی اس کو خبر تھی۔
- ✪ ایک پردیسی بیمار بیان کرتا ہے کہ طبیب سے کچھ دن مجھے عشق رہا۔
- ✪ میں اپنا اچھا ہونا نہ چاہتا تھا اس لئے کہ پھر طبیب میرے پاس نہ آئے گا۔

- بہت سی تیز ہوشیار عقلیں ہیں جن کو عشق کا جنوں مغلوب کر لیتا ہے۔
- جب عشق عقل کے کان کھینچتا ہے تو پھر ہوش سر نہیں ابھارتا۔

نتیجہ حکایت: جن کی طبیعت پر جذبہ عشق جاری ہو جائے تو وہ محبوب کی یاد میں تڑپتے رہنے کی خواہش شدت سے محسوس کرتے ہیں ان کو دنیا کی لطافتوں سے کچھ انس پیار نہ رہتا ہے وہ تو جلوۂ یار میں محو رہنا اپنی بقاء کا موجب سمجھتے ہیں۔

حکایت در معنی استیلائے عشق بر عقل

یکے پنجہ آہنیں راست کرد	کہ با شیر زور آوری خواست کرد
چو شیرش بسر پنجہ در خود کشید	دگر زور در پنجہ خود ندید
یکے گفتش آخر چہ خسپی چو زن	بسر پنجہ آہنینش بزن
شنیدم کہ مسکیں دراں زیر گفت	نشاید بدیں پنجہ با شیر گفت
چو بر عقل دانا شود عشق چیر	ہماں پنجہ آہنیں است و شیر
چو در پنجہ شر مرد اوژنی	چہ سودت کند پنجہ آہنی
چو عشق آمد از عقل دیگر مگوے	کہ در دست چوگاں اسیر است گوے

مشکل الفاظ کے معنی: پنجہ آہنیں: مضبوط پنجہ۔ راست کرد: ٹھیک کرو۔ چو شیرش: جب شیر نے۔ زور در پنجہ خودندید: اس نے اپنے پنجے میں زور نہ دیکھا۔ چہ خسپی چوزن: عورت کی طرح کیا سویا ہے۔ بزن: مار۔ شنیدم: میں نے سنا۔ چو بر عقل دانا: جب عقل مند کی عقل پر۔ عشق چیر: عشق کا غالب آجانا۔ چہ سودت: کیا فائدہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص نے آہنی پنجہ کو ٹھیک کیا کیونکہ اس نے شیر کے ساتھ زور آزمائی کی ٹھانی۔
- جب اس کو شیر نے پنجہ سے اپنی طرف کھینچا پھر اس نے اپنے پنجے میں زور نہ دیکھا۔
- ایک شخص نے اس سے کہا عورت کی طرح کیا سو رہا ہے اس کو آہنی پنجے سے مار۔
- میں نے سنا ہے کہ بیچارہ نیچے پڑا ہوا کہہ رہا تھا اس پنجے سے شیر کے ساتھ مار پیٹ نہیں ہو سکتی۔
- جب عقلمند کی عقل پر عشق غالب آجاتا ہے وہی آہنی پنجے اور شیر کا قصہ ہے۔
- جب تو مرد افگن شیر کے پنجے میں ہے تو تجھے آہنی پنجہ کیا فائدہ دے گا۔
- جب عشق ہو جائے پھر عقل کی بات نہ کر اس لئے کہ تو بلے کے ہاتھ میں قیدی ہے۔

نتیجہ حکایت: عشق کی جنونی کیفیت عقل کو ماؤف کر دیتی ہے۔ انسان کو اس جذبے کے تحت کچھ سوجھ بوجھ نہیں رہتی کیونکہ وہ تو صرف خیال یار میں گم صم ہوتا ہے۔ عشق کا آہنی پنجہ جس کے گلے میں گڑ جائے اسے اپنی جان کے لالے نہ پڑیں تو اور کیا ہو؟

حکایت در معنی عزت محبوب در نظر محب

میان دو عم زادہ وصلت فتاد	دو خورشید سیمائے مہتر نژاد

یکے را بغایت خوش افتادہ بود — دگر نافرو سرکش افتادہ بود
یکے لطف و خلق پری وارداشت — یکے روی در روی دیوار داشت
یکے خویشتن را بیا راستے — دگر مرگ خویش از خدا خواستے
پسر را نشاندند پیران دہ — کہ مہرت برو نیست مہرش بدہ
بخندید و گفتا بصد گو سفند — تغابن نباشد رہائی زبند
بناخن پری چہرہ میکند پوست — کہ ہرگز بدیں کے شکیم ز دوست
کند ترک مہر و وفا و وصول — مرازاں چہ گر رد کندیا قبول
بیاہم چنیں زندگانی کنم — جفابینم و مہربانی کنم
نہ صد گو سفندم کہ سی صد ہزار — نباید بنا دیدن روئے یار
ترا ہرچہ مشغول دارد ز دوست — گر انصاف پرسی دلآرامت اوست
یکے پیش شوریدہ حالے بشست — کہ دوزخ تمنا کنی یا بہشت
بگفتا مپرس از من ایں ماجرا — پسندیدم انچہ او پسندد مرا

مشکل الفاظ کے معنی: دو عم زادہ: دو چچا زاد۔ مہترزاں: شریف النسل۔ سرکش افتاد: سرکش واقع ہوا۔ نافرو: متنفر۔ لطف: محبت۔ خلق پری: پری جیسے اخلاق۔ روی در روی دیوار: دیوار کی طرف چہرہ رکھنا۔ رابیاراستے: اپنے آپ کو سنوارنا۔ مرگ خویش از خدا خواستے: خدا سے اپنی موت مانگنا۔ مہرش بدہ: مہرادا کردے۔ بخندید: ہنسا۔ گوسفند: بکریاں۔ بدیں کے: چھوڑ کر۔ شکیم: صبر۔ مہروفا: محبت اور وفاداری۔ جفابینم: ظلم دیکھنا۔ روئے یار: دوست کا چہرہ۔ دلآرامت اوست: تیرا معشوق تو وہ ہے۔ شوریدہ: دیوانہ۔ حالے نبشت: خدا کے طالب کو لکھا۔ ایں ماجرا: یہ قصہ۔ پسندیدم: پسند کرنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- دو چچا زادوں میں شادی ہو گئی دونوں آفتاب جیسے چہرے والے شریف النسل تھے۔
- لڑکی کو انتہا درجہ کا عشق تھا لڑکا متنفر اور سرکش واقع ہوا تھا۔
- لڑکی محبت اور پری جیسے اخلاق کی مالک تھی لڑکا چہرہ دیوار کی طرف رکھتا تھا۔
- لڑکی اپنے آپ کو خوب سنوارتی لڑکا خدا سے اپنی موت کا طالب تھا۔
- گاؤں کے بوڑھوں نے لڑکے کو بٹھایا کہ جب تجھے اس سے محبت نہیں ہے تو اس کا مہرادا کر دے۔
- وہ ہنسا اور بولا سو بکریوں کے بدلے قید سے چھٹکارا پانے کی بات نہیں ہے۔
- لڑکی ناخن سے کھال نوچتی تھی کہ میں کبھی بھی دوست کو چھوڑ کر اس پر صبر نہ کر سکوں گی۔
- وہ محبت اور وفاداری اور وصال کو ترک کرتا ہے مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں وہ انکار کرے یا قبول کرے۔
- آہ! اسی طور پر زندگی بسر کروں گی ظلم سہوں گی اور مہربانی کرتی رہوں گی۔
- سو کیا بلکہ تیس ہزار بکریاں بھی دوست کا چہرہ نہ دیکھنے کے بدلے میں نہیں چاہتی۔
- دوست سے تجھے جو چیز بھی بے نیاز بنائے اگر تو انصاف سے پوچھتا ہے تیرا معشوق تو وہ ہے۔
- ایک شخص نے خدا کے طالب سے پوچھا کہ تو دوزخ کی تمنا کرتا ہے یا بہشت کی۔
- اس نے کہا مجھ سے قصہ نہ پوچھ میں وہی پسند کرتا ہوں جو وہ میرے لئے پسند کرتا ہے۔

نتیجہ حکایت: عشاق کے لئے دنیاوی چیزیں کچھ اہمیت و وقعت نہیں رکھتیں وہ تو صرف محبوب کو حاصل کرنے کے متمنی ہوتے ہیں۔ محبت کے حوالے سے وہ جنونی ہوتے ہیں اگرچہ وصل محبوب حاصل نہ ہو پھر بھی اس کے ہجر میں تڑپ کر وصل کے مزے لینا ان کا منشور حیات ہوتا ہے۔

حکایت مجنون و صدق محبت او بالیلیٰ

مجنوں کسے گفت کاے نیک پے	چہ بودت کہ دیگر نیائی بحے
مگر در سرت شور لیلیٰ نماند	خیالت دگر گشت و میلے نماند
چو بشنید بیچارہ بگریست زار	کہ اے خواجہ دستم زد امن بدار
مرا خود دل درد منداست خیز	تو نیزم نمک بر جراحت مریز
نہ دوری دلیل صبوری بود	کہ بسیار دوری ضروری بود
بگفت اے وفادار فرخند خوے	پیا میکہ داری بلیلی بگوے
بگفتا مبر نام من پیش دوست	کہ حیفست ذکر من آنجا کہ اوست

مشکل الفاظ کے معنی: کاے نیک پے: اے نیک قدم۔ چہ بودت: تجھے کیا ہو گیا ہے۔ دیگر نیائی بحے: قبیلہ میں نہیں آتا۔ در سرت شور لیلیٰ نماند: تیرے سر میں لیلیٰ کا سودا نہیں رہا۔ خیالت دگر گشت: خیال بدل گیا ہے۔ میلے نماند: محبت نہیں رہی۔ دستم زد امن بدار: میرا پیچھا چھوڑ دے۔ تو نیزم نمک: تو نمک نہ چھڑک۔ بر جراحت مریز: میرے زخموں پر۔ صبوری: صبر۔ مبر نام من پیش دوست: دوست کے سامنے میرا نام نہ لینا۔

حکایت کا ترجمہ:

- مجنوں سے کسی نے کہا اے نیک قدم تجھے کیا ہو گیا ہے کہ اب تو قبیلہ میں نہیں آتا۔
- شاید تیرے سر میں لیلیٰ کا سودا نہیں رہا تیرا خیال بدل گیا ہے اور محبت نہیں رہی۔
- جب بیچارے نے سنا تو زار و قطار رونے لگا کہ اے صاحب میرا پیچھا چھوڑ۔
- جا میرا دل تو خود ہی دردمند ہے تو میرے زخم پر نمک نہ چھڑک۔
- دور رہنا صبر کی دلیل نہیں ہوتی ہے کیونکہ بسا اوقات دوری ضروری ہوتی ہے۔
- اس نے کہا اے مبارک عادت والے وفادار لیلیٰ کے لئے جو تیرا پیغام ہے دے دے۔
- اس نے کہا دوست کے سامنے میرا نام بھی نہ لینا اس لئے جہاں وہ ہے اس جگہ تیرا ذکر بھی ظلم ہے۔

نتیجہ حکایت: محبت و الفت میں شدت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ معشوق سے ملنے میں ذرا "دیر" سے کام لیا جائے۔ ہجر و فراق سے تڑپ سوز اور گداز پیدا ہوتا ہے۔ جیسے علامہ اقبال نے کہا ہے ؎

عالم سوز و ساز میں وصل سے ہے بڑھ کے فراق
وصل میں مرگ آرزو' ہجر میں لذت طلب

لہٰذا محبوب سے دور رہنا محبت کو ترک کرنے کی علامت نہیں بلکہ محبوب سے مضبوط رشتہ پیار جوڑنے کے مترادف ہے۔

حکایت سلطان محمود و صدق محبت و سیرت ایاز

یکے خردہ بر شاہ غزنیں گرفت — کہ حسنے ندارد ایاز اے شگفت

گلے را کہ نے رنگ باشد نہ بوے — غریبست سودائے بلبل بروے

بمحمود گفت ایں حکایت کسے — بہ پیچید از اندیشہ برخود بسے

کہ عشق من اے خواجہ برخوئے اوست — نہ برقد و بالائے نیکوئے اوست

شنیدم کہ در تنگنائے شتر — بیفتاد و بشکست صندوق دُر

بیغما ملک آستیں برفشاند — وز آنجا بتعجیل مرکب براند

سواراں پئے دُر و مرجاں شدند — ز سلطاں بیغما پریشاں شدند

نماند از و شاقان گردن فراز — کسے در قفائے ملک جز ایاز

نگہ کرد کائے دلبر پیچ پیچ — زیغما چہ آوردۂ گفت ہیچ

من اندر قفائے تو می تا ختم — ز خدمت بنعمت نپرداختم

گرت قربتے ہست در بارگاہ — بخلعت مشو غافل از پادشاہ

خلاف طریقت بود کا ولیا — تمنا کند از خدا جز خدا

گر از دوست چشمت بر احسان اوست — تو در بند خویشی نہ در بند دوست

ترا تا دہن باشد از حرص باز — نیاید بگوش دل از غیب راز

حقیقت سرائیست آراستہ — ہوا و ہوس گرد برخاستہ

نہ بینی کہ جائے کہ برخاست گرد — نہ بیند نظر ورچہ بیناست مرد

مشکل الفاظ کے معنی: شاہ غزنیں: غزنی کا بادشاہ مراد سلطان محمود۔ حسنے ندارد: حسن نہ ہے۔ غریبست سودائے بلبل: بلبل کا عشق عجیب ہے۔ عشق من: مجھے عشق ہے۔ برخوئے اوست: اس کی عادت ہے۔ شنیدم: میں نے سنا۔ درتنگنائے شتر: اونٹ ایک تنگ جگہ میں۔ بیفتاد: گر پڑا۔ بشکست صندوق دُر: موتیوں کا صندوق ٹوٹ گیا۔ دُر و مرجان: موتی اور مونگے۔ بیغما: لوٹ لینا۔ شاقان گردن فراز: بلند مرتبہ نوکر۔ جز ایاز: ایاز کے سوا۔ دلبر پیچ پیچ: خم دار زلف میں پھنسانے والے۔ بنعمت نپرداختم: مال میں نہ لگا۔ بخلعت مشو: شاہی پوشاک کی وجہ۔ تمنا کند: تمنا کرنا۔ خدا جز خدا: خدا کے سوا خدا۔ چشمت: نگاہیں۔ دربند خویشی: اپنی فکر میں۔ دہن: منہ۔ سرائیست آراستہ: ایک آراستہ محفل۔ ہوا و ہوس: حرص و لالچ۔ چہ بیناست مرد: خواہ انسان بینا ہی کیوں نہ ہو۔ برخاست گرد: گرد اڑتی ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- غزنی کے بادشاہ کی ایک شخص نے عیب جوئی کی ہائے تعجب ایاز کوئی حسن بھی نہیں رکھتا۔
- جس پھول میں نہ رنگ ہو نہ خوشبو بلبل کا اس سے عشق عجیب ہے۔
- کسی نے یہ قصہ سلطان محمود سے کہہ دیا اس نے فکر سے اپنے اوپر بہت پیچ و تاب کھایا۔
- اے صاحب! مجھے اس کی عادت سے عشق ہے نہ کہ اس کے قد اور خوبصورت قامت سے۔
- میں نے سنا ہے کہ اونٹ ایک تنگ جگہ میں گر پڑا اور موتیوں کا صندوق ٹوٹ گیا۔

- بادشاہ نے لوٹ لینے کی اجازت دے دی اور وہاں سے جلدی سے اپنی سواری گزار دی۔
- سوار موتی اور مونگے لوٹنے لگے' لوٹ مار میں بادشاہ سے جدا ہو گئے۔
- بلند مرتبہ والے نوکروں میں سے نہ رہا کوئی بھی بادشاہ کے پیچھے ایاز کے سوا۔
- اس نے دیکھا کہ اے خم دار زلف میں دل پھنسانے والے لوٹ سے کیالایا اس نے کہا کچھ بھی نہیں۔
- میں تو آپ کے پیچھے دوڑتا رہا خدمت گزاری کی وجہ سے میں مال میں نہ لگا۔
- اگر دریا میں تجھے تقرب حاصل ہو شاہی پوشاک کی وجہ سے بادشاہ سے غافل نہ ہو۔
- اگر اولیا اللہ خدا کے سوا خدا سے تمنا کریں گے تو یہ طریقت کے خلاف ہو گا۔
- اگر تیری نگاہیں دوست کے احسان پر لگی ہیں تو اپنی فکر نہ کر دوست کی فکر میں ہے۔
- جب تک حرص ہے تیرا منہ کھلا ہے دل کے کان میں غیب سے راز نہیں آتا ہے۔
- حقیقت ایک آراستہ محفل ہے خواہش اور ہوس اڑتی گرد ہے۔
- تو نے نہیں دیکھا کہ جہاں گرد اڑتی ہے وہاں نگاہ نہیں دیکھ سکتی خواہ انسان بینا ہی ہو۔

نتیجہ حکایت: انسان کی پہچان اس کی عادات سے ہوتی ہے اس کے اعمال حسنہ کو دیکھ کر کہا جاتا ہے کہ وہ اچھے کردار کا مالک ہے۔ کسی کی عادات رزیلہ کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ یہ انسان بد ہے اسی طرح نیک و بد کی تمیز' بوالہوس اور لالچ و طمع رکھنے والے کی پہچان بھی اس کے کردار و عمل سے ہوتی ہے جن کی طبیعت میں حرص و ہوا ہو ان کی طبیعت بے صبر ہوتی ہے یعنی وہ اپنے فائدے کے لئے دوسروں کو نقصان پہنچانے سے نہیں کتراتے۔ لہٰذا اے حضرت انسان! اپنے کو بغض و عناد' کینہ و حسد' لالچ' طمع' حرص و ہوا سے دور رکھیو۔ اس میں فلاح پوشیدہ ہے اور اسی میں وقار و عزت پنہاں ہے۔ اس میں عظمت و سطوت نہاں ہے۔ ایاز کی طرح بلند مرتبہ پانا چاہتے ہو تو موتیوں اور مونگوں کا لالچ اپنے میں پیدا نہ کر۔

حکایت در معنیٰ قدم درست مرداں

قضا را من و پیرے از فاریاب — رسیدیم در خاک مغرب بآب
مرا یک درم بود و برداشتند — بکشتی و درویش نگذاشتند
سیاہاں براندند کشتی چو دود — کہ آں ناخدا ناخدا ترس بود
مرا گریہ آمد ز تیمار جفت — براں گریہ قہقہہ بخندید و گفت
مخور غم برائے من اے پر خرد — مرا آں کس آرد کہ کشتی برد
بگسترد سجادہ بر روئے آب — خیالست پنداشتم یا بخواب
زمد ہوشیم دیدہ آں شب نخفت — نگہ با مداداں بمن کرد و گفت
عجب ماندی اے یار فرخندہ رای — ترا کشتی آورد و مارا خدائے
مرا اہل صورت بدیں نگروند — کہ ابدال در آب و آتش روند
نہ طفلے کز آتش ندارد خبر — نگہدار دش مادر مہرور
پس آنا نکہ در وجد مستغرق اند — چنیں داں کہ منظور عین الحق اند
نگہ دارد از تاب آتش خلیل — چو تابوت موسیٰ ز غرقاب نیل

چو کودک بدست شناور برست	نترسد و گر دجلہ پہناور ست
تو بر روئے دریا قدم چوں زنی	چو مرداں کہ بر خشک تر دامنی

مشکل الفاظ کے معنی: قضارا: اتفاقاً۔ فاریاب: ایک جگہ کا نام ہے۔ رسیدیم: پہنچے۔ مرا یک درم بود: میرے پاس ایک درم تھا۔ بگذاشتند: نہ بیٹھنے دیا۔ سیاہاں: ملاح۔ ناخدا ترس بود: خدا سے نہیں ڈرتا تھا۔ مرا گریہ آمد: مجھے رونا آگیا۔ تیمار جفت: ساتھی کے غم پر۔ مخور غم برائے من: مجھ پر غم نہ کر۔ سجادہ بر روئے آب: پانی پر مصلی بچھایا۔ بپنداشتم: میرا وہم ہے۔ عجب ماندی: تعجب میں پڑ گیا ہے۔ ابدال: تصوف کی دنیا میں ایک روحانی اصطلاح' جو نیک لوگوں کی ترجمانی کرتی ہے۔ در آب و آتش روند: پانی اور آگ میں چلنا۔ طفلے: بچہ۔ در وجد مستغرق اند: جو حال میں مستغرق رہتے ہیں۔ چنین داں: یہ سمجھ۔ منظور عین الحق رند: وہ اللہ کے منظور نظر: آتش خلیل: حضرت ابراہیم پر جلائی جانے والی آگ جو نمرود نے جلائی تھی۔ غرقاب نیل: دریائے نیل میں ڈوبے۔ شناور: تیراک۔ برخشک تر دامنی: زمین پر فاسق ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- اتفاقاً میں اور فاریاب کا ایک بوڑھا دریا کے کنارے مغرب کی سرزمین میں پہنچے۔
- میرے پاس ایک درہم تھا انہوں نے سوار کر لیا کشتی میں اور درویش کو نہ بیٹھنے دیا۔
- ملاحوں نے کشتی کو دھوئیں کی طرح اڑا دیا اس لئے کہ وہ کشتی والا خدا سے نہیں ڈرتا تھا۔
- ساتھی کے غم پر مجھے رونا آگیا اس رونے پر وہ قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا کہ۔
- اے عقلمند مجھ پر غم نہ کر مجھے وہی ذات لائے گی جو کشتی لے جا رہی ہو۔
- پانی کی سطح پر اس نے مصلی بچھایا میں سمجھا میرا وہم ہے یا خواب ہے۔
- مدہوشی میں میری رات آنکھ نہ لگی صبح کو اس نے مجھے دیکھا اور کہا۔
- اے مبارک خیال! دوست تو تعجب میں پڑ گیا تجھے کشتی لائی اور مجھے خدا۔
- میری اس بات کا اہل ظاہر یقین نہ کریں کہ ابدال پانی اور آگ میں چلتے ہیں۔
- کیا ایسا نہیں ہے کہ وہ بچہ جو آگ کو نہیں پہچانتا ہے مہربان ماں اس کی نگہداشت کرتی ہے۔
- تو وہ لوگ جو کہ حال میں مستغرق ہیں یہ سمجھ کہ وہ اللہ کے منظور نظر ہیں۔
- آگ کی گرمی سے ابراہیم خلیل اللہ کی نگہداشت کرتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے صندوق کو نیل میں ڈوبنے سے بچا لیا۔
- جب بچہ تیراک کے ہاتھ میں ہو تو وہ نہیں ڈرتا اگرچہ دجلہ طغیانی میں ہو۔
- تو دریا کی سطح پر کیسے قدم رکھ سکتا ہے ابدال کی طرح جب کہ وہ خشکی پر اللہ کی نافرمانی کرتا ہے۔

نتیجہ حکایت: تحقیق سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اولیاء اللہ سے کئی ایک کرامات منسوب ہیں اور وہ حقیقت ہیں جو اس کی رضا و قضا پر سر تسلیم خم کرتے ہیں وہی اس کے کامل اور مومن بندے ہیں جن کے ہاتھ خوشنودی ربی کو پانے کے بعد خدا کے ہاتھ بن جاتے ہیں پھر ان کو ذات واحد ہر بلا مصیبت سے محفوظ رکھتی ہے۔ یہی اللہ کے منظور نظر بندے ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ برصغیر پاک و ہند میں انہی بزرگان خدا کی وجہ سے اسلام کی تعلیمات کا پرچار ہوا۔

گفتار اندر معنی فنائے موجودات با کبریائے باری عزاسمہ

رہ عقل جز پیچ بر پیچ نیست — بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست
تواں گفتن ایں با حقائق شناس — ولے خردہ گیرند اہل قیاس
کہ پس آسمان و زمیں چیستند — بنی آدم و دام و دد کیستند
پسندیدہ پرسیدی اے ہوشمند — بگویم گر آید جوابت پسند
کہ ہامون و دریا و کوہ و فلک — پری و آدمی زاد و دیو و ملک
ہمہ ہر چہ ہستند ازاں کمترند — کہ باہستیش نام ہستی برند
عظیمست پیش تو دریا بموج — بلند است گردون گرداں باوج
ولے اہل صورت کجا پے برند — کہ ارباب معنیٰ بملکے درند
کہ گر آفتاب ست یک ذرہ نیست — و گر ہفت دریا ست یک قطرہ نیست
چو سلطان عزت علم برکشد — جہاں سر بجیب عدم در کشد

مشکل الفاظ کے معنی: رہ عقل: عقل کا راستہ۔ جز پیچ در پیچ نیست: الجھنے کے سوا کچھ نہیں۔ جز خدا ہیچ نیست: خدا کے علاوہ کچھ نہیں۔ باحقائق شناس: حقیقت شناسوں سے۔ ولے: لیکن۔ زمیں چیستند: زمین کیا ہے۔ دام و دد کیستند: چرندے درندے کیا ہیں۔ پرسیدی: پوچھی۔ ہامون: جنگل۔ دیو اور ملک: جن اور فرشتے۔ گردون گرداں باداج: گھومنے والا آسمان بلند ہے۔ کجا پے برند: کہاں پتہ پا سکتے ہیں۔ ارباب معنیٰ: اہل باطن۔ بملکے درند: ایسے ملک میں ہیں۔ یک ذرہ نیست: ذرہ نہیں ہے۔ یک قطرہ نیست: ایک قطرہ نہیں ہے۔ علم برکشید: جھنڈا بلند کر دیا ہے۔ جہاں سر بجیب عدم درکشید: دنیا رحم کے گریبان میں سر ڈال دیتی ہے۔

گفتار کا ترجمہ:

- عقل کا راستہ پیچ در پیچ ہونے کے سوا کچھ نہیں ہے عارفوں کے نزدیک خدا کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔
- حقیقت شناسوں سے یہ بات کہی جاسکتی ہے بات عقل والے اس پر عیب لگائیں گے۔
- کہ پھر آسمان اور زمین کیا ہیں انسان اور چرندے درندے کیا ہیں۔
- اے ہوش مند تو نے اچھی بات پوچھی میں تجھے جواب دیتا ہوں اگر پسند آجائے۔
- کہ جنگل' دریا' پہاڑ اور آسماں' پری انساں' اور جن و فرشتے۔
- جو کچھ بھی ہیں اس سے کمتر ہیں کہ اس کے وجود کے سامنے وجود کہلائیں۔
- تیرے نزدیک موج کی وجہ سے دریا بڑی چیز ہے بلندی کی وجہ سے گھومنے والا آسمان بلند ہے۔
- لیکن اہل ظاہر کہاں پتہ پاسکتے ہیں کہ اہل باطن ایک ایسے ملک میں ہیں۔
- کہ اگر آفتاب ہے تو ایک ذرہ نہیں ہے اگر سات دریا ہیں تو ایک قطرہ نہیں ہے۔
- عزت کا بادشاہ (خدا تعالیٰ) جب جھنڈا بلند کر دیتا ہے تو دنیا عدم کے گریبان میں سر ڈال دیتی ہے۔

حکایت دہقاں در لشکر سلطاں

رئیس دہے با پسر در رہے ۔ گزشتند بر قلب شاہنشہے
پسر چاؤ شاں دید و تیغ و تبر ۔ قبا ہائے اطلس کمر ہائے زر
یلان کماں دار نخچیر زن ۔ غلامان ترکش کش تیز زن
یکے در برش پر نیانی قباہ ۔ یکے بر سرش خسروانی کلاہ
پسر کاں ہمہ شوکت و پایہ دید ۔ پدر را بغایت فرو مایہ دید
کہ حالش بگردید و رنگش بریخت ۔ ز ہیبت بہ پیغولہ در گریخت
پسر گفتش آخر بزرگ دہی ۔ بسر داری از سر بزرگاں مہی
چہ بودت کہ ببریدی از جاں امید ۔ بلرزیدی از پادشاہے چو بید
بلے گفت سالار و فرماں دہم ۔ ولے عزتم ہست تا در دہم
بزرگاں ازاں دہشت آلودہ اند ۔ کہ در بارگاہ ملک بودہ اند
تو اے بے خبر ہمچناں در دہی ۔ کہ بر خویشتن منصبے می نہی
نگفتند حرفے زباں آوراں ۔ کہ سعدی نگوید مثالے براں

مشکل الفاظ کے معنی: رئیس دہے: گاؤں کا چودھری۔ تیغ و تبر: تلوار اور کلہاڑا۔ نخچیر زن: پہلوان دیکھے۔ پرنیانی قباہ: قیمتی ریشمی قبا۔ خسروانی کلاہ: شاہی ٹوپی۔ پایہ دید: دبدبہ دیکھا۔ فرو مایہ دید: کم درجہ دیکھا۔ بہ پیغولہ در گریخت: ایک طرف بھاگا۔ چہ بودت: تجھے کیا ہو گیا ہے۔ چو بید: بید کی طرح۔ بلے: ہاں۔ فرماں دہم: حاکم ہوں۔ دہشت آلودہ اند: دہشت زدہ ہو جاتے ہیں۔ در دہی: گاؤں میں۔ سعدی نگوید مثالے: سعدی کوئی بات نہ کہہ دی ہو۔

حکایت کا ترجمہ:

- گاؤں کا چودھری مع اپنے لڑکے کے ایک راستے میں ایک بادشاہ کے لشکر پر سے گزرے۔
- لڑکے نے نقیب' تلوار اور کلہاڑا دیکھے اطلس قبائیں پہنے زریں پٹیاں لگائے۔
- تیر کماں والے شکاری پہلوان دیکھے ترکش اٹھانے والے تیرانداز غلام دیکھے۔
- کسی کے بدن پر پرنیاں قبا کسی کے سر پر شاہی ٹوپی۔
- جس لڑکے نے یہ تمام شان و شوکت دبدبہ دیکھا باپ کو انتہائی کم درجہ دیکھا۔
- کہ اس کی حالت بگڑ گئی اور رنگ اڑ گیا خوف سے ایک طرف بھاگ نکلا۔
- لڑکے نے اس سے کہا آخر تو گاؤں کا چودھری ہے سرداری میں بڑے سرداروں سے بڑا ہے۔
- تجھے کیا ہوا کہ جان سے ناامید ہو گیا بادشاہ سے بید کی طرح لرزنے لگا۔
- اس نے کہا ہاں میں سردار اور حاکم ہوں لیکن میری عزت اس وقت تک ہے جب تک گاؤں میں ہوں۔
- بڑے لوگ اسی وجہ سے دہشت زدہ ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ بادشاہ کے دربار میں رہ چکے ہیں۔
- اے بے خبر تو گاؤں ہی میں ہے کہ اپنے لئے کوئی مرتبہ سمجھ رہا ہے۔
- شاعروں نے کوئی بات نہیں کہی کہ سعدی نے اس پر کوئی مثال نہ کہہ دی۔

نتیجہ حکایت: ہر بڑے کے سامنے چھوٹا بے حقیقت ہے تو جن لوگوں کا مشاہدہ کرتا ہے وہ حقیقت میں اللہ کے سامنے ہیچ اور حقیر ہیں یعنی ذات ربی ہی بزرگ و برتر ہستی ہے جو اس کائنات کے نظام کو چلا رہی ہے اس کی شان و شوکت اور عظمت و سطوت اور دبدبہ و حشمت کے سامنے کسی اور کی کچھ قدر نہیں ہے لہٰذا اپنے خدا سے لو لگا لو خواہ مخواہ اغیار کے سامنے دامن پھیلا کر کیوں اپنی انا کو زخمی کر رہے ہو وہی سب سے بڑا کارساز ہے۔

حکایت کرم شب تاب

مگر دیدہ باشی کہ در باغ و راغ — بتابد بشب کرمکے چوں چراغ
یکے گفتش اے مرغک شب فروز — چہ بودت کہ بیروں نیائی بروز
ببیں کاتشیں کرمک خاک زاد — جواب از سر روشنائی چہ داد
کہ من روز و شب جز بصحرا نیم — ولے پیش خورشید پیدا نیم

مشکل الفاظ کے معنی: باغ و راغ: باغ اور سبزہ زار۔ کرمکے: کیڑا۔ چوں چراغ: چراغ کی طرح۔ مرغک شب فروز: رات کو روشن کرنے والے کیڑے۔ یکے گفتش: کسی نے کہا۔ چہ بودت: تجھے کیا معلوم۔ بیں: دیکھ۔ کاتشیں کرمک خاک زاد: خاک سے پیدا شدہ آگ جیسے کیڑے نے۔ ولے: لیکن۔ پیش خورشید: سورج کے سامنے۔ پیدا نیم: نظر نہیں آتا ہوں۔

حکایت کا ترجمہ:

- شاید تو نے باغ اور سبزہ زار میں دیکھا ہوگا رات میں ایک کیڑا چراغ کی طرح چمکتا ہے۔
- کسی نے اس سے کہا اے رات کو روشن کرنے کیڑے تجھے کیا ہوا ہے کہ ان میں نہیں نکلتا ہے۔
- دیکھ خاک سے پیدا شدہ آگ جیسے کیڑے نے روشن دلی سے کیا جواب دیا۔
- کہ میں تو دن رات جنگل ہی میں ہوں لیکن آفتاب کے ہوتے ہوئے نظر نہیں آتا۔

نتیجہ حکایت: اے حضرت انسان! تمہیں بھی آفرینش پر غور و فکر کرنا چاہئے کہ تجھے ٹھیکرے کی طرح بجتی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے لیکن پھر بھی تو غرور تکبر اور کبر و نخوت کا شکار ہے۔ ذات خداوندی کے احکامات کو جھٹلاتا ہے۔ اس کے ہونے اور نہ ہونے پر بحث مباحثہ کرتا ہے تو نے کبھی غور کیا ہے کہ تو خود کیا ہے؟ وہ نہ پیدا کرتا تو کیا ہوتا تو اس ہستی کے سامنے اک حقیر چیز ہے جس کی کوئی وقعت نہیں تجھے اس سے محبت کرنی چاہئے اس سے لو لگانی چاہئے۔ کیا تجھے اپنی ابتدا و انتہا کا پتہ ہے۔ نہیں ہرگز نہیں تو تُو محض مجبور ہے۔ موت کے ہاتھوں تیری رخت ہستی کے پرزے اڑ جائیں گے۔

خرد مندوں سے کیا پوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے؟
میں تو اس سوچ میں رہتا ہوں کہ میری انتہا کیا ہے؟

حکایت دانشمند با اتابک سعد بن زنگی غفر اللہ لہ

ثنا گفت بر سعد زنگی کسے — کہ برتر تبش باد رحمت بسے
درم داد و تشریف و بنواختش — بمقدار خود منزلت ساختش
چو اللہ و بس دید بر نقش زر — بشورید و برکند خلعت زبر
ز سوزش چناں شعلہ در جاں گرفت — کہ برجست و راہ بیاباں گرفت

یکے گفتش از ہمنشینان دشت — چہ دیدی کہ حالت دگر گونہ گشت
تو اول زمیں بوسہ دادی سہ جائے — نبایستی آخر زدن پشت پائے
بخندید کاول ز بیم و امید — ہمی لرزہ برتن فتادم چو بید
بآخرز تمکین اللہ وبس — نہ چیزم بچشم اندر آمد نہ کس

مشکل الفاظ کے معنی: ثنا گفت: کسی نے تعریف بیان کی۔ درم داد: مال سے نوازا۔ بمقدار خود: اپنی حیثیت سے۔ چو اللہ وبس دید: جب اللہ وبس دیکھا۔ بشورید: دیوانہ ہو گیا۔ شعلہ در جاں گرفت: بدن میں ایسی آگ لگی۔ راہ بیاباں گرفت: جنگل کا راستہ لیا۔ ہمنشینان دشت: ساتھیوں میں سے۔ چہ دیدی: کیا دیکھا ہے۔ بوسہ داری سہ جائے: تین جگہ بوسہ دیا۔ بیم: خوف۔ ہمی لرزہ: لرزہ پڑنا۔ برتن فتادم: میرے بدن پر۔ چوبید: بید کی طرح۔ نہ چیزم بچشم: آنکھ میں کوئی چیز نہ آئی۔

حکایت کا ترجمہ:

- کسی شخص نے سعد بن زنگی کی تعریف کی خدا کرے اس کی قبر پر بہت رحمت نازل ہو۔
- اس کو مال اور پوشاک دی اور اس کو نوازا اپنی حیثیت کے اعتبار سے اس کی قدر و منزلت کی۔
- جب اس نے زری کی کڑھائی میں اللہ وبس دیکھا دیوانہ ہو گیا اور پوشاک اتار ڈالی۔
- دیوانگی سے اس کے بدن میں ایسی آگ لگی کہ اچھلا اور جنگل کا راستہ لیا۔
- جنگل کے ساتھیوں میں سے ایک نے اس سے کہا کہ تو نے کیا دیکھا کہ حالت دگرگوں ہو گئی۔
- تو نے شروع میں زمین کو تین جگہ بوسہ دیا آخر میں لات مارنا نامناسب نہ تھا۔
- وہ ہنسا کہ شروع میں تو خوف اور امید سے میرے بدن پر بید کی طرح لرزہ پڑا۔
- آخر میں اللہ وبس کے دبدبے سے میری نگاہ میں نہ کوئی چیز آئی نہ کوئی انسان۔

نتیجہ حکایت: ہر بڑی حقیقت کے مقابلہ میں چھوٹی چیز کالعدم ہے اسی طرح وجود باری کے سامنے کائنات کی چیزیں محض ناکارہ چیزیں ہیں اس شخص کو جب سعد زنگی کی تعریف پر پوشاک دی گئی تو اس پر زری سے جب اس نے اللہ وبس دیکھا تو اس اللہ کا ہو کر رہ گیا جس مال و دولت کی خاطر بادشاہ کے دربار کی زمین کو بوسہ دیا تھا' آخر میں سب پر لات مار کر بھاگ نکلا یعنی خوف خداوندی سے اس کے بدن پر لرزہ طاری ہو گیا اس کی نگاہ میں نہ کوئی چیز نہ انسان رہا بس خدا ہی خدا اس کو اطراف و اکناف میں نظر آنے لگا۔ مراد یہ کہ اے حضرت انسان یہ چیزیں فانی ہیں جن سے تو نے نسبت پیدا کر رکھی ہے تجھے بھی اپنے خدا سے محبت و الفت کا رشتہ جوڑنے کی ضرورت ہے۔

حکایت مرد حق شناس

شہرے دراز شام غوغا فتاد — گرفتند پیرے مبارک نہاد
ہنوز آں حدیثم بگوش اندرست — چو قیدش نہادند برپا و دست
کہ گفت از نہ سلطاں اشارت کند — کہ ازہرہ باشد کہ غارت کند
بباید چنیں دشمنے دوست داشت — کہ میدانمش دوست بر من گماشت
اگر عز و جاہست و گر ذل و قید — من از حق شناسم نہ از عمرو زید
زعلت مدار اے خردمند بیم — چو داروئے تلخت فرستد حکیم

بخور ہرچہ آید زدست حبیب نہ بیمار دانا تراست از طبیب

مشکل الفاظ کے معنی: غوغا فتاد: شور بلند ہوا۔ پیرے مبارک: نیک بزرگ۔ ہنوز آں حد -ثم: ابھی تک وہ بات۔ نہ سلطاں اشارت کند: اگر بادشاہ اشارہ نہ کرے۔ بباید چنیں دشمنے: ایسے دشمن کو۔ عز وجاہت: عزت اور مرتبہ۔ ذل: ذلت۔ زعلت مدار راے: بیماری کی وجہ سے۔ جو داروئے تلخت فرستد: اگر طبیب کڑوی دوا بھیجے۔ بخور: کھالینا۔

حکایت کا ترجمہ:

- شام کے علاقے میں ایک شہر میں شور بلند ہوا لوگوں نے ایک مبارک طبیعت انسان کو گرفتار کر لیا۔
- وہ بات اب تک میرے کان میں گونج رہی ہے جب اس کے ہاتھ اور پاؤں میں بیڑی پہنائی۔
- کہ اس نے کہا اگر بادشاہ اشارہ نہ کرے کس کا پتہ (ہمت) ہے کہ لوٹے۔
- ایسے دشمن کو دوست سمجھنا چاہئے جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ دوست نے مسلط کیا ہے۔
- خواہ عزت اور مرتبہ ہو خواہ ذلت اور قید ہو میں اللہ ہی کی جانب سے سمجھتا ہوں نہ کہ عمر اور زید کی جانب سے۔
- اے عقلمند بیماری سے نہ ڈر اگر طبیب تجھے کڑوی دوا بھیجے۔
- جو دوست کے ہاتھ سے آئے کھالے اس لئے کہ بیمار طبیب سے زیادہ عقلمند نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: عزت ذلت سب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر کوئی مصیبت آئے تو چنداں گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ ہو سکتا ہے کہ خدا کی جانب سے تمہارا امتحان ہو کیونکہ وہ اپنے بندوں سے امتحان لیا کرتا ہے۔ خندہ پیشانی سے اس کی طرف سے عطا کردہ عزت، مرتبہ، ذلت اور قید کو قبول کرنا ہی انسان کامل کی منشا ہوتی ہے۔ تجھے بھی تنگی اور فراخی اسی کی طرف سے سمجھنی چاہئے اور اس کے دیئے پر شاکر رہنا چاہئے۔

حکایت صاحب نظر پارسا

یکے را چو من دل بدست کسے گرو بود میرد خواری بے

پس از ہوشمندی و فرزانگی بدف بر ز دندش ز دیوانگی

قفا خوردے از دست یاران خویش چو مسمار پیشانی آوردہ پیش

خیالش چناں بر سر آشوب کرد کہ بام دماغش لکدکوب کرد

ز دشمن جفا بردے از بہر دوست کہ تریاک اکبر بود زہر دوست

نبودش ز تشنیع یاراں خبر کہ غرقہ ندارد ز باراں خبر

کرا پائے خاطر برآید بسنگ نیندیشد از شیشہ نام و ننگ

شبے دیو خود را پری چہرہ ساخت در آغوش آں مرد و بروے بتاخت

سحر گہ مجال نمازش نبود زیاراں کس آگہ ز رازش نبود

بآبے فرو رفت نزدیک بام بروبستہ سرما درے از رخام

نصیحت گرے لومش آغاز کرد کہ خود را بکشتی دریں آب سرد

ز برنائے منصف برآمد خروش کہ زنہا را زیں حرف منکر خموش

مرا پنج روز ایں پسر دل فریفت ز مہرش چنانم کہ نتواں شکیفت

نپرسید بارے بخُلق خوشم　　　نگر تا چہ بارش بجاں می کشم
پس آنرا کہ غمم ز خاک آفرید　　　بقدرت در و جان پاک آفرید
عجب داری از بار امرش برم　　　کہ دائم باحسان و فضلش درم

مشکل الفاظ کے معنی: یکے را من چو: ایک شخص میری طرح۔ بسے خواری بُرد: بہت ذلت گوارا کرنا۔ فرزانگی: عقلمندی۔ بدف برزد دندش: ڈھول پٹوا دینا۔ قفا خوردے: طمانچے کھانا۔ یاران خویش: اپنے یاروں سے۔ چو مسمار پیشانی آوردہ پیش: کیل کی طرح پیشانی آگے کو نکلے ہوئے۔ بام دماغش: دماغ کی اٹاری کو۔ لگد کوب کرد: پائمال کر دینا۔ تریاک اکبر: بڑا تریاق۔ تشنیع یاراں: دوستوں کی لعن و طعن۔ پائے خاطر: طبیعت کا پاؤں۔ شبے: ایک رات۔ دیو: شیطان۔ خود را پری چہرہ ساخت: اپنا چہرہ پری کی طرح بنایا۔ سحر: صبح۔ مجال نمازش نبود: نماز پڑھنے کی نوبت نہ رہی۔ بآبے فرورفت: پانی میں اتر گیا۔ بروبستہ سرما: پانی یخ بستہ تھا۔ لومش آغاز کرد: ملامت شروع کر دی۔ حرف منکر: بری بات۔ ایں پسردل فریفت: اس لڑکے پر عاشق ہوں۔ زمہرش: محبت سے۔ نتواں شکیفت: صبر کی طاقت نہ ہے۔ نگر: دیکھ۔ آفرید: پیدا کرنا۔ دائم: ہمیشہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- میری طرح ایک شخص کا دل ایک کے ہاتھ میں گروی تھا اور بہت ذلت برداشت کرتا تھا۔
- ہوشمندی اور عقلمندی کے بعد اس کی دیوانگی کے ڈھول پٹوا دیئے۔
- اپنے دوستوں سے طمانچے کھاتا کیل کی طرح آگے کو پیشانی نکالے ہوئے۔
- اس کا خیال اس کے سر پر مسلط ہو گیا کہ اس کے دماغ کی اٹاری کو پائے مال کر دیا۔
- دوست کی خاطر دشمن کا ظلم سہتا اس لئے کہ دوست کا زہر بڑا تریاک ہوتا ہے۔
- دوستوں کے طعن و تشنیع کی اس کو خبر نہ تھی اس لئے کہ ڈوبا ہوا بارش سے بے خبر ہوتا۔
- جس کی طبیعت کا پاؤں پتھر کی نوک پر پڑا جائے تو وہ نام و ننگ کے شیشے کی فکر نہیں کرتا ہے۔
- ایک دن شیطان نے اپنے آپ کو پری چہرہ بنایا اس مرد کی بغل میں آیا اور اس پر ڈاکہ ڈالا۔
- رہی اس کے راز پر دوستوں میں سے کوئی آگاہ نہ تھا۔
- صبح کے وقت وہ پانی میں اتر گیا جس کا دروازہ موسم سرمانے سنگ مرمر سے بند کر دیا تھا (مراد پانی بہت ٹھنڈا تھا)۔
- ایک نصیحت کرنے والے نے اس کو ملامت شروع کر دی کہ تو نے اس ٹھنڈے پانی میں اپنے آپ کو مار ڈالا۔
- منصف نوجوان کو جوش آگیا کہ خبردار اس بری بات سے چپ رہ۔
- کچھ دنوں سے اس لڑکے پر میرا دل فریفتہ ہو گیا ہے اس کی محبت میں ایسا ہو گیا کہ صبر نہیں کر سکتا۔
- اس نے ایک بار بھی خوش خلقی سے میری مزاج پرسی نہیں کی دیکھ اس کا کس قدر بار دل سے برداشت کر رہا ہوں۔
- تو وہ ذات کہ جس نے مجھے خاک سے پیدا کیا قدرت سے اس نے اس میں پاک جان ڈال دی۔
- اگر میں اس کے حکم کا بوجھ برداشت کرتا ہوں تو تجھے تعجب ہوتا ہے جب کہ میں ہمیشہ اس کے فضل اور احسان میں ہوں۔

نتیجہ حکایت: عشق مجازی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ درحقیقت عشق حقیقی کی سیڑھی کے طور پر کام دیتا ہے۔ جو سچے عشاق کسی خاکی محبوب سے دل لگاتے ہیں وہ دراصل اس خاکی محبوب کے پیدا کرنے والے خدا سے ہی دل لگاتے ہیں یعنی ان کی نگاہ میں وہ پاک ہستی رہتی ہے جو ارض و سما کی خالق اور کل شیء قدیر ہے۔

گفتار اندر سماع اہل دل و تقریر حق و باطل آں

اگر مرد عشقی کم خویش گیر
وگرنہ رہ عافیت پیش گیر

مترس از محبت کہ خاکت کند
کہ باقی شوی گر ہلاکت کند

نروید نبات از حبوب درست
مگر خاک بردے بگردد نخست

ترا باحق آں آشنائی دہد
کہ از دست خویشت رہائی دہد

کہ تا با خودی در خودت راہ نیست
وزیں نکتہ جز بیخود آگاہ نیست

نہ مطرب کہ آواز پائے ستور
سماعست اگر عشق داری و شور

مگس پیش شوریدہ دل پر نزد
کہ اوچوں مگس دست برسر نزد

نہ بم داند آشفتہ ساماں نہ زیر
بآواز مرغے بنالد فقیر

سرایندہ خود می نگردد خموش
ولیکن نہ ہر وقت باز است گوش

چو شوریدگاں مے پرستی کنند
بر آواز دولاب مستی کنند

برقص اندر آیند دولاب وار
چو دولاب برخود بگریند زار

بہ تسلیم سر در گریباں برند
چو طاقت نماند گریباں درند

بگویم سماع اے برادر کہ چیست
مگر مستمع را بدانم کہ کیست

گر از برج معنی بود طیر او
فرشتہ فرو ماند از سیر او

وگر مرد لہو ست و بازی و لاغ
قوی تر شود لہوش اندر دماغ

چہ مرد سماعست شہوت پرست
بآواز خوش خفتہ خیزد نہ مست

پریشاں شود گل بباد سحر
نہ ہیزم کہ نشگافدش جز تبر

جہاں پُر سماعست و مستی و شور
ولیکن چہ بیند در آئینہ کور

مکن عیب درویش حیران و مست
کہ غرقست ازاں می زند پا و دست

نہ بینی شتر بر حدائے عرب
کہ چونش برقص اندر آرد طرب

شتر را چو شور طرب در سرست
اگر آدمی را نباشد خرست

مشکل الفاظ کے معنی: مرد عشقی: عشق کا مرد۔ کم خویش: خود کو گم کرلے۔ رہ عافیت: آرام کا راستہ۔ مترس از محبت: محبت سے نہ ڈر۔ خاکت کند: تجھے خاک کردے گی۔ ہلاکت کند: ہلاک کردی گئی۔ آشنائی: متعارف۔ دست خویش: اپنا ہاتھ۔ راہ نیست: راستہ نہ ملے گا۔ آگاہ نیست: واقف نہیں ہے۔ مطرب: گویا۔ آواز پائے ستور: چوپائے کے پیر کی آواز۔ مگس: مکھی۔ نہ بم داند: زیر و بم نہیں جانتا۔ آشفتہ ساماں: عاشق مزاج۔ آواز مرغے: پرندے کی آواز۔ باز است گوش: کان کھلے ہوئے۔ شوریدگاں: دیوانے۔ دولاب: رہٹ۔ مستی کنند: جھومنے لگتے ہیں۔ چہ طاقت نماند: جب طاقت نہیں رہتی۔ سماع اے برادر کہ چست: بھائی سماع کیا چیز ہے۔ مستمع: سننے والا۔ بدانم: جان لو۔ کیست: کون ہے۔ برج معنی بود طیراو: طاہر حقیقت کے برج کا ہے۔ فرشتہ فروماند: فرشتہ بھی عاجز ہے۔ بازی: کھیل۔ لاغ: تفریح۔ چہ مرد: کیا مرد۔ خفتہ خیز: سویا اٹھتا ہے۔ گل بباد سحر: صبح کی نسیم سے بھول۔ تبر: کلہاڑا۔ آئینہ کور: اندھا آئینہ۔ مکن عیب: عیب جوئی نہ کر۔ شتر: اونٹ۔ صدائے عرب: وہ اشعار

جن کو سن کر اونٹ مست ہو کر چلتا ہے۔ آدمی را بناشد خرست: آدمی میں نہ ہو تو گدھا ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- اگر تو عشق کا مرد ہے تو اپنے آپ کو گم کردے ورنہ آرام کا راستہ اختیار کر۔
- محبت سے نہ ڈر کہ وہ تجھے خاک کردے گی بلکہ تو باقی رہے گی اگر وہ تجھے ہلاک کردے گی۔
- صاف دانوں سے سبزہ نہیں اُگتا ہے بلکہ ان پر پہلے خاک پھرتی ہے۔
- تجھے حق سے وہی چیز متعارف کرائے گی جو تیرے ہاتھ سے تجھے چھٹکارا دے گی۔
- اس لئے کہ جب تک تو خودی میں ہے تجھے اپنے اندر کا راستہ نہ ملے گا اور اس نکتہ سے سوائے بے خودوں کے کوئی واقف نہیں ہے۔
- گویے کی آواز ہی نہیں بلکہ چوپائے کے پیر کی آواز گاتا ہے اگر تو عشق اور مستی رکھتا ہے۔
- کسی عاشق مزاج کے سامنے مکھی نے پر نہیں پھڑپھڑائے کہ اس نے مکھی کی طرح دو ہتھڑ سر پر نہ ماری ہو۔
- عاشق مزاج زیر و بم نہیں جانتا بلکہ فقیر پرند کی آواز پر رو دیتا ہے۔
- گانے والا خود کسی وقت بھی خاموش نہیں ہے لیکن ہر وقت کان کھلے ہوئے نہیں ہے۔
- جب عاشق مے پرستی کرنے لگ جاتے ہیں رہٹ کی آواز پر جھومنے لگتے ہیں۔
- رہٹ کی طرح رقص میں آجاتے ہیں۔ رہٹ کی طرح اپنے اوپر زار زار رونے لگتے ہیں۔
- خدا کو سونپنے کے لئے گریبان میں سر ڈال دیتے ہیں جب طاقت نہیں رہتی تو گریبان پھاڑ ڈالتے ہیں۔
- بھائی میں بتاؤں کہ سماع کیا چیز ہے مگر میں سننے والے کو جان لوں کہ وہ کون ہے۔
- اگر اس کا ظاہر لاہوتی حقیقت کا برج ہو تو اس کی رفتار سے فرشتہ بھی عاجز آجائے۔
- اگر کھیل و کود اور تفریح کا بندہ ہے تو کھیل ہی اس کے دماغ میں اور قوی ہو گا۔
- شہوت پرست کیا مرد سماع ہے اچھی آواز سے سویا ہوا بیدار ہوتا ہے نہ کہ مدہوش۔
- صبح کی نسیم سے پھول پریشان ہوتا ہے نہ کہ سوختہ جس کو کلماڑا ہی پھاڑے گا۔
- سماع اور مستی اور شور سے جہاں بھرا پڑا ہے لیکن اندھا آئینہ میں کیا دیکھ سکتا ہے۔
- حیران مست درویش کی عیب جوئی نہ کر اس لئے کہ وہ تو ڈوبا ہوا ہے اس وجہ سے ہاتھ پاؤں مارتا ہے۔
- تو نے نہیں دیکھا کہ اونٹ عرب کی حدی پر اس کو مستی کس طرح رقص میں لے آتی ہے۔
- جب مستی کا شور اونٹ کی سر میں بھی موجود ہے۔ اگر آدمی میں نہ ہو تو وہ گدھے کی طرح ہے (مراد گدھا ہے)۔

حکایت

شکر لب جوانے نے آموختے — کہ دلہا در آتش چونے سوختے
پدر بارہا بانگ بردے زدے — بہ تندی و آتش دراں نے زدے
شبے بر ادائے پسر گوش کرد — سماعش پریشان و مدہوش کرد
ہمی گفت و بر چہرہ افگند خوے — کہ آتش بمن زد در ایں بارنے
ندانی کہ شوریدہ حالان مست — چرا بر فشانند در رقص دست

کشاید درے بر دل از واردات	فشاند سر دست بر کائنات
حلالش بود رقص برياد دوست	کہ ہر آستینش جانے دروست
گرفتم کہ خود چابکی درشنا	برہنہ توانی زدن دست و پا
بکن خرقہ نام و ناموس و رزق	کہ عاجز بود مرد با جامہ غرق
تعلق حجابست و بے حاصلی	چو پیوند ہا بگسلی و اصلی

مشکل الفاظ کے معنی: نے آموخت: بانسری بجانا سیکھنا۔ دلہا در آتش: دلوں کو آگ میں۔ سوختے: جلاتا۔ پدر بارہا بانگ بروے زدے: کئی بار باپ نے غصہ کیا۔ بہ تندی: غصے سے۔ شبے: ایک رات۔ سماعش پریشاں: سماع نے پریشان کر دیا۔ چہرہ افگند خوئے: چہرہ پر پسینہ آگیا۔ ندانی: تجھے معلوم نہیں۔ شوریدہ: دیوانہ۔ کشاید درے: دروازہ کھل جاتا ہے۔ حلالش بود رقص: رقص حلال ہے۔ دروست: حقیقت ہو۔ چابکی درشنا: تیرے میں ہشیار۔ برہنہ: ننگا۔ خرقہ نام و ناموس: نام اور عزت کا لباس۔ جامہ غرق: جو کپڑوں میں ڈوبا ہے۔ تعلق حجابست: تعلق ایک پردہ ہے۔ بے حاصلی: بے سود۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شیریں لب نوجوان بانسری بجانا سیکھتا جو نرکل کی طرح دلوں کو آگ لگا دیتا۔
- غصے سے باپ بارہا اس پر چیختا غصے سے اور اس بانسری کو آگ میں جلا دیتا۔
- ایک رات کو لڑکے کی ادائیگی کو سنا سماع نے اس کو پریشان اور مدہوش کر دیا۔
- چہرے پر پسینہ لائے ہوئے کہہ رہا تھا کہ اس بار تو بانسری نے مجھے آگ لگا دی ہے۔
- تجھے معلوم نہیں کہ شوریدہ حال مست رقص میں ہاتھ کیوں پھینکتے ہیں۔
- واردات کا دل دروازہ کھل جاتا ہے کائنات سے اپنا ہاتھ جھاڑتا ہے۔
- دوست کی یاد پر اس کو رقص جائز ہے جس کی ہر آستین میں ایک حقیقت ہو۔
- میں نے مانا کہ تو تیرنے میں خود ہشیار ہے لیکن ننگا ہو کر ہی ہاتھ پیر مار سکتا ہے۔
- نام اور عزت اور مکر کا لباس اتار پھینک اس لئے جو کپڑوں میں ڈوبا ہے وہ عاجز ہے۔
- تعلق ایک پردہ ہے اور تو بے نتیجہ ہے جب تو تعلق منقطع کر لے گا تو واصل بحق ہو جائے گا۔

نتیجہ حکایت: موسیقی کے بارے میں خدا نے زبور الہامی کتاب نازل کی۔ داؤد لحن سے سننے والوں پر وجد کی کیفیت طاری و جاری ہو جاتی ہے شاید اسی حوالے سے کہا جاتا ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے۔ موسیقی کی لطافت سے وجد کا طاری ہونا ایک طرح کی قدرتی بات ہے۔ سماع کی بعض مسلکوں میں اجازت ہے بعض ناپسند کرتے ہیں سماع سننے کے لئے انسان کا پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔

حکایت

کسے گفت پروانہ را کاے حقیر	برو دوستے در خور خود بگیر
رہے رو کہ بینی طریق رجا	تو و مہر شمع از کجا تا کجا
سمندر نہ گرد آتش مگرد	کہ مردانگی باید آنگہ نبرد
ز خورشید پنہاں شود موش کور	کہ جہلست با آہنیں پنجہ زور

یکے را کہ دانی کہ خصم تو اوست ‏ نہ از عقل باشد گرفتن بدوست

ترا کس نگوید نکو می کنی ‏ کہ جاں در سرِ کار او می کنی

گدائے کہ از پادشہ خواست دخت ‏ قفا خورد و سودائے بیہودہ پخت

کجا در حساب آورد چوں تو دوست ‏ کہ روئے ملوک و سلاطیں دروست

مپندار کہ در چناں محفلے ‏ مدارا کند با چو تو مفلسے

وگر باہمہ خلق نرمی کند ‏ تو بے چارۂ برتو گرمی کند

نگہ کن کہ پروانہ سوز ناک ‏ چہ گفت اے عجب گر بسوزم چہ باک

مرا چوں خلیل آتشے در دلست ‏ کہ پنداری ایں شعلہ برمن گلست

نہ دل دامن دلستاں میکشد ‏ کہ مہرش گریبان جاں می کشد

نہ خود را بر آتش بخود میزنم ‏ کہ زنجیر شوق است در گردنم

مرا ہمچناں دور بودم کہ سوخت ‏ نہ ایں دم کہ آتش بمن در فروخت

نہ آں میکند یار در شاہدی ‏ کہ با او تواں گفتن از زاہدی

کہ عیبم کند بر تولائے دوست ‏ کہ من راضیم کشتہ در پائے دوست

مرا بر تلف حرص دانی چراست ‏ چو او ہست اگر من نباشم روا است

بسوزم کہ یار پسندیدہ اوست ‏ کہ دروے سرایت کند سوز دوست

مرا چند گوئی کہ در خورد خویش ‏ حریفے بدست آر ہمدرد خویش

بداں ماند اندر ز شوریدہ حال ‏ کہ گوئی بکژدم گزیدہ منال

کسے را نصیحت مگوائے شگفت ‏ کہ دانی کہ دروے نخواہد گرفت

ز کف رفتہ بے چارۂ را لگام ‏ نگویند کاہستہ راں اے غلام

چہ نغز آمد ایں نکتہ در سند باد ‏ کہ عشق آتش است اے پسر پند باد

بباد آتش تیز بر ترشود ‏ پلنگ از زدن کینہ ور ترشود

چو نیکت بدیدم بدی می کنی ‏ کہ رویم فرا چوں خودی می کنی

ز خود بہتری جوئے و فرصت شمار ‏ کہ باچوں خودی گم کنی روزگار

پئے چوں خوداں خود پرستاں روند ‏ بکوئے خطرناک مستاں روند

من اول کہ ایں کار سر داشتم ‏ دل از سر بیک بار برداشتم

سر انداز در عاشقی صادقست ‏ کہ بد زہرہ برخویشتن عاشقست

اجل ناگہے در کمینم کشد ‏ ہماں بہ کہ آں نازنینم کشد

چو بیشک نبشتست بر سر ہلاک ‏ بدست دلآرام خوشتر ہلاک

نہ روزے بہ بیچارگی جاں دہی ‏ پس آں بہ کہ در پائے جاناں دہی

مشکل الفاظ کے معنی: کاے حقیر: اے حقیر چیز۔ بنی: نظر آئے۔ طریق رجا: امید کی راہ۔ مہرشمع: شمع کی محبت۔ از کجا تا

کجاں: کہاں وہ کہاں تو۔ گرد آتش مگرد: آگ کے چکر نہ لگا۔ مردانگی باید: بہادری چاہئے۔ خصم: دشمن۔ موش کور: چھچھوندر: جہلست: نادانی ہے۔ آہن: لوہے کا۔ خواست دخت: لڑکی چاہی۔ قفاخورد: طمانچہ کھایا۔ سودائے بیہودہ پخت: بیہودہ خیال پکایا۔ روئے ملوک: بادشاہ کا رخ۔ ہمہ خلق: تمام مخلوق۔ پروانہ سوزناک: دردناک پروانے۔ ایں شعلہ برمن گلست: یہ شعلہ میرے لئے پھول ہے۔ شاہدی: معشوقانہ انداز۔ دانی چراست: تجھے معلوم کیا ہے۔ مرا بر تلف حرص: مجھے مرنے کا لالچ کیوں ہے۔ یار پسندیدہ اوست: بہترین عاشق وہ ہے۔ سرایت کند سوز دوست: دوست کا سوز ہو۔ شوریدہ حال: پریشان حال۔ بکثردم: بچھو ڈسے۔ پلنگ از زدن: مارنے سے چیتا۔ کینہ ور ترشود: کینہ ور ہو جاتا ہے۔ بہتری جوئے: اچھائی کی تلاش کر۔ فرصت شمار: غنیمت جان۔ سرانداز: سرکٹا دینا۔ در عاشقی صادقست: سچی عاشق میں۔ بد زہرہ: بوالہوس۔ اجل ناگہے: اچانک موت۔ در کمینم کشد: گھات میں مار ڈالنا۔ آں نازنینم کشد: ناز میں مار ڈالے۔ بیشک نبشت: یقیناً لکھا ہے۔ بست دلآرام: معشوق کے ہاتھوں۔ خوشتر ہلاک: ہلاک ہونا بہتر ہے۔ در پائے جاناں دہی: معشوق کے قدموں میں جان دے دے۔

حکایت کا ترجمہ:

- کسی نے پروانے سے کہا اے حقیر! جا اپنے مناسب کوئی دوست بنا۔
- ایسا راستہ چل جس میں تجھ کو امید کی راہ نظر آئے تو اور شمع کی محبت کہاں وہ اور کہاں تو ہے۔
- تو سمندر نہیں ہے آگ کے چکر نہ لگا اس لئے کہ بہادری چاہئے پھر لڑائی۔
- چھچھوندر سورج سے چھپتی ہے اس لئے کہ آہنی پنجہ سے زور کرنا نادانی ہے۔
- جس کے بارے میں تجھے علم ہے کہ وہ تیرا دشمن ہے اس کو دوست بنانا عقل کی بات نہیں ہے۔
- تجھے کوئی یہ نہیں کہتا کہ تو اچھا کرتا ہے کہ اس کی خاطر جان قربان کرتا ہے۔
- جس فقیر نے بادشاہ سے لڑکی چاہی اس نے طمانچہ کھایا اور بیہودہ خیال پکایا۔
- تجھ دوست کو وہ کس گنتی میں لائے گی جبکہ ملوک اور سلاطین کا رخ اس طرف ہے۔
- یہ نہ سمجھ کہ وہ اس جیسی مجلس میں تجھ جیسے مفلس کی خاطر تواضع کرے گی۔
- اگر وہ ساری دنیا کے ساتھ نرمی کرے گی تو مفلس ہے تجھ پر گرمی کرے گی۔
- دیکھ دردناک پروانے نے کیا کہا ہائے تعجب اگر میں جلتا ہوں تو کیا پرواہ ہے۔
- خلیل اللہ کی طرح میرے دل میں ایک آگ ہے گویا یہ آگ میرے لئے پھول ہے۔
- میرا دل معشوق کا دامن نہیں کھینچتا ہے بلکہ اس کی محبت جان کا گریبان کھینچتی ہے۔
- میں نے اپنے آپ کو خود آگ پر نہیں ڈالتا ہوں بلکہ اس کی محبت جان کا گریبان کھینچتی ہے۔
- میں اپنے آپ کو خود آگ پر نہیں ڈالتا ہوں بلکہ عشق کی زنجیر میری گردن پر ہے۔
- میں اسی طرح دور تھا اس نے مجھے پھونک دیا تھا اس وقت نہیں جب اس نے مجھ میں آگ لگائی ہے۔
- معشوقانہ انداز میں یار وہ کچھ نہیں کرتا جو پاک دامنی کی وجہ سے اس سے بتایا بھی جاسکے۔
- دوست کی دوستی میں مجھ پر کون عیب لگا سکتا ہے بلکہ میں دوست کے قدموں پر مرنے کے لئے راضی ہو جاؤں۔
- تجھے معلوم ہے کہ مجھے مرنے میں کیوں حرص ہے جب وہ ہے اگر میں نہ ہوں تو جائز ہے۔
- میں اس لئے جلتا ہوں کہ بہترین عاشق وہ ہے جس میں دوست کا سوز سرایت کر جائے۔
- مجھے یہ کب تک کہے گا کہ اپنے مناسب اپنا ہمدرد کوئی دوست بنا۔
- پریشان حال کو نصیحت کرنا ایسا ہے جیسا کہ تو بچھو کے ڈسے ہوئے کو کہے کہ نہ رو۔

- ہائے تعجب ایسے شخص کو نصیحت نہ کر جس کے بارے میں تجھے معلوم ہو کہ اس پر اثر نہ کرے گی۔
- ہاتھ سے لگام چھوڑے ہوئے بیچارے کو نہیں کہتے کہ اے لڑکے آہستہ چل۔
- سندباد (ایک مشہور کتاب کا نام ہے) میں یہ نکتہ کیسا اچھا ہے کہ اے صاحب زادے عشق آگ اور نصیحت ہوا ہے۔
- تیز ہوا سے آگ اور بھڑکتی ہے مارنے سے چیتا اور کینہ ور ہو جاتا ہے۔
- جب میں نے اچھی طرح غور کیا تو تو برائی کر رہا ہے کہ میرا رخ خودی کی طرف موڑ دیا ہے۔
- خودی سے ہٹ کر بہتری تلاش کر اور غنیمت جان اس لئے کہ خودی کے ہوتے ہوئے تو عمر برباد کر رہا ہے۔
- خود پرست لوگ اپنے جیسوں کے پیچھے چلتے ہیں بے خود لوگ خطرناک کوچے میں جاتے ہیں۔
- میں نے جب یہ کام شروع کیا تو ابتدا ہی سے یکبارگی سر کا خیال ہٹا دیا۔
- عاشق میں سر کٹا دینے والا سچا ہے اس لئے کہ بوالہوس تو اپنا عاشق ہے۔
- موت اچانک گھات میں مجھے مار ڈالے گی تو یہی بہتر ہے کہ مجھے وہ نازنیں مار ڈالے۔
- جب سر کے لئے ہلاکت یقیناً لکھی ہے تو معشوق کے ہاتھ سے ہلاک ہونا بہتر ہے۔
- کیا کسی دن بے چارگی سے تو جان نہ دے گا تو یہی بہتر ہے کہ معشوق کے قدموں میں جان دے دے۔

نتیجہ حکایت: موت کا ایک دن معین ہے ہر ذی روح نے موت کا جام نوش کرنا ہے کسی کو بقاء حاصل نہیں ہے۔ کائنات کی ہر چیز کو فنا ہے اگر انسان حیات جاوداں کا طلب گار ہے تو اس کو اپنے اندر جذبہ عشق پیدا کرنا ہوگا تب وہ راہ عشق میں قربان ہو کر ابدی زندگانی کے راز کو پا سکتا ہے۔ عشاق کے لئے محبوب کی خواہش پہ جان دینا "کار بیکاراں" نہیں ہے بلکہ ان کی نگاہ میں یہ تو سودمند کاروبار ہے وہ سمجھتے ہیں جان آخر تو جانے والی ہے کیونہ نہ محبوب کی رضا پر قربان کر دی جائے یعنی محبوب کی یاد میں فنا ہو جانا بقاء کو پانا ہے۔ معشوق اور محبوب کے کوچہ محبت میں دم دینا عشاق کے لئے سب سے افضل موت ہے۔ وہ کہتے ہیں مرنا تو ہے ہی کیوں نہ معشوق کے قدموں میں جان دے دیں۔

مخاطبہ شمع و پروانہ

شبے یاد دارم کہ چشمم نخفت	شنیدم کہ پروانہ با شمع گفت
کہ من عاشقم گر بسوزم رو است	ترا گریہ و سوز بارے چراست
بگفت اے ہوادار مسکین من	برفت انگبین یار شیرین من
چو شیرینی از من بدر می رود	چو فرہادم آتش بسری رود
ہمی گفت و ہر لحظہ سیلاب درد	فرومی دویدش برخسار زرد
کہ اے مدعی عشق کار تو نیست	کہ نہ صبر داری نہ یارائے ایست
تو بگریزی از پیش یک شعلہ خام	من استادہ ام تا بسوزم تمام
ترا آتش عشق اگر پر بسوخت	مرا بیں کہ از پائے تا سر بسوخت
نرفتہ ز شب ہمچناں بہرۂ	کہ ناگہ بکشتش پری چہرۂ
ہمی گفت و می رفت دودش بسر	ہمیں بود پایانِ عشق اے پسر
اگر عاشقی خواہی آموختن	بکشتن فرج یابی از سوختن

مکن گریہ بر گور مقتول دوست	برو خرمی کن کہ مقبول اوست
اگر عاشقی سر مشوی از مرض	چو سعدی فروشوی دست از غرض
فدائی ندارد ز مقصود چنگ	وگر بر سرش تیر بارند و سنگ
بدریا مرو گفتمت زینہار	وگر میروی تن بطوفاں سپار

مشکل الفاظ کے معنی: شبے: ایک رات۔ یاد دارم: مجھے یاد ہے۔ چشم نخفت: آنکھ میں نیند نہ آئی۔ شنیدم: میں نے سنا۔ پروانہ با شمع گفت: پروانہ شمع سے کہہ رہا تھا۔ من عاشقم: میں تو عاشق ہوں۔ ترا گریہ: تیرا رونا۔ اے ہوادار مسکین من: اے میرے مسکین عاشق۔ چو فرہاد: فرہاد کی طرح۔ ہمی گفت: وہ کہہ رہی تھی۔ ہر لحظہ سیلاب درد: ہر آن درد کا سیلاب ہے۔ بر خسار زرد: زرد چہرے پر۔ عشق کار تو نیست: عشق تیرا کام نہیں ہے۔ اے مدعی: اے بوالہوس۔ من استادہ: میں کھڑی ہوں۔ تا سوزم تمام: تمام کی تمام جل جاؤں۔ پر بسوخت: پر جلایا۔ مرا بیں: مجھے دیکھ۔ نرفتہ ز شب: رات کا تھوڑا سا حصہ گزرا۔ ناگہ: اچانک۔ دودش: دھواں۔ پایان عشق: عشق کا انجام۔ عاشقی خواہی آموختن: عاشقی سیکھنا چاہتا ہے۔ فرج یابی: آرام پانا۔ مکن گریہ بر گور: قبر پر نہ رو۔ سر موش از مرض: تو مرض سے غسل صحت نہ کر۔ زینہار: ہرگز۔ بطوفان سپار: طوفان کے سپرد کر دینا۔

مخاطبہ شمع و پروانہ کا ترجمہ:

- مجھے یاد ہے کہ ایک رات میری آنکھ نہ لگی میں نے سنا کہ پروانہ نے شمع سے کہا۔
- کہ میں تو عاشق ہوں اگر جلوں تو مناسب ہے تیرا رونا اور جلنا اب کیوں ہے۔
- اس نے کہا اے میرے مسکین عاشق! مجھ سے میرا میٹھا دوست (شہد) بچھڑ گیا ہے۔
- جب شیرینی مجھ سے جدا ہوتی ہے تو فرہاد کی طرح میرے سر میں آگ لگتی ہے۔
- وہ یہ کہہ رہی تھی اور ہر منٹ درد کا سیلاب اس کے زرد رخسار پر نیچے کو بہہ رہا تھا۔
- کہ اے بوالہوس تیرا کام عشق نہیں ہے کہ نہ تو تو صبر رکھتا ہے نہ ٹھہرنے کی طاقت رکھتا ہے۔
- اے کچے! تو ایک شعلہ کے سامنے سے بھاگتا ہے میں کھڑی ہوں تاکہ سب جل جاؤں۔
- عشق کی آگ نے اگر تیرا پر جلایا ہے تو مجھے دیکھ پیر سے سر تک جلا دیا ہے۔
- اس حالت میں رات کا کچھ حصہ نہ گزرا تھا کہ اچانک اس کو ایک پری چہرہ نے بجھا دیا۔
- وہ یہ کہہ رہی تھی اور دھواں سر سے نکل رہا تھا۔ اے صاحب زادے عشق کا انجام ایسے ہی ہوتا ہے۔
- اگر تو عاشقی سیکھنا چاہتا ہے تو جلنے سے مر کر ہی راحت پائے گا۔
- مقتول دوست کی قبر پر نہ رو اس پر خوشی کر کہ وہ مقبول ہو گیا ہے۔
- اگر تو عاشق ہے تو مرض سے غسل صحت نہ کر سعدی کی طرح غرض سے ہاتھ دھولے۔
- فدائی معشوق سے ہاتھ نہیں کھینچتا ہے خواہ اس کے سر پر تیر اور پتھر برسیں۔
- میں تجھ سے کہتا ہوں ہرگز دریا میں نہ جا اور اگر جاتا ہے تو جسم کو طوفان کے سپرد کر دے۔

باب 4

در تواضع

ز خاک آفریدت خداوند پاک
پس اے بندہ افتادگی کن چو خاک

حریص و جہاں سوز و سرکش مباش
ز خاک آفرید ندت آتش مباش

چو گردن کشید آتش ہولناک
بہ بے چارگی تن بینداخت خاک

چو ایں سرفرازی نمود آں کمی
ازیں دیو کروند ازاں آدمی

مشکل الفاظ کے معنی: خداوند پاک: اللہ تعالیٰ کی ذات۔ خاک آفریدت: خاک سے پیدا کیا ہے۔ اے بندہ افتادگی: اے عاجز بندے۔ کن چو خاک: خاک کی طرح۔ حریص: لالچی۔ سرکش مباش: باغی نہ بن۔ آتش ہولناک: ہولناک آگ۔ نمود آں کمی: فروتنی یا عاجزی دکھائی۔

در تواضع کا ترجمہ:

- خداوند پاک نے تجھے خاک سے پیدا فرمایا ہے تو اے بندے خاک کی طرح عاجزی کر۔
- حریص اور جہاں سوز اور سرکش نہ بن انہوں نے تجھے خاک سے پیدا کیا ہے آگ نہ بن۔
- جب بھی ہولناک آگ نے تکبر کیا ہے خاک نے عاجزی سے اپنا بدن گرا دیا ہے۔
- چونکہ اس نے تکبر دکھایا اور اس نے فروتنی دکھائی اس سے شیطان بنایا اس سے آدمی بنایا۔

حکایت دریں معنی

یکے قطرہ باراں زا برے چکید
خجل شد چو پہنائے دریا بدید

کہ جائیکہ دریاست من کیستم
گر اوہست حقا کہ من نیم

چو خود را بچشم حقارت بدید
صدف در کنارش بجاں پرورید

سپہرش بجائے رسانید کار
کہ شد نامور لولوئے شاہوار

بلندی بداں یافت کو پست شد
در نیستی کوفت تا ہست شد

مشکل الفاظ کے معنی: یکے قطرہ باراں: بارش کا ایک قطرہ۔ زابرے چکید: بادل سے ٹپکا۔ خجل شد: شرمندہ ہوا۔ پہنائے دریا: سمندر کی چوڑائی۔ من کیستم: میں کیا ہوں۔ اوہست: وہ ہے۔ حقا: یقیناً۔ من نیم: میں نہیں ہوں۔ بچشم حقارت بدید: حقارت سے دیکھنا۔ صدف: سیپی۔ سپہرش: آسمان۔ در نیستی کوفت: نیستی کا دروازہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- بارش کا ایک قطرہ بادل سے ٹپکا جب سمندر کی چوڑائی دیکھی شرمندہ ہوا۔
- کہ جس جگہ سمندر ہے میں کیا ہوں اگر وہ ہے تو یقیناً میں نہیں ہوں۔
- جب اس نے اپنے آپ کو حقارت سے دیکھا سیپی نے اس کی اپنی گود میں دل سے پرورش پائی۔

- آسمان نے اس کا کام اس جگہ پہنچایا کہ بادشاہ کے لائق نامور موتی بنا۔
- بلندی اس لئے حاصل ہوئی جو پست ہوا نیستی کا دروازہ کھٹکھٹایا' چنانچہ نیست ہو گیا۔

نتیجہ حکایت: وہ انسان جو اپنی فہم و فراست پر اتراتا پھرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی کرشمہ سازیوں اور کرم فرمائیوں کو دیکھے تو اسے اپنا سب کچھ خدائے قدیر کے سامنے ہیچ نظر آئے۔ مرتبہ بلندی اور عزت و وقار انہی لوگوں کے لئے ہے جو خلقی فروتنی اور عجز و انکساری کا پیکر ہوں۔

حکایت در معنی نظر مردان حق در خویشتن بحقارت

جوانے خردمند پاکیزہ بوم ز دریا برآمد بدر بند روم

در و فضل دیدند و فقر و تمیز نهادند رختش بجائے عزیز

سر صالحاں گفت روزے بمرد که خاشاک مسجد بیفشان . و گرد

ہماں کین سخن مرد رہرو شنید بروں رفت و بازش کس آنجا ندید

براں حمل کردند یاران و پیر که پروائے خدمت ندارد فقیر

دگر روز خادم، گرفتش براہ که نا خوب کردی برائے تباہ

ندانستی اے کودک خود پسند که مرداں ز خدمت بجائے رسند

گرستن گرفت از سر صدق و سوز که اے یار جاں پرور و دل فروز

نہ گردا ندر آں بقعہ دیدم نہ خاک من آلودہ بودم دراں جائے پاک

گرفتم قدم لا جرم باز پس که پاکیزہ مسجد بہ از خاک و خس

طریقت جزیں نیست درویش را که افگندہ دارد تن خویش را

بلندیت باید تواضع گزیں که ایں بام را نیست سلم جزیں

مشکل الفاظ کے معنی: جوانے خردمند: ایک عقلمند نوجوان۔ پاکیزہ بوم: پاک طبیعت۔ فضل دید: بزرگی دیکھی۔ صالحاں: نیک لوگ۔ بیفشاں: جھاڑنا۔ شنید: سنا۔ ناخوب کردی: بہت برا کیا۔ کودک خودپسند: متکبر لڑکا۔ صدق: سچائی۔ دل فروز: دل روشن کرنے والا۔ من آلودہ بودم: میں خاک آلودہ تھا۔ جائے پاک: جگہ پاک۔ ایں بام: یہ بالا خانہ۔ نیست سلم جزیں: اس کے علاوہ سیڑھی نہیں ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- پاک طبیعت ایک عقل مند نوجوان دریا سے روم کی بندگارہ پر آیا۔
- لوگوں نے اس میں بزرگی اور فقر اور تمیز دیکھی اس کے سامان کو باعزت جگہ پر رکھا۔
- ایک روز اس مرد سے نیکوں کے سردار نے کہا کہ مسجد کی خاک اور گرد جھاڑ دے۔
- سالک مرد نے جیسے ہی یہ بات سنی باہر چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو اس جگہ نہ دیکھا۔
- یاروں اور بزرگ نے اس پر محمول کیا کہ فقیر خدمت گزاری کی رغبت نہیں کرتا۔
- خادم نے دوسرے دن اس کو راستہ میں پکڑ لیا برباد رائے کی وجہ سے تو نے بہت بُرا کیا۔
- اے متکبر لڑکے تو یہ نہ سمجھا کہ لوگ خدمت ہی کی وجہ سے کسی مرتبے پر پہنچتے ہیں۔

- اس نے سچائی اور سوز کی وجہ سے رونا شروع کر دیا کہ اے جاں کو پرورش کرنے والے' دل کو روشن کرنے والے دوست۔
- اس سرزمین میں میں نے نہ گرد دیکھی نہ خاک اس پاک جگہ میں میں خاک آلود تھا۔
- لامحالہ میں نے قدم واپس لے لیا کیونکہ مسجد خاک اور تنکوں سے صاف بہتر ہے۔
- درویش کے لئے طریقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اپنے بدن کو پامال رکھے۔
- اگر تجھے بلندی درکار ہے تو تو تواضع برت اس لئے کہ اس بالاخانہ کے لئے اس کے علاوہ کوئی سیڑھی نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: اگر دنیا میں عزت و وقار چاہتا ہے تو دوسروں کی خاطرمدارات میں کوئی کسر نہ رکھ کیونکہ اللہ کے بندوں سے پیار اور محبت کرنا دراصل خدا سے لو لگانے کے مترادف ہے۔ عظمت و سطوت کی بلندی کے لئے خاطر تواضع سے بڑھ کر اور کوئی سیڑھی نہیں ہے۔

حکایت سلطان بایزید بسطامی قدس اللہ سرہ در تواضع

شنیدم کہ وقتے سحرگاہ عید ... ز گرمابہ آمد بروں با یزید
یکے طشت خاکسترش بے خبر ... فرو ریختند از سرائے بسر
ہمی گفت و ژولیدہ دستار و موے ... کف دست شکرانہ مالاں بروے
کہ اے نفس من در خور آتشم ... بخاکسترے روئے درہم کشم
بزرگاں نکردند در خود نگاہ ... خدا بنی از خویشتن بیں مخواہ
بزرگی بناموس و گفتار نیست ... بلندی بدعوئی و پندار نیست
قیامت کسے بنی اندر بہشت ... کہ معنیٰ طلب کرد و دعوئی بہشت
تواضع سر رفعت افرازدت ... تکبر بخاک اندر اندازدت
بگردن فتد سرکش تند خوے ... بلندیت باید بلندی مجوے

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ وقتے: ایک مرتبہ۔ سحرگاہ عید: عید کی صبح۔ ز گرمابہ آمد بروں: غسل خانے سے باہر آیا۔ یکے طشت: ایک لگن۔ خاکسترش: راکھ۔ ہمہ گفت: وہ کہہ رہے تھے۔ ژولیدہ: داڑھی۔ موے: بال۔ اے نفس من: اے میرے نفس۔ خور آتشم: آگ کھانا۔ بخاکسترے روئے درہم کشم: راکھ سے منہ کیوں بناؤں۔ بناموس: عزت سے۔ گفتار نیست: گفتگو سے نہیں ہے۔ پندار: غرور۔ معنیٰ طلب کرد: جس نے حقیقت چاہی۔ تواضع: خاطرمدارات۔ سر رفعت: سر کو بلند کرے گی۔ تکبر: کبر و نخوت مراد غرور۔ تند خوئے: بدمزاج۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ عید کی صبح کو ایک مرتبہ بایزید بسطامی "غسل خانے سے باہر نکلے۔
- بے خبری کی حالت میں راکھ کا ایک طشت ان کے سر پر لوگوں نے ایک گھر سے گرا دیا۔
- وہ کہہ رہے تھے اور ان کی دستار اور داڑھی الجھی ہوئی تھی وہ شکرانہ کا ہاتھ منہ پر مل رہے تھے۔
- کہ اے نفس میں دوزخ کے قابل ہوں ذرا سی راکھ سے منہ کیوں بناؤں۔
- بزرگوں نے کبھی اپنا دھیان نہیں کیا خودبیں سے خدا بینی کی امید نہ رکھ۔

- بزرگی عزت اور باتوں سے نہیں ہے بڑائی دعوے اور غرور سے نہیں ہے۔
- قیامت کے دن تو اس شخص کو بہشت میں دیکھے گا جس نے حقیقت چاہی اور دعویٰ کو چھوڑا۔
- تواضع تیری بلندی کے سر کو اونچا کرے گی۔ تکبر تجھے خاک میں ملائے گا۔
- متکبر بدمزاج سر کے بل گرتا ہے۔ اگر تجھے بلندی چاہئے تو بلندی کو تلاش نہ کر۔

نتیجہ حکایت: اللہ کے نیک بندے اپنے نفس کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ دنیاوی وقار و حشمت ان کی نگاہ میں کچھ اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ وہ تو صرف خدا کی رضا پانا چاہتے ہیں۔ اس کی یاد میں گم رہنا اور اس کی جستجو میں سرگرداں رہنا ہی ان کا مقصد حیات ہوتا ہے۔ وہ غرور اور کبر و نخوت کا شکار نہیں ہوتے۔ وہ اپنی طرف دھیان نہیں دیتے بلکہ خدابینی اور خداشناسی کی طرف ان کے دل و دماغ مائل ہوتے ہیں۔

گفتار در عجب و عاقبت آں و شکستگی و برکت آں،

ز مغرور دنیا رہ دیں مجوے ‎ ‎ ‎ خدا بینی از خویشتن بیں مجوے
گرت جاہ باید مکن چوں خساں ‎ ‎ ‎ بچشم حقارت نگہ در کساں
گماں کے بردم دم ہوشمند ‎ ‎ ‎ کہ در سر گرا نیست قدر بلند
ازیں نامور تر محلے مجوے ‎ ‎ ‎ کہ خوانند خلقت پسندیدہ خوے
نہ گر چوں توئی بر تو کبر آورد ‎ ‎ ‎ بزرگش نہ بینی بچشم خرد
تو نیز از تکبر کنی ہمچناں ‎ ‎ ‎ نمائی کہ پیشت تکبر کناں
چو استادۂ بر مقام بلند ‎ ‎ ‎ برافتادہ گر ہوشمندی مخند
بسا ایستادہ درآمد ز پاے ‎ ‎ ‎ کہ افتاد گانش گرفتند جاۓ
گرفتم کہ خود ہستی از عیب پاک ‎ ‎ ‎ تعنت مکن بر من عیب ناک
یکے حلقہ کعبہ دارد بدست ‎ ‎ ‎ یکے در خراباتے افتادہ مست
گر آں را بخواند کہ نگذاردش ‎ ‎ ‎ در ایں را براند کہ باز آردش
نہ مستظہرست ایں باعمال خویش ‎ ‎ ‎ نہ آں را در توبہ بستست پیش

مشکل الفاظ کے معنی: رہ دیں مجوئے: دین کا راستہ نہ چاہ۔ گرت جاہ: اگر مرتبہ چاہئے۔ چوں خساں: کمینوں کی طرح۔ بچشم حقارت: نفرت کی آنکھ۔ گماں: خیال۔ مردم: انسان۔ نامور تر محلے مجوے: نامور مقام تلاش نہ کر۔ پسندیدہ خوے: پسندیدہ عادت۔ چو استادہ: جب کھڑا ہے۔ مخند: ہنسی نہ اڑا۔ تعنت مکن: سرکشی نہ کر۔ در خراباتے: شراب خانہ میں۔ باعمال خویش: اپنے اعمال کی بدولت۔ در توبہ بست: توبہ کا دروازہ بند ہے۔ مستظہرست: طاقتور ہے۔ ایں: یہ۔ پیش: سامنے۔

گفتار کا ترجمہ:

- دنیا کے مغرور سے دین کا راستہ نہ چاہ خود بیں سے خدابینی نہ تلاش کر۔
- اگر تجھے مرتبہ درکار ہے تو کمینوں کی طرح حقارت کی آنکھ سے لوگوں کو نہ دیکھ۔
- ہوشمند انسان کب خیال کر سکتا ہے کہ تکبر میں بڑا مرتبہ ہے۔
- اس سے زیادہ نامور مقام تلاش نہ کر کہ لوگ تجھے پسندیدہ عادت کہیں۔

- کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر تجھ جیسا تجھ سے تکبر کرے تو عقل کی آنکھ سے اس کو بڑا نہ دیکھے گا۔
- تو بھی اگر تکبر کرے گا تو اسی طرح نظر آئے گا جیسا کہ تیری نگاہ میں متکبر ہے۔
- جب تو کسی بلند مقام پر کھڑا ہے اگر تو عقلمند ہے کسی گرے ہوئے کی ہنسی نہ اڑا۔
- بسا اوقات ایسا ہوا کہ کھڑا ہوا گرا کہ گرتے ہوؤں نے اس کی جگہ لے لی ہے۔
- میں نے مانا تو خود عیب سے پاک ہے لیکن مجھے عیب دار پر سرکشی نہ کر۔
- ایک کعبہ کا حلقہ ہاتھ میں پکڑے ہے ایک شراب خانہ میں مست پڑا ہے۔
- اگر وہ اس کو طلب کرے تو کون ہے جو اس کو نہ دے گا اور اگر اس کو نکال دے کون اس کو واپس لا سکے گا۔
- نہ یہ ایسے اعمال کی بدولت طاقتور ہے نہ اس کے سامنے توبہ کا دروازہ بند ہے۔

حکایت عیسیٰ علیہ السلام و عابد ناپارسا

شنیدستم از راویان کلام — کہ در عہد عیسیٰ علیہ السلام
یکے زندگانی تلف کردہ بود — بجہل و ضلالت سر آوردہ بود
دلیرے سیہ نامہ سخت دل — ز ناپاکی ابلیس از وے خجل
بسر بردہ ایام بے حاصلے — نیاسودہ تا بودہ از وے دلے
سرش خالی از عقل و پُرز احتشام — شکم فربہ از لقمہائے حرام
بنا راستی دامن آلودۂ — بنا داشتی دودہ اندودۂ
نہ پائے چو بینندگاں راست رو — نہ گوشے چو مردم نصیحت شنو
چو سال بد ازوے خلائق نفور — نمایاں بہم چوں مہ نو ز دور
ہوا و ہوس خرمنش سوختہ — جوے نیک نامی نیندوختہ
سیہ نامہ چنداں تنعم براند — کہ در نامہ جائے نبشتن نماند
گنہگار و خود رائے و شہوت پرست — بغفلت شب و روز و مخمور و مست
شنیدم کہ عیسیٰ درآمد ز دشت — بمقصورۂ عابدے بر گذشت
بزیر آمد از غرفہ خلوت نشیں — بپایش در افتاد سربر زمیں
گنہگار برگشتہ اختر ز دور — چو پروانہ حیراں در ایشاں ز نور
تامل بحسرت کناں شرمسار — چو درویش دہ دست سرمایہ دار
خجل زیر لب عذر خواہاں بسوز — ز شبہائے در غفلت آوردہ روز
سرشک غم از دیدہ باراں چو میغ — کہ عمرم بغفلت گذشت اے دریغ
برانداختم نقد عمر عزیز — بدست از نکوئی نیاوردہ چیز
چو من زندہ ہرگز مبادا کسے — کہ مرگش بہ از زندگانی بسے
برست آنکہ در عہد طفلی بمرد — کہ پیرانہ سر شرمساری نبرد
گناہم ببخش اے جہاں آفریں — کہ گر بامن آید فبئس القریں

دریں گوشہ نالاں گنہگار پیر	کہ فریاد حالم رس اے دستگیر
نگوں ماندہ از شرمساری سرش	رواں آب حسرت بشیب برش
وزاں نیمہ عابد سر پُرغرور	ترش کردہ بر فاسق ابروزد ور
کہ ایں مدبر اندر پے ما چراست	نگوں بخت ناداں چہ ہمجنس ماست
بگردن بآتش در افتادہٗ	بباد ہوا عمر بر دادہٗ
چہ خیر آمد از نفس تر دامنش	کہ صحبت بود با مسیح و منش

مشکل الفاظ کے معنی: شنید: سنا۔ وبان کلام: نقل کرنے والوں سے۔ زندگانی تلف کرد: عمر ضائع کی۔ جہل: نادانی۔ ضلالت: گمراہی۔ سیہ نامہ: سیاہ اعمال نامہ۔ خجل: شرمندہ۔ ابلیس: شیطان۔ بسر بردہ: گزاری تھی۔ بے حاصلے: نتیجہ کے بغیر۔ سرش خالی از عقل: دماغ عقل سے خالی۔ پُرز احتشام: تکبر سے پُر تھا۔ شکمے فربہ: موٹا پیٹ۔ بناراستی: غلط کاری سے۔ دامن آلودہ: دامن عیب دار تھا۔ گوشے: کان۔ نصیحت شنو: اچھی بات سننا۔ ہواؤ ہوس: لالچ و طمع۔ خرمنش سوختہ: خرمن جلا دیا۔ نعم براند: اس قدر عیش پرستی کی تھی۔ نبشتن: لکھنا۔ جائے: جگہ۔ شہوت پرست: نفسانی خواہشات۔ مخمور: نشہ میں۔ شنیدم: میں نے سنا ہے۔ مقصورہ: حجرہ۔ برگزشت: پاس سے گزرے۔ اختر: ستارہ۔ چو پروانہ: پروانہ کی طرح۔ زیر لب: چپکے چپکے۔ زشبہائے: ان راتوں سے۔ از دیدہ باراں جو: ابر کی طرح آنکھوں سے۔ اے دریغ: ہائے افسوس۔ مبادا: کہیں ایسا نہ ہو۔ در عہد طفلی بمرد: بچپن میں مرگیا۔ بردست آنکہ: وہ تو چھوٹ گیا۔ پیرانہ: بڑھاپے۔ دریں گوشہ: اس کنارے پر۔ حالم: میرا حال۔ چہ ہمجنس ماست: کیا یہ ہمارا ہم جنس ہے۔ در افتادہٗ: گر ہوا۔ عمر بردادہٗ: عمر برباد کئے ہوئے۔ چہ خیر آمد: کیا بھلائی ہوتی ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے بات نقل کرنے والوں سے سنا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں۔
- ایک شخص نے عمر ضائع کی تھی نادانی اور گمراہی میں سربرآوردہ تھا۔
- ایسا دلیر سیاہ اعمال نامہ والا سخت دل کہ اس کی ناپاکی کی وجہ سے شیطان بھی شرمندہ تھا۔
- اس نے بے نتیجہ زندگی گزاری تھی جب سے پیدا ہوا تھا اس سے کسی دل نے آرام نہ پایا تھا۔
- اس کا دماغ عقل سے خالی اور تکبر سے پُر تھا حرام کے لقموں سے پیٹ موٹا تھا۔
- غلط کاری سے دامن آلودہ تھا ناکردنی باتوں کی وجہ سے خاندان کا بدنام کنندہ تھا۔
- نہ تو اس کا قدم دیکھ بھال کرنے والا' سیدھا چلنے والوں جیسا تھا نہ نصیحت سننے والے انسانوں کا سا کان تھا۔
- قحط کے سال کی طرح مخلوق اس سے نفرت کرنے والی تھی۔ پہلی رات کے چاند کی طرح دور سے ایک دوسرے کو دکھاتے تھے۔
- ہوا اور ہوس نے اس کا خرمن جلا دیا تھا اس نے نیک نامی کا ایک جو بھی جمع نہ کیا تھا۔
- اس سیاہ اعمال نامہ والے نے اس قدر عیش پرستی کی تھی کہ نامہ اعمال میں لکھنے کی جگہ نہ رہی تھی۔
- گنہگار اور خودرائے اور شہوت پرست تھا۔ رات دن غفلت سے نشہ میں اور مست تھا۔
- میں نے سنا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جنگل سے تشریف لائے ایک عبادت گزار کے حجرے کے پاس سے گزرے۔
- گوشہ تنہائی میں بیٹھنے والا بالاخانہ سے نیچے اترا زمین پر سر رکھ کر ان کے قدموں پر گر پڑا۔
- پھرے ہوئے ستارے والا گنہگار دور ہی سے پروانہ کی طرح ان کے نُور سے حیران تھا۔
- حسرت سے غور کرتا ہوا شرمندہ جیسا کہ فقیر سرمایہ دار کے ہاتھ میں۔

- شرمندہ' سوز کے ساتھ چپکے چپکے عذر خواہ ان راتوں سے جن کو غفلت میں دن کہا تھا۔
- ابر کی طرح آنکھوں سے غم کے آنسو بہا رہا تھا کہ ہائے افسوس میری عمر غفلت میں گزری۔
- پیاری عمر کا نقد میں نے برباد کر دیا' نیکی کی کوئی بات ہاتھ نہ آئی۔
- خدا کرے میری طرح کوئی ایسا نہ جئے کیونکہ زندگی سے اس کا مرجانا بہتر ہے۔
- جو بچپن میں مر گیا وہ تو چھوٹ گیا کہ بڑھاپے کی شرمندگی اس کو نہ ہوئی۔
- اے جہاں آفریں! میرا گناہ بخش دے اس لئے کہ اگر وہ میرے ساتھ رہا تو میرا برا ساتھی ہے (گناہ برا ساتھی ہے)۔
- اس کنارے میں گنہگار بوڑھا نالاں تھا کہ اے دستگیری کرنے والے میرے حال کی فریاد رسی کر۔
- شرمندگی سے اس کا سر اوندھا تھا حسرت کے آنسو اس کی سفید داڑھی پر جاری تھے۔
- اور اس جانب سے غرور سے بھرے سر والا عابد دور سے ہی گنہگار پر ابرو چڑھائے ہوئے تھا۔
- کہ یہ بدبخت کیوں ہمارے درپے ہے۔ بیوقوف اوندھے نصیب والا کیا یہ ہمارا ہم جنس ہے۔
- سر کے بل آگ میں گرا ہوا ہے خواہش کی ہوا میں عمر برباد کئے ہوئے ہے۔
- اس کے گنہگار نفس سے کیا بھلائی ہوتی ہے کہ وہ میرے اور مسیح کے ساتھ ہو۔
- کیا اچھا ہوتا کہ وہ یہاں سے دور ہو جاتا۔ اپنے کارنامہ کی وجہ سے دوزخ میں جاتا۔
- اس کی منحوس صورت سے مجھے ناگواری ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کی آگ مجھے بھی لے لے۔

چہ بودے کہ زحمت ببردے ز پیش	بدوزخ برفتے پس کار خویش
ہمی رنجم از طلعت نا خوشش	مبادا کہ در من فتد آتشش
بمحشر کہ حاضر شود انجمن	خدایا تو با او مکن حشر من
دریں بد کہ وحی از جلیل الصفات	درآمد بعیسی علیہ الصلوت
کہ گر عالمست آں و گردے جہول	مرا دعوت ہر دو آمد قبول
تبہ کردہ ایام برگشتہ روز	بنالید برمن بزاری و سوز
بہ بے چارگی ہر کہ آمد برم	نیند از مش ز آستان کرم
عفو کردم از وے عملہائے زشت	در آرم بفضل خودش در بہشت
وگر عار دارد عبادت پرست	کہ در خلد باوے بود ہم نشست
بگو ننگ از و در قیامت مدار	کہ آں را بجنت برند ایں بنار
کہ آں را جگر خوں شد از سوز و زرد	گر ایں تکیہ بر طاعت خویش کرد
ندانست در بارگاہ غنی	کہ بے چارگی بہ ز کبر و منی
کرا جامہ پاکست و سیرت پلید	در دوزخش را نباید کلید
بریں آستاں عجز و مسکینت	بہ از طاعت و خویشتن بینیت
چو خود را ریگاں شمردی بدی	نمی گنجد اندر خدائی خودی
اگر مردی از مردئے خود مگوی	نہ ہر شہسوارے بدر برد گوے
پیاز آمد آں بے ہنر جملہ پوست	کہ پنداشت چوں پستہ مغزے دردست

ازیں نوع طاعت نیاید بکار | برو عذر تقصیر طاعت بیار
نخورد از عبادت برآں بے خرد | کہ باحق نکو بود و باخلق بد
سخن ماند از عاقلاں یادگار | ز سعدی ہمیں یک سخن یاد دار
گنہگار اندیشہ ناک از خدائے | بہ از پارسائے عبادت نمائے

چہ بودے: کیا اچھا ہوتا۔ بدوزخ برفتے: دوزخ میں جاتا۔ برہمی رنجم: مجھے ناگواری ہوتی ہے۔ دریں بد: اس میں لگا تھا۔ وحی از جلیل الصفات: بڑی صفتوں والے کی جانب سے۔ جہول: جاہل۔ ایام برگشتہ۔ بدنصیب۔ عملہائے زشت: برے اعمال۔ در خلد: جنت میں۔ گر ایں تکیہ: اس پر گھمنڈ کیا۔ ندانست: معلوم نہیں ہے۔ زکبر و منی: تکبر اور خودی۔ سیرت پالیدی: عادت ناپاک۔ کلید: کنجی۔ اگر مردی: اگر تو بہادر ہے۔ از مردئے خود مگوی: تو اپنی بہادری نہ جتا۔ گوے: گیند۔ ازیں نوع طاعت: اس قسم کی عبادت۔ عذر تقصیر: کوتاہی کا بہانہ۔

- جب محشر میں مجمع ہو اے خدا تو میرا اس کے ساتھ حشر نہ کرنا۔
- وہ اس میں لگا تھا کہ بڑی صفتوں والے کی جانب سے وحی عیسیٰ علیہ السلام پر آئی۔
- خواہ وہ عالم ہے یا جاہل میرے یہاں دونوں کی دعا مقبول ہے۔
- عمر کو تباہ کئے ہوئے بدنصیب میرے سامنے عاجزی اور سوز سے رویا ہے۔
- تو عاجزی سے میرے پاس آتا ہے میں اس کو بخشش کی چوکھٹ سے نہیں بھگاتا ہوں۔
- اس کے برے کام میں نے معاف کر دیئے ہیں۔ میں اس کو اپنی مہربانی سے جنت میں لے جاؤں گا۔
- اگر عبادت پرست کو عار ہے کہ وہ جنت میں اس کے ساتھ رہے۔
- تو اس کو بتا دو قیامت میں اس سے ذلت محسوس نہ کرے اس لئے کہ اس کو جنت میں اس کو جنہم میں لے جائیں گے۔
- اس لئے سوز اور درد سے اس کا جگر خون ہو گیا ہے۔ اگر اس نے اپنی عبادت پر گھمنڈ کیا ہے۔
- اس کو یہ معلوم نہیں ہے کہ بے نیاز کے دربار میں عاجزی تکبر اور خودی سے بہت بہتر ہے۔
- جس کا لباس پاک اور عادت ناپاک ہے اس لئے کہ دوزخ کے دروازے کے لئے کنجی کی ضرورت نہیں ہے۔
- اس چوکھٹ پر عاجزی اور مسکنت اور عبادت اور خودبینی سے بہتر ہے۔
- اگر تو اپنے آپ کو نیکوں میں گنتا ہے تو تو بد ہے اس لئے کہ خدائی میں خودی نہیں سماتی ہے۔
- اگر تو بہادر ہے تو اپنی بہادری نہ جتا اس لئے ہر شہسوار گول میں گیند نہیں نکالتا ہے۔
- وہ بے ہنر سب کا سب پیاز کی طرح ہے جس کو یہ گھمنڈ ہو کہ اس میں پستہ کا سا مغز ہے۔
- اس قسم کی عبادت کام میں نہیں آتی ہے جا عبادت کی کوتاہی کا عذر پیش کر۔
- اس بے عقل نے عبادت کا پھل نہیں کھایا ہے جو اللہ کے ساتھ بھلا اور مخلوق سے بُرا تھا۔
- عقلمندوں کی بات یادگار رہتی ہے سعدی کی یہی ایک بات یاد رکھ۔
- خدا سے ڈرنے والا گنہگار عبادت کی نمائش کرنے والے عبادت گزار سے بہتر ہے۔

نتیجہ حکایت: توبہ و استغفار انسان کی نجات کا ذریعہ ہے لہٰذا خشوع و خضوع سے اللہ کے حضور رحم کی بھیک مانگنے کی ضرورت ہے وہ بخش دے گا۔ جو لوگ ظاہراً اس کے عبادت گزار بندے ہیں لیکن وہ اپنی ریاضت کی نمود و نمائش کرنا بھی عیب تصور نہیں کرتے۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ کے ہاں ان کی عبادت درجہ قبولیت کو نہ پا سکے۔ اللہ سے ڈرنے والے اس کے مقبول بندے ہیں۔ اللہ کے بندے اپنی عبادت کا حساب کتاب نہیں کرتے وہ خدا سے سوداگری کی بجائے اس کی عبادت میں

مصروف رہتے ہیں۔

حکایت دانشمند درویش و قاضی متکبر

فقیہے کہن جامہ تنگدست
در ایوان قاضی بصف بر نشست

نگہ کرد قاضی درو تیز تیز
معرف گرفت آستینش کہ خیز

ندانی کہ برتر مقام تو نیست
فروتر نشیں یا برو یا بایست

بجائے بزرگاں دلیری مکن
چو سر پنجہ ات نیست شیری مکن

نہ ہر کس سزاوار باشد بصدر
کرامت بجاہست و منزل بقدر

دگر رہ چہ حاجت بہ پند کست
ہمیں شرمساری عقوبت بست

بعزت ہر آنکو فروتر نشست
بخواری نیفتد ز بالا بہ پست

چو آتش برآورد درویش دود
فروتر نشست از مقامیکہ بود

فقیہان طریق جدل ساختند
لم ولا نسلم در انداختند

کشادند برہم در فتنہ باز
بلاؤ نعم کردہ گردن دراز

تو گفتی خروسان شاطر بجنگ
فتادند درہم بمنقار و چنگ

یکے بیخود از خشمناکی چو مست
یکے بر زمیں می زند ہر دو دست

فتادند در عقدۂ پیچ پیچ
کہ در حل آں رہ نبردند ہیچ

مشکل الفاظ کے معنی: فقیہے: فقہ کا جاننے والا۔ کہن جامہ تنگدست: پرانے کپڑے والا مفلس۔ بصف برنشست: صف اول میں جا بیٹھا۔ نگہ کرد تیز تیز: گھور کر دیکھا۔ معرف: معنی بتانے والا یہ ایک عہدہ دار ہوا کرتا تھا جس کا کام لوگوں کا قاضی سے تعارف کرانا اور ان کو حسب مراتب بٹھانا ہوتا تھا۔ خیز: اٹھ۔ گرفت آستینش: آستین سے پکڑا۔ ندانی: تجھے معلوم نہیں۔ برتر مقام تو نیست: تیرا مقام اونچا نہیں ہے۔ یابرو: یا کھڑا رہ۔ شیری مکن: شیری نہ دکھا۔ کرامت بجاست: اعزاز مرتبہ کی حیثیت سے۔ چہ حاجت بہ پند: نصیحت کی کیا ضرورت ہے۔ عقوبت: سزا۔ بالا بہ پست: اوپر سے نیچے۔ چو آتش: آگ کی طرح۔ طریق جدل: گفتگو میں جب حق کا اظہار مدنظر نہ ہو بلکہ بڑائی ہو تو یہ جدل ہے۔ گردن دراز: گردنیں ابھارے۔ در فتنہ باز: فتنہ کا دروازہ کھولا۔ خروسان شاطر بجنگ: چالاک مرغے کی لڑائی میں۔ منقار: چونچ۔ خشمناکی چو مست: غصہ کی وجہ سے بے خود تھا۔ کہن جامہ: پرانے کپڑے والا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک مفلس پرانے کپڑوں والا ایک فقیہ قاضی کے دربار میں صف اول میں جا بیٹھا۔
- قاضی نے اس کو گھور کر دیکھا معرف نے اس کی آستین پکڑی کہ اُٹھ جا۔
- تجھے معلوم نہیں ہے کہ تیرا مقام اونچا نہیں ہے نیچے بیٹھ یا کھڑا رہ یا چلا جا۔
- بڑوں کی جگہ بیٹھ کر گستاخی نہ کر جب پنجہ میں طاقت نہیں ہے شیری نہ کر۔
- ہر آدمی صدر مقام کے قابل نہیں ہوتا۔ اعزاز مرتبہ کی حیثیت سے ہوتا ہے اور مقام اندازے کے مطابق ہوتا ہے۔

- اب دوبارہ تجھے کسی اور کی نصیحت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہی شرمندگی کی سزا کافی ہے۔
- بے عزت ہوتے ہوئے جو شخص نیچے بیٹھا تو ذلت سے اوپر سے نیچے نہیں گرتا ہے۔
- درویش نے آگ کی طرح دھواں نکالا (مراد آہ نکالی) جس مقام پر بیٹھا تھا اس سے کم درجہ پر جا بیٹھا۔
- فقیہوں نے جدل کا راستہ بنایا کیوں اور ہمیں تسلیم نہیں کو پھینکا۔
- انہوں نے آپس میں فتنہ کا دروازہ کھولا نہیں اور ہاں سے گردنیں ابھارے۔
- تو یہ کہے گا کہ چالاک مرغ لڑائی میں چونچ اور پنجے کے ذریعے ایک دوسرے میں گتھ گئے۔
- کوئی دیوانہ کی طرح غصہ کی وجہ سے بے خود تھا کوئی زمین پر دو ہتڑ مارتا تھا۔
- مشکل گرہ میں پھنس گئے جس کے کھولنے کا کوئی راستہ نہ ملا۔

کہن جامہ در صف آخر تریں — بغرش درآمد چو شیر عریں
کہ برہاں قوی باید و معنوی — نہ رگہائے گردن بحجت قوی
مرا نیز چوگان حرفست و گوے — بگفتندار نیک دانی بگوے
بکلک فصاحت بیا لیکہ داشت — بدلہا چو نقش نگیں برنگاشت
سر از کوئے صورت بمعنی کشید — قلم برسر حرف دعویٰ کشید
بگفتندش از ہر کنار آفریں — کہ بر عقل و طبعت ہزار آفریں
سمند سخن تا بجائے براند — کہ قاضی چو خرد رخلا بے بماند
بروں آمد از طاق و دستار خویش — باکرام و لطفش فرستاد پیش
کہ ہیہات قدر توشناختم — بشکر قد و مت نپرداختم
دریغ آمدم باچنیں مایۂ — کہ بینم ترا در چنیں پایۂ
معرف بدلداری آمد برش — کہ دستار قاضی نہد بر سرش
بدست و زباں منع کردش کہ دور — منہ بر سرم پائے بند غرور
کہ فردا شود بر کہن میزراں — بدستار پنجہ گزم سرگراں
چو مولام خوانند و صدر کبیر — نمایند مردم بچشمم حقیر
تفاوت کند ہرگز آب زلال — گرش کوزہ زریں بود یا سفال
خرد باید اندر سرمرد و مغز — نباید مرا چوں تو دستار نغز
کس از سر بزرگی نباشد بچیز — کدو سر بزرگست و بے مغز نیز
میفر از گردن بدستار و ریش — کہ دستار پنبہ اس تو سبلت حشیش
بصورت کسانیکہ مردم و شند — چو صورت ہماں بہ کہ دم در کشند
بقدر ہنر جست باید محل — بلندی و نحسی مکن چوں زحل
نئے بوریا را بلندی نکوست — کہ خاصیت نیشکر خود دروست
بدیں عقل و ہمت نخوانم کست — و گرمی رود صد غلام از پست
چہ خوش گفت خر مہرۂ در گلے — چو برداشتش پر طمع جاہلے

مرا کش نخواہد خریدن بہیچ ۔۔۔ بدیوانگی در حریرم مپیچ

نہ منعم بمال از کسے بہتر است ۔۔۔ خرار جل اطلس بپوشد خراست

بدیں شیوہ مرد سخنگوئے چست ۔۔۔ بآب سخن کینہ از دل بشست

دل آزردہ را سخت باشد سخن ۔۔۔ چو خصمت بیفتاد سستی مکن

چو دستت رسد مغز دشمن برآر ۔۔۔ کہ فرصت فرو شوید از دل غبار

چناں ماند قاضی بجورش اسیر ۔۔۔ کہ گفت ان ھذا لیوم عسیر

بدنداں گزید از تعجب یدین ۔۔۔ بماندش در و دیدہ چوں فرقدین

و ز آنجا جواں روئے ہمت بتافت ۔۔۔ بروں رفت و بازش نشاں کس نیافت

غریو از بزرگان مجلس بخاست ۔۔۔ کہ گوئی چنیں شوخ چشم از کجاست

نقیب از پیش رفت و ہر سو دوید ۔۔۔ کہ مردے بدیں نعت و صورت کہ دید

یکے گفت ازیں نوع شیریں نفس ۔۔۔ دریں شہر سعدی شناسیم و بس

براں صد ہزار آفریں کیں بگفت ۔۔۔ حق تلخ بیں تاچہ شیریں بگفت

چو شیر عریں: شیر کی طرح غرایا۔ برہان قوی: مضبوط دلیل۔ بکلک فصاحت: فصاحت کے قلم سے۔ بدلہا چو نقش: دل پر ایسا منقش کر دیا۔ نگیں برنگاشت: جیسے رنگ کا نقش۔ بمعنی کشید: حقیقت کی طرف لے گیا۔ سمند سخن: بات کے گھوڑے۔ چو خر در خلاب بماند: گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس گیا۔ دستار خویش: اپنی پگڑی۔ دریغ آمدم: مجھے افسوس ہے۔ دستار قاضی: قاضی کی پگڑی۔ نہد برسرش: اس کے سر پر رکھ دے۔ منع کردش: روکا۔ بند غرور: غرور کی زنجیر۔ چو مولام: جب آقا مجھے۔ مردم: لوگ۔ آب زلال: شیریں پانی (اچھی چیز اچھے ظرف کی محتاج نہیں)۔ کوزہ: پیالہ۔ سفال: مٹی۔ ریش: داڑھی۔ میفراز گردن: گردن نہ ابھار۔ سبلت حشیش: مونچھوں کی حقیقت گھاس ہے۔ بقدر ہنر: ہنر کے اندازے سے۔ و نحس مکن چوں زحل: زحل کی طرح نحوست ظاہر نہ کر۔ چہ خوش گفت: کیا اچھی بات کہی۔ خرمہرہ در گلے: کوڑی جو مٹی میں تھی۔ در حریرم مپیچ: مجھے ریشمی کپڑے میں نہ لپیٹ۔ خرار جل اطلس بپوشد: گدھا اگر اطلس کی جھول پہن لے۔ چو خصمت بیفتاد: جب تیرا دشمن گر پڑے۔ بجورش اسیر: ظلم میں اسیر۔ ان ھذا الیوم عسیر: بے شک یہ دن سخت ہے۔ بدنداں گزید: دانتوں سے کاٹنا۔ روئے ہمت بتافت: ہمت کا رخ موڑ دیا۔ بروں رفت: باہر نکل گیا۔ نازش نشاں کس نیافت: پھر کسی نے نشان نہ پایا۔ شوخ چشم: گستاخ۔ ازیں نوع شیریں نفس: اس قسم کا شیریں گفتار۔ دریں شہر: اس شہر میں۔ سعدی شناسیم: سعدی کو سمجھتے ہیں۔ حق تلخ بیں: کڑوی سچی بات۔

- پرانے کپڑوں والا آخری صف میں جھاڑی کے شیر کی طرح غرایا۔
- کہ قوی اور معنوی برہان (دلیل) چاہئے نہ کہ دلائل میں پھولی ہوئی رگیں۔
- میرے پاس بھی بات کا گیند اور بلا ہے وہ بولے اگر خوب جانتا ہے تو کہہ دے۔
- جو بیان اس کے پاس تھا اس نے فصاحت کے قلم سے دلوں پر اتنا منقش کر دیا جیسا کہ نگ کا نقش ہو۔
- بات کو ظاہر سے حقیقت کی طرف لے گیا دعویٰ کے سر پر قلم پھیر دیا۔
- ہر جانب سے لوگوں نے اس کو شاباش کہا کہ تیری عقل اور طبیعت میں ہزار آفریں ہے۔
- بات کے گھوڑے کو یہاں دوڑایا کہ قاضی گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس کر رہ گیا۔
- اپنی محراب سے نکلا اور اپنی پگڑی اعزاز اور مہربانی سے اس کے سامنے پیش کر دی۔

- کہ افسوس میں نے تیرا مرتبہ نہیں پہچانا تیری تشریف آوری کے شکریہ میں نہ لگا۔
- مجھے افسوس ہے کہ اس پونجی کے ہوتے ہوئے تجھے اس جگہ پر دیکھ رہا ہوں۔
- معرف دلداری کے لئے اس کے سامنے آیا تاکہ قاضی کی پگڑی اس کے سر پر رکھ دے۔
- اس کو ہاتھ اور زبان سے روکا کہ دور ہو میرے سر پر غرور کی زنجیر نہ رکھ۔
- ورنہ کل کو پرانے لباس والوں پر پانچ گز کی پگڑی کی وجہ سے میں بھی غصے ہوں گا۔
- جب مجھے آقا اور بڑا صدر کہہ کر پکاریں گے تو لوگ میری نگاہ میں حقیر نظر آئیں گے۔
- شیریں پانی ہرگز نہ بدلے گا خواہ وہ زریں پیالے میں ہو یا مٹی کے برتن میں۔
- انسان کے سر میں عقل اور گودا چاہئے تیری طرح مجھے اچھی پگڑی نہ چاہئے۔
- انسان سر کی بڑائی سے کوئی چیز نہیں بن جاتا ہے کدو کا سر بڑا ہے اور بے مغز بھی ہے۔
- پگڑی اور داڑھی کی وجہ سے گردن نہ ابھار اس لئے کہ پگڑی کی حقیقت روئی ہے اور مونچھوں کی حقیقت گھاس ہے۔
- جو لوگ محض دیکھنے میں آدمی ہیں تصویر کی طرح تو یہی بہتر ہے کہ چپ رہیں۔
- ہنر کے اندازے سے مقام تلاش کرنا چاہئے زحل کی طرح بلندی اور نحوست نہ ظاہر کر۔
- کیا نرکل کے لئے بلندی اچھی چیز ہے کیا خود اسی میں گنے کی خاصیت ہے۔
- اس عقل و ہمت کے ہوتے ہوئے میں تجھے انسان نہیں کہہ سکتا ہوں خواہ تیرے پیچھے سو غلام چلتے ہوں۔
- کوڑی نے جو مٹی میں تھی کیا اچھی کہی ہے جب اس کو ایک لالچی جاہل نے اٹھالیا۔
- مجھے کوئی بھی کسی چیز کے بدلے خریدے گا دیوانگی سے مجھے ریشمیں کپڑے میں نہ رکھ۔
- مالدار مال کی وجہ سے کسی سے بہتر نہیں ہے اگر گدھا اطلس کی جھولی بھی پہن لے تو گدھا ہے۔
- چست بات کہنے والے انسان نے اس طور پر بات کے پانی سے دل کا کینہ دھولیا۔
- ستائے ہوئے دل کی بات سخت ہوتی ہے جب تیرا دشمن گر پڑے تو سستی نہ کر۔
- جب تجھے دست رسی حاصل ہو جائے دشمن کا بھیجا نکال لے اس لئے کہ موقع دل کا غبار دھو دے گا۔
- قاضی اپنے ظلم میں خود ایسا گرفتار ہو گیا کہ بول پڑا۔ بے شک یہ سخت دن ہے۔
- تعجب سے دونوں ہاتھ دانتوں سے کاٹے اس میں اس کی آنکھیں فرقدین کی طرح گڑگڑ کر رہ گئیں۔
- وہاں سے جوان نے ارادہ کا رخ موڑ دیا باہر نکل گیا اور پھر کسی نے اس کا نشان نہ پایا۔
- مجلس کے بڑے لوگوں سے شور اٹھا کہ تو بتا ایسا گستاخ کہاں کا رہنے والا ہے۔
- چوب دار اس سے پیچھے روانہ ہوا اور ہر جانب بھاگا کہ کسی نے کوئی شخص اس صفت اور صورت کا دیکھا ہے۔
- ایک بولا اس قسم کا شیریں گفتار اس شہر میں فقط سعدی ہے۔
- اس پر ایک لاکھ شاباش کہ یہ اس نے کہا کہ کڑوی سچی بات کو کس میٹھے انداز میں کہہ گیا۔

نتیجہ حکایت: پرنیاں، حریری، اطلس اور مخمل کے لباس پہننے سے انسان عقل مند نہیں بن جاتا جیسے گدھا شیر کی کھال پہن کر شیر نہیں بن جاتا وہ گدھا ہی رہتا ہے۔ اسی طرح دولت مند مالدار اور تونگر حضرات دولت سے دانشمند نہیں بن جاتے۔ عقل و فہم اور فراست اللہ کی عطا ہے۔ خرقہ پوش بھی بعض اوقات کمال کی بات کہہ جاتے ہیں۔ جو حقیقت کے پردے چاک کر دیتی ہے۔ غرور تکبر اور کبر و نخوت انسان کو زیب نہیں دیتا خواہ وہ مالدار ہو خواہ وہ عالم ہو خواہ بادشاہ وزیر ہو اس کے اندر عاجزی ہو گی تو درجہ انسانیت کو پہنچا ہوا ہو گا۔

حکایت در توبہ کردن بادشاہزادہ گنجہ

یکے پادشہ زادۂ گنجہ بود — کہ نااہل و ناپاک و سر پنجہ بود

بمسجد درآمد سرایان و مست — مے اندر سر و ساتگینے بدست

بمقصورہ در پارسائے مقیم — زبانے دلآویز و قلبے سلیم

تنے چند برگفت او مجتمع — چو عالم نباشی کم از مستمع

چو بے عزتی پیشہ کرد آں حروں — شدند آں عزیزاں خراب اندروں

چو منکر بود پادشہ را قدم — کہ یار دز داز امر معروف دم

تحکم کند سیر بر بوئے گل — فروماند آواز چنگ از دہل

گرت نہی منکر بر آید ز دست — نشاید چو بیدست و پایاں نشست

وگر دست قوت نداری بگوے — کہ پاکیزہ گردد باندرز خوے

چو دست و زباں را نماند مجال — بہمت نماید مردی رجال

یکے پیش دانائے خلوت نشیں — بنالید و بگریست سر بر زمیں

کہ یکبارے آخر بریں رند مست — دعا کن کہ ما بے زبانیم و دست

دم سوز ناک از دل باخبر — قوی تر کہ ہفتاد تیغ و تبر

برآورد مرد جہاندیدہ دست — چہ گفت اے خداوند بالا و پست

خوش ست ایں پسر وقتش از روزگار — خدایا ہمہ وقت او خوش بدار

کسے گفتش اے قدوۂ راستی — بدیں بد چرا نیکوئے خواستی

چہ بد عہد را نیک خواہی ز بہر — چہ بد خواستن بر سر خلق و شہر

چنیں گفت بینندۂ تیز ہوش — چو سر سخن در نیابی مجوش

بطامات مجلس بیا راستم — ز داد آفریں توبہ اش خواستم

کہ ہرگہ کہ باز آید از خوئے زشت — بعیشے رسد جاوداں در بہشت

چنیں پنج روز ست عیش مدام — تبرک اندرش عیش ہائے مدام

مشکل الفاظ کے معنی: یکے بادشاہزادہ: ایک شاہزادہ۔ گنجہ: ایک علاقے کا نام ہے جو تبریز کے قریب ہے' نظامی گنجوی اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ سرپنجہ بود: زور آور تھا۔ آمد سرایان: گاتا ہوا آیا۔ مے اندر سر: سر میں شراب۔ بمقصورہ: حجرہ میں۔ در پارسائے مقیم: ایک پارسا ٹھہرا ہوا۔ زبان دلآویز: میٹھی زبان۔ قلبے سلیم: دل صحیح تھا۔ تنے چند: کچھ آدمی۔ مستمع: سننے والا۔ بوئے گل: پھول کی خوشبو۔ فروماند: عاجز آجانا۔ آواز چنگ: ستار کی آواز۔ دہل: ڈھول کی آواز۔ دست قدرت نداری: قوت کا ہاتھ نہ رکھنا۔ بگوے: کہہ دے۔ نماند محال: طاقت نہ رہی۔ مردی رجال: دعا سے مردانگی دکھانا۔ بنالید: نالاں ہوا۔ تبر: کلہاڑا۔ چہ گفت: کیا کہا۔ اے خداوند بالا و پست: اے نشیب و فراز کے مالک۔ ایں پسر: یہ لڑکا۔ ہمہ وقت: تمام وقت۔ نیکوئے خواستی: نیکی چاہی۔ چہ بد خواستن: کیا بدخواہی ہے۔ سر سخن: بات کی حقیقت۔ خوئے زشت: بری عادت سے باز آجانا۔ عیشہائے مدام: ہمیشہ کا عیش۔

حکایت کا ترجمہ:

- گنجہ کا ایک شاہزادہ تھا جو نااہل ' ناپاک اور زور آور تھا۔
- مست اور گاتا ہوا مسجد میں آگیا۔ سر میں شراب اور ہاتھ میں جام تھا۔
- حجرہ میں ایک پارسا ٹھہرا ہوا تھا جس کی زبان میٹھی اور دل صحیح تھا۔
- کچھ آدمی اس کے وعظ پر جمع تھے اگر تو عالم نہیں ہے تو کم از کم سننے والا تو بن جا۔
- جب اس سرکش نے بے عزتی اختیار کی تو ان باعزت لوگوں کا دل پریشان ہوا۔
- جب بادشاہ کا قدم برا ہوا امربالمعروف کا دم کون مار سکتا ہے۔
- لہسن کی بدبو پھول کی خوشبو پر غالب آجاتی ہے۔ ستار کی آواز ڈھول سے عاجز آجاتی ہے۔
- اگر تیرے ہاتھ سے نہی عن المنکر ہو سکے تو بے دست و پا ہو کر نہ بیٹھنا چاہئے۔
- اگر تو قوت کا ہاتھ نہ رکھتا ہو تو کہہ دے اس لئے کہ نصیحت سے بھی عادت پاکیزہ ہو جاتی ہے۔
- جب ہاتھ اور زبان میں طاقت نہ رہے تو لوگ دل کی طاقت سے مردانگی دکھاتے ہیں۔
- گوشہ نشیں عقلمند کے سامنے ایک شخص نالاں ہوا اور زمین پر سر رکھ کر رو دیا۔
- کہ اس رند مست کے لئے آخر ایک مرتبہ بددعا کر دیجئے کہ ہم تو بے زبان اور بے ہاتھ ہیں۔
- باخبر دل کی جلا دینے والی ایک آہ ستر آدمیوں کے تیغ و کلہاڑا سے زیادہ قوت میں ہوتی ہے۔
- جہاندیدہ انسان نے ہاتھ اٹھایا کیا کہا۔ اے نشیب فراز کے مالک۔
- یہ لڑکا زمانہ سے خوش وقت ہے اے خدا اس کے تمام اوقات کو خوش بنا دے۔
- کسی نے اس سے کہا اے سبحانی کے پیشوا اس بد کے لئے کیوں نیکی طلب کی۔
- بدعہد کے نصیبہ کی نیک خواہی شہر اور مخلوق کی بدخواہی کے مترادف ہے۔
- تیز ہوش سمجھ دار نے یہ کہا جب بات کی حقیقت تجھے معلوم نہ ہو تو جوش نہ دکھا۔
- میں نے بڑی باتوں سے مجلس کو سجایا ہے۔ انصاف کے پیدا کرنے والے سے میں نے اس کی توبہ کی درخواست کی ہے۔
- اس لئے کہ جب وہ بری عادت سے باز آجائے گا تو بہشت میں ہمیشہ باقی رہنے والے عیش کو پہنچ جائے گا۔
- شراب کا عیش تو یہی پانچ روز کا ہے اس کے چھوڑ دینے میں ہمیشہ کا عیش ہے۔

حدیثے کہ مرد سخن ساز گفت	یکے زاں میاں با ملک باز گفت
ز وجد آب در چشمش آمد چو میغ	ببارید بر چہرہ سیل دریغ
بہ نیران شوق اندرونش بسوخت	حیا دیدہ بر پشت پایش بدوخت
بر نیک محضر فرستاد کس	در توبہ کوباں کہ فریاد رس
قدم رنجہ فرمائی تا سر نہم	سر جہل و ناراستی بر نہم
دو رویہ ستادند بر در سپاہ	سخن پرور آمد در ایوان شاہ
شکر دید و عناب و شمع و شراب	دہ از نعمت آباد و مردم خراب
یکے غائب از خود یکے نیم مست	یکے شعر گویاں صراحی بدست

ز سوئے بر آوردہ مطرب خروش
ز دیگر سو آواز ساقی کہ نوش

حریفاں خراب از مے لعل رنگ
سر چنگی از خواب در بر چو چنگ

نبود از ندیمان گردن فراز
بجز نرگس آنجا کسے دیدہ باز

دف و چنگ بایک دگر سازگار
برآوردہ زیر از میاں نالہ زار

بفرمود درہم شکستند خرد
مبدل شد آں عیش صافی بدرد

شکستند چنگ و گسستند رود
بدر کرد گویندہ از سر سرود

بمیخانہ در سنگ بردن زدند
کدو را نشاندند و گردن زدند

رواں خمرو چنگ او فتادہ نگوں
تو گفتی شدست از بط کشتہ خوں

خم آبستن خمر نہ ماہہ بود
درآں فتنہ دختر بینداخت زود

شکم تا بنافش دردند مشک
قدح را بر و چشم خونیں پر اشک

بفرمود تا سنگ صحن سرائے
بکندند و کردند نو باز جائے

کہ گلگونہ خمر یاقوت فام
بشستن نمی شد زروی رخام

عجب نیست بالوعہ گرشد خراب
کہ خورد اندراں روز چنداں شراب

دگر ہر کہ بربط گرفتے بکف
قفا خوردے از دست مردم چودف

وگر فاسقے چنگ بردے بدوش
بمالیدے او را چو طنبور گوش

جوانے سر از کبر و پندار مست
چو پیراں بکنج عبادت نشست

پدر بارہا گفتہ بودش بہول
کہ پاکیزہ رو باش و شایستہ قول

جفائے پدر برد و زندان و بند
چناں سود مندش نیامد کہ پند

گرش سخت گفتے سخنگوئے سہل
کہ بیروں کن از سر جوانی و جہل

خیال و غرورش براں داشتے
کہ درویش را زندہ نگذاشتے

سپر نفگند شیر غراں ز جنگ
بیندیشد از تیغ براں چنگ

بزمی ز دشمن تواں کرد دوست
چوبا دوست نرمی کنی دشمن اوست

چو سنداں کسے سخت روئی نکرد
کہ خائیسک تادیب برسر نخورد

بگفتن درشتی مکن با امیر
چو بینی کہ سختی کند سست گیر

باخلاق باہر کہ بینی بساز
اگر زیر دست ست وگر سرفراز

کہ ایں گردن از ناز کی برکشد
بگفتار خوش واں سر اندر کشد

بشیریں زبانی تواں برد گوے
کہ پیوستہ تلخی بردتند خوے

تو شیریں زبانی ز سعدی بگیر
ترش روئے را گو بتلخی بمیر

حدیثے: بات۔ اندرونش بسوخت: باطن جل اٹھا۔ نیک محضر: نیک طبیعت۔ جہل: نادانی۔ ناراستی: بدچلنی۔ شعرگویاں: شعر پڑھتا ہوا۔ صراحی بدست: کوئی ہاتھ میں صراحی لئے۔ مطرب خروش: گویے کی آوازیں بلند۔ گردن فراز: بلند مرتبہ۔ بجز نرگس: نرگس کے سوا۔ شکستند چنگ: ستار کو موڑ ڈالا۔ رواں خمر: شراب بہی ہوئی۔ بط کشتہ خوں: بطخ سے خون جاری ہوگیا۔ دختر:

لڑکی۔ شکم: پیٹ۔ چشم: آنکھیں۔ سنگ صحن سرائے: مکان کے صحن کے پتھر۔ گلگونہ خمر: یاقوت رنگ کی شراب۔ بربط گرفتے بکف: ہاتھ میں سارنگی پکڑ یا۔ کبر و پندار: تکبر اور خودی۔ بکنج عبادت نشست: عبادت کے گوشہ میں بیٹھ گیا۔ جفائے پدر: باپ کی سختی۔ بند: قید خانہ۔ نغنگوئے سہل: نرم بات کہنے والا۔ بیروں کن: باہر نکال دے۔ شیر غراں: دھاڑنے والا شیر۔ نخورد: نہ کھایا۔ بگفتن درشتی: بات کرنے میں سختی نہ برت۔ کہ یاں گردن از ناز کی بر کشد: یہ تکبر سے گردن موڑ لے گا۔ بگفتار خوش: اچھی بات۔ بتلخی بمیر: کڑواہٹ سے مرجائے۔

- بات کے سنانے والے نے جو بات کہی ان میں سے ایک نے بادشاہ سے دہرا دی۔
- بے خودی کی وجہ سے ابر کی طرح اس کی آنکھوں میں پانی آگیا اس نے چہرہ پر افسوس کا سیلاب بہایا۔
- شوق کی آگ سے اس کا باطن جل اٹھا حیا نے آنکھوں کو اس کے پیروں کی پست بری دیا۔
- نیک طبیعت کے پاس اس نے کسی کو بھیجا توبہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے کہ فریاد کو پہنچ۔
- قدم رنجہ فرمائیں تاکہ میں اطاعت کروں۔ نادانی اور بدچلنی کا خیال نکال دوں۔
- دروازہ پر سپاہی دو رویہ کھڑے ہو گئے۔ شاہ کے دربار میں سخن پرور پہنچا۔
- اس نے شکر اور عتاب شمع اور شراب دیکھی۔ گھر نعمتوں سے آباد اور انسان تباہ دیکھے۔
- کوئی بے خود، کوئی نیم مست کوئی ہاتھ میں صراحی لئے شعر پڑھتا ہوا۔
- ایک جانب گوئیے کی آوازیں بلند دوسری طرف ساقی کی صدا کہ پی۔
- لعل جیسے رنگ کی شراب سے ساتھی مست ستارچی ستار کی طرح نیند سے بغل میں سر دیئے ہوئے۔
- بلند مرتبہ دوستوں میں سے کسی کی نرگس کے سوا اس جگہ آنکھ نہ کھلی تھی۔
- طبلہ اور ستار ایک دوسرے سے سازگار تھے دھیما سر نالہ زار پیدا کر رہا تھا۔
- اس نے حکم دے دیا انہوں نے اس کو پورا کر دیا وہ صاف عیش تلچھٹ سے بدل گیا۔
- انہوں نے ستار کو توڑ ڈالا اور "رود باجا" کو پھاڑ ڈالا۔ گوئیے نے سر سے گانے کا خیال نکال دیا۔
- میخانہ میں مٹکے پر پتھر مارا انہوں نے کدو کو بٹھایا اور اس کی گردن مار دی۔
- شراب بہی ہوئی ستار اوندھا گرا ہوا تو یہ کہے گا کہ کشتہ بطخ سے خون جاری ہو گیا۔
- مٹکی نو ماہہ شراب سے حاملہ تھی اس فتنہ میں اس نے جلد لڑکی جن دی۔ (شراب کو دختر زرعی کہا جاتا ہے)۔
- انہوں نے مشک کو پیٹ سے ناف تک پھاڑ ڈالا اس پر پیالہ کی خونین آنکھیں پُر اشک تھیں۔
- اس نے حکم دے دیا کہ مکان کے صحن کے پتھر اکھاڑ دیں اور انہوں نے اس کی جگہ نئے لگا دیئے۔
- اس لئے کہ یاقوت رنگ کی شراب کا اُبٹن سنگ مرمر کے چہرے سے دھونے سے نہ مٹا۔
- اگرچہ بچہ مست ہوا تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس نے اس دن شراب بہت پی۔
- پھر جو بھی سارنگی ہاتھ میں پکڑتا تو ڈھپرے کی طرح لوگوں کے ہاتھ سے طمانچے کھاتا۔
- اور اگر فاسق کندھے پر ستار لے جاتا تو وہ طنبورہ کی طرح اس کے کان اینٹھتا (مراد مارتا پیٹتا)۔
- وہ جوان جس کا سر تکبر اور خودی سے مست تھا، بوڑھوں کی طرح عبادت کے گوشے میں بیٹھ گیا۔
- باپ نے ڈانٹ کر کئی بار اس سے کہا تھا کہ نیک چلن اور مہذب بات والا بن۔
- اس نے باپ کی سختی برداشت کی اور قید خانہ اور بیڑیاں اس کو ایسی مفید نہ ہوئیں جیسی کہ نصیحت۔
- نرم بات کہنے والا اگر اس سے سختی سے کہتا کہ سر سے جوانی اور نادانی نکال دے۔
- اس کا گھمنڈ اور غرور اس کو اس پر آمادہ کر دیتا کہ درویش کو زندہ نہ چھوڑتا۔

- دھاڑنے والا شیر لڑائی سے ڈھال نہیں ڈالتا ہے۔ پنجے کی تیغ براں کی سوچتا ہے۔
- نرمی سے دشمن کو دوست بنایا جا سکتا ہے جب تو دوست سے ہلکی بات کرے تو اس کا دشمن ہے۔
- کسی نے بھی اہرن کی طرح سخت روئی نہیں کی کہ ادب سکھانے کا ہتھوڑا سر پر نہ کھایا ہو۔
- حاکم کے ساتھ بات کرنے میں سختی نہ برت جب تو یہ دیکھے کہ وہ سختی کرتا ہے تو نرمی کر۔
- جس کو بھی تو دیکھے اخلاق سے پیش آ خواہ وہ ماتحت ہو یا سربلند۔
- کہ یہ تکبر سے گردن موڑ لے گا میٹھی بات کی وجہ سے اور وہ فرمانبردار بن جائے گا۔
- شیریں زبانی کی وجہ سے بازی جیتی جا سکتی ہے اس لئے کہ بدمزاج ہمیشہ تلخی اٹھاتا ہے۔
- تو سعدی سے شیریں زبانی حاصل کر لے ترش رو کو کہہ دے کہ وہ کڑواہٹ سے مرجائے۔

نتیجہ حکایت: بعض اوقات کسی بگڑے ہوئے انسان پر والدین کی نصیحتیں بھی کارگر ثابت نہیں ہوتیں۔ لاکھ وہ سر پٹختے رہیں لیکن وہ بگڑا ہوا سیہ نامہ اعمال کا مالک راہ راست پر نہیں آتا۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ذرا سی نصیحت اور بات سے اس کی زندگی بدل گئی۔ وہ جو مسجد سے دور بھاگتا تھا' خدائے قدیر کی حضوری میں سجدہ ریز رہنے لگا۔ شراب و کباب کی محفلوں کا دلدادہ نفرت و حقارت سے جام و صراحی کے کلچر کو نظرانداز کرنے لگا یعنی حق کے جادے پر چلنا اس نے اپنا وطیرہ حیات بنا لیا۔ لہٰذا نصیحت خوشبو کی طرح کی جائے تو اپنا اثر دکھاتی ہے اگر زبردستی کسی کو نصیحت پر کاربند رہنے کا کہا جائے تو وہ اس کو اپنا دشمن تصور کرتے ہوئے اس سے نفرت کرے گا۔

حکایت طواف عسل

شکر خندۂ انگبیں می فروخت	کہ دلہا ز شیرینیش می بسوخت
بتانے میاں بستہ چو نیشکر	برو مشتری از مگس بیشتر
گرا و زہر برداشتے فی المثل	بخور دندے از دست او چوں عسل
گرانے نظر کرد درکار او	حسد بُرد بر روز بازار او
دگر روز شد گرد گیتی رواں	عسل برسر و سرکسم بر ابرواں
بسے گشت فریاد خواں پیش و پس	کہ نشست بر انگبینش مگس
شبانگہ چو نقدش نیامد بدست	بدلتنگ روئی مکنجے نشست
چو عاصی ترش کردہ روی از وعید	چو ابروی زندانیاں روز عید
زنے گفت بازی کناں شوے را	عسل تلخ باشد ترش روے را
حرامت بود نان آں کس چشید	کہ چوں سفرہ ابرو بہم در کشید
مکن خواجہ بر خویشتن کار سخت	کہ بدخوئے ہا شبد نگو نسار بخت
گرفتم ک ہسیم و زرت چیز نیست	چو سعدی زبان خوشت نیز نیست

مشکل الفاظ کے معنی: شکر خندۂ: ایک ہنس مکھ۔ انگبیں: شہد۔ می فروخت: بیچتا تھا۔ کہ دلہاز شیرینیش می بسوخت: مٹھاس سے دل جلتے تھے۔ برومشتری: اس کے خریدار تھے۔ مگس بیشتر: مکھیوں سے بھی زیادہ۔ زہر برداشتے: زہر بھی اٹھا لاتا۔ بخور: کھانا۔ از دست او چوں عسل: اس کے ہاتھ سے شہد کی طرح۔ درکار او: اس کا کاروبار۔ گرانے نظر کرد: بھدے شخص

نے۔ حسد برد: حسد کیا۔ دگر روز: دوسرے دن۔ گرد گیتی رواں: شہر کے چاروں طرف چکر لگایا۔ عسل: شہد۔ نیامد بدست: گنہگار کی طرح۔ چو ابروی: ابرو کی طرح۔ زنے گفت: عورت نے کہا۔ کناں شوے را: شوہر سے کہا۔ بازی: مذاق: عسل تلخ باشد: شہد تلخ ہوتا ہے۔ ترش رو: بدمزاج۔ سفرہ: دسترخوان۔ سیم و زرت چیز نیست: چاندی سونا تیرے پاس کچھ نہیں۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک ہنس مکھ شہد بیچتا تھا کہ اس کی مٹھاس سے دل جلے جاتے تھے۔
- نیشکر جیسے کمربستہ معشوق مکھیوں سے بھی زیادہ اس کے خریدار تھے۔
- اگر مثلاً وہ زہر بھی اٹھالیتا اس کے ہاتھ سے شہد کی طرح کھا جاتے۔
- ایک بھدے شخص نے اس کے کاروبار کو دیکھا اس کے بازار کی رونق پر اس نے حسد کیا۔
- دوسرے دن اس نے شہر کے چاروں طرف چکر لگایا سر پر شہد اور ابروں پر سرکہ (سرکہ سے مراد بدمزاجی ہے)۔
- آگے پیچھے چلاتا ہوا بہت پھرا کیونکہ اس کے شہد پر کوئی مکھی نہ بیٹھی (مراد خریدار نہ ملے)۔
- رات تک جب کچھ نقد اس کے ہاتھ نہ آیا دل تنگی کی وجہ سے ایک کونہ میں بیٹھ گیا۔
- اللہ کی دھمکی سے منہ بگاڑے ہوئے گنہگار کی طرح عید کے دن قیدیوں کی ابرو کی طرح۔
- ایک عورت نے شوہر سے مذاق میں کہا بدمزاج کا شہد بھی کڑوا ہوتا ہے۔
- اس آدمی کا کھانا چکھنا تیرے لئے حرام ہو جو دسترخواں کی طرح پیشانی پر شکن ڈالے۔
- اے صاحب اپنا کام سخت نہ بنا اس لئے کہ بدعادت اوندھے نصیبے کا ہوتا ہے۔
- میں نے مانا کہ چاندی سونا تیرے پاس کچھ نہیں ہے کیا سعدی کی طرح تیرے پاس میٹھی زبان بھی نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: دنیاوی معاملات کا نظم و نسق چلانے اور کاروبار زندگانی چلانے کے لئے انسان کو خوش گفت اور شیریں کلام ہونا ضروری امر ہے کیونکہ ہنس مکھ لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ لوگ اس کے ساتھ زہر بھی کھانا پسند کر لیتے ہیں۔ اے حضرت انسان! تجھے بھی بدمزاجی چھوڑ کر اپنے اندر خوش خلقی کو پیدا کرنا چاہئے مبادا نقصان اٹھانا پڑے۔

حکایت در معنی تواضع نیک مرداں

شنیدم کہ فرزانہ حق پرست ... گریباں گرفتش یکے رند مست
ازاں تیرہ دل مرد صافی دروں ... قفا خورد و سر بر نکرد از سکوں
یکے گفتش آخر نہ مردی تو نیز ... تحمل دریغست ازیں بے تمیز
شنید ایں سخن مرد پاکیزہ خوے ... بدو گفت زیں نوع با من مگوے
درد مست ناداں گریبان مرد ... کہ با شیر جنگی سگالد نبرد
ز ہشیار عاقل نترسد کہ دست ... زند در گریباں ناداں مست
ہنر ور چنیں زندگانی کند ... جفا بیند و مہربانی کند

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ فرزانہ حق: ایک حق کا پروانہ۔ یکے رند: ایک خراب حال مراد شرابی۔ تیرہ دل: سیاہ دل۔ صافی دروں: صاف باطن۔ قفا خور: طمانچے کھائے۔ یکے گفتش: ایک نے کہا۔ آخر نہ مردی تو نیز: آخر تو بھی مرد ہے۔ تحمل دریغست: قابل افسوس ہے۔ شنید ایں سخن: یہ بات سنی۔ باشیر جنگی: شیر جیسے پنجہ والی۔ سگالد نبرد: لڑائی کی

سوچنا۔ چنیں زندگانی کند: زندگی بسر کرتا ہے۔ جفا بیند: ظلم سہنا۔ مہربانی کند: لطف و کرم کرنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک حق پرست عقلمند کا گریبان ایک مست زند نے پکڑ لیا۔
- صاف باطن انسان نے اس سیاہ دل کے طمانچے کھائے اور سکون کی وجہ سے سر نہ اٹھایا۔
- کسی نے اس سے کہا کہ آخر تو بھی مرد ہے اس بے تمیز کی برداشت قابل افسوس ہے۔
- پاکیزہ طبیعت انسان نے یہ بات سنی اس سے کہا اس قسم کی بات مجھ سے نہ کر۔
- نادان مست ایسے بہادر کا گریبان پھاڑ ڈالا جو شیر جیسے پنجہ والے سے لڑائی کی سوچتا ہے۔
- ہوشیاری سے عقلمند اس کا اندیشہ نہیں کرتا ہے کہ وہ نادان مست کے گریبان پر ہاتھ ڈالے گا۔
- ہنرمند اس طرح زندگی بسر کرتا ہے کہ ظلم سہتا ہے اور مہربانی کرتا ہے۔

نتیجہ حکایت: نیک صالح اور پرہیزگار حق پرست اپنی دنیا میں مگن رہتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں جوش نہیں ہوتا بلکہ وہ تو ہر مصیبت اور پریشانی کو خندۂ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں۔ ظلم سہہ کر مہربانی کرنا مومن کی شان ہے یعنی دنیاوی لالچ و طمع اور حرص و ہوا اس کے دل میں کچھ جگہ نہیں پا سکتا اگر کوئی ان کو تنگ بھی کرے وہ آگے سے لطف و کرم کا اظہار کرتے ہیں۔

حکایت در معنی عزت نفس مرداں

سگے پائے صحرا نشینے گزید — بخشمے کہ زہرش زدنداں چکید

شب از درد بیچارہ خوابش نبرد — بخیل اندرش دخترے بود خرد

پدر را جفا کرد و تندی نمود — کہ آخر ترا نیز دنداں نبود

پس از گریہ مرد پراگندہ روز — بخندید کاے بابک دلفروز

مرا گرچہ ہم سلطنت بود پیش — دریغ آمدم کام و دندان خویش

محالست گر تیغ برسر خورم — کہ دنداں بپائے سگ اندر برم

تواں کرد با ناکساں بدرگی — ولیکن نیاید ز مردم سگی

مشکل الفاظ کے معنی: سگے: ایک کتا۔ پائے صحرا نشینے گزید: صحرانشین کے پاؤں پر کاٹا۔ بخشمے: غصے سے۔ زہرش زدنداں چکید: دانتوں سے زہر ٹپک رہا تھا۔ خوابش نبرد: نیند نہ آئی۔ مرد پراگندہ: پریشان روزگار۔ بخندید: ہنس پڑا۔ محالست: مشکل ہے۔ تیغ برسر خورم: سر پر تلوار کھاؤں۔ باناکساں: نالائقوں سے۔ مردم سگی: انسان کتا نہیں بن سکتا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک کتے نے ایک صحرانشیں کے پاؤں پر کاٹ لیا ایسے غصے سے کہ اس کے دانتوں سے زہر ٹپک رہا تھا۔
- بیچارہ کو درد کی وجہ سے رات کو نیند نہ آئی اس کے خاندان میں ایک چھوٹی سی لڑکی تھی۔
- باپ پر سختی کرنے لگی اور غصہ ہوئی کہ آخر تیرے دانت نہ تھے۔
- پریشان روزگار رونے کے بعد ہنس پڑا کہ اے دل کو روشن کرنے والی بی بی۔

✪ اگرچہ میرے پاس بھی طاقت تھی میں نے اپنے منہ اور دانتوں کو بچایا۔

✪ اگر میں سر پر تلوار کھاؤں تو بھی ناممکن ہے کہ میں کتے کے پیر میں دانت گھساؤں۔

نتیجہ حکایت: انسان کی تخلیق اللہ تعالیٰ کا ایک شاہکار ہے اور اس کو خدا نے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ بعض اوقات انسان درجہ انسانیت سے گر کر حیوانوں کے درجے میں آجاتا ہے۔ انسان خواہ کتنا ہی درندہ کیوں نہ بن جائے کتا نہیں بن سکتا اگرچہ اس کے اعمال و افعال کتوں جیسے ہو سکتے ہیں۔ تذلیل انسانیت کے باوجود وہ کتا نہیں بن سکتا۔ لڑکی نے باپ سے عجب بات کی کہ آپ بھی کتے کو کاٹ لیتے شاید اس لڑکی نے خبر کی تعریف پڑھ لی تھی کہ "کتا انسان کو کاٹ لے یہ کوئی خبر نہیں انسان نے کتے کو کاٹ لیا یہ خبر ہے۔"

حکایت خواجہ نیکوکار و بندۂ نافرمان

بزرگے ہنرمند آفاق بود — غلامش نکوہیدہ اخلاق بود

ازیں خفرقے موئے بالیدۂ — بدے سرکہ در روے مالیدۂ

چو ثعبانش آلودہ دنداں بزہر — گرو بردہ از زشت رویان شہر

مدامش بروی آب چشم سبل — دمیدے و بوئے پیاز از بغل

گرہ وقت پختن برابرو زدے — چو پشتند با خواجہ زانو زدے

دمادم بناں خوردنش ہم نفس — وگر مُردے آبے ندادے بکس

نہ گفت اندر و کار کردے نہ چوب — شب و روز از و خانہ در کند و کوب

گہے خار و خس در رہ انداختے — گہے ماکیاں در چہ انداختے

ز سیماش وحشت فراز آمدے — نرفتے بکارے کہ باز آمدے

کسے گفت ازیں بندۂ بدخصال — چہ خواہی ادب یا ہنر یا جمال

نیرزد وجودے بدیں ناخوشی — کہ جورش پسندی و بارش کشی

منت بندۂ خوب نیکو سیر — بدست آرم ایں را بہ نخاس بر

وگر یک پسیج آورد سر مپیچ — گرانست اگر راست خواہی بہیچ

شنید ایں سخن مرد نیکو نہاد — بخندید کاے یار فرخ نژاد

بدست ایں پسر طبع و خویش ولیک — مر از و طبیعت شود خوئے نیک

چو زو کردہ باشم تحمل بسے — توانم جفا بردن از ہر کسے

مروت ندانم کہ بفروشمش — بدیگر کسے عیب بر گوئمش

چو من در بلایش تحمل کنم — بسے بہ بود گر تحول کنم

چو خود را پسندی کسے را پسند — تو در زحمتی دیگرے را مبند

تحمل چو زہرت نماید نخست — ولے شہد گرد و چو در طبع رست

مشکل الفاظ کے معنی: ہنرمند آفاق بود: تمام زمانے کا ہنرمند تھا۔ نکوہیدہ اخلاق بود: برے اخلاق کا تھا۔ موئے بالیدہ: بال بڑھے ہوئے۔ بدے: برا۔ سرکہ در روے مالیدہ: سر پر سرکہ ملے ہوئے۔ گرو بردہ: بازی لے گیا۔ از زشت رویان شہر: شہر کے

بدصورتوں سے۔ دمیدے: نمودار رہتا ہے۔ بوئے پیاز: پیاز کی بدبو۔ چوپختند: جب پکا لیتے۔ آبے ندادے بکس: پانی نہ پلاتا۔ چوب: لکڑی۔ خانہ در کند و کوب: گھر کا درہم برہم ہو جانا۔ گہے: کبھی۔ خار: کانٹے۔ رہ انداختے: راستے میں ڈال دینا۔ گہے باکیاں: کبھی مرغیاں۔ وحشت فراز آمدے: وحشت معلوم ہوتی۔ نرفتے بکارے: کسی کام کو نہ جانا۔ باز آمدے: واپس آجانا۔ بندۂ بدخصال: بدعادت غلام۔ چہ خواہی: کیا چاہتا ہے۔ جورش پسندی: ظلم پسند کرنا۔ شنیدایں: یہ سنا ہے۔ بخندید: ہنسا۔ یار فرخ نژاد: مبارک ذات یار۔ لیک: بُرا۔ تحمل کنم: برداشت کرنا۔ در زحمتی: تکلیف دینا۔ ولے: لیکن۔ چو در طبع رست: جب طبیعت میں رچ جائے گا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک بزرگ تمام زمانے کا ہنرمند تھا اس کا غلام برے اخلاق کا مالک تھا۔
- اس بدہیات کے بال بڑھے ہوئے بُرا اور منہ پر ہر کہ ملے ہوتا۔
- اس کے دانت اژدھے کی طرح زہر آلودہ تھے۔ شہر کے بدصورتوں سے بازی لے گیا۔
- روہوں والی آنکھ کا پانی ہمیشہ چہرہ پر نمودار رہتا اور بغل کی پیاز کی بدبو۔
- پکانے کے وقت ابرو پر گرہ ڈال لیتا جب پکا لیتے تو آقا کے ساتھ ران ملا کر بیٹھتا۔
- دمادم روٹی کھانے میں ساتھ رہتا اور اگر کوئی مر بھی جاتا تو پانی نہ پلاتا۔
- اس میں نہ بات کام کرتی نہ لکڑی' رات اور دن اس کی وجہ سے گھر درہم برہم۔
- کبھی کانٹے اور تنکے راستے میں ڈال دیتا کبھی مرغیوں کو کنوئیں میں پھینک آتا۔
- اس کے چہرے سے وحشت معلوم ہوتی' کسی کام کو نہ جاتا کہ واپس لوٹ کر آتا۔
- کسی نے کہا اس بدعادت غلام سے تو کیا چاہتا ہے' ادب یا ہنر یا حسن۔
- اس برائی کے ساتھ اس کا وجود اس لائق نہیں ہے کہ تو اس کا ظلم پسند کرے اور اس کا بوجھ اٹھائے۔
- میں تیرے لئے ایک خوبصورت نیک عادت غلام لے آؤں گا اس کو بردہ فروش کے یہاں لے جا۔
- اگر ایک پیسہ لگے تو انکار نہ کرنا اگر سچ کہلواتا ہے تو وہ مفت میں بھی گراں ہے۔
- نیک طبیعت انسان نے یہ بات سنی ہنسا کہ اے مبارک ذات یار۔
- اس لڑکے کی طبیعت اور عادت بری ہے لیکن اس کی وجہ سے میری طبیعت نیک عادت ہو جائے گی۔
- جب اس کی بہت برداشت کرلوں گا تو ہر شخص کا ظلم برداشت کر سکوں گا۔
- میں شرافت نہیں سمجھتا ہوں کہ اس کو بیچوں کسی دوسرے کا عیب کہوں۔
- اگر میں اس کی مصیبت کو برداشت کروں یہ اس سے بہت بہتر ہے کہ اس کو اس کے حوالے کروں۔
- تو جو اپنے لئے پسند کرے دوسرے کے لئے بھی پسند کر تو تکلیف میں ہے تو دوسرے کو مبتلا نہ کر۔
- برداشت کرنا ابتداً تجھے زہر معلوم ہوگا لیکن شہد بن جائے گا جب طبیعت میں رچ بس جائے گا۔

نتیجہ حکایت: نیک نامی اور شرافت یہی ہے کہ انسان دوسروں کو تکلیف نہ دے اور ان کے بداعمال کی پردہ پوشی کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے۔ قوت برداشت اس میں اس قدر زیادہ ہو کہ مصیبتوں کے پہاڑ گر پڑیں کیا مجال کہ اُف تک کہے یعنی راضی بارضا رہے۔ شہد بن کر دوسروں کے تلخ حیات میں رچ بس جائے۔

حکایت معروف کرخی و مسافر رنجور

کسے راہ معروف کرخی نجست ... کہ نہاد مردنی از سر نخست
شنیدم کہ مہمانش آمد یکے ... ز بیماریش تا بمرگ اند کے
سرش موی و رویش صفا ریختہ ... بموئیش جاں در تن آویختہ
شب آنجا بیفگند و بالش نہاد ... رواں دست در بانگ و نالش نہاد
نہ خوابش گرفتے بشب یک نفس ... نہ از دست فریاد او خواب کس
نہادے پریشاں و طبعے درشت ... نمی مرد و خلقے بجت بکشت
ز فریاد و نالیدن و خفت و خیز ... گرفتند از و خلق راہ گریز
زد یار مردم دراں بقعہ کس ... ہماں ناتواں ماند و معروف و بس
شنیدم کہ شبہا ز خدمت نخفت ... چو مرداں میاں بست و کرد انچہ گفت
شبے برسرش لشکر آورد خواب ... کہ چند آورد مرد ناخفتہ تاب
بیکدم کہ چشمانش خفتن گرفت ... مسافر پراگندہ گفتن گرفت
کہ لعنت بریں نسل ناپاک باد ... کہ نامند و ناموس و زرق اند و باد
پلید اعتقادان پاکیزہ پوش ... فریبندۂ پارسائی فروش
چہ داند لت انبانے از خواب مست ... کہ بے چارۂ دیدہ برہم نہ بست
سخنہائے منکر بمعروف گفت ... کہ یکدم چرا غافل از وے نخفت
فرو خورد شیخ ایں حدیث از کرم ... شنیدند پوشیدگان حرم
یکے گفت معروف را در نہفت ... ندیدی کہ درویش نالاں چہ گفت
بروزیں پس گو سر خویش گیر ... تعنت ببر جائے دیگر بمیر
نکوئی و رحمت بجائے خوداست ... ولے بابداں نیک مردی بداست
سر سفلہ را گرد بالش منہ ... سر مردم آزار بر سنگ بہ
مکن با بداں نیکی اے نیک بخت ... کہ در شورہ ناداں نشاند درخت
نگویم مراعات مردم مکن ... کرم پیش نامرد ماں گم مکن
باخلاق نرمی مکن با درشت ... کہ سگ را نمالند چوں گربہ پشت
گر انصاف خواہی سگ حق شناس ... بسیرت بہ از مردم ناسپاس
ببرف آب رحمت مکن برخسیس ... چو کردی مکافات بر یخ نویس
ندیدم چنیں پیچ بر پیچ کس ... مکن ہیچ رحمت بریں ہیچ کس
بخندید و گفت اے دلارام جفت ... پریشاں مشوزیں پریشاں کہ گفت
گر از ناخوشی کرد برمن خروش ... مرا ناخوش از وے خوش آمد بگوش

جفائے چنیں کس بباید شنود — کہ نتواندا ز بے قراری غنود
چو خود را قوی حال بنی و خوش — بشکرانہ بار ضعیفاں بکش
اگر خود ہمیں صورتی چوں طلسم — بمیری وا سمت بمیرد چو جسم
وگر پرو رانی درخت کرم — بر نیک نامی خوری لا جرم
نہ بنی کہ در کرخ تربت بسیست — بجز گور معروف معروف نیست
بدولت کسانے سر افراختند — کہ تاج تکبر بینداختند
تکبر کندم د حشمت پرست — نداند کہ حشمت بحلم اندرست

مشکل الفاظ کے معنی: معروف کرخی: معروف ایک نام ہے۔ یہ ایک بزرگ تھے اور کرخ کے رہنے والے تھے۔ معروفی از سر نخست: دماغ سے شہرت نکال دے۔ شنیدم: میں نے سنا ہے۔ بمہانش آمد یکے: ایک مہمان آیا۔ بمرگ اندکے: موت میں تھوڑا سا فاصلہ تھا۔ رویش صفا ریختہ: چہرہ رونق کو ختم کر چکا تھا۔ آنجا پیفگند: اس جگہ پڑاؤ ڈال لیا۔ نہ خوابش گرفتے: نیند نہ آئی۔ طبعے درشت: طبیعت سخت تھی۔ خلقے: مخلوق۔ حجت بکشت: حجت بازی سے مار ڈالا۔ نالیدن: رونا۔ خفت و خیز: بے چینی' بے قراری۔ شبے: ایک رات۔ چشمانش خفتن گرفت: اس کی آنکھوں میں نیند آگئی۔ پراگندہ گفتن: بکنا شروع کر دیا۔ پاکیزہ پوش: خوش پوشاک۔ فریبندہ: فریب دینے والے۔ پارسائی فروش: بزرگی فروش۔ ایں حدیث: یہ باتیں۔ جائے دیلر بمیر: دوسری جگہ جا کر مر۔ سفلہ: کمینہ۔ بالش: تکیہ۔ مکن بابداں نیکی: بروں کے ساتھ نیکی نہ کر۔ درشت: تختی۔ سگ: کتا۔ چوں گربہ: بلی کی طرح۔ مردم آزار: لوگوں کو تنگ کرنے والا۔ کرم پیش: مہربانی کرنا۔ سگ حق شناس: حق شناس کتا۔ مردم ناسپاس: ناشکرا انسان۔ بریخ نولیس: برف پر لکھ۔ ندیدم: نہ دیکھا ہے۔ دلآرام: دل کی راحت۔ پریشاں مشوزیں: بیہودہ باتوں سے پریشانی۔ بے قراری غنود: بے قراری کی وجہ سے نیند نہ آنا۔ بار ضعیفاں: کمزوروں کا بوجھ۔ طلسم: جادو۔ لاجرم: لامحالہ۔ تربت بسیست: بہت سی قبریں ہیں۔ بجز گور معروف: حضرت معروف کرخی کے بغیر کوئی قبر۔ معروف نیست: مشہور نہیں ہے۔ حشمت پرست: دبدبہ پرست۔ بحلم: بردباری۔

حکایت کا ترجمہ:

- کسی ایسے شخص نے حضرت معروف کرخی کا راستہ نہیں ڈھونڈا جس نے سب سے پہلے دماغ سے شہرت نہ نکال دی ہو۔
- میں نے سنا ہے کہ اس کے پاس ایک مہمان آیا جس کی بیماری اور موت میں تھوڑا سا فاصلہ تھا۔
- اس کا سر بالوں کو اور چہرہ رونق کو ختم کر چکا تھا۔ ایک بال کی بقدر اس کی جان جسم میں لگی تھی۔
- اس نے رات کو اس جگہ پڑاؤ کر دیا اور تکیہ لگا لیا فوراً واویلا اور آہ و زاری شروع کر دی۔
- نہ اس کو ایک سانس کی بقدر نیند آئی نہ اس کی فریاد کے ہاتھوں کسی دوسرے کو نیند آئی۔
- اس کا مزاج پریشان اور طبیعت سخت تھی خود تو نہ مرا اور مخلوق کو حجت بازی سے مار ڈالا۔
- اس کی فریاد' رونے اور بے چینی کی وجہ سے مخلوق نے اس سے راہ گریز اختیار کر لی۔
- اس جگہ کے رہنے والوں میں اگر کوئی تھا تو وہی بیمار اور بس معروف کرخی رہے۔
- میں نے سنا بہت سی راتیں خدمت گزاری کی وجہ سے نہ سوئے مردوں کی طرح کمربستہ رہے اور وہی کرتے جو وہ کہتا۔
- ایک رات کو ان پر نیند نے لشکر کشی کر دی اس لئے کہ بغیر سوئے کوئی کتنی تاب لا سکتا ہے۔

- تھوڑی دیر کے لئے اس کی آنکھوں میں نیند آگئی۔ مسافر نے بکنا شروع کر دیا۔
- کہ اس ناپاک نسل پر لعنت ہو کہ محض نام اور عزت کے ہیں اور مکر اور غرور ہیں۔
- متکبر ہیں، خوش پوشاک ہیں، فریب دینے والے ہیں، بزرگی فروش ہیں۔
- بڑے پیٹ والے، نیند سے مست کو کیا معلوم کہ کسی بیچارے نے پلک بھی نہیں جھپکائی ہے۔
- حضرت معروف کرخیؒ کو اس نے بڑی باتیں کیں کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے اس سے غافل ہو کر کیوں سوئے۔
- شیخ تو شرافت کی وجہ سے یہ باتیں پی گئے، حرم کی مستورات نے سن لیں۔
- ایک نے چپکے سے معروف سے کہا تجھے معلوم نہیں نالاں فقیر نے کیا کہا ہے؟
- اس کے بعد جا اور کہہ، اپنا راستہ پکڑ مصیبت لے جا، دوسری جگہ جا کر مر۔
- بھلائی اور رحم اپنی جگہ ہے لیکن بروں کے ساتھ نیکی بُری ہے۔
- کمینہ کا سر تکیہ پر نہ رکھ لوگوں کو ستانے والے کا سر پتھر پر بہتر ہے۔
- اے نیک بخت بروں کے ساتھ نیکی نہ کر کیونکہ کھاری زمین میں بے وقوف درخت لگاتا ہے۔
- میں یہ نہیں کہتی ہوں کہ لوگوں کی خاطر تواضع نہ کر کمینوں پر کرم کر کے ضائع نہ کر۔
- سخت کے ساتھ اخلاق سے نرمی نہ کر کہ بلی کی طرح کتے کی کمر نہیں سہلاتے ہیں۔
- اگر انصاف کی بات چاہتا ہے تو حق شناس کتا ناشکر گزار انسان سے عادت میں بہتر ہے۔
- کمینہ پر برف کے پانی سے مہربانی نہ کر اگر کرتا ہے تو بدلہ برف پر لکھ دے۔
- میں نے ایسا پیچ در پیچ آدمی نہیں دیکھا اس ناکس پر کچھ شفقت نہ کر۔
- وہ ہنسے اور بولے کہ اے دل کی راحت، بیوی ان بیہودہ باتوں سے جو اس نے کہی ہیں پریشان نہ ہو۔
- اگر ناراضی سے اس نے مجھ پر غصہ کیا تو اس کی ناراضی میرے کانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے۔
- کسی ایسے آدمی کی جفا کو سننا چاہئے جو بے چینی کی وجہ سے نہ سو سکے۔
- جب تو اپنے آپ کو خوش حال اور قوی دیکھے تو شکرانہ میں کمزوروں کا بار برداشت کر۔
- اگر تو خود یہی طلسم کی سی صورت ہے تو تو مرجائے گا اور تیرا نام بھی جسم کی طرح مرجائے گا
- اگر تو کرم کے درخت کی پرورش کرے گا تو لامحالہ نیک نامی کا پھل کھائے گا۔
- تو نے نہیں دیکھا کرخ میں بہت سی قبریں ہیں لیکن حضرت معروف کرخیؒ کی قبر کے سوا کوئی مشہور نہ ہے۔
- دولت کے ذریعہ وہی لوگ سربلند ہوئے ہیں جنھوں نے تکبر کے تاج کو اتار پھینکا ہے۔
- دبدہ پرست انسان تکبر کرتا ہے اس کو یہ معلوم نہیں کہ دبدبہ بردباری میں ہے۔

نتیجہ حکایت: کسی کی خدمت گزاری میں اپنا سب کچھ نچھاور کر دینا مومن کی شان ہے یعنی اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا کسی کے لئے ہو۔ اللہ کے نیک بندے دوسروں کے لئے اپنی جان پر دکھ سہنا حقیقت میں آرام و سکون کا باعث تصور کرتے ہیں۔ وہ زندگی کے تمام معاملات میں بردباری، حلم اور قوت برداشت سے کام لیتے ہیں۔ ان کے نزدیک دنیاوی جاہ و جلال کچھ نہیں صرف اور صرف انسان کے نیک نامی زندہ رہتی ہے۔ ویسے تو یہ انسان فناپذیر ہے لیکن اس کے اعمال حسنہ کو بقا حاصل ہے۔ رہتی دنیا تک نیک لوگوں کا نام زندہ جاوید رہتا ہے جو راہ سلوک کی منازل طے کر لیں وہی حیات ابدی کا راز پا جاتے ہیں جیسے حضرت معروف کرخیؒ کا نام زندۂ جاوید ہے۔

حکایت در معنی سفاہت نا اہلاں و تحمل نیک مرداں

طمع بُرد شوخے بصاحبدلے — نبود آں زماں درمیاں حاصلے
کمربند و دستش تہی بود و پاک — کہ زر برفشاندے بروئش چو خاک
بروں تاخت خواہندۂ خیرہ روئے — نکوہیدن آغاز کردش بکوئے
کہ زنہار ازیں کژدمان خموش — پلنگان درندۂ صوف پوش
کہ چوں گربہ زانو بدل برنہند — وگر صیدے افتد چو سگ در جہند
سوئے مسجد آوردہ دکان شید — کہ در خانہ کمتر تواں یافت صید
رہ کارواں شیر مرداں زنند — ولے جامۂ مردم ایناں کنند
سپید و سیہ پارہ بردوختہ — بسالوس و پنہاں زر اندوختہ
زہے جو فروشان گندم نمائے — جہاں گرد و شب کوک و خرمن گدائے
مبیں در عبادت کہ پیراند و سست — کہ در رقص و حالت جوانند و چست
عصائے کلیم اند بسیار خوار — پس آنگہ نمایند خود را نزار
نہ پرہیزگار و نہ دانشورند — ہمیں بس کہ دنیا بدیں میخورند

مشکل الفاظ کے معنی: شوخے: شریر۔ طمع بُرد: ضرورت لے کر جانا۔ دستش تہی: ہاتھ بالکل تھے۔ چو خاک: مٹی کی طرح۔ زر برفشاندے بروئش: منہ پر روپیہ مارنا۔ خیرہ روئے: بے شرم۔ کژدمان خموش: خاموش بچھو۔ پلنگاں: چیتے۔ صیدے افتد: شکار پھنس جائے۔ چو سگ در جہند: کتے کی طرح چھلانگ لگاتا۔ دکان شید: مکر کی دوکان۔ سپید و سیہ: سفید اور کالا۔ خرمن گدائے: کھلیان کے بھکاری۔ عصائے کلیم: حضرت موسیٰ کی لاٹھی۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شریر ایک صاحب دل کے پاس ضرورت لے کر گیا اس وقت ہمیانی میں کچھ نہ تھا۔
- اس کا کمربند اور ہاتھ بالکل خالی تھا کہ مٹی کی طرح اس کے منہ پر روپیہ مارتا۔
- بے شرم سائل باہر نکلا، گلی میں پہنچ کر اس کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔
- ان خاموش بچھوؤں اور کمبل پوش پھاڑنے والے چیتوں سے پناہ ہے۔
- بلی کی طرح زانو دل پر دھرے بیٹھے رہتے ہیں اور اگر کوئی شکار پھنس جائے تو کتے کی طرح چھلانگ لگائے۔
- وہ مکر کی دوکان مسجد میں لایا ہے اس لئے کہ گھر میں شکار کم پھنستا ہے۔
- شیر مرد قافلے پر رہزنی کرتے ہیں لیکن یہ لوگوں کے کپڑے اتارتے ہیں۔
- سفید اور کالے پیوند لگائے ہوئے ہیں مکاری سے اوز اندر سونا جمع کئے ہوئے۔
- کیا خوب گندم نما جو فروش ہیں دنیا گھومنے والے رات کو دعا دینے والے کھلیان کے بھکاری۔
- عبادت کے وقت یہ نہ سمجھ کہ وہ بوڑھے اور ست ہیں۔ اس لئے کہ رقص اور وجد میں جوان اور چست ہیں۔
- بسیار خوار حضرت موسیٰ کی لاٹھی میں پھر اپنے آپ کو کمزور طاقتور ظاہر کرتے ہیں۔
- نہ پرہیزگار ہیں، نہ عقلمند بس یہی کافی ہے کہ دین کے ذریعے دنیا کو نگلتے ہیں۔

عبائے بلیلا نہ درتن کنند — بدخل حبش جامہ زن کنند
ز سنت نہ بینی در ایشاں اثر — مگر خواب پیشین و نان سحر
شکم تا سر آگندہ از لقمہ تنگ — چو زنبیل دریوزہ ہفتاد رنگ
نخواہم دریں باب ازیں بیش گفت — کہ شنعت بود سیرت خویش گفت
فرو گفت ازیں شیوہ نادیدہ گوے — نہ بیند ہنر دیدۂ عیب جوے
یکے کردہ بے آبروئی بسے — چہ غم داردش ز آبروے کسے
مریدے بشیخ ایں سخن نقل کرد — اگر راست پرسی نہ از عقل کرد
بدے در قفا عیب من گفت و خفت — بترز و قرینے کہ آورد و گفت
یکے تیرے افگند و در رہ فتاد — وجودم نیازرد و رنجم نداد
تو برداشتی و آمدی سوئے من — ہمی در سپوزی بہ پہلوئے من
بخندید صاحبدل نیک خوئے — کہ سہلست ازیں بیشتر گو بگوئے
ہنوز انچہ گفت از بدم اند کیست — ازانہا کہ من دانم از صد یکیست
زروئے گماں برمن اینہا کہ بست — من از خود یقیں می شناسم کہ ہست
وے امسال پیوست با ما وصال — کجا داندم عیب ہفتاد سال
بہ از من کس اندر جہاں عیب من — نداند بجز عالم الغیب من
ندیدم چنیں نیک پندار کس — کہ پنداشت عیب من انیست و بس
بمحشر گواہ گناہم گر اوست — ز دوزخ نترسم کہ حالم نکوست
گرم عیب گوید بد اندیش من — بیا گو ببر نسخہ از پیش من
کساں مرد راہ خدا بودہ اند — کہ برجاس تیر بلا بودہ اند
زباں باش تا پوستینت درند — کہ صاحبدلاں بار شوخاں برند
گر از خاک مردم سبوئے کنند — بسنگش ملامت کناں بشکنند

عبائے بلیلانہ: حضرت بلال حبشیؓ کی عبا۔ نان سحر: سحری کا کھانا۔ ہفتاد رنگ: ستر قسم کے۔ چہ غم: کیا فکر ہے۔ ایں سخن نقل کرد: یہ باتیں نقل کر دیں۔ خفت: چھپ جانا۔ سوئے من: میری طرف چلا۔ راست پرسی: سچ پوچھتا ہے۔ بخندید: ہنسا۔ نیک خوئے: نیک عادت۔ سہلست: آسان ہے۔ ہنوز: ابھی۔ بدم اندکیست: برائی کا تھوڑا سا حصہ ہے۔ من دانم: میں جانتا ہوں۔ صد یکست: سو میں سے ایک ہے۔ یقیں می شناسم: یقین سے جانتا ہوں۔ امسال: اس سال۔ ہفتاد سال: ستر سال۔ نیک پندار: نیک گمان۔ دوزخ نترسم: دوزخ سے نہیں ڈرتا۔ خاک مردم: انسانوں کی مٹی۔

- حضرت بلال حبشی جیسی عبابدن پر رکھتے ہیں حبش کی آمدنی سے بیوی کو جوڑے بناتے ہیں۔
- تو ان میں سنت کا کوئی نشان نہ دیکھے گا ہاں دوپہر کا سونا اور سحری کھانا۔
- سر تک پیٹ لقموں میں خوب بھرا ہوا گداگر کی جھولی کی طرح ستر قسم کے کھانے۔
- میں اس بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہنا چاہتا اس لئے کہ اپنی حالت بیان کرنا بدنامی کی بات ہے۔
- بغیر دیکھے کہنے والے نے اس قسم کی بہت سی باتیں کہیں، عیب جو آنکھ ہنر نہیں دیکھتی ہے۔

- جو اپنی بہت بے آبروئی کر چکا ہو اس کو کسی کی آبرو کی کیا فکر ہوتی ہے۔
- ایک مرید نے شیخ سے یہ باتیں نقل کر دی ہیں۔ اگر سچ پوچھتا ہے تو اس نے عقل کی بات نہ کی۔
- برے شخص نے میرے پیٹھ پیچھے میرے عیب بیان کئے اور چھپ گیا اس نے میرے جسم کو نہ ستایا اور مجھے تکلیف نہ دی۔
- تو اٹھالایا اور میری طرف چلا اور میرے پہلو میں چبھا رہا ہے۔
- نیک عادت صاحب دل ہنسا کہ اس سے زیادہ کہنا آسان ہے' کہے۔
- اب تک جو کچھ اس نے کہا ہے میری برائی کا تھوڑا حصہ ہے جو میں جانتا ہوں' ان میں سے سو میں سے ایک ہے۔
- گمان سے جو کچھ باتیں اس کی مجھ سے متعلق کی ہیں میں خود یقین سے جانتا ہوں کہ وہ ہیں۔
- اس نے امسال ہم سے اپنا جوڑ لگایا ہے وہ میرے ستر سال کے عیبوں کو کہاں جان سکتا ہے۔
- دنیا میں میرے عیب مجھ سے بہتر علاوہ عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا ہے۔
- میں نے ایسا نیک گمان شخص نہ دیکھا جو یہ سمجھا کہ میرے صرف یہی عیب ہیں۔
- محشر میں اگر وہی میرے گناہوں کا گواہ ہے تو دوزخ سے میں نہیں ڈرتا اس لئے کہ پھر تو میرا حال بہتر ہے۔
- اگر میرا کوئی مخالف عیب بیان کرے اسی کو کہہ دو کہ میرے پاس سے کتاب لے جا۔
- وہی لوگ خدا کی راہ کے مرد ہوتے ہیں جو مصیبت کے تیر کا نشانہ بنے ہیں۔
- خاموش رہ' یہاں تک کہ وہ تیری چمڑی پھاڑ دیں اس لئے کہ صاحب دل بُروں کا بوجھ برداشت کرتے ہیں۔
- اگر لوگ انسانوں کی مٹی کی صراحی بنائیں تو ملامت کرنے والے پتھر سے اس کو توڑ ڈالیں گے۔

نتیجہ حکایت: جس گداگر کی طبیعت میں لالچ اور طمع پیدا ہو جائے تو ستر قسم کے لقمے رکھنے کے باوجود بھی تشنہ شکم رہے گا اور اپنی خواہشات کی پیاس بجھانے کے لئے دوسروں کے کپڑے تک پھاڑ ڈالے گا۔ غرض جو بہت بے آبرو ہو چکا ہو کسی کی آبرو اور عزت کی کیا فکر کرے گا۔ کسی کی عیب جوئی کار آسان ہے' پرزہ پوشی کرنا مشکل کام ہے۔ کسی کے افعال پر پردہ ڈالنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے۔ وہی لوگ اچھے ہیں جو خاموش رہتے ہیں اور دوسروں کے اعمال بد پر بھی لب نہیں کھولتے مراد یہ اللہ کے نیک بندے اللہ کی راہ میں پیش آنے والے تمام مصائب کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کرتے ہیں لیکن کیا مجال کہ اللہ کی ناشکری کریں۔

حکایت در گستاخی درویشاں و حلم پادشاہان

ملک صالح از پادشاہان شام	بروں آمدے صبحدم با غلام
بگشتے در اطراف بازار و کوئے	برسم عرب نیمہ بر بستہ روئے
کہ صاحب نظر بود و درویش دوست	ہر آنکیں دو دارد ملک صالح اوست
دو درویش در مسجدے خفتہ یافت	پریشاں دل و خاطر آشفتہ یافت
شب سردشاں دیدہ نا بردہ خواب	چو حر باتامل کناں ز آفتاب
یکے زاں دو میگفت با دیگرے	کہ ہم روز محشر بود داورے
گر ایں پادشاہان گردن فراز	کہ در لہو و عیش اند و باکام و ناز
در آیند با عاجزاں در بہشت	من از گور سربر نگیرم زخشت

بہشت بریں ملک و ماوائے ماست ... کہ بند غم امروز بر پائے ماست

ہمہ عمر از یناں چہ دیدی خوشی ... کہ در آخرت نیز زحمت کشی

اگر صالح آنجا بدیوار باغ ... در آید بکفشش بدرم دماغ

چو مرد ایں سخن گفت و صالح شنید ... دگر بودن آنجا مصالح ندید

دمے رفت تا چشمہ آفتاب ... ز چشم خلائق فروشت خواب

رواں ہر دو کس را فرستاد و خواند ... بہیبت نشست و بحرمت نشاند

برایشاں بیارید باران جود ... فروشت شاں گرد ذل از وجود

پس از رنج سرما و باران و سیل ... نشستند با نامداران خیل

گدایان بے جامہ شب کردہ روز ... معطر کناں جامہ بر عود سوز

یکے گفت از یناں ملک را نہاں ... کہ اے حلقہ در گوش و حکمت جہاں

پسندیدگاں در بزرگی رسند ... زما بندگانت چہ آمد پسند

شہنشہ ز شادی چو گل بر شگفت ... بخندید در روئے درویش و گفت

من آں کس نیم کز غرور حشم ... ز بیچارگاں روئے درہم کشم

توہم بامن از سر بنہ خوئے زشت ... کہ ناسازگاری کنی در بہشت

من امروز کردم در صلح باز ... تو فردا مکن در بروئم فراز

چنیں راہ گر مقبلی پیش گیر ... شرف بایدت دست درویش گیر

براز شاخ طوبیٰ کسے برنداشت ... کہ امروز تخم ارادت نکاشت

ارادت نداری سعادت مجوئے ... بچوگان خدمت تواں برد گوئے

ترا کے بود چوں چراغ التہاب ... کہ از خود پُری ہمچو قندیل از آب

وجودے دہد روشنائی بجمع ... کہ سوزیش در سینہ باشد چو شمع

مشکل الفاظ کے معنی: ملک صالح: صالح بادشاہ۔ بروں آمدے: باہر آیا۔ بگشتے: گھومنا۔ کوئے: کوچے۔ نیمہ بربستہ روئے: آدھا منہ ڈھانپ لینا۔ خفتہ یافت: سویا ہوا پایا۔ خاطر آشفتہ یافت: طبیعت کو پراگندہ پایا۔ گردن فراز: متکبر غرور کرنے والا۔ در لہو و عیش: جو کھیل کود میں۔ گور سر برنگیرم زخشت: قبر کی اینٹ سر پر نہ اٹھاؤں گا۔ بند غم: غم کی بیڑی۔ امروز: آج۔ ہمہ عمر: تمام عمر۔ زحمت کشی: تکلیف اٹھانا۔ بدرم دماغ: سر پھاڑ دوں گا۔ دمے رفت: تھوڑا وقت گزرا۔ فروشت خواب: آنکھوں سے نیند دھو دی۔ بہیبت نشست: دبدبہ سے خود بیٹھا۔ ذل از وجود: جسم سے ذلت۔ باران و سیل: بارش اور بہاؤ۔ گدایان: فقیر۔ معطر کناں جامہ: کپڑوں کو معطر کر دیا۔ پسندیدگاں: پسندیدہ لوگ۔ درہم کشم: ناراض ہو جانا۔ خوئے زشت: بری عادت۔ امروز: آج۔ فردا: کل۔ تخم ارادت نکاشت: ارادت مندی کا بیج نہ بویا۔ بچوگان خدمت: خدمت کے بلے سے۔ گوئے: گیند۔ سوزیش در سینہ باشد: سینہ میں سوز ہے۔ چو شمع: شمع کی طرح۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک نیک بادشاہ شام کے بادشاہوں میں سے ایک تھا، صبح کے وقت غلام کے ساتھ باہر نکلتا۔
- چاروں طرف بازاروں اور کوچوں میں گھومتا عرب کے طریقے پر آدھا منہ ڈھانپ لیتا۔

- کیونکہ وہ اہل نظر تھا اور فقراء کا دوست تھا جس میں یہ دو باتیں ہوں' وہ شریف النفس بادشاہ ہے۔
- ایک مسجد میں دو درویشوں کو سویا ہوا پایا' پریشان دل اور پراگندہ طبیعت پایا۔
- ٹھنڈی رات میں ان کی آنکھ نہ لگی تھی وہ گرگٹ کی طرح سورج کو تک رہے تھے۔
- ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ قیامت میں بھی کوئی جھگڑا چکانے والا نہ ہوگا۔
- اگر یہ متکبر بادشاہ جو کھیل کود عیش اور مقصد اور ناز میں لگے ہیں۔
- غریبوں کے ساتھ بہشت میں آئیں گے تو قبر کی اینٹ سے سر نہ اٹھاؤں گا۔
- اونچی بہشت ہماری ملکیت اور ٹھکانا ہے اس لئے کہ آج ہمارے پیر میں غم کی بیڑی ہے۔
- ان سے تمام عمر تو نے کیا خوشی دیکھی ہے کہ آخرت میں بھی تو تکلیف اٹھائے۔
- اگر صالح وہاں جنت کی دیوار کے پاس بھی آئے گا تو جوتے سے اس کا سر پھاڑ دوں گا۔
- جب مرد نے یہ بات کہی اور صالح نے سنی پھر وہاں ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا۔
- تھوڑا وقت گزرا کہ آفتاب کے چشمے نے لوگوں کی آنکھوں سے نیند ختم کر دی۔ (مراد صبح ہو گئی)۔
- اس نے ایک شخص کو بھیجا اور دونوں کو فوراً طلب کر لیا' دبدبہ سے خود بیٹھا اور ان کو عزت سے بٹھایا۔
- ان پر سخاوت کی بارش برسائی ان کے جسم سے ذلت کی دھول دھو ڈالی۔
- جاڑے اور بارش اور ہواؤ کی تکلیف اٹھانے کے بعد وہ دونوں لشکر کے سرداروں کے ہمنشیں بنے۔
- وہ فقیر جنہوں نے بغیر کپڑوں کے رات سے صبح کی تھی اگر دان پر اپنے کپڑوں کو معطر کر رہے تھے۔
- ان میں سے ایک نے آہستہ سے بادشاہ سے کہا اے وہ کہ دنیا تیرے حکم کی غلام ہے۔
- پسندیدہ لوگ بڑے مرتبہ کو پہنچتے ہیں ہم خادموں کا تجھے کیا پسند آیا۔
- بادشاہ خوشی سے پھول کی طرح کھل گیا فقیر کے سامنے ہنسا اور کہا۔
- میں وہ شخص نہیں ہوں کہ دبدبہ کے غرور سے عاجزوں سے ناراض ہوں۔
- تو بھی میرے ساتھ بری عادت سر سے نکال دے کہ تو جنت میں ناموافقت کرے۔
- میں نے آج صلح کا دروازہ کھول دیا ہے تو کل کو میرے اوپر دروازہ بند نہ کرنا۔
- اگر تو صاحب اقبال ہے تو یہ راستہ اختیار کر تجھے بزرگی چاہئے تو فقیر کی دستگیری کر۔
- طوبیٰ کی شاخ سے ایسے شخص نے پھل نہ حاصل کیا جس نے آج ارادت مندی کا بیج نہ بویا۔
- اگر ارادت مندی نہیں ہے تو نیک بختی تلاش نہ کر خدمت کے بلے سے ہی گیند لے جائی جا سکتی ہے۔
- تجھے چراغ جیسی روشنی کب حاصل ہو سکتی ہے جب کہ تو پانی سے بھری ہوئی قندیل کی طرح خودی سے بھرا ہوا ہے۔
- وہی وجود کسی مجمع کو روشنی دیتا ہے جس کے سینہ میں شمع کی سی سوزش ہو۔

نتیجہ حکایت: فقیروں کی دستگیری کرنا اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرنا درحقیقت صالح لوگوں کا کام ہے۔ وہ خدمت اور ارادت مندی سے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔ انسان کو زندگی اس طرح گزارنی چاہئے کہ وہ خود تو چراغ کی طرح جلے لیکن اغیار کو روشنی عطا کرے بقول اقبال ؔ

شمع کی مانند جئیں اس بزم گہ عالم میں
خود جلیں اغیار کو دیدۂ بینا کر دیں

حکایت اندر محرومی خویشتن بیناں

یکے در نجوم اند کے دست داشت
ولیک از تکبر سر مست داشت

سوئے کوشیار آمد از راہ دور
دلے پر ارادت سر پُر غرور

خردمند از و دیدہ درد وختے
یکش حرف خدمت نیا موختے

چوبے بہرہ عزم سفر کردہ باز
بدو گفت دانائے گردن فراز

تو خود را گماں بردۂ پر خرد
انائے کہ پُرشد دگر چوں بُرد

ز دعوئ تہی آئے تا پُر شوی
تو از خود پُری زان تہی می روی

ز ہستی در آفاق سعدی صفت
تہی گرد و باز آئے پُر معرفت

مشکل الفاظ کے معنی: اندکے: تھوڑا سا۔ سرمست داشت: سرمست رکھتا تھا۔ کوشیار: ابوالحسن کوشیار مشہور نجومی کا نام ہے جو شیخ ابو علی سینا کا استاد تھا۔ دلے پر ارادت: دل محبت سے پُر ہیں۔ یکش حرف خدمت: علم کا ایک حرف۔ نیاموختے: نہ سکھانا۔ دانائے گردن فراز: سربلند عقلمند۔ دعوئ تہی: دعوے سے خالی۔ آفاق: دنیا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص کو نجوم سے تھوڑی سی واقفیت تھی لیکن تکبر کی وجہ سے سرمست رہتا تھا۔
- دور دراز راستہ سے ابوالحسن کوشیار نجومی کے پاس آیا دل عقیدت سے بھرپور اور سر غرور سے پُر تھا۔
- عقلمند اس سے آنکھ میچ لیتا علم کا ایک حرف اس کو نہ سکھاتا۔
- جب بے بہرہ رہکر واپسی کے سفر کا ارادہ کیا تو سربلند عقلمند نے اس سے کہا۔
- تونے اپنے آپ کو عقلمند خیال کر لیا ہے جو برتن بھرا ہوا ہو پھر وہ کیسے بھرے گا۔
- دعوئ سے خالی ہو کر آ تا کہ پُر ہو سکے تو خودی سے پُر ہے اسی وجہ سے خالی جا رہا ہے۔
- دنیا میں سعدی کی طرح خودی سے خالی ہو اور پھر معرفت سے پُر ہو کر واپس ہو۔

نتیجہ حکایت: انسان کو علم کے حصول کے لئے عجز و انکساری سے کام لینا چاہئے۔ غرور و تکبر علم سکھانے کی بجائے کبر و نخوت کا انسان کو شکاری بنا دیتا ہے جس سے وہ علم سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ علم سیکھنے کے لئے دل میں ارادت اور فہم و فراست میں تڑپ کا ہونا ضروری ہے ورنہ ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظر فردا رہو گے یعنی کہ تیرا دل و دماغ علم سے خالی رہے گا۔

حکایت در معنی تسلیم و حق شناسی آں

خشم از ملک بندۂ سر بتافت
بفرمود جستن کش در نیافت

چو باز آمد از راہ خشم و ستیز
بشمشیر زن گفت خونش بریز

بخوں تشنہ جلاد نامہرباں
بروں کردہ چوں تشنہ وشنہ زباں

شنیدم کہ گفت از دل تنگ ریش
خدایا بحل کردمش خون خویش

کہ پیوستہ در نعمت و ناز و نام
در اقبال او بودہ ام دوست کام

مبادا کہ فردا بخون منش
بگیرند و خرم شود دشمنش

ملک را چو گفت وے آمد بگوش　　دگر دیگ خشمش نیا ورد جوش
بے بر سرش داد و بردیدہ بوس　　خداوند رایت شد و طبل و کوس
برفق از چناں سہمگن جائگاہ　　رسانید دہرش بداں پائگاہ
غرض زیں حدیث آنکہ گفتار نرم　　چو آبست بر آتش مرد گرم
نہ بینی کہ در معرض تیغ و تیر　　بپوشند خفتان صد تو حریر
تواضع کن اے دوست باخصم تند　　کہ نرمی کند تیغ برندہ کند

مشکل الفاظ کے معنی: بخشم: غصے سے۔ بفرمود جستن: ڈھونڈنے کا حکم۔ کسش در نیافت: کسی نے اس کو نہ پایا۔ چو باز آمد: جب واپس آیا۔ ستیز: لڑائی۔ خونش بریز: خون بہا دینا۔ بخوں تشنہ: خون کے پیاسے۔ چو تشنہ دشنہ زباں: پیاسی کی طرح خنجر نکالا۔ شنیدم: میں نے سنا ہے۔ دل تنگ ریش: زخمی دل۔ مبادا: کہیں ایسا نہ ہو۔ خرم: خوشی۔ دیدہ بوس: آنکھوں کو چومنا۔ طبل و کوس: طبل اور نقارے۔ نہ بینی: نہ دیکھا ہے۔ تیغ: تلوار۔ حریر: ریشمی کپڑا۔ خصم: دشمن۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک غلام نے بادشاہ سے غصہ میں سرتابی کی اس نے اس کو ڈھونڈھنے کا حکم دیا کسی نے اس کو نہ پایا۔
- جب وہ واپس لوٹا تو غصہ اور لڑائی کی وجہ سے بادشاہ نے جلاد سے کہا اس کا خون بہادے۔
- خون کے پیاسے نامہرباں جلاد نے پیاسی زبان کی طرح خنجر باہر نکالا۔
- میں نے سنا ہے کہ اس نے زخمی تنگ دل سے کہا اے خدا میں نے اپنا خون بادشاہ کو بخشا۔
- اس لئے کہ ہمیشہ نعمت اور ناز اور نام میں اس کے اقبال میں میں خوش و خرم رہا ہوں۔
- ایسا نہ ہو کہ کل کو میرے خون میں اس کو گرفتار کریں اور اس کے دشمن خوش ہوں۔
- جب بادشاہ کے کان میں اس کی گفتگو پڑی تو پھر اس کے غصہ کی دیگ کو جوش نہ آیا۔
- اس کے سر اور آنکھوں کے بہت سے بوسے لئے وہ جھنڈے اور طبل اور نقارے والا ہوگا۔
- ایسے خوفناک مقام سے نرمی کی وجہ سے زمانہ نے اس کو اس مرتبہ پر پہنچا دیا۔
- اس بات کا مقصد یہ ہے کہ نرم بات گرم انسان کی آگ پر پانی کی طرح ہو۔
- تو نے نہیں دیکھا کہ تلوار اور تیر کے میدان میں ریشمی کپڑے کی سوت کا چوغہ پہنتے ہیں۔
- اے دوست بدمزاج دشمن سے تواضع کر اس لئے کہ نرمی کاٹنے والی تلوار کو کند کر دیتی ہے۔

نتیجہ حکایت: گفتگو میں نرمی اختیار کرنا غصے کی آگ کو بھسم کر دیتی ہے۔ تلوار سے زیادہ زبان اپنا کام دکھاتی ہے۔ زمانے میں اس نے مرتبہ و مقام پایا ہے۔ جو نرم خو، نیک عادت اور بار سا تھا۔ کلام میں نرمی تلوار کی کاٹ کو دور کر دیتی ہے جیسے بقول شاعر ؎

گر ہاتھ میں انسان کے ہو اخلاق کی تلوار
آسانی سے رد کرتا ہے دشمن کا ہر اک وار
دل جیت لئے جاتے ہیں شیریں سخنی سے
تلخی ہو تو ہو جاتی ہے اپنوں سے بھی تکرار

حکایت در عجز و نیاز مندی صالحاں

ز ویرانہ عارف ژندہ پوش — یکے را نباح سگ آمد بگوش

بدل گفت گوئے سگ اینجا چراست — درآمد کہ درویش صالح کجاست

نشان سگ از پیش وا زپس ندید — بجز عارف آنجا دگر کس ندید

خجل باز گردیدن آغاز کرد — کہ شرم آمدش بحث آں راز کرد

شنید از دروں عارف آواز پائے — ہلا گفت بر درچہ پائی در آئے

نہ پنداری اے دیدۂ روشنم — کزا یدر سگ آواز کرد ایں منم

چو دیدم کہ بیچارگی میخرد — نہادم ز سر کبرو رای و خرد

چو سگ بردرش بانگ کردم بسے — کہ مسکیں ترا ز سگ ندیدم کسے

چو خواہی کہ در قدر والا رسی — ز شیب تواضع ببالا رسی

دریں حضرت آناں گرفتند صدر — کہ خود را فراتر نہادند قدر

چو سیل اندر آمد بہول و نہیب — فتاد از بلندی بسر در نشیب

چو شبنم بیفتاد مسکین و خرد — نگر کافتا بش بعیوق برد

مشکل الفاظ کے معنی:

ویرانہ عارف: گدڑی پوش عارف۔ رابنام سگ آمد: کتے کے بھونکنے کی آواز۔ درویش صالح کجاست: نیک فقیر کہاں ہے۔ پیش و از پس: آگے پیچھے۔ ندید: نہ دیکھنا۔ خجل باز: شرمندہ ہونا۔ شرم آمدش: شرم کا آنا۔ شنید: سنا۔ آواز پائے: پاؤں کی آواز۔ اے دیدہ روشنم: اے میری روشن آنکھ۔ چو دیدم: جب میں نے دیکھا۔ کبر: غرور۔ بانگ کردم بسے: بہت چلایا۔ افراتر نہاد ند قدر: اپنا مرتبہ نیچا رکھنا۔ چو سیل: جب بہاؤ۔ بیفتاد: گرنا۔ عیوق: چھوٹا سرخ رنگ کا ستارہ جو کہکشاں کے قریب نمودار ہوتا ہے۔ برد: لے جانا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک گدڑی پوش عارف کے گھر سے ایک شخص کے کان میں کتے کے بھونکنے کی آواز آئی۔
- اپنے دل میں اس نے کہا بتا کتا یہاں کیوں ہے' اندر گیا کہ فقیر نیک کہاں ہے۔
- آگے پیچھے کتے کے نشان نہ دیکھے' عارف کے سوا وہاں کسی دوسرے کو نہ دیکھا۔
- شرمندہ ہو کر واپس لوٹنا شروع کیا اس لئے کہ اسی راز کو کریدنے سے اسے شرم آئی۔
- عارف نے اندر سے پیروں کی آواز سنی اس نے کہا خبردار دروازہ پر کیوں کھڑا ہے' اندر آجا۔
- اے مری روشن آنکھ تو یہ خیال نہیں کرتا کہ ابھی کتا بھونکا ہے یہ میں ہی ہوں۔
- جب میں نے دیکھا کہ وہ عاجزی خریدتا ہے تو میں نے تکبر رائے عقل کو سر سے نکال دیا۔
- کتے کی طرح اس کے در پر بہت چلایا اس لئے کہ کتے سے زیادہ میں نے کسی کو نہ دیکھا۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ بڑے مرتبے کو پہنچے تو تواضع کی پستی سے اونچائی پر پہنچے گا۔
- اس دربار میں انہی نے صدر مقام حاصل کیا جنہوں نے اپنا مرتبہ نیچا رکھا ہے۔
- جب بہاؤ ہوں اور دبدبہ سے آیا تو بلندی سے سر کے بل نیچائی میں گرا۔

✪ جب شبنم ذلیل اور مسکین ہو کر گری تو دیکھ اس کو آفتاب عیوق تک لے گیا۔

نتیجۂ حکایت: تصوف کی دنیا میں یہ اصول رائج ہیں کہ کتے کی بارہ خصلتیں اگر انسان میں پیدا ہو جائیں تو انسان کامل انسان بن جاتا ہے۔ کتے کو ذلت کے معنوں میں بھی لیا جاتا ہے۔ عاجزی و مسکینی سے درحقیقت انسانؑ بلندی اور اونچائی خرید تا ہے۔

حکایت حاتم اصم و سیرت او در تواضع

گروہے بر آنند ز اہل سخن — کہ حاتم اصم بود باور مکن
برآمد طنین مگس بامداد — کہ در چنبر عنکبوتے فتاد
ہمہ ضعف و خاموشیش کید بود — مگس قند پنداشتش قید بود
نگہ کرد شیخ از سر اعتبار — کہ اے پائے بند طمع پائے دار
نہ ہر جا شکر باشد و شہد و قند — کہ در گوشہا دامیار است و بند
یکے گفت ازاں حلقہ اہل زائے — عجب دارم اے مرد راہ خدائے
مگس را تو چوں فہم کردی خروش — کہ مارا بد شخواری آمد بگوش
تو کاگاہ گردی ببانگ مگس — نشاید اصم خواندنت زیں سپس
تبسم کناں گفتش اے تیز ہوش — اصم بہ کہ گفتار باطل نیوش
کسانیکہ بامن بخلوت درانذ — مرا عیب پوش و ہنر گسترانذ
چو پوشید دا رندم اخلاق دوں — کند ہستیم زیر و نخوت زبوں
فرای نمایم کہ می نشنوم — گر کز تکلف مبرا شوم
چو کالیوہ دانندم اہل نشست — بگویند نیک و بدم ہرچہ ہست
اگر بد شنیدن نیاید خوشم — ز کردار بد دامن اندر کشم
بحبل ستائش فراچہ مشو — چو حاتم اصم باش و غیبت شنو
سعادت نجست و سلامت نیافت — کہ گردن ز گفتار سعدی بتافت
ازیں بہ نصیحت گرے بایدت — ندانم پس از وے چہ پیش آیدت

مشکل الفاظ کے معنی: گروہے: جماعت۔ حاتم اصم بود: حاتم بہرا تھا۔ برآمد طنین مگس: صبح کے وقت مکھی کی بھنبھناہٹ۔ ضعف: کمزوری۔ مگس: مکھی۔ قند: شکر۔ نگہ کرد: اس کو دیکھا۔ قید طمع: لالچ کے قیدی۔ در گوشہا دامیار است: بہت سے گوشوں میں جال والا۔ عجب دارم: مجھے تعجب ہے۔ مگس: مکھی۔ خروش: شور۔ ببانگ مگس: مکھی کی آواز۔ تبسم کناں: مسکراتے ہوئے۔ گفتار باطل نیوش: بیہودہ بات سننے والا۔ ہنر گسترانذ: ہنر پھیلانے والا۔ چو پوشیدہ: جب چھپائیں۔ اخلاق دوں: کمزور اخلاق۔ نخوت: تکبر۔ زبوں: خراب۔ فرای نمایم: میں یہ ظاہر کرتا ہوں۔ می نشنوم: میں سنتا نہیں ہوں۔ مبرا شوم: پاک ہو جاؤں۔ بد شنیدن: برا سننا۔ بد دامن: بد عادت۔ بحبل ستائش: تعریف کی رسی۔ غیبت شنو: برائی سن۔ سعادت نجست: نیک بختی نہ تلاش کر۔ سلامتی نیافت: سلامتی حاصل نہ کی۔ ازیں بہ نصیحت: نصیحت سے۔ ندانم: مجھے معلوم نہیں۔ چہ پیش آیدت: تجھے کیا پیش آئے۔

حکایت کا ترجمہ:

- اہل سخن کی ایک جماعت اس بات پر متفق ہے کہ حاتم بہرا تھا تو یقین نہ کرنا۔
- صبح کے وقت مکھی کی بھنبھناہٹ ہوئی جو مکڑی کے جالے میں پھنس گئی تھی۔
- اس کی کمزوری اور خاموشی سب مکر تھا مکھی نے اس کو شکر سمجھا وہ بیڑی تھی۔
- عبرت کی رو سے شیخ نے اس کو دیکھا کہ اے لالچ کے قیدی ٹھہر۔
- ہر جگہ شکر اور شہد اور قند نہیں ہے بلکہ بہت سے گوشوں میں جال والا اور پھندا ہے۔
- اہل رائے کی جماعت میں سے ایک بولا اے راہ خدا کے مرد مجھے تعجب ہے۔
- مکھی کا شور تو نے کیسے جان لیا اس لئے کہ ہمارے کان میں بھی مشکل سے آیا ہے۔
- جب تو مکھی کی آواز سے باخبر ہو گیا تو اس کے بعد تجھے بہرا نہ کہنا چاہئے۔
- اس نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا اے تیز ہوش بہرا اچھا ہے یا بیہودہ بات سننے والا۔
- جو لوگ میری خلوت کے ساتھی ہیں، میرے عیب پوش اور ہنر پھیلانے والے ہیں۔
- جب وہ میرے کمزور اخلاق چھپائیں گے تو خودی مجھے مغلوب اور تکبر خراب کردے گا۔
- میں یہ ظاہر کرتا ہوں کہ میں سنتا نہیں ہوں تاکہ اس بننے کی وجہ سے میں عیبوں سے پاک ہو جاؤں۔
- جب ساتھی مجھے بہرہ سمجھیں گے تو میری اچھائی اور برائی جو کچھ ہے کہہ ڈالیں گے۔
- اگر برائی سننا مجھے اچھا نہ معلوم ہو گا تو بد عادت سے میں دامن بچا لوں گا۔
- تعریف کی رسی کے ذریعہ کنوئیں میں نہ گر حاتم کی طرح بہرا بن اور برائی سن۔
- نیک بختی نہ تلاش کی اور سلامتی حاصل نہ کی جس نے سعدی کی بات سے گردن موڑی۔
- اس سے بڑھ کر تجھے کون سا نصیحت کرنے والا چاہئے مجھے معلوم نہیں اس کے بعد تجھے کیا پیش آئے۔

نتیجہ حکایت: پند و نصیحت کو دل کی گہرائیوں سے قبول کرنا ہی دراصل انسان کی فلاح کا موجب ہے۔ اگر کسی کے گلے میں تعریف کی رسی لٹکا دی جائے تو وہ سلامتی نہ حاصل کر سکتا ہے۔ جب کوئی تیری برائی بیان کرے تو حقیقت میں وہی تیرا ساتھی ہے۔ عیبوں سے پاک ہونا چاہتا ہے تو لوگوں سے اپنی برائی سن تاکہ تجھ میں اچھائی پیدا ہو اور تیری آخرت بھی سنور جائے۔

حکایت زاہد و دزد

عزیزے در اقصائے تبریز بود — کہ ہموارہ بیدار و شب خیز بود

شبے دید جائیکہ دزدے کمند — بہ پیچید و برطرف بامے فگند

کساں را خبر کرد و آشوب خاست — ز ہر جانبے مرد با چوب خاست

چو نامردم آواز مردم شنید — میان خطر جائے بودن ندید

نہیبے ازاں گیرو دار آمدش — گریزے بوقت اختیار آمدش

ز رحمت دل پارسا موم شد — کہ شب دزد بے چارہ محروم شد

بتاریکی از وے فراز آمدش — براہ دگر پیش باز آمدش

که یارا مرد کاشناۓ توام　　　بمردانگی خاک پاۓ تو ام
ندیدم بسر پنجگی چوں تو کس　　　که جنگ آوری برد و نوعت بس
یکے پیش خصم آمدن مرد دار　　　دوم جاں بدر بردن از کار زار
بدیں ہر دو خصلت غلام توام　　　چه نامی که مولاۓ نام توام
گرت راۓ باشد بحکم کرم　　　بجائیکه می دانمت ره برم
سرائیست کوتاه و در بسته سخت　　　نه پندارم آنجا خداوندر رخت
کلوخے دو بالاۓ ہم برنہیم　　　یکے پاۓ بردوش دیگر نہیم
بچندانکه در دستت افتد بساز　　　ازاں به که گردی تہیدست باز
بدلداری و چاپلوسی و فن　　　کشیدش سوۓ خانه خویشتن
جواں مرد شب رو فرو داشت دوش　　　بکتفش برآمد خداوند ہوش
بغلطاق و دستار و رختیکه داشت　　　ز بالا بدامان او در گذاشت
و ز آنجا بر آورد غوغا که دزد　　　ثواب اے جوانان دیاری و مزد
بدرجست از آشوب دزد دغل　　　دواں جامه پارسا در بغل
دل آسوده شد مرد نیک اعتقاد　　　که سرگشته را بر آمد مراد
خبیثے که برکس ترحم نکرد　　　به بخشود بر وے دل نیک مرد
عجب نیست در سیرت بخرداں　　　که نیکی کنند از کرم بابداں
در اقبال نیکاں بداں میزیند　　　و گرچه بداں اہل نیکی نیند

مشکل الفاظ کے معنی: در اقصاۓ تبریز: تبریز کے علاقے میں۔ شب خیز بود: تہجد گزار تھا۔ شبے: ایک رات۔ دید: دیکھا۔ جائیکه دزدے کمند: ایک چور نے ایک جگہ کمند ڈالی۔ بر طرف بامے گمند: بالاخانہ کے کنارے پر پھینکی۔ آشوب خاست: شور اٹھا۔ جوب خاست: لکڑی لے کر اٹھے۔ مردم آواز: آدمیوں کی آواز۔ شنید: سنی۔ میان خطر: خطرے میں۔ گریزے بوقت: وقت پر بھاگ جانا۔ دل پارسا: نیک دل۔ شب دزد: رات کا چور۔ ازوے فراز آمدش: اس سے آگے نکل گیا۔ مردانگی: بہادری میں۔ خاک پاۓ: پیر کی گرد۔ دو نوعیت: دو طریقے سے۔ پیش خصم آمدن: دشمن کے مقابلے میں آنا۔ غلام توام: تیرے نام کا غلام ہوں۔ سرائیست کوتاہ: ایک چھوٹا سا مکان۔ دربستہ سخت: دروازہ خوب بند ہے۔ بردوش: کندھے پر۔ تہیدست: خالی ہاتھ۔ کشیدش: کھینچ لینا۔ خانہ خویشتن: اپنے گھر کی طرف۔ دستار: ٹوپی۔ غوغا: شور۔ دزد دغل: مکار چور۔ دل آسودہ: دل ٹھنڈا ہو گیا۔ عجب نیست: تعجب نہیں۔ ترحم نکرد: رحم نہ کھایا۔ کرم بابداں: بروں سے نیکی کرنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- تبریز کے اطراف میں ایک باعزت شخص تھا جو ہمیشہ بیدار اور تہجد گزار تھا۔
- ایک رات اس نے دیکھا کہ ایک چور نے ایک جگہ کمند لپیٹی اور ایک بالا خانہ کے کنارے پر پھینکی۔
- اس نے لوگوں کو خبردار کر دیا اور شور اٹھا ہر جانب سے آدمی لکڑی لے کر اٹھے۔
- جب چور نے آدمیوں کی آواز سنی تو خطرے میں ٹھہرنے کا موقع نہ دیکھا۔
- اس دار و گیر سے اس کو ڈر لگا بروقت بھاگ جانا اس کو مناسب معلوم ہوا۔

- رحم سے پارسا کا دل موم ہو گیا کہ رات کا چور بیچارہ محروم ہو گیا۔
- اندھیرے میں اس سے آگے نکل گیا پلٹ کر دوسرے راستے سے اس کے سامنے آیا۔
- اے یار مت بھاگ میں تیری جان پہچان کا ہوں۔ بہادری میں تیرے پاؤں کی خاک ہوں۔
- بہادری میں' میں نے تجھ جیسا کوئی نہیں دیکھا اس لئے کہ لڑائی کے میدان سے جان بچا لے جانا۔
- ان دونوں باتوں میں' میں تیرا غلام ہوں تیرا نام کیا ہے میں تیرے نام کا غلام ہوں۔
- اگر ازروئے عنایت تیری رائے ہو تو ایک جگہ مجھے معلوم ہے تجھے لے چلوں۔
- ایک چھوٹا سا مکان ہے اور دروازہ خوب بند ہے۔ میرا خیال ہے وہاں سامان والا نہیں ہے۔
- اوپر تلے کچھ ڈھیلے رکھ لیں گے' ایک دوسرے کے کندھے پر پیر رکھ لیں گے۔
- جو تیرے ہاتھ لگ جائے گا اس پر صبر کر لینا اس سے بہتر ہو گا کہ تو خالی ہاتھ لوٹے۔
- دلداری اور چاپلوسی اور تدبیر سے اس کو اپنے گھر کی طرف کھینچ لے گیا۔
- رات کو چکنے والے جواں مرد نے کندھا دیا صاحب ہوش اس کے کندھے پر چڑھا۔
- ٹوپی اور عمامہ اور جو سامان بھی اس کے یہاں تھا اوپر سے اس کے دامن میں ڈال دیا۔
- اور پھر شور کر دیا کہ چور ہے اے جوانو! ثواب اور مدد اور اجر کا موقع ہے۔
- مکار چور شور کی وجہ سے باہر کو کودا پارسا کا کپڑا بغل میں دبا کر بھاگا۔
- نیک اعتقاد مرد کا دل ٹھنڈا ہو گیا اس لئے کہ حیران آدمی کی مراد پوری ہو گئی۔
- جس خبیث نے کسی پر رحم نہ کھایا اس پر ایک نیک شخص کے دل نے رحم کیا۔
- عقلمندوں کی عادت میں یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ وہ شرافت کی وجہ سے بروں کے ساتھ نیکی کریں۔
- نیکوں کے اقبال میں برے جیتے ہیں اگرچہ برے نیکی کے اہل نہیں ہیں۔

نتیجہ حکایت: بروں کے ساتھ نیکی کرنا برائی کے خاتمے کا موجب بنتا ہے۔ عقلمندوں اور اہل دانش کی یہ عادت ہے کہ وہ شرافت کی وجہ سے بروں کے ساتھ نیکی کرتے ہیں کیونکہ وہ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ نیکوں کی مہربانی اور لطف و کرم سے بد زندہ ہیں اگرچہ وہ نیکی کے اہل نہیں ہوتے جو لوگ ضرورت مند کی مدد کرتے ہیں' درحقیقت وہ انسانیت سے محبت کرتے ہیں۔ پارسا لوگوں کا وطیرہ زندگی یہی ہے کہ اپنی حاجات پر دوسروں کی حاجات کو ترجیح دیتے ہیں۔

حکایت در معنی جفائے دشمن از بہر دوست

یکے را چو سعدی دل سادہ بود — کہ با سادہ روئے در افتادہ بود

جفا بردے از دشمن تندخوئے — ز چوگان سختی بجستے چو گوئے

ز کس چیں برابر و نینداختے — ز بازی بہ تندی نپرداختے

یکے گفتش آخر ترا ننگ نیست — خبر زیں ہمہ سیلی و سنگ نیست

تن خویشتن سغبہ دوناں کنند — ز دشمن تحمل ز بوناں کنند

نشاید ز جاہل خطا در گذاشت — کہ گویند یار او مردی نداشت

چہ خوش گفت شیدائے شوریدہ سر — جوابے کہ شاید نبشتن بزر

دلم خانہ مہر یار است و بس — ازاں می نگنجد در و کین کس

مشکل الفاظ کے معنی: یکے را چو سعدی: ایک شخص سعدی کی طرح۔ دل سادہ بود: دل کا بھولا تھا۔ باسادہ روئے: بھولی صورت والے سے۔ درافتادہ بود: عشق کرتا تھا۔ دشمن تخنگوئے: دشمن کا ظلم سہنا۔ بجستے چو گوئے: گیند کی طرح اچھلتا ہے۔ زبازی: ہنسی مذاق میں۔ بہ تندی: غصہ میں۔ ننگ نیست: محسوس نہیں ہوتی۔ خبر: پتہ ہے۔ زیں ہمہ سیلی: سب طمانچے۔ تن خویشتن: اپنا بدن۔ نشاید ز جاہل خطا در گذاشت: جاہل کی خطا معاف نہ کرنی چاہئے۔ یار او مردی نداشت: بہادری اور طاقت نہ رکھتا تھا۔ چہ خوش گفت: کیا اچھی بات ہے۔ شوریدہ سر: سر پھرا عاشق مراد دیوانہ۔ خانہ مہر: محبت کا گھر۔ کیں: کینہ کی گنجائش۔

حکایت کا ترجمہ:

- سعدی کی طرح ایک شخص دل کا بھولا تھا جو ایک بھولی صورت والے پر عاشق تھا۔
- سخت بات کہنے والے دشمن کا ظلم سہتا سختی کے بلے سے گیند کی طرح اچھلتا۔
- کسی سے ابرو پر شکن نہ ڈالتا ہنسی مذاق سے غصہ میں نہ آتا۔
- ایک شخص نے اس سے کہا تجھے ذلت محسوس نہیں ہوتی ان سب طمانچوں اور پتھروں کا تجھے پتہ نہیں ہے۔
- کمینے اپنا بدن چکنا کرتے ہیں کمزور انسان دشمن کی برداشت کرتے ہیں۔
- جاہل کی خطا معاف نہیں کرنی چاہئے ورنہ لوگ کہیں گے بہادری اور طاقت نہ رکھتا تھا۔
- سر پھرے عاشق نے کیا اچھی بات کہی ایسا جواب دیا جو سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے۔
- میرا دل تو فقط دوست کی چھت کا گھر ہے اسی وجہ سے اس میں کسی سے کینہ کی گنجائش نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: جو دل اپنے محبوب کی محبت سے سرشار ہوں ان میں بغض و عناد اور کینہ و حسد پیدا نہیں ہوتا۔ یاد محبوب میں محو رہنا ہی ان کا مقصود ہوتا ہے۔ صاحب ہوش وہی ہے جو اپنے یار سے دل کے ساتھ خلوت و جلوت میں گفتگو و شنید کا سلسلہ جاری و ساری رکھتا ہو۔ مراد یہ کہ جو لوگ محبت بارگاہ الٰہی سے سرشار ہوتے ہیں وہ دوسروں کے لئے اپنے دل میں کینہ کو جگہ نہیں دیتے۔

حکایت

چہ خوش گفت بہلول فرخندہ خوے ۔۔۔۔ چو بگذشت بر عارف جنگجوے

گر ایں مدعی دوست بشناختے ۔۔۔۔ بہ پیکار دشمن نپرداختے

گر از ہستی حق خبر داشتے ۔۔۔۔ ہمہ خلق را نیست پنداشتے

مشکل الفاظ کے معنی: چہ خوش گفت: کیا خوب کہا ہے۔ فرخندہ خوئے: مبارک عادت۔ ایں مدعی: یہ بزرگی کا مدعی۔ دوست بشناختے: دوست کو پہچان لینا۔ بہ پیکار دشمن: دشمن کے جھگڑنے میں۔ ہمہ خلق: تمام مخلوق۔ نیست پنداشتے: معدوم سمجھنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- مبارک عادت بہلول نے کیا اچھی بات کہی جب ایک لڑکا بزرگ کے پاس سے گزرا۔
- اگر یہ بزرگی کا مدعی دوست کو پہچان لیتا تو دشمن کے جھگڑے میں نہ لگتا۔
- اگر اس کو خدا کے وجود کا پتہ لگ جاتا تو تمام مخلوق کو معدوم سمجھتا۔

نتیجہ حکایت: مشہور حدیث یا مقولہ ہے "من عرفہ نفسہ فقد عرفہ ربہ" جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا جس نے خدا کو پا لیا اسے دنیا کی کسی اور چیز سے رغبت نہیں رہتی مراد یہ کہ صرف اور صرف خدا کی محبت میں سرشار رہتا ہے۔ وہ خدا کو پا کر درحقیقت اپنے آپ کو سرخرو اور خوش قسمت تصور کرتا ہے۔ کرے بھی کیوں نا! وہی رب کائنات ہے وہی ارض و سما کا خالق و کفیل ہے' وہی رازق ہے اور وہی کل شی ء قدیر ہے اس کو اور کیا چاہیے۔ وہ بڑی قسمت والا ہے جس نے وجود ربی کو پا لیا یا محسوس کر لیا۔

حکایت لقمان حکیم با بغدادے

شنیدم کہ لقماں سیہ پام بود — نہ تن پرور و نازک اندام بود
یکے بندۂ خویش پنداشتش — بہ بغداد و در کارگل داشتش
بسالے سرائے پرداختش — کس از بندۂ خواجہ نشناختش
چو پیش آمدش بندۂ رفتہ باز — ز لقمانش آمد نہیب فراز
بپایش در افتاد و پوزش نمود — بخندید لقماں کہ پوزش چہ سود
بسالے ز جورت جگر خوں کنم — بیک ساعت از دل بدر چوں کنم
ولے ہم ببخشایم اے نیک مرد — کہ سود تو مارا زیانے نہ کرد
تو آباد کردی شبستان خویش — مرا حکمت و معرفت گشت بیش
غلامیست در رختم اے نیک بخت — کہ فرمایمش وقتہا کار سخت
دگر رہ نیازا رمش سخت دل — چو یاد آمدم سختئ کار گل
ہر آں کس کہ جور بزرگاں نبرد — نسوزد دلش بر ضعیفان خرد
چنیں گفت بہرام شہ با وزیر — کہ دشخوار با زیر دستاں مگیر
گر از حاکماں سختت آید سخن — تو بر زیر دستاں درشتی مکن

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ لقمان سیہ پام بود: لقمان کالے تھے۔ نازک اندام بود: نازک بدن نہ تھا۔ بندۂ خویش: اپنا غلام۔ کارگل: مٹی کا کام۔ بسالے: ایک سال۔ بندۂ رفتہ باز: بھاگا ہوا غلام واپس آگیا۔ پوزش نمود: معافی چاہنا۔ پوزش چہ سود: معافی کا کیا فائدہ۔ جورت: ظلم' ستم۔ معرفت گشت بیش: معرفت بڑھی۔ وقتہا: بسا اوقات۔ کارسخت: مشکل کام۔ یاد آمدم: یاد آئے گی۔ سختئ کارگل: مٹی کے کام کی مشقت۔ جور بزرگاں: بڑوں کا ظلم۔ بہرام شہ: بہرام بادشاہ۔ زیر دستاں مگیر: ماتحتوں سے۔ درشتی مکن: سختی نہ کر۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ لقمان کالے تھے تن پرور اور نازک بدن نہ تھے۔
- ایک شخص نے بغداد میں ان کو اپنا غلام سمجھ لیا اور ان کو مٹی کے کام پر لگا دیا۔
- ایک سال تک اس کے گھر میں لگے رہے غلام ہونے کے سوا ان کو کوئی آقا نہ سمجھا۔
- جب اس کا بھاگا ہوا غلام واپس آگیا تو لقمان سے اسے ڈر لگا۔
- اس کے پیر پر گر پڑا اور معافی چاہی۔ لقمان ہنسے کہ معافی سے کیا فائدہ۔

- ایک سال تک تیرے ظلم سے میں نے دل کو خون بنایا ہے۔ ایک دم میں دل سے کیسے نکال دوں۔
- لیکن اے نیک مرد میں معاف کرتا ہوں اس لئے کہ تیرے فائدے نے ہمارا کوئی نقصان نہ کیا ہے۔
- تو نے اپنا زنان خانہ آباد کیا میری دانائی اور معرفت بڑھی۔
- اے نیک بخت! میرے مال میں ایک غلام ہے میں اس کو بسا اوقات سخت کام کو کہہ دیتا ہوں۔
- میں اس کے دل کو پھر زیادہ نہ ستاؤں گا۔ جب مجھے مٹی کے کام کی مشقت یاد آئے گی۔
- جس شخص نے بڑوں کا ظلم نہ سہا ہو چھوٹے کمزوروں پر اس کا دل نہیں جلتا۔
- بہرام بادشاہ نے وزیر سے یہ کہا کہ ماتحتوں سے سخت کام نہ لے۔
- اگر حاکموں کی بات تجھے سخت لگے تو ماتحتوں پر سختی نہ کر۔

نتیجہ حکایت: اللہ کے نیک بندوں میں معاف کر دینے کا عنصر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کے کئے پر ان کو معاف کر کے درحقیقت اپنی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں لہٰذا چھوٹوں سے محبت سے پیش آنا چاہئے اور جو زیر نگرانی کام کرتے ہوں' ان سے نرمی سے پیش آنا چاہئے مبادا ان کے شیشہ دل کو ٹھیس لگے۔

حکایت جنید بغدادی و سیرت اور در تواضع

شنیدم کہ بردشت صنعا جنید — سگے دید بر کندہ دندان صید
زنیروئے سر پنجہ شیر گیر — فروماند عاجز چو روباہ پیر
پس از غرم و آہو گرفتن بہ پے — لگد خوردہ از گو سپندان حے
چو مسکین و بے طاقتش دید و ریش — بدو دادیک نیمہ از زاد خویش
شنیدم کہ میگفت و خوں میگریست — کہ داند کہ بہتر ز ماہر دو کیست
بظاہر من امر و زازیں بہترم — دگر تاچہ راند قضا برسرم
گرم پائے ایمان نلغزد ز جائے — بسر برنہم تاج عفو خدائے
وگر کسوت معرفت در برم — نماند بہ بسیار ازیں کمترم
کہ سگ باہمہ زشت نامی چو مُرد — مرا و را بدوزخ نخواہند بُرد
رہ این است سعدی کہ مردان راہ — بعزت نکردند در خود نگاہ
ازیں بر ملائک شرف داشتند — کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ بردشت صنعا: صنعا کے جنگل میں۔ جنید: بغداد کے مشہور بزرگ۔ سگے دید: ایک کتا دیکھا۔ داندن صید: شکار کے دانت۔ فروماندہ: لاچار۔ رباہ پیر: بوڑھی لومڑی۔ آہو: ہرن۔ غرم: پہاڑی بکرا۔ گرفتن بہ پے: پکڑنے کے بعد۔ گوسپنداں: بکریاں۔ بے طاقتش: کمزور۔ ریش: زخمی۔ یک ہمہ از زاد خویش: اپنے توشے کا آدھا۔ خوں میگریست: خون کے آنسو روتے تھے۔ کہ داند: کون جانتا ہے۔ بہتر زماہر دو کیست: ہم دونوں میں بہتر کون ہے۔ ازیں بہترم: اس سے بہتر ہوں۔ تاج عفو: معافی کا تاج۔ کسوت معرفت دربرم: معرفت خداوندی کا لباس میرے جسم پر۔ ازیں کمترم: اس سے بہت کمتر ہوں۔ رہ این است: یہی راستہ ہے۔ ملائک: فرشتے۔ از سگ نہ پنداشتند: کتے سے بہتر نہیں سمجھا۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ صنعا کے جنگل میں جنید نے ایک کتا دیکھا جس کے شکار کے دانت اکھڑے ہوئے تھے۔
- شیر کو پکڑ لینے والے پنجہ کی طاقت کے بعد بوڑھی لومڑی کی طرح لاچار ہو گیا تھا۔
- بھاگ کر ہرن اور پہاڑی بکرے پکڑنے کے بعد محلہ کی بکریوں کی دولتیاں کھائے ہوئے تھا۔
- جب انہوں نے اس کو کمزور، عاجز اور زخمی دیکھا اپنے توشے کا آدھا اس کو دے دیا۔
- میں نے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے اور خون کے آنسو روتے تھے کہ کون جانتا ہے کہ ہم دونوں میں بہتر کون ہے۔
- بظاہر میں آج اس سے بہتر ہوں پھر دیکھئے قضا میرے سر پر کیا لا ڈالے۔
- اگر ایماں کے پیر نے اپنی جگہ سے لغزش نہ کی تو خدا کی معافی کا تاج سر پر رکھوں گا۔
- اور اگر معرفت خداوندی کا لباس میرے جسم پر نہ رہے تو میں اس سے بہت کمتر ہوں۔
- اس لئے کہ کتا باوجود تمام بدنامی کے جب مرا اس کو دوزخ میں نہ لے جائیں گے۔
- سعدی کا راستہ یہی ہے کہ طریقت کے لوگوں نے عزت سے کبھی اپنے اندر نگاہ نہیں کی۔
- اسی وجہ سے وہ فرشتوں سے بزرگ ہو گئے چونکہ خود کو انہوں نے کتے سے بہتر نہیں سمجھا۔

نتیجہ حکایت: اللہ کے بندے اس کائنات میں اللہ کی پیدا کردہ دیگر مخلوق کی بھوک پیاس کا بھی خیال رکھتے ہیں حتیٰ کہ حضرت جنید بغدادیؒ کتے کی بھوک مٹانے کا بندوبست کرتے اور ساتھ ساتھ یہ کہتے جاتے کہ نہ جانے ہم دونوں میں بہتر کون ہے جو لوگ اپنے آپ کو کمتر آدمی تصور کرتے ہیں، اللہ کے نزدیک قدر منزلت میں بڑھ کر ہوتے ہیں۔

حکایت پارسا و بربط زن

یکے بربطے در بغل داشت مست — بشب در سر پارسائے شکست
چو روز آمد آں نیک مرد حلیم — بر سنگ دل برد یکمشت سیم
کہ دو شینہ مغرور بودی و مست — تراؤ مرا بربط و سر شکست
مرا بہ شد آں زخم و برخاست بیم — ترا ب نخواہد شد الا بسیم
ازیں دوستان خدا برسرند — کہ از خلق بسیار برسر خورند

مشکل الفاظ کے معنی: در سر پارسائے شکست: ایک پارسا کے سر پر توڑ ڈالا۔ مرد حلیم: نیک انسان۔ یکمشت سیم: مٹھی بھر چاندی۔ برخاست بیم: اندیشہ جاتا رہا۔ از خلق بسار بر سر خورند: مخلوق کی بہت سی باتیں برداشت کر لیتے ہیں۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک مست بغل میں بربط رکھتا تھا جس کو اس نے رات کے وقت ایک پارسا کے سر پر توڑ ڈالا۔
- جب دن ہوا تو وہ بُردبار نیک انسان اس سنگ دل کے پاس ایک مٹھی چاندی لے گیا۔
- کہ گزشتہ شب تو مغرور اور مست تھا، تیری بربط اور میرا سر ٹوٹا۔
- میرا وہ زخم اچھا ہو گیا اور اندیشہ جاتا رہا تیری بربط روپے سے ہی ٹھیک ہو گی۔
- اسی سبب سے خدا کے دوست سردار ہیں کیونکہ مخلوق کی بہت میں باتیں برداشت کرتے ہیں۔

نتیجہ حکایت: پارسا، نیک اور پرہیزگار انسان کبھی کسی کا دل نہیں دکھاتے۔ بُردبار اور حلم کے پیکر، مغرور اور مست و خمار

ہونے کی بجائے بدوں کے ساتھ بھی نیک سلوک کرتے ہیں۔ ان کی طبع نازک پر کسی کی دل آزردگی گراں گزرتی ہے۔ اے حضرت انسان تجھے بھی دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے اگر تم کو اپنی فلاح مقصود ہے۔

حکایت در معنی صبر مرداں بر جفائے نااہلاں

شنیدم کہ در خاک وخش از مہاں — یکے بود در کنج خلوت نہاں
مجرد بمعنی نہ عارف بدلق — کہ بیروں کند دست حاجت بخلق
سعادت کشادہ درے سوئے او — دراز دیگراں بستہ بر روئے او
زباں آورے بے خرد سعی کرد — ز شوخی بہ بد گفتن نیک مرد
کہ زنہار ازیں مکر و دستان و ریو — بجائے سلیماں نشستن چو دیو
دما دم بشویند چوں گربہ روئے — طمع کردہ در صید موشان کوئے
ریاضت کش از بہر نام و غرور — کہ طبل تہی را رود بانگ دور
ہمے گفت و خلقے برو انجمن — بر ایشاں تفرج کناں مرد و زن
شنیدم کہ بگریست دانائے وخش — کہ یا رب مرا ایں شخص را توبہ بخش
وگر راست گفت اے خداوند پاک — مرا توبہ دہ تا نگردم ہلاک
پسند آمد از عیب جوئے خودم — کہ معلوم من کرد خوئے بدم
گر آنی کہ دشمنت گوید مرنج — و گر نیستی گو برو باد سنج
وگر ابلہے مشک را گندہ گفت — تو مجموع شو کو پراگندہ گفت
وگر میرود در پیاز ایں سخن — چنین است گو گندہ مغزی مکن
نہ آئین عقلست ورای و خرد — کہ دانا فریب مشعبد خورد
پس کار خویش آنکہ عاقل نشست — زبان بداندیش برخود بہ بست
تو نیکو روش باش تا بدسگال — نیا بد بنقص تو گفتن مجال
چو دشخوارت آید ز دشمن سخن — تو بر ز پردستاں درشتی مکن
جز آں کس ندانم نکو گوئے من — کہ روشن کند برمن آہوئے من

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ مہاں: بڑے لوگ۔ کنج خلوت: تنہائی کا گوشہ۔ نہاں: چھپنا۔ مجرد بمعنی: حقیقت میں آزاد۔ عارف بدلق: گدڑی کے فقیر۔ سعادت: نیک بختی۔ دیگراں: دوسرے۔ بے خرد: بیوقوف۔ زشوخی: بدتمیزی سے۔ بد گفتن: بُرا کہنا۔ بجائے سلیماں نشستن: حضرت سلیمان کی جگہ بیٹھا۔ گربہ: بلی۔ موشان کوئے: گلی کے چوہے۔ طمع کردہ در صید: شکار کے لالچ میں۔ طبل تہی: خالی ڈھول۔ ہمی گفت: وہ کہہ رہا تھا۔ تفرج کناں: ٹھٹھہ کرنا۔ دانائے وخش: وخش کا عقلمند (وخش ایک علاقے کا نام ہے)۔ راست گفت: سچ کہنا۔ تانگردم ہلاک: تاکہ میں تباہ نہ ہوں۔ خوئے بدم: بد عادت۔ دشمنت گوید: دشمن کہتا ہے۔ ابلہے: بیوقوف۔ پراگندہ گفت: بکواس کی ہے۔ فریب مشعبد خورد: شعبدہ باز سے دھوکہ کھانا۔ کارخویش: اپنا کام۔ بدسگال: بد اندیش۔ مجال: طاقت نہ ہو۔ چو دشخوارت آید: جب تجھے بات گراں گزرے۔ دشمن سخن: دشمن کی بات۔ درشتی مکن: سختی نہ کر۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ وخش کی سرزمین میں بڑوں میں سے ایک تنہائی کے گوشے میں چھپا تھا۔
- جو حقیقت میں آزاد تھے نہ کہ گدڑی کے فقیر جو ضرورت کا ہاتھ مخلوق کے سامنے پھیلائے۔
- نیک بختی نے ان کی جانب دروازہ کھول رکھا تھا ان پر دوسروں کا دروازہ بند کر دیا تھا۔
- ایک بیوقوف زبان دراز نے کوشش کی بدتمیزی سے نیک انسان کو برا کہنے کی۔
- کہ اس مکر اور حیلے اور فریب سے پناہ سلیمان کی جگہ دیو کی طرح بیٹھا تھا۔
- بلی کی طرح دمادم منہ صاف کرتے ہیں گلی کے چوہوں کے شکار کا لالچ کر کے۔
- نام اور دھوکے کے لئے ریاضت کرنے والے ہیں اس لئے کہ خالی ڈھول کی آواز دور تک جاتی ہے۔
- وہ یہ کہہ رہا تھا اور ایک مخلوق اس کے پاس جمع تھی مرد اور عورت پر ٹھٹھہ کر رہے تھے۔
- میں نے یہ سنا ہے کہ وخش کا عقلمند رو پڑا کہ اے خدا اس شخص کو توبہ کی توفیق دے۔
- اے خداوند پاک اور اگر اس نے سچ کہا ہے تو مجھے توبہ کی توفیق دے تاکہ میں تباہ نہ ہوں۔
- مجھے اپنے عیب جوئی پر یہ بات پسند آئی ہے کہ اس نے میری بدعادت مجھے بتادی ہے۔
- اگر تو ویسا ہی ہے جیسا کہ تیرا دشمن تجھے کہتا ہے تو رنجیدہ نہ ہو اور اگر تو ایسا نہیں ہے تو کہہ دے جا بکواس کئے جا۔
- اگر کسی بیوقوف نے مشک کو بدبودار کہا ہے تو مطمئن رہ کہ اس نے بکواس کی ہے۔
- اور اگر پیاز کے بارے میں یہ گفتگو چلے تو کہہ دے کہ ہاں ایسی ہی لاحاصل بحث نہ کر۔
- عقل اور رائے اور خرد کا دستور یہ نہیں ہے کہ عقلمند انسان شعبدہ باز سے دھوکہ کھائے۔
- جس نے اپنے کام کا انجام سمجھ کر کام کیا اس نے مخالف کی اپنے سے زبان بند کر دی۔
- تو نیک چلن رہ تاکہ بداندیش کو تیری برائی کرنے کی مجال نہ ہو۔
- جب تجھے دشمن کی بات گراں گزرے تو تو ماتحتوں پر سختی نہ کر۔
- میں اپنے آپ کو اچھا کہنے والا بجز اس کے سوا کسی کو نہیں سمجھتا ہوں جو میرا عیب مجھ پر ظاہر کر دے۔

نتیجہ حکایت: دوست وہی ہے جو آپ کے عیبوں اور نقائص زندگانی کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ اس سے انسان نہ صرف اپنے عیبوں سے واقف ہو جاتا ہے بلکہ اخلاق بد کی جگہ اخلاق عالیہ کو لے آتا ہے۔ پھر اس کا دل مطمئن ہو جاتا ہے اور مخالف کی زبان بند ہو جاتی ہے نکتہ چیں تو ذرا ذرا سی بات پر تنقید کرتے ہیں۔ اگر انسان بردباری سے کام نہ لے تو جینا دوبھر ہو جاتا ہے لہٰذا نیک چلن اختیار کرنا چاہئے تاکہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے۔

حکایت امیرالمومنین علیؓ وسیرت اور در تواضع

کسے مشکلے بردپیش علیؓ ... مگر مشکلش را کند منجلی
امیر عدو بند کشور کشائے ... جوابش بگفت از سر علم ورائے
شنیدم کہ شخصے دراں انجمن ... بگفتا چنیں نیست یا بوالحسن
نرنجید از و حیدر نامجوئے ... بگفت ارتو دانی ازیں بہ بگوے
بگفت آنچہ دانست و پاکیزہ گفت ... بگل چشمہ خور نشاید نہفت

پسندید از و شاہ مرداں جواب · کہ من بر خطا بودم او بر صواب

بہ از من سخن گفت و دانا یکیست · کہ بالاتر از علم او علم نیست

گرا بروز بودے خداوند جاہ · نکردے خود از کبر در وے نگاہ

بدر کردے از بارگہ حاجبش · فرو کوفتندے بنا واجبش

کہ من بعد بے آبروئی مکن · ادب نیست پیش بزرگاں سخن

یکے را کہ پندار در سر بود · مپندار ہرگز کہ حق بشنود

ز علمش ملال آید از وعظ ننگ · شقائق بباراں نروید ز سنگ

نہ بنی کہ از خاک افتادہ خوار · بروید گل و بشگفد نوبہار

مریز اے حکیم آستیں ہائے دُر · کجا بنی از خویشتن خواجہ پُر

بچشم کساں در نیاید کسے · کہ از خود بزرگی نماید بسے

مگو تا بگویند شکرت ہزار · چو خود گفتی از کس توقع مدار

مشکل الفاظ کے معنی: مشکلے: مشکل۔ برد پیش علیؓ: حضرت علیؓ کے پاس لے جانا۔ منجلی: حل کردیں۔ عدو بند: دشمن کو قید کرنا۔ کشور کشائے: ملک کو فتح کرلینا۔ جوابش بگفت: اس کو جواب دیا۔ از سر علم ورائے: علم اور عقل کی رو سے۔ شنیدم: میں نے سنا ہے۔ وحید ناجوئے: نامور حیدر حضرت علیؓ کا لقب تھا۔ تودانی: تو جانتا ہے۔ بگل چشمہ خور: آفتاب کے چشمہ کو کھانا مراد روشن بات کو چھپانا۔ نہفت: چھپایا نہیں جاسکتا۔ من برخطا بودم: میں غلطی پر تھا۔ برصواب: درست ہے۔ دانا یکیست: دانا تو ایک ہی ہے۔ جاہ: مرتبہ۔ کبر: غرور، تکبر۔ بدر کردے: باہر نکال کرنا۔ بے آبروئی مکن: کسی کی بے عزتی نہ کرنا۔ بزرگاں سخن: بڑوں کی بات۔ حق بشنود: سچی بات سننا۔ از وعظ ننگ: وعظ سے ذلت۔ بباراں: بارش۔ نہ بنی: نہیں دیکھتا۔ بشگفد نوبہار: نوبہار کھلتی ہے۔ دُر: موتی۔ بچشم کساں: انسانوں کی نگاہ میں۔

حکایت کا ترجمہ:

- کوئی شخص اپنی مشکل حضرت علیؓ کے پاس لے گیا شاید وہ اس کی مشکل حل کردیں۔
- دشمن کو قید کرنے والے، ملک کو فتح کرنے والے امیر نے علم اور عقل کی رو سے اس کو جواب دیا۔
- میں نے سنا ہے کہ ایک شخص نے اس محفل میں کہا اے ابوالحسن ایسا نہیں ہے۔
- نامور حیدر اس سے رنجیدہ خاطر نہ ہوئے کہا اگر تجھے اس سے بہتر معلوم ہے تو تو بتا دے۔
- جو کچھ وہ جانتا تھا اس نے کہا اور اچھا کہا آفتاب کے چشمہ کو مٹی میں نہیں چھپایا جاسکتا۔
- شاہ مرداں نے اس کا جواب پسند فرمایا کہ میں غلطی پر تھا، وہ درست ہے۔
- اس نے مجھ سے بہتر بات کہی ہے اور دانا تو ایک ہی ہے جس کے علم سے بڑھ کر علم نہیں ہے۔
- اگر آج کوئی صاحب مرتبہ ہوتا تو تکبر کی وجہ سے اس کی طرف نگاہ ہی نہ اٹھاتا۔
- اس کا ڈیوڑھی بان اس کو دربار سے نکال دیتا ناحق اس کی پٹائی کرتے۔
- کہ اس کے بعد کسی کی بے آبروئی نہ کرنا، بڑوں کے سامنے بات کرنا ادب نہیں ہے۔
- جس کے سر میں غرور ہو ہرگز نہ خیال کرنا کہ وہ سچی بات سنے گا۔
- علم سے اس کو ملال آتا ہے وعظ سے ذلت گل لالہ کی بارش سے پتھر سے پھول نہیں اُگتا ہے۔

- تو نے نہیں دیکھا کہ گری پڑی ذلیل مٹی سے پھول اگتا ہے اور نو بہار کھلتی ہے۔
- اے دانا موتی بھری آستیں نہ بکھیر جہاں صاحب کو خودی سے پُر دیکھے۔
- انسانوں کی نگاہ میں ایسا شخص نہیں بھاتا جو بہت زیادہ اپنی بڑائی جتائے۔
- خود نہ جتا تاکہ ہزاروں تیری بھلائی بیان کریں جب تو خود کہے تو پھر کسی سے توقع نہ رکھ۔

نتیجہ حکایت: اپنی بڑائی بیان کرنا کار خیراں کے زمرے میں نہیں آتا۔ وہ لوگ جو عجز و انکساری سے کام لیتے ہیں وہی دوسروں کی نگاہ میں اچھے اور خدا کی نگاہ میں پرہیزگار اور متقی ہیں۔ خام لوہے سے کوئی تیز تلوار نہیں بنا سکتا مراد یہ کہ جس کی فطرت بد ہو وہ اصلاح سے نہیں سنورتا۔ اپنے علم و حکمت کو بیان کرتے رہنا درحقیقت اک طرح کی اپنی خوشامد ہے اور خوشامد انسان کی خودی کو برباد کر دینے والی چیز کا نام ہے۔

حکایت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گدائے شنیدم کہ در تنگ جائے ۔۔۔ نہادش عمر پائے بر پشت پائے
ندانست درویش بیچارہ کوست ۔۔۔ کہ رنجیدہ دشمن نداند ز دوست
بر آشفت بروی کہ کوری مگر ۔۔۔ بدو گفت سالار عادل عمر
نکورم ولیکن خطا رفت کار ۔۔۔ ندانستم از من گنہ در گذار
چہ منصف بزرگان دیں بودہ اند ۔۔۔ کہ با زیر دستاں چنیں بودہ اند
فروتر بود ہوشمند گزیں ۔۔۔ نہد شاخ پُر میوہ سر بر زمیں
بنازند فردا تواضع کناں ۔۔۔ نگوں از خجالت سر گردناں
اگر می بترسی ز روز شمار ۔۔۔ ازاں کز تو ترسد خطا در گذار
مکن چیرہ بر زیر دستاں ستم ۔۔۔ کہ دستیست بالائے دست تو ہم

مشکل الفاظ کے معنی: گدائے: ایک فقیر۔ شنیدم: میں نے سنا ہے۔ در تنگ جائے: تنگ جگہ میں۔ ندانست درویش: فقیر نے نہ جانا۔ رنجیدہ: غمگیں انسان۔ آشفت بروی: بگڑ گیا۔ کہ کوری: کہ تو اندھا ہے۔ سالار عادل: منصف سردار۔ نکورم: اندھا نہیں ہے۔ خطا رفت کار: غلط کام ہو گیا۔ زیر دستاں: ماتحتوں کے ساتھ۔ شاخ پر میوہ: شاخ کا پھل سے بھرا ہونا۔ سر بر زمیں: سر زمین پر رکھ دینا۔ خجالت: شرمندہ۔ بترس زر و زشار: قیامت کے دن سے ڈرنا۔ ازاں کز تو ترسد: جو تجھ سے ڈرتا ہے۔ خطا در گزار: اس کی خطا معاف کر۔ مکن چیرہ: ظلم نہ کر۔ زیر دستیاں: ماتحتوں پر۔ دستیست بالائے: ہاتھ اوپر ہے۔ دست تو ہم: تیری ہاتھ سے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک تنگ جگہ میں ایک فقیر کے پاؤں پر حضرت عمرؓ نے پیر رکھ دیا۔
- فقیر نے یہ نہ جانا کہ وہ کون ہے اس لئے کہ رنجیدہ خاطر انسان دوست اور انسان میں پہچان نہیں کرتا۔
- ان پر وہ بگڑ گیا کہ شاید تو اندھا ہے منصف سردار حضرت عمرؓ نے اس سے کہا۔
- میں اندھا تو نہیں لیکن کام غلط ہو گیا۔ مجھے محسوس نہ ہوا، میری خطا معاف کر دے۔
- بزرگان دین کس قدر انصاف پسند تھے جو ماتحتوں کے ساتھ ایسا کرتے تھے۔

- پسندیدہ ہوش مند منکسر مزاج ہوتا ہے میوے بھری شاخ زمین پر سر رکھ دیتی ہے۔
- تواضع کرنے والے کل کو ناز کریں گے، متکبروں کا سر شرمندگی سے نگوں ہو گا۔
- اگر تو حساب کے دن سے ڈرتا ہے تو جو تجھ سے ڈرتا ہے اس کی خطا معاف کر دے۔
- اے زبردست! ماتحتوں پر ظلم نہ کر اس لئے کہ ایک ہاتھ تیرے ہاتھ سے بھی اوپر ہے۔

نتیجہ حکایت: اگر زمانہ آج خلافت راشدہ کے اسوہ کو اپنا لے تو کوئی کسی پر ظلم روا نہ رکھے۔ ان کی انصاف پسند طبیعت کی وجہ سے اطراف و اکناف میں اسلام کی روشنی پھیلی۔ ان کی طبیعت پہ خوش عادلی صحبت نبوی ﷺ سے پیدا ہوئی تھی۔ دوسروں کی خطا سے درگزر کرنا دراصل اپنے اندر صفات خداوندی کو پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے: "اپنے اندر خدا کی صفات پیدا کرو۔" شاید علامہ اقبال نے بھی اسی حوالے سے کہا تھا ؎

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں

حکایت

یکے خوب کردار خوشخوئے بود — کہ بد سیرتاں را نکو گوئے بود
بخوابش کسے دید چوں در گذشت — کہ بارے حکایت کن از سر گذشت
دہانے بخندہ چو گل باز کرد — چو بلبل بصورت خوش آغاز کرد
بگفتند بامن سختی بے — کہ من سخت نگرفتمے بر کسے

مشکل الفاظ کے معنی: خوش خوئے: نیک چلن۔ بد سیرتاں: برے لوگ۔ رانکو گوئے بود: ان کو بھی نیک کہتا۔ بخوابش کسے دید: کسی نے اس کو خواب میں دیکھا۔ چوں در گذشت: جب وہ مرگیا۔ دہانے بخندہ چو گل: پھول کی طرح منہ کھولا۔ باز کرد: ہنسا، مسکرانا۔ چو بُلبُل: بُلبُل کی طرح۔ بصورت خوش آغاز کرد: خوش الحانی سے شروع کیا۔ بامن: مجھ سے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص نیک چلن اور خوش خلق تھا جو بُروں کو بھی بھلا کہتا تھا۔
- جب وہ مرگیا تو کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ ذرا اپنی سرگذشت بنا دے۔
- اس نے پھول کی طرح ہنسی سے منہ کھولا، بُلبُل کی طرح خوش الحانی سے شروع کیا۔
- انہوں نے مجھ سے سختی سے بات نہیں کی اس لئے کہ میں نے کسی کے ساتھ سختی نہ کی تھی۔

نتیجہ حکایت: جو اللہ کے بندوں سے نرمی برتے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات اس سے بعد از حیات نرمی برتے گا جیسا کہ ہر کسی پر رحم و کرم کرنا اس کی شان ہے لہٰذا دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک روا رکھنا چاہئے مبادا قیامت کے دن آپ سے بھی اچھا سلوک نہ کیا جائے۔

حکایت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ و شکستگی او

چنیں یاد دارم کہ سقائے نیل — نکرد آب بر مصر سالے سبیل
گروہے سوئے کوہساراں شدند — بزاری طلبگار باراں شدند

گر ستند و از گریہ جوئے رواں ... بباید مگر گریۂ آسماں
بذی النوں خبر بُرد ازاشاں کسے ... کہ بر خلق رنجست و سختی بسے
فرو ماندگاں را دعائے بکن ... کہ مقبول را رد نباشد سخن
شنیدم کہ ذوالنون بدین گریخت ... بسے برنیامد کہ باراں بریخت
خبر شد بدین پس از روز بست ... کہ ابر سیہ دل بر ایشاں گریست
سبک عزم باز آمدن کرد پیر ... کہ پُرشد بسیل بہاراں غدیر
پرسید از و عارفے در نہفت ... چہ حکمت دریں رفتت بود گفت
شنیدم کہ بر مرغ و مور و دداں ... شود تنگ روزی بفعل بداں
دریں کشور اندیشہ کردم بسے ... پریشاں تر از خود ندیدم کسے
برفتم مبادا کہ از شر من ... بہ بندد در خیر بر انجمن
تو آنگہ شوی پیش مردم عزیز ... کہ مر خویشتن را نگیری بچیز
بزرگے کہ خود را بخردی شمرد ... بدنیا و عقبیٰ بزرگی ببرد
ازیں خانداں بندۂ پاک شد ... کہ در پائے کمتر کسے خاک شد
الا اے کہ بر خاک ما بگذری ... بخاک عزیزاں کہ یاد آوری
کہ گر خاک شد سعدی او راچہ غم ... کہ در زندگی خاک بود است ہم
بہ بے چارگی تن فرا خاک داد ... وگر گرد عالم بر آمد چو باد
بسے برنیاید کہ خاکش خورد ... دگر بارہ بادش بعالم برد
مگر تا گلستان معنی شگفت ... برو ہیچ بلبل چنیں خوش نگفت
عجب گر بمیرد چنیں بلبلے ... کہ بر استخوانش نروید گلے

مشکل الفاظ کے معنی: چنیں یاد دارم: مجھے ایسا یاد پڑتا ہے۔ سقائے نیل: نیل کے سقے۔ گروہے: ایک جماعت۔ سوئے کوہساراں: پہاڑوں کی طرف۔ طلب گار باراں: بارش چاہنے والا۔ گریہ: روئے۔ جوئے رواں: ندی جاری ہو گئی۔ گریۂ آسماں: آسمان کو رونا آجائے۔ برخلق: مخلوق پر۔ رنجست و سختی بسے: بہت رنج اور سختی ہے۔ فرو ماندگاں: عاجزوں کے لئے۔ دعائے بکن: دعا کر دیجئے۔ شنیدم: میں نے سنا ہے۔ باراں بریخت: بارش برس گئی۔ ابر سیہ دل: کالی گھٹا کا بادل۔ سبک عزم باز: فوراً واپس آنے کا ارادہ کیا۔ پرسید: پوچھا۔ در نہفت: چپکے سے۔ چہ حکمت: کیا حکمت ہے۔ شنیدم: میں نے سنا۔ مرغ و مور: پرند اور چیونٹی۔ بفعل بداں: بُروں کے کارنامے۔ پریشاں تر از خود ندیدم کسے: اپنے سے زیادہ گنہگار کسی کو نہ دیکھا ہے۔ مبادا: ایسا نہ ہو۔ از شر من: میرے شر کی وجہ سے۔ در خیر: خیر کا دروازہ۔ بر خاک ما بگذری: ہماری مٹی پر سے ہو کر گزرے۔ بخاک عزیزاں: بزرگوں کی مٹی۔ یاد آوری: یاد کر لینا۔ چہ غم: کیا غم۔ گرد عالم: دنیا کے گرد۔ بر آمد چو باد: ہوا کی طرح گھومنا۔ گلستان معنی شگفت: حقیقت کا باغ کھلا ہے۔ بمیرد: مرجانا۔ چنیں بلبل: ایسی بلبل۔ استخوانش: ہڈیاں۔ نروید گلے: پھول نہ کھلے۔

حکایت کا ترجمہ:

- مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ نیل کے سقے نے ایک سال مصر پر سبیل نہ لگائی (مراد یہ بارش نہ ہوئی)۔
- ایک گروہ (استسقاء کی نماز کے لئے) پہاڑوں کی طرف روانہ ہوا عاجزی کے ساتھ بارش کے طلب گار بنے۔

- وہ روئے اور رونے سے نہر بہہ گئی شاید آسمان کو رونا آجائے۔
- ان میں سے کوئی ذوالنون کے پاس خبر لے گیا کہ مخلوق پر بہت رنج اور سختی ہے۔
- عاجزوں کے لئے دعا کر دیجئے اس لئے کہ مقبول شخص کی بات رد نہیں ہوتی ہے۔
- میں نے سنا ہے کہ ذوالنون مدین کو بھاگ گئے' زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ بارش برس گئی۔
- بیس روز بعد مدین میں خبر پہنچی کہ سیاہ دل بادل اُن پر خوب برسا ہے۔
- بڑے میاں نے فوراً واپسی کا قصد کیا اس لئے کہ موسم بہار کے بہاؤ سے تالاب بھر گئے۔
- ایک بزرگ نے ان سے چپکے سے پوچھا' آپ کے جانے میں کیا حکمت تھی؟ انہوں نے فرمایا۔
- میں نے سنا ہے کہ پرند اور چیونٹی اور درندوں پرندوں کے کارناموں سے روزی تنگ ہو جاتی ہے۔
- میں نے بہت سوچا اس ملک میں اپنے سے زیادہ کسی کو گنہگار نہ دیکھا۔
- تو میں نکل گیا کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے شر کی وجہ سے خیر کا دروازہ مجمع پر بند ہو جائے۔
- تو لوگوں کے نزدیک باعزت جب ہی ہو گا کہ خاص اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے۔
- جس بڑے نے اپنے آپ کو چھوٹا سمجھا وہ دنیا اور عقبیٰ میں بزرگی لے گیا۔
- اس خاندان میں سے وہی بندہ پاک بنا ہے جو کسی کمتر کے پاؤں کی خاک بن گیا ہے۔
- اے وہ انسان جو ہماری مٹی پر سے ہو کر گزرے تجھے بزرگوں کی مٹی کی قسم کو یاد کر لینا۔
- کہ اگر سعدی مٹی بن گیا ہے تو اس کو کیا غم ہے اس لئے کہ وہ تو زندگی میں بھی مٹی تھا۔
- عاجزی کے ساتھ جسم کو مٹی کے نیچے کر دیا اگرچہ دنیا کے گرد ہوا کی طرح گھوما ہوا ہے۔
- زیادہ دن نہ گزریں گے کہ اس کو مٹی کھا جائے گی ہوا اس کو دوبارہ جہاں میں اڑائے پھرے گی۔
- غور کر جب سے حقیقت کا باغ کھلا ہے اس پر کسی بُلبُل نے ایسی خوش الحانی نہیں کی ہے۔
- تعجب ہے اگر ایسی بُلبُل مرجائے کہ اس کی ہڈیوں پر کوئی پھول نہ کھلے۔

نتیجہ حکایت: اللہ کے برگزیدہ بندے عجز و انکساری سے اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ کبر و نخوت کو پاس بھی نہ پھٹکنے دیتے۔ خود کو دنیا کا حقیر ترین انسان تصور کرتے ہیں اسی عاجزی سے وہ اللہ کے حضور بلند مرتبے پر فائز ہوتے ہیں۔ اللہ ان کی دعاؤں کو قبول کر کے دنیا پر ان کے طفیل اپنے رحم و کرم کی بارش برساتا ہے یعنی انہی کے دم سے زندگی کا نظم و نسق چلتا ہے جو انجام کی طرف جا رہا ہے۔ مراد یہ کہ ان بزرگوں کی وجہ سے اللہ دنیا کی دیگر مخلوق پر تنگی و سختی نہیں کرتا۔

باب 5

در رضا

شبے زیت فکرت ہمی سوختم ۔ چراغ بلاغت بر افروختم
پراگندہ گوئے حدیثم شنید ۔ جز احسنت گفتن طریقے ندید
ہم از خبث نوعے در و درج کرد ۔ کہ ناچار فریاد خیزد ز درد
کہ فکرش بلیغست و رایش بلند ۔ دریں شیوۂ زہد و طامات و پند
نہ در خشت و گوپال و گرز گراں ۔ کہ ایں شیوہ ختمست بر دیگراں
نداند کہ ما را سر جنگ نیست ۔ وگر نہ مجال سخن تنگ نیست
توانم کہ تیغ زباں بر کشم ۔ جہان سخن را قلم در کشم
بیا تا دریں شیوہ چالش کنیم ۔ سر خصم را سنگ بالش کنیم

مشکل الفاظ کے معنی: شبے: ایک رات۔ زیت فکرت: فکر کا تیل۔ ہمی سوختم: میں نے جلایا۔ چراغ بلاغت: بلاغت کا چراغ۔ برافروختم: روشن کیا۔ حدیثم شنید: میرا کلام سنا۔ ندید: نظر نہ آیا۔ خبث نوعے: ایک قسم کی خباثت۔ فریاد خیزد: آہ نکلنا۔ فکرش بلیغست: فکر بلیغ۔ شیوۂ زہد: پرہیزگاری کا شیوہ۔ پند: نصیحت۔ گوپال: ایک قسم کا گرز تھا۔ ایں شیوہ: یہ طریقہ۔ تنگ نیست: تنگ نہیں ہے۔ تیغ زباں بر کشم: زبان کی تلوار سونت لوں۔ جہان سخن: شاعری کی دنیا۔ قلم در کشم: قلم پھیر دینا۔ خصم: دشمن۔

در رضا کا ترجمہ:

- ایک رات میں نے فکر کا تیل جلایا میں نے بلاغت کا چراغ روشن کیا۔
- ایک بیہودہ گو نے میرا کلام سنا تو نے کیا خوب کہا کہنے کے علاوہ اس کو کوئی راستہ نظر نہ آیا۔
- پھر بھی ایک قسم کی خباثت اس میں ملا دی اس لئے کہ درد سے مجبوراً ہائے نکلتی ہے۔
- کہ اس کی فکر بلیغ ہے اور اس کی رائے بلند ہے اسی زہد کے شیوے میں اور بزرگوں کی باتوں اور نصیحت میں۔
- نہ کہ خشت اور گوپال اور بھاری گرز کے بیان میں اس لئے یہ طریقہ تو دوسروں پر ختم ہے۔
- اسے معلوم نہیں کہ ہمیں جنگ سے دلچسپی نہیں ہے ورنہ بات کا میدان تنگ نہیں ہے۔
- میں یہ کر سکتا ہوں کہ زبان کی تلوار سونت لوں' شاعری کی دنیا پر قلم پھیر دوں۔
- اسی طریقہ پر دوڑ لگائیں دشمن کے سر کو سرہانے کی اینٹ بنائیں۔

گفتار در صبر و رضا و تسلیم بحکم قضا

سعادت بہ بخشایش داور است — نہ در چنگ بازوئے زور آور است
چو دولت نہ بخشد سپہر بلند — نیاید بمردانگی در کمند
نہ سختی رسید از ضعیفی بمور — نہ شیراں بسر پنجہ خوردند و زور
چو نتواں بر افلاک دست آختن — ضروریست با گردشش ساختن
گرت زندگانی نبشت است دیر — نہ مارت گاید نہ شمشیر و شیر
و گر در حیاتت نماند ست بہر — چنانت کشد نوشدارو کہ زہر
نہ رستم چو پایان روزی بخورد — شغاد از نہادش بر آورد گرد

مشکل الفاظ کے معنی: سعادت: نیک بختی۔ در چنگ بازوئے زور: طاقت ور کے بازو میں پنجہ۔ سپہر بلند: آسمان بلند۔ در کمند: رسی میں۔ ضعیفی بمور: ضعیفی کی وجہ سے چیونٹی۔ نہ سختی رسید: مشکل نہیں پہنچی۔ زندگانی بنشت است دیر: تیری زندگی دراز لکھی ہے۔ نہ یارت گزاید: نہ سانپ ڈسے گا۔ شغاد: رستم کے بھائی کا نام ہے جس نے رستم کو دھوکے سے کنوئیں میں ڈال کر مار دیا تھا۔

حکایت کا ترجمہ:

- نیک بختی اللہ کی دین سے ہے طاقت ور بازو کے پنجۂ میں نہیں ہے۔
- اگر بلند آسمان دولت نہ بخشے تو وہ بہادری سے کمند میں نہیں آتی۔
- ضعیفی کی وجہ سے چیونٹی کو مشکل نہیں پیش آئی نہ شیروں نے پنجہ کی طاقت اور زور سے کھایا۔
- جب آسمانوں پر دست درازی نہیں ہوسکتی تو اس کی گردش سے بنائے رکھنا ضروری ہے۔
- اگر اس نے تیری زندگی دراز لکھی ہے نہ تجھے سانپ ڈسے گا نہ تلوار نہ شیر۔
- اور اگر زندگی میں تیرا حصہ نہیں رہا ہے تجھے نوشدارو زہر کی طرح مار ڈالے گا۔
- کیا ایسا نہیں ہوا کہ جب رستم نے روزی کا آخری حصہ کھالیا تو شغاد نے اس کے وجود سے دھول اڑا دی۔

حکایت شاطر سپاہانی

مرا در سپاہاں یکے یار بود — کہ جنگ آور و شوخ و عیار بود
مدامش بخوں دست و خنجر خضاب — بر آتش دل خصم از وچوں کباب
ندیدمش روزے کہ ترکش نہ بست — ز پولاد پیکانش آتش نجست
دلاور بسر پنجہ گاؤ زور — ز ہولش بشیراں در افتادہ شور
بدعویٰ چناں ناوک انداختے — کہ عذرا بہر یک یک انداختے
چناں خار در گل ندیدم کہ رفت — کہ پیکان او در سپر ہائے جفت
نزد تارک جنگجوئے نخشت — کہ خود و سرش را نہ درہم سرشت

چو کنجشک روز ملخ در نبرد — بکشتن چہ کنجشک پیشش چہ مرد
گرش بر فریدوں بدے تاختن — امالش ندادے بہ تیغ آختن
پلنگانش از زور سر پنجہ زیر — فرو بردہ چنگال در مغز شیر
گرفتے کمر بند جنگ آزمائے — وگر کوہ بودے بکندے ز جائے
زرہ پوش راچوں تبر زیں زدے — گذر کردے از مرد و برزیں زدے
نہ در مردی او را نہ در مردمی — دوم در جہاں کس شنید آدمی
مرا یکدم از دست نگذاشتے — کہ بار است طبعاں سرے داشتے
سفر ناگہم زاں زمیں در ربود — کہ میثم دراں بقعہ روزی نبود
قضا نقل کرد از عراقم بشام — خوش آمد دراں خاک پا کم مقام
دگر پرشد از شام پیمانہ ام — کشید آرزو مندی خانہ ام
قضا را چناں اتفاق او فتاد — کہ بازم گذر در عراق او فتاد
شبے سر فروشد باندیشہ ام — بدل بر گذشت آں ہنر پیشہ ام
نمک ریش دیرینہ ام تازہ کرد — کہ بودم نمک خوردہ از دست مرد
بدیدار وے زی سپاہاں شدم — بمہرش طلبگار و خواہاں شدم
جواں دیدم از گردش دہر پیر — خدنگش کماں ارغوانش زریر
چو کوہ سپیدش سر از برف موئے — دواں آبش از برف پیری بروئے
فلک دست قوت برو یافتہ — سر دست مردیش بر تافتہ
بدر کردہ گیتی غرور از سرش — سر ناتوانی بزانو برش
بدو گفتم اے سرور شیر گیر — چہ فرسودہ گردت چو روباہ پیر

مشکل الفاظ کے معنی: یکے یار: ایک دوست۔ در سپاہاں: اصفہان میں۔ عیار جون: چالاک تھا۔ مدامش: ہمیشہ۔ خضاب: رنگین۔ دل خصم: دشمن کا دل۔ ندید: نہ دیکھا۔ آتش نجست: آگ نہ جھڑی ہو۔ دلاور: بہادر۔ بشراں در افتادہ شور: شیروں میں غل مچا تھا۔ ناوک: تیر۔ یک یک انداختن: ایک ایک کرکے گرا دینا۔ خار در گل ندید: پھول میں کانٹا نہ دیکھا۔ چو کنجشک: چڑیا کی طرح۔ روز ملخ: ٹڈیوں کے دن میں۔ بکشتن: مار ڈالنا۔ فرو بردہ چنگال: چنگل گھسائے ہوئے تھا۔ تبر: کٹار۔ نہ در مردی: نہ انسانیت میں۔ راست طبعاں: سدھی طبیعت۔ عراقم: عراق سے۔ کشید آرزو مندی خانہ ام: گھر کی آرزو نے مجھے کھینچا۔ بازم گزر: میرا گزرا ہوا۔ ریش دیرینہ: پرانا زخم۔ گردش دہر: زمانہ کی گردش۔ پیر: بوڑھا۔ برف موئے: سفید بال۔ گیتی: دنیا۔ سر ناتوانی: کمزوری کا سر۔ اے سرور شیر گیر: اے شیر کو پکڑنے والے سردار۔ روباہ پیر: بوڑھی لومڑی۔

حکایت کا ترجمہ:

- اصفہان میں میرا ایک دوست تھا جو لڑاکا اور بدتمیز اور چالاک تھا۔
- ہمیشہ اس کا ہاتھ اور خنجر خون سے رنگین رہتا۔ دشمن کا دل اس سے کباب کی طرح آگ پر رہتا۔
- میں نے اس کو کسی روز نہیں دیکھا کہ اس نے ترکش نہ باندھا ہو اس کے تیروں کے فولاد سے آگ نہ جھڑی ہو۔
- بہادر، طاقت میں قدرتی طور پر زور آور اس کے خوف سے شیروں میں غل مچا تھا۔

- دعویٰ سے ایسا تیر مارتا کہ سنبلہ کا ایک ایک دانا گرا دیتا۔
- اس طرح سے میں نے پھول میں کانٹا جاتے نہ دیکھا جیسا کہ اس کے تیز دوہری ڈھالوں میں۔
- اس نے کسی بہادر کی کھوپڑی پر چھوٹا نیزہ نہیں مارا کہ اس کے سر اور خود کو نہ گوندھ دیا ہو۔
- لڑائی میں ٹڈیوں کے دن میں چڑیا کی طرح بن جانا مار ڈالنے میں اس کے لئے بہادر اور چڑیا یکساں تھے۔
- اگر فریدوں پر اس کا حملہ ہوتا تو اس کو تلوار کھینچنے کا موقع نہ دیتا۔
- اس کے پنجے کی طاقت سے چیتے زیر تھے۔ شیر کے مغز میں وہ چنگل گھسائے ہوئے تھا۔
- لڑائی آزمائے ہوئے کی پٹی پکڑتا اگر وہ پہاڑ بھی ہوتا تو جگہ سے اکھاڑ پھینکتا۔
- زرہ پوش پر اگر کٹار مارتا انسان سے گزار کر زمین پر مارتا۔
- نہ تو بہادری میں، نہ انسانیت میں، دنیا میں کسی نے اس جیسا دوسرا آدمی نہ سنا۔
- مجھے تھوڑی دیر کے لئے بھی ہاتھ سے نہ چھوڑتا اس لئے کہ سیدھی طبیعت والوں کا بھی کچھ خیال رکھتا تھا۔
- سفر اچانک مجھے اس سرزمین سے نکال لے گیا اس لئے کہ اس سرزمین میں زندگی میرے مقدر میں نہ تھی۔
- قضائے خداوندی نے مجھے عراق سے شام کی طرف منتقل کر دیا اس خاک پاک میں مجھے قیام بھلا معلوم ہوا۔
- پھر شام سے میرا پیمانہ بھر گیا گھر کی آرزو نے مجھے کھینچا۔
- تقدیر سے پھر ایسا اتفاق ہوا کہ میرا پھر عراق سے گزر ہوا۔
- ایک شب فکر میں میرا سر نیچے کو ہوا، میرے دل میں اس ہنر پیشہ کا خیال آیا۔
- نمک نے میرا پرانا زخم ہرا کر دیا اس لئے کہ اس مرد کے ہاتھ کا میں نمک کھائے ہوئے تھا۔
- اس کے دیکھنے کے لئے میں اصفہان کی طرف چلا اس کی محبت کا طلب گار اور خواہاں ہوا۔
- زمانہ کی گردش سے جوان کو بوڑھا دیکھا اس کا تیر کمان تھا اس کا ارغوانی رنگ زرد تھا۔
- اس کا سر سفید بالوں کی وجہ سے سفید پہاڑ کی طرح تھا اس کے بڑھاپے کے برف سے چہرے پر پانی دوڑ رہا تھا۔
- آسمان اس پر قابو پا گیا تھا اس نے اس کی بہادری کا پنجہ موڑ دیا تھا۔
- جہان نے اس کے سر سے غرور نکال دیا تھا، ناتوانی کا سر اس کے زانو پر تھا۔
- میں نے اس سے کہا اے شیر کو پکڑنے والے سردار تجھے بوڑھی لومڑی کی طرح کس چیز نے گھس دیا۔

بخندید کز روز جنگ تتر بدر کردم آں جنگجوئی ز سر

زمیں ہا دیدم از نیزہ چوں نیستاں گرفتہ علمہا چو آتش دراں

برانگیختم گرد ہیجا چو دود چو دولت نباشد تہور چہ سود

من آنم کہ چوں حملہ آوردمے برمح از کف انگشتری بردمے

ولے چوں نکرد اخترم یاوری گرفتند گردم چو انگشتری

غنیمت شمردم طریق گریز کہ ناداں کند با قضا پنجہ تیز

چہ یاری کند مغفر و جوشنم چو یاری نکرد اختر روشنم

کلید ظفر چوں نباشد بدست بباز و در فتح نتواں شکست

گروہے پلنگ افگن پیل زور در آہن سر مرد و سم ستور

ہماں دم کہ دیدیم گرد سیاہ زرہ جامہ کردیم و مغفر کلاہ

چو ابر اسپ تازی برانگیختم — چو باران پالالک فرو ریختم
دو لشکر بہم برزدند از کمیں — تو گفتی ز دند آساں بر زمیں
ز باریدن تیر ہمچوں تگرگ — بہر گوشہ برخاست طوفان مرگ
بصید ہزبران پرخاش ساز — کمند اژدہائے دہن کردہ باز
زمیں آسماں شد ز گرد کبود — چو انجم درو برق شمشیر و خود
سواران دشمن چو دریافتیم — پیادہ سپر در سپر بافتیم
چہ زور آورد پنجہ جہد مرد — چو بازوئے توفیق یاری نکرد
نہ شمشیر کند آوراں کند بود — کہ کیں آوری ز اختر تند بود
کس از لشکرِ ما ز ہیجا بروں — نیامد جز آغشتہ خفتاں بخوں
کساں را نشد ناوک اندر حریر — کہ گفتم بدوزند سنداں بہ تیر
چو صد دانہ مجموع در خوشہ — فتادیم ہر دانہ در گوشہ
بنامردی از ہم بدادیم دست — چو ماہی کہ با جوشن افتد بشست
چو طالع ز ماروئے بر پیچ بود — سپر پیش تیر قضا ہیچ بود

بخندید: وہ ہنسا۔ جنگ تتر: تاتاریوں کی جنگ۔ چو آتش: آگ کی طرح۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ من آنم: میں وہی تھا۔ انگشتری: انگوٹھی۔ پیل زور: ہاتھی کی طاقت۔ سم ستور: لوہے میں چھپا ہوا سُم۔ کلاہ: ٹوپی۔ اسپ تازی: تازی گھوڑا۔ دہن: منہ۔ کیں: کینہ وری۔ حریر: ایک قیمتی کپڑا۔ در گوشہ: ایک گوشہ میں پڑا۔ چو صد دانہ: سو دانوں کی طرح۔ تیر قضا: موت کا تیر۔

- وہ ہنسا کہ تاتاریوں کی جنگ کے دن سے میں نے جنگجوئی سر سے نکال دی۔
- زمین کو نیزوں کی وجہ سے میں نے نیستاں کی طرح دیکھا اس میں آگ کی طرح جھنڈے لگے ہوئے تھے۔
- میں نے دھوئیں کی طرح لڑائی کی دھول اڑا دی جب اقبال نہ رہے تو لڑائی سے کیا فائدہ۔
- میں وہی تھا کہ میں جب حملہ کرتا تھا تو نیزے کے ذریعے ہاتھ سے انگوٹھی نکال لیتا تھا۔
- لیکن جب ستارے نے میری مدد نہ کی، انگوٹھی کی طرح انہوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔
- میں نے بھاگنے کا راستہ غنیمت سمجھا اس لئے کہ قضا خداوندی سے نادان پنجہ لڑاتا ہے۔
- ڈھال اور زرہ میری کیا مدد کرے جب روشن ستارے ہی نے میری مدد نہ کی۔
- فتح مندی کی کنجی جب ہاتھ میں نہ ہو تو فتح مندی کا دروازہ بازو سے نہیں توڑا جا سکتا۔
- چیتے کو پچھاڑنے والا، ہاتھی کی طاقت کا ایک گروہ تھا، انسانوں کا سر اور گھوڑوں کا سم لوہے میں چھپا ہوا تھا۔
- جب ہم نے لشکر کی گرد دیکھی تو فوراً ہی زرہ کو کرتا اور خود کو ٹوپی بنایا۔
- میں نے تازی گھوڑے کو ابر کی طرح برانگیختہ کیا جو ہردار تلوار کو بارش کی طرح برسایا۔
- گھات سے نکل کر دونوں لشکر آپس میں گتھ گئے تو یہ کہنے لگا کہ انہوں نے آسمان کو زمین پر دے مارا۔
- اولے کی طرح تیروں کے برسنے سے ہر گوشہ میں موت کا طوفان امنڈ پڑا۔
- لڑاکا شیروں کا شکار کرنے کے لئے کمند نے اژدھوں کی طرح منہ پھاڑ لیا۔
- نیلی گرد سے زمین آسمان بن گئی، تلوار اور خود کی چمک اس میں ستاروں کی تھی۔
- جب ہم دشمن کے سواروں تک پہنچ گئے، پیادہ ہو کر ڈھال کو ڈھال سے بن دیا۔

- انسان کی کوشش کا پنجہ کیا زور دکھائے جب توفیق کے بازو نے مدد نہ کی۔
- تلوار بازوؤں کی تلوار کند نہ تھیں بلکہ ستارے کی کینہ وری سخت تھی۔
- ہمارے لشکر کا کوئی شخص لڑائی کے میدان سے باہر نہ نکلا سوائے خون میں بھرے خفتاں کے۔
- ان لوگوں کا تیر حریر میں نہ گھسا جن کو میں نے کہا تھا کہ اہرن کو تیر سے نہیں بیندھتے ہیں۔
- سو دانوں کی طرح ایک خوشہ میں جمع تھے' ہمارا ہر دانہ ایک گوشہ میں جا پڑا۔
- بزدلی کی وجہ سے ہم نے ایک دوسرے کو چھوڑ دیا اس مچھلی کی طرح جو زرہ دار ہوتے ہوئے ڈور میں پھنس جائے۔
- جبکہ نصیبہ ہم سے منہ پھیرے ہوئے تھا' قضا کے تیر کے سامنے ڈھال ہیچ تھی۔

نتیجہ حکایت: مقدر کا لکھا مٹ نہیں سکتا۔ انہونی ہو کر رہتی ہے اگرچہ انسان لاکھ کوشش سے حیلہ و وسیلہ کا دامن پکڑے۔ ہاں مگر نصیب کو اتحاد و یگانگت اور الفت و محبت جیسے جذبوں کو پروان چڑھا کر بدلہ جاسکتا ہے۔ کیونکہ اتحاد و محبت افراد معاشرہ کے تعلقات کی بنا مضبوط بنانے کا باعث بنتا ہے۔ جس کی بنیاد مضبوط ہو' مشکل سے اس کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مقدر کی یاوری ساتھ دے تو انسان ناممکن کام ممکن کر دکھاتا ہے۔ اتحاد کی صف بندی دشمن کی تلواروں کو کند کرنے کے لئے مضبوط ڈھال کا کام دیتی ہے۔ اے حضرت انسان! اپنے اندر الفت' چاہت' محبت' ارادت' عقیدت جیسے جذب حس کو جگہ دے دیکھنا کہ دنیا کس طرح تیری خدمت گزاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتی ہے۔ کینہ و بغض دلوں کو ملاتا نہیں بلکہ دور کر دیتا ہے۔

حکایت

یکے آہنی پنجہ در ارد بیل — ہمی بگذرا نید بیلک ز بیل
نمد پوشے آمد بجنگش فراز — جوانے جہان سوز پیکار ساز
پر خاش جستن چو بہرام گور — کمندے بکتفش بر از خام گور
بہ پنجاہ تیر خدنگش بزد — کہ یک چو بہ بیروں نہ رفت از نمد
دلاور درآمد چو دستان گرد — بخم کمندش در آورد و برد
بلشکر گہش بر در خیمہ دست — چو دزدان خونی بگردن بہ بست
شب از غیرت و شرمساری نخفت — سحر گہ پرستارے از خیمہ گفت
تو کاہن بناوث بدوزی و تیر — نمد پوش را چوں فتادی اسیر
شنیدم کہ میگفت و خوں میگریست — ندانی کہ روز اجل کس نہ زیست
من آنم کہ در شیوۂ طعن و ضرب — بر ستم در آموزم آداب حرب
چو بازوئے بختم قوی حال بود — سطرائے بیلم نمد می نمود
کنونم کہ در پنجہ اقبال نیست — نمد پیش تیرم کم از بیل نیست
بروز اجل نیزہ بجوشن درد — ز پیراہن بے اجل نگذرد
کرا تیغ قہر اجل در قفاست — برہنہ است اگر جوشش چندلاست
ورش بخت یا ور بود دہر پشت — برہنہ نشاید بسا طور کشت

نہ دانا بسعی اجل جاں ببرد　　　نہ ناداں بنا ساز خوردن بمرد

مشکل الفاظ کے معنی: اردبیل: آذربائیجان کے علاقہ کا مشہور نام ہے۔ یکے آہنی پنجہ در: ایک شخص لوہے کے سے پنجہ والا۔ نمدپوشے: ایک کمبل پوش۔ جوانے جہاں سوز: دنیا کو آگ لگانے والا۔ بہرام گور: ایک مشہور جنگ جو۔ بہ پنجاہ تیز: سخت لکڑی کے بنے تیر۔ نمد: کمبل۔ دلاور: بہادر۔ دستان پہلوان: رستم کے باپ کا نام۔ جو دزداں خونی: خونی چوروں کی طرح۔ بگردن بہ بست: گردن سے باندھ دیئے۔ شرمساری نخفت: شرم سے نہ سویا۔ سحرگہ: صبح کو۔ ناوک: تیر۔ شنیدم: میں نے سنا۔ ندانی: تجھے نہیں معلوم۔ روز اجل: موت کے دن۔ آموزم آداب حرب: لڑائی کے طریقے سکھاتا۔ بازوئے بختم: نصیبہ کا بازو۔ اقبال نیست: اقبال قابو میں نہیں ہے۔ شرم کم از بیل نیست: تیر کے سامنے کمبل بیلچے سے کم نہیں۔ نیزہ جوشن درد: نیزہ زرہ کو پھاڑ دیتا ہے۔ تیغ قہر: قہر کی تلوار۔ برہنہ نشاید بساطور کشت: ننگا بھی خنجر سے نہیں مارا جاسکتا۔

حکایت کا ترجمہ:

- اردبیل میں ایک شخص لوہے کے سے پنجہ والا تیر بیلچہ سے پار کر دیتا تھا۔
- ایک کمبل پوش لڑائی میں اس کے سامنے آیا جو دنیا کو آگ لگا دینے والا جنگ باز تھا۔
- جنگ جوئی میں بہرام گور کی طرح تھا اس کے کاندھے پر گورخر کے چمڑے کی کمند تھی۔
- اس نے حذنگ کے بنے ہوئے سو تیر اس پر چلائے لیکن ایک تیر بھی کمبل سے آگے نہ بڑھا۔
- وہ بہادر دستان پہلوان کی طرح آگے بڑھا اس کو کمند کے پیچ میں پھنسایا اور لے گیا۔
- لشکر گاہ میں خیمہ کے دروازہ پر اس کے ہاتھ خونی چوروں کی طرح گردن سے باندھ دیئے۔
- وہ تمام رات غیرت اور شرم کی وجہ سے نہ سویا صبح کو ایک خادم نے خیمہ میں سے کہا۔
- تو جو کہ لوہے کو ناوک اور تیر سے باندھ دیتا ہے' کمبل پوش کی قید میں کیسے آگیا۔
- میں نے سنا ہے کہ وہ کہتا تھا اور خون کے آنسو روتا تھا تجھے معلوم نہیں کہ موت کے دن کوئی نہیں جیا۔
- میں وہی ہوں کہ نیزہ بازی اور تلوار بازی کے طور و طریق میں رستم کو لڑائی کے طریقے سکھاؤں۔
- جب میرے نصیبہ کا بازو قوی تھا' بیلچے کی موٹائی تجھے کمبل محسوس ہوتی تھی۔
- اب جب کہ اقبال قابو میں نہیں ہے میرے تیر کے سامنے کمبل بیلچے سے کم نہیں ہے۔
- موت کے دن نیزہ زرہ کو پھاڑ دیتا ہے' بے موت کے کرنے سے بھی نہیں گزرتا ہے۔
- موت کے قہر کی تلوار جس کی گردن پر ہے وہ ننگا ہے اگرچہ اس کی زرہ چند تہ کی ہے۔
- اور اگر نصیبہ اس کا مددگار ہوا اور زمانہ پشت پناہی کرے تو ننگا بھی خنجر سے نہیں مارا جاسکتا ہے۔

نتیجہ حکایت: موت کا دن معین ہے اس کو کون ٹال سکتا ہے۔ ہر ذی روح نے ایک نہ ایک دن موت کو گلے لگانا ہے۔ اس نے اس جہان فانی سے کوچ کرنا ہے۔ کچھ کلیاں موسم بہار میں ہی خزاں کی نذر ہو جائیں تو ان پر دل خون کے آنسو روتا ہے لیکن بے موت کوئی نہیں مارتا بلکہ زندگی موت کے شکار میں ہے جہاں موت زندگی کو ملتی ہے' زندگی اس کو ہڑپ کرلیتی ہے جیسے بقول اقبال ؎

اتر کر جہاں مکافات میں
رہی زندگی موت کی گھات میں

حکایت طبیب و کرد

شبے کردے از درد پہلو نخفت — طبیبے دراں ناحیت بود گفت
ازیں دست کو برگ زری خورد — عجب دارم از شب بپایاں برد
کہ در سینہ پیکان تیر تتار — بہ از نقل ما کول ناسازگار
گر افتد بیک لقمہ در رودہ پیچ — ہمہ عمر ناداں بر آید بہیچ
قضا را طبیب اندراں شب بمرد — چہل سال ازیں رفت زندہ است کرد

مشکل الفاظ کے معنی: شبے کردے: ایک رات ایک کردی۔ درد پہلو نخفت: پہلو کے درد سے نہ سویا۔ برگ زری خورد: زر کی پتی کھاتا ہے' یاد رہے ایک قسم کی گھاس ہے جس میں مشک کی خوشبو ہوتی ہے۔ عجب دارم: مجھے تعجب ہوا۔ پیکان تیر تتار: تاتاری کے تیر کی نوک۔ بہ از نقل ما کول ناسازگار: مضر کھانا کھانے سے بہتر ہے۔ ہمہ عمر: تمام عمر۔ قضا را: تقدیر سے۔ اندراں شب بمرد: اسی رات مرگیا۔ چہل سال: چالیس سال۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک رات کو ایک کردی پہلو کے درد سے نہ سویا اس طرف ایک حکیم تھا اس نے کہا۔
- چونکہ یہ زر کی پتی کھاتا ہے مجھے تعجب ہوگا اگر اس نے رات پوری کرلی۔
- اس لئے کہ تاتاری کے تیر کی نوک سینہ میں مضر کھانا کھانے سے بہتر ہے۔
- اگر ایک لقمہ سے انتڑی میں گرہ پڑ جائے تو نادان کی عمر رائیگاں جاتی ہے۔
- تقدیر سے طبیب اسی رات میں مرگیا اس قصہ کو چالیس سال ہونے کو آئے وہ کردی زندہ ہے۔

نتیجہ حکایت: جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ مقررہ وقت سے قبل موت انسان کو چھو بھی نہیں سکتی خواہ حالات کتنے ہی ناسازگار اور زبوں ہو جائیں' لاکھ بیماریاں انسان کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہیں۔ بفضل خداوندی انسان شفایاب ہو جاتا ہے۔ جس کے بارے میں حکما کی یہ رائے ہو کہ وہ زندہ نہ رہے گا۔ اللہ کی تائید و حمایت اور رحمت سے زندہ رہ جائے تو اس میں کیا تعجب وہ تو کل شی قدیر ہے جسے چاہے طویل عمر سے نوازے جسے چاہے اس کی زندگی کے دن تمام کر دے۔ انسان کا اس میں اپنا کوئی کمال نہیں۔

حکایت

یکے روستائی سقط شد خرش — علم کرد بر تاک بستاں سرش
جہاں دیدہ پیرے برو بر گذشت — چنیں گفت خنداں بنا ظور دشت
مپندار جان پدر کیں حمار — کند دفع چشم بد از کشت زار
کہ ایں دفع چوب از سر و گوش خویش — نمی کرد تا ناتواں مُرد و ریش
چہ داند طبیب از کسے رنج برد — کہ بے چارہ خواہد خود از رنج مرد

مشکل الفاظ کے معنی: سقط شد خرش: گدھا مرگیا۔ یکے روستائی: ایک دیہاتی۔ جہاں دیدہ: عقل مند بوڑھا۔ گفت خنداں: مذاق میں کہا۔ بنا ظور دشت: جنگل کے رکھوالے سے۔ جان پدر: اے باپ کی جان۔ مپندار: یہ نہ سمجھ۔ کیں حمار: یہ

گدھا۔ دفع چشم: بد نظر۔ از کشت زار: کھیت سے۔ گوش خویش: اپنا کان۔ ریش: زخمی۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک دیہاتی کا گدھا مر گیا اس نے اس کا سر انگورستان میں لٹکا دیا۔
- ایک جہاں دیدہ بوڑھا وہاں سے گزرا اس نے مذاق میں جنگل کے رکھوالے سے کہا۔
- جان پدر یہ نہ سمجھ کہ یہ گدھا کھیت سے بد نظر کو دفع کر دے گا۔
- اس لئے کہ یہ تو اپنے سر اور کان سے ڈنڈا دفع نہ کر سکتا تھا' یہاں تک کہ کمزور اور زخمی ہو کر مر گیا۔
- وہ طبیب کسی کا مرض اچھا کرنا کیا جانے گا جب کہ خود مرض سے مرا چاہتا ہے۔

نتیجہ حکایت: جو آدمی خود مفلوک الحال اور خستہ حالی کا شکار ہو' وہ کسی اور کی کیا مدد کرے گا۔ لوگ جہاں میٹھا چشمہ ہو گا وہیں پیاس بجھانے کو جائیں گے۔ اے حضرت انسان ضرورت مندوں اور حاجت مندوں پر اپنے دروازے بند نہ کر بلکہ خدا کے دیئے ہوئے سے ان کی مدد کر تا کہ ان کی ضرورت پوری ہو جائے اور تجھے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے یہ دنیا امتحان کی جا ہے یہاں سے وہی کاٹو گے جو بوؤ گے جو کی جگہ گندم کیسے ہو' اعمال بد کے بدلے اللہ کی رحمت تجھے کیسے ملے؟

حکایت

شنیدم کہ دینارے از مفلسے — بیفتاد و مسکیں بجستش بسے
بآخر سر ناامیدی بتافت — یکے دیگرش نا طلب کردہ یافت
بہ بدبختی و نیک بختی قلم — بگردید و ما ہمچناں در شکم
نہ روزی بسر پنجگی می خورند — کہ سر پنجگاہ تنگ روزی ترند

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ دینارے از مفلس: ایک غریب کے پاس ایک دینار تھا۔ بیفتاد: گر گیا۔ ناامیدی: مایوسی۔ نیک بختی قلم: مقدر کا قلم۔ در شکم: پیٹ میں۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے ایک مفلس کے پاس ایک دینار تھا' وہ گر گیا مسکین نے بہت ڈھونڈا۔
- آخر کار مایوسی نے دامن گھیرا' کسی دوسرے نے بغیر ڈھونڈنے کے اس کو پالیا۔
- بد بختی اور نیک بختی میں قلم چل چکا تھا اور ہم ابھی پیٹ ہی میں تھے۔
- نہ پنجے کی طاقت سے روزی کھاتے ہیں اس لئے کہ طاقتور روزی میں زیادہ تنگ رہتے ہیں۔

نتیجہ حکایت: یہ مال و دولت یہ آل اولاد مومن کی آزمائش ہے' کسی کو یہ دے کر آزمائش میں ڈالا جاتا ہے کسی سے چھین کر اس کی آزمائش کی جاتی ہے کہ وہ صبر کا دامن تھامتا ہے یا اپنی خواہشات کی تکمیل جادۂ باطل کو پسند کر کے کر لیتا ہے۔ ہر انسان کی قسمت لوح محفوظ پر اس کی پیدائش سے قبل لکھ دی جاتی ہے۔ قسمت کا لکھا مل کر رہتا ہے خواہ انسان کتنی ہی محنت کیوں نہ کرے۔

حکایت

فرد کوفت پیرے پسر را بچوب	بگفت اے پدر بے گناہم مکوب
تواں بر تو از جور مردم گریست	ولے چوں تو جورم کنی چارہ چیست
بداور خروشد خداوند ہوش	نہ از دست داور بر آرد خروش

مشکل الفاظ کے معنی: پیرے: بوڑھا۔ پسر: لڑکا۔ چوب: لکڑی۔ اے پدر: اے باپ۔ بے گناہ ہم مکوب: بے قصور نہ ماریئے۔ از جورم مردم: لوگوں کے ظلم سے۔ ولے: لیکن۔ چو تو جورم کنی: جب آپ ظلم کریں۔ چارہ چیست: کیا تدبیر ہے۔ از دست داور: خدا کے ہاتھ سے۔ نہ بر آرد خروش: فریاد نہیں کرتا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک بوڑھے نے لڑکے کو لکڑی سے مارا اس نے کہا، ابا بے قصور نہ ماریئے۔
- لوگوں کے ظلم سے آپ کے پاس آکر رویا جا سکتا ہے لیکن جب آپ ظلم کریں تو کیا تدبیر ہے۔
- ہوش والا خدا کے پاس فریاد لے جاتا ہے خدا کے ہاتھ سے فریاد نہیں کرتا۔

نتیجہ حکایت: اس حکایت میں بچوں کی نفسیات کو بیان کیا گیا ہے۔ جب بچے گھر سے باہر کسی سے جھگڑ پڑتے ہیں تو وہ گھر کا رخ کرتے ہیں اور اپنے والدین کی آغوش میں سکون پاتے ہیں۔ اگر والدین ہی بلاوجہ مار پیٹ سے کام لیں تو بچے کس کے پاس جا کر شکایت کریں، کس سے اپنا حال دل کہیں۔

حکایت

بلند اخترے نام او بختیار	قوی دستگہ بود و سرمایہ دار
ہمو را دراں بقعہ زر بود و مال	دگر تنگدستان برگشتہ حال
زنے جنگ پیوست باشوئے خویش	شبانگہ چو رفتش تہیدست پیش
کہ کس چونتو بدبخت درویش نیست	چو زنبور سرخت جزیں نیش نیست
بیاموز مردی ز ہمسایگاں	کہ آخر نیم قحبہ رایگاں
کساں را زر و سیم ملکت و رخت	چرا ہمچو ایشاں نہ نیک بخت
بر آورد صافی دل صوف پوش	چو طبل از تہیگاہ خالی خروش
کہ من دست قدرت ندارم بہیچ	بسر پنجہ دست قضا بر مپیچ
نکردند در دست من اختیار	کہ من خویشتن را کنم بختیار

مشکل الفاظ کے معنی: بلند اخترے: بلند ستارے والا۔ نام او بختیار: جس کا نام بختیار تھا۔ ہمو را دراں بقعہ: اس علاقے میں صرف اس کے پاس۔ زر بود و مال: مال و زر تھا۔ برگشتہ حال: پریشان حال۔ زنے: عورت۔ باشوئے خویش: اپنے شوہر سے۔ جنگ پیوست: لڑائی جوڑ دینا۔ شبانگہ: رات کو۔ چو رفتش تہیدست: چور جب خالی ہاتھ آیا۔ کس چونتو بدبخت: تجھ جیسا بدبخت۔ درویش نیست: فقیر نہیں ہے۔ چو ر بنور سرخت: لال بھڑ کی طرح۔ جزیں: اس کے سوا۔ نیش: ڈنگ۔ بیاموز مردی: آدمیت سیکھ لینا۔ نیم قحبہ رایگاں: مفت کی رنڈی نہیں ہوں۔ زر و سیم: سونا اور چاندی۔ صافی دل: صاف دل۔ صوف پوش:

کمبل پوش- چو طبل: ڈھول کی طرح- تہیگاہ: خالی- دست قضا بر مپیچ: قضا کے ہاتھ کو نہ موڑ- دست من: میرا ہاتھ میں- من خویشتن: اپنے آپ کو-

حکایت کا ترجمہ:

- ایک بلند ستارے والا جس کا نام بختیار تھا- قوی مقدور رکھنے والا اور سرمایہ دار تھا-
- اس علاقہ میں صرف اس کے پاس مال و زر تھا- دوسرے لوگ تنگدست اور پریشان حال تھے-
- ایک عورت نے اپنے شوہر سے لڑائی جوڑ دی- رات کو جب وہ اس کے سامنے خالی ہاتھ پہنچا-
- تجھ جیسا بدبخت فقیر کوئی بھی نہیں ہے- لال بھڑ کی طرح تیرے پاس اس ڈنک کے سوا کچھ نہیں ہے-
- ہمسایوں سے آدمیت سیکھ لے آخر میں مفت کی رنڈی نہیں ہوں-
- لوگوں کے پاس چاندی اور سونا اور سامان ہے تو ان جیسا نیک بخت کیوں نہیں ہے-
- کمبل پوش صاف دل نے شور مچا دیا ڈھول کی طرح خالی پیٹ ہے-
- کہ مجھے کسی چیز پر بھی دست قدرت نہیں ہے- طاقت سے قضا کے ہاتھ کو نہ موڑ-
- انہوں نے میرے ہاتھ میں اختیار نہیں دیا کہ میں اپنے آپ کو بختیار بنالوں-

نتیجہ حکایت: تدبیر اور طاقت کے گھمنڈ سے قدرت کے لکھے کو بدلا نہیں جاسکتا جس حال میں خدا کی ذات رکھے' آدمی کو اسی پر اکتفا کرنا چاہئے بلاوجہ رونے دھونے سے کیا حالات بدل جائیں گے نہیں ہرگز نہیں اللہ کا فرمان ہے کہ کبھی کوئی مصیبت آن پڑے تو نماز اور صبر سے مدد لیا کرو- غرض فقراء کے نزدیک اس کے دیئے پر شاکر رہنا ہی دراصل فقر ہے لیکن اس مرتبے کو پانا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے- وہی لوگ مقام فقر پر فائز ہوتے ہیں جن کو اللہ نے ہر حال میں صبر شکر جیسی نعمت سے مالامال کیا ہو-

حکایت

یکے مرد درویش در خاک کیش	نکو گفت با ہمسر زشت خویش
چو دست قضا زشت رویت نوشت	میندائے گلگو نہ بر روئے زشت
کہ حاصل کند نیک بختی بزور	بسرمہ کہ بینا کند چشم کور
نیاید نکو کاری از بدرگاں	محالست دو زندگی از سگاں
ہمہ فیلسوفان یونان و روم	ندانند کرد انگبیں از زقوم
ز وحشی نیاید کہ مردم شود	بسعی اندر و تربیت گم شود
تواں پاک کردن ز زنگ آئنہ	ولیکن نیاشد ز سنگ آئنہ
بکوشش نروید گل از شاخ بید	نہ زنگی بگرما بہ گردد سفید
چو رد می نگردد خدنگ قضا	سپر نیست مر بندہ را جز رضا

مشکل الفاظ کے معنی: خاک کیش: کیش کی سرزمین' یہ ایک جزیرہ کا نام ہے- باہمر زشت خویش: اپنی بدصورت بیوی سے- چو دست قضا: جب قضا کے ہاتھ نے- زشت رویت نوشت: برا تیرا چہرہ لکھ دیا ہے- چشم کور: اندھی آنکھ- بدرگاں: بداصل- محالست: مشکل ہے- سگاں: کتے- ہمہ فیلسوفان: تمام فلسفی- از زقوم: تھور سے- انگبیں: شہد- مردم شود: انسان بن

جانا۔ تواں پاک کردن: صاف کیا جاسکتا ہے۔ زنگ آئینہ: آئینہ کو زنگ سے۔ بناشد زسنگ آئینہ: پتھر سے آئینہ نہیں بنتا۔ نرّوید گل: پھول میں اگتا۔ شاخ بید: بید کی شاخ سے۔ سپر: ڈھال۔ نیست: نہیں ہے۔ جز رضا: خدا کی رضامندی کے سوا۔

حکایت کا ترجمہ:

- کیش کی سرزمین میں ایک درویش مرد نے اپنی بدصورت بیوی سے کیا خوب کہا ہے۔
- جب تقدیر کے ہاتھ نے تیرا برا چہرہ لکھ دیا تو بدنما چہرہ پر غازہ نہ لگا۔
- زور سے نیک بختی کون حاصل کر سکتا ہے۔ اندھی آنکھ کو سرمہ سے کون بینا کر سکتا ہے۔
- بداصل انسانوں سے نیکی نہیں ہو سکتی ہے۔ کتوں سے سلائی ناممکن ہے۔
- یونان اور روم کے ساری فلسفی تھور سے شہد نہیں بنانا جانتے۔
- وحشی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ انسان بن جائے کوشش کرنے سے اس میں تربیت رائیگاں جاتی ہے۔
- آئینہ کو زنگ سے صاف کیا جاسکتا ہے لیکن پتھر سے آئینہ نہیں بنتا ہے۔
- بید کی شاخ پر کوشش کرنے سے پھول نہیں اگتا حمام سے حبشی سفید نہیں ہو جاتا۔
- جب قضائے خداوندی کا تیر واپس نہیں لوٹتا تو رضا کے سوا بندے کے پاس کوئی ڈھال نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: شکل و صورت اور اعمال و افعال میں خوبصورتی اللہ کی عطا ہے۔ کوئی بدصورت سرخی و پاؤڈر سے خوبصورت نہیں بن جاتا۔ مراد یہ کہ بدبخت نیک بخت نہیں ہو جاتا۔ اس سے بہتری کی امید رکھنا انتہائی درجہ کی بیوقوفی ہے کیونکہ کتے سے کیسے سلائی کا کام لیا جاسکتا ہے۔ غرض بروں کے ساتھ نیکی کرنا ایسے ہی ہے جیسے نیکوں کے ساتھ برائی کرنا۔

حکایت کرگس و زغن

چنیں گفت پیش زغن کرگسے ... کہ نبود زمن دوربیں ترکسے
زغن گفت ازیں در نشاید گذشت ... بیا تا چہ بینی بر اطراف دشت
شنیدم کہ مقدار یک روزہ راہ ... بکرد از بلندی بہ پستی نگاہ
چنیں گفت دیدم گرت باورست ... کہ یک دانہ گندم بہاموں برست
زغن را نماند از تعجب شکیب ... ز بالا نہادند سر در نشیب
چو کرگس بردانہ آمد فراز ... برو بر بہ پیچید قیدے دراز
ندانست ازاں دانہ خوردنش ... کہ دہر افگند دام در گردنش
نہ آبستن دُر بود ہر صدف ... نہ ہر بار شاطر زند بر ہدف
زغن گفت ازاں دانہ دیدن چہ سود ... سو بینائیے دام خصمت نبود
شنیدم کہ میگفت و گردن بہ بند ... نباشد حذر با قدر سودمند
اجل چوں بخونش بر آورد دست ... قضا چشم باریک بینش بہ بست
در آبے کہ پیدا ندارد کنار ... غرور شناور نیاید بکار

مشکل الفاظ کے معنی: زغن: گدھا۔ کرگسے: ایک چیل۔ من دوربیں ترکسے: مجھ سے زیادہ دور اندیش۔ چہ بنی: کیا دیکھتا ہے۔ بر اطراف دشت: جنگل کے اطراف میں۔ شنیدم: میں نے سنا۔ مقدار یک روزہ راہ: ایک دن کے فاصلہ سے۔ بہاموں

برست: نیچے زمین پر پڑا ہے۔ دیدم: دیکھا۔ شکیب: صبر۔ ندانست: وہ یہ نہ سمجھا۔ دہر: زمانہ۔ دام در گردنش: گردن میں جال ڈالنا۔ نہ آبستن: حاملہ نہیں بنتی۔ زر بود ہر صدف: ہر سیپی موتی ہے۔ دیدن چہ فائدہ: دیکھنے سے کیا فائدہ۔ دام خصمت: دشمن کا جال۔ شنیدم: میں نے سنا۔ میگفت: کہہ رہا تھا۔ گردن بہ بند: گردن پھنسی تھی۔ حذر: بچاؤ۔ چشم باریک بینش: باریک بینی کی آنکھ۔ شناور: تیراک۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک گدھا چیل کے سامنے یہ بولا کہ مجھ سے زیادہ دوربین کوئی نہیں ہو گا۔
- چیل بولی اس سے آگے نہ بڑھنا چاہئے آ تو جنگل کے اطراف میں کیا دیکھتا ہے۔
- میں نے سنا ہے کہ ایک دن کے فاصلہ سے اس نے اوپر نیچے نظر ڈالی۔
- اس نے یہ کہا اگر تجھے یقین آئے تو میں نے دیکھا ہے کہ گیہوں کا ایک دانہ زمین پر پڑا ہے۔
- چیل کو تعجب کی وجہ سے صبر نہ آیا۔ انہوں نے (گدھے اور چیل نے) سر اونچائی سے نشیب کی طرف کر دیا۔
- جب گدھ دانہ کے قریب پہنچا اس پر ایک لمبی قید چمٹ گئی۔
- وہ یہ نہ سمجھا کہ اس دانے کے کھانے سے زمانہ اس کی گردن میں جال ڈال دے گا۔
- ہر سیپی موتی سے حاملہ نہیں بنتی ہے نہ ہر بار چالاک نشانہ پر تیر مار سکتا ہے۔
- چیل بولی اس دانہ کو دیکھنے سے کیا فائدہ جب تجھ میں دشمنی کے جال کی بینائی نہ تھی۔
- میں نے سنا ہے کہ وہ کہہ رہا تھا اور اس کی گردن پھنسی تھی تقدیر سے بچاؤ مفید نہیں ہے۔
- موت نے جب اس کا خون بہانے کے لئے ہاتھ نکال لیا تقدیر نے اس کی باریک بینی کی آنکھ بند کر دی۔
- جس پانی کا کنارہ موجود نہ ہو اس میں تیراک کا غرور کام نہیں آتا ہے۔

نتیجہ حکایت: ہر معاملہ زندگی میں باریک بینی سے کام لینا اگرچہ مختلف مصائب سے دور کر دیتا ہے لیکن قسمت اپنا رنگ دکھا کر رہتی ہے لیکن دشمن کی چالوں پر نگاہ رکھنا عقل مندی کی دلیل ہے۔ شتابی، جلدی اور بے صبری بعض اوقات ناقابل تلافی نقصان پہنچا جاتی ہے۔ لہٰذا احتیاط کرو مبادا کوئی ایسی مصیبت آن پڑے جس کا تو نے سوچا بھی نہ ہو۔

حکایت

چہ خوش گفت شاگرد منسوج باف
چو عنقا بر آورد و پیل و زراف

مرا صورتے برنیا ید ز دست
کہ نقش معلم ز بالا نہ بست

گرت صورت حال بدیا نکوست
نگاریدهٔ دست تقدیر اوست

دریں نوعے از شرک پوشیدہ ہست
کہ زیدم بیاز رد و عمرم بخست

گرت دیدہ بخشد خداوند امر
نہ بینی دگر صورت زید و عمرو

نہ پندارم ار بندہ دم در کشد
خدائش بروزی قلم در کشد

جہاں آفرینت کشائش دہاد
اگر وے بہ بندد نشاید کشاد

مشکل الفاظ کے معنی: چہ خوش گفت: کیا خوب کہا ہے۔ منسوج: منسوج وہ ریشمین کپڑا کہلاتا تھا جس میں جانوروں کی تصویریں بن جاتی ہیں۔ پیل: ہاتھی۔ نقش معلم: نقشہ سکھانے والا۔ زبالانہ بست: پہلے نہ بنا دیا ہو۔ بدیا نکوست: اچھا یا بُرا۔

نگاریدہ: بنائی ہوئی۔ دست تقدیر اوست: تقدیر کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے۔ دریں نوعے از شرک پوشیدہ ہست: اس میں ایک قسم کا شرک پوشیدہ ہے۔ عمرم بخست: عمر نے خستہ کر دیا۔ نہ پندارم: مجھے یقین نہ ہے۔ بندہ دم در کشد: بندہ خاموش رہے۔ بروزی قلم در کشد: روزی بند کر دے۔ جہان آفرینت: جہان کو پیدا کرنے والا۔ کشائش دہان: فراخی بخشنے والا۔ نشاید کشان: کھولی نہیں جاسکتی۔

حکایت کا ترجمہ:

- منسوج بننے والے کے شاگرد نے کیا خوب کہا جب اس نے عنقاء ہاتھی اور زرافہ بنا دیا۔
- مجھ سے کوئی ایسی تصویر نہیں بنتی ہے جس کا نقشہ سکھانے والے نے پہلے سے نہ بنا دیا ہو۔
- اگر تیری صورت حال اچھی یا بری ہے اس کے تقدیر کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہے۔
- اس بات میں ایک قسم کا شرک چھپا ہوا ہے کہ مجھے زید نے ستایا اور مجھے عمر نے خستہ کر دیا۔
- حکم کا مالک اگر تجھے آنکھ عنایت کر دے تو تُو پھر زید اور عمرو کی صورت نہ دیکھے گا۔
- مجھے یہ یقین نہیں ہے کہ اگر بندہ خاموش رہے تو خدا اس کی روزی بند کر دے۔
- جہان کا پیدا کرنے والا تجھے فراخی بخشے' اگر وہ بند کر دے تو کھولی نہیں جاسکتی۔

نتیجہ حکایت: خدائے قدیر سے شکوہ شکایت کرنا درحقیقت شرک کے مرتکب ہونے کے مترادف ہے۔ کائنات کی بنی ہوئی اشیاء اس کی تخلیق کردہ ہیں۔ وہ اچھی ہیں یا بری' سب اسی خدائے قدوس کے تابع فرمان ہیں جو ہمارا سب کا رب ہے۔ رزق کی فراخی اور تنگی بھی اس کی طرف سے ہے۔ اے اللہ کے نیک صالح بندے! کیوں تنگی داماں پر بے قرار و بے چین ہوتا ہے۔ تجھے یہ زیب نہیں دیتا کہ لب پہ شکایت کے کلمے لے کر آئے۔ آداب محبت کے تقاضے ہیں کہ لب پر کوئی گلہ دم نہ مارنے پائے ؎

ہائے آداب محبت کے تقاضے ساغر
لب ہلے' شکایات نے دم توڑ دیا

حکایت

شتر کردہ با مادر خویش گفت — پس از رفتن آخر زمانے بخفت
بگفت ار بدست منستے مہار — ندیدے کسم بار کش در قطار
قضا کشتی آنجا کہ خواہد برد — وگر ناخدا جامہ بر خود درد
مکن سعدی۔ یا دیدہ بردست کس — کہ بخشندہ پروردگار است و بس
اگر حق پرستی ز در ہا بست — کہ گروے براند نخواند کست
گر او نیک بختت کند سر برار — وگرنہ سر ناامیدی بخار

مشکل الفاظ کے معنی: شتر کرہ: اونٹ کے بچے۔ مادر خویش گفت: اپنی ماں سے کہا۔ آخر زمانے بخفت: پھر تھوڑی دیر کے لئے سو جا۔ پس از رفتن: چلنے کے بعد۔ بدست منستے مہار: مہار میرے ہاتھ میں ہوتی۔ ندیدے: نہ دیکھتا۔ قضا کشتی آنجا کہ خواہد برد: کشتی کو قضا جہاں چاہتی ہے لے جاتی ہے۔ جامہ برخود درد: اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ زور ہابست: بہت سے دروازوں سے۔ نخواند کست: مجھے کوئی نہ بلائے گا۔ سربرار: سربلند کر۔ ناامیدی: مایوسی۔

حکایت کا ترجمہ:

- اونٹ کے بچے نے اپنی ماں سے کہا' چلنے کے بعد پھر تھوڑی دیر سو جا۔
- اس نے کہا اگر مہار میرے ہاتھ میں ہوتی' مجھے قطار میں بوجھ اٹھانے والا کوئی نہ دیکھتا۔
- کشتی کو قضا جہاں چاہتی ہے لے جاتی ہے خواہ ناخدا اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے۔
- اے سعدی کسی کا دست نگر نہ بن اس لئے کہ دینے والا صرف خدا ہے۔
- اگر تو حق پرست ہے تو بہت سے دروازوں سے وہ کافی ہے اس لئے کہ اگر وہ بھگا دے تو تجھے کوئی نہ بلائے گا۔
- اگر وہ تجھے نیک بخت کر دے تو سربلند کر ورنہ ناامیدی میں سر کھجاتا رہ جا۔

نتیجہ حکایت: عزت مرتبہ وہی ہے جو اللہ کی عنایت کی طرف سے ہو جس کو وہ عظمت و سطوت اور شان و حشمت سے نوازے اسے دشمن کی تدبیریں زیر نہیں کر سکتی۔ لہٰذا اسی کے در پہ اپنی سعادت مندی کی جبینوں کو جھکا دو کیونکہ اس در کے علاوہ کوئی دوسرا تمہارا پرسان حال نہیں ہے۔ جب وہ تجھے دھتکار دے گا تو کوئی تیرا اس دنیا نہ ہوگا لیکن وہ اپنے رحم و کرم کی صفت سے بہت کام لیتا ہے۔ اس کے در پہ جانے والا خالی ہاتھ واپس نہیں آتا۔ جا تو بھی توبہ کر اور اس کے حضور جھک جا اسی میں عافیت ہے۔

گفتار اندر اخلاص و برکت و ریا و آفت آں

عبادت باخلاص نیت نکوست	وگرنہ چہ آید زبے مغز پوست
چہ زنار مغ بر میانت چہ دلق	کہ در پوشی از بہر پندار خلق
مکن گفتمت مردئے خویش فاش	چو مردی نمودی مخنث مباش
باندازۂ بود باید نمود---	خجالت نبرد آنکہ بنمود و بود
کہ چوں عاریت برکشند از سرش	بماند کہن جامہ در برش
اگر کوتہی پائے چوبیں مبند	کہ در چشم طفلاں نمائی بلند
وگر نقرہ اندودہ باشد نحاس	تواں خرج کردن بر ناشناس
منہ جان من آب زر بر پشیز	کہ صراف دانا نگیرد پچیز
زر اندودگاں را بآتش برند	پدید آید آنکہ مس یاز رند

مشکل الفاظ کے معنی: باخلاص نیت: نیت کے اخلاص۔ زبے مغز پوست: بے گری کے چھلکے سے۔ چہ آید: کیا ہوتا ہے۔ زنار: آتش پرست۔ پندار خلق: لوگوں کے اعتقاد کے لئے۔ مخنث مباش: ہیجڑا نہ بن۔ خجالت: شرمندہ۔ کہن جامہ: پرانا لباس۔ چشم طفلاں: بچوں کی آنکھیں۔ نمائی بلند: اونچا معلوم ہو۔ جان من: میری جان۔ آب زر: سونے کا پانی۔ مس: پیتل۔

گفتار کا ترجمہ:

- نیت کے اخلاص کے ساتھ عبادت اچھی ہے ورنہ بے گری کے چھلکے سے کیا ہوتا ہے۔
- آتش پرست کا جنیو اور کمر پر گدڑی یکساں ہے تو' تو لوگوں کے اعتقاد کے لئے پہنے۔
- میں تجھ سے کہتا ہوں اپنی بہادری ظاہر نہ کر جب بہادری دکھائی تو ہیجڑا نہ بن۔

- ہونے کے مطابق دکھانا چاہئے۔ شرمندگی نہیں اٹھانا جس نے دکھایا اور تھا۔
- اس لئے کہ جب مانگا ہوا۔ اس کے سر سے اتار لیں گے تو اس کے بدن پر پرانا لباس رہ جائے گا۔
- اگر تو پست قد ہے تو لکڑی کے پیر نہ باندھ کہ بچوں کو اونچا معلوم ہونے لگا۔
- اگر تانبے پر چاندی کا طمع ہو تو نہ جاننے والے کے پاس چلایا جا سکتا ہے۔
- میری جان پیسے پر سونے کا پانی نہ پھیر۔ اس لئے کہ دانا صرف کسی چیز کے بدلے اس کو نہ لے گا۔
- سونے کے طمع والوں کو آگ پر تپائیں گے۔ جب معلوم ہو جائے گا کہ وہ پیتل ہیں یا سونا۔

حکایت

ندانی کہ بابائے کوہی چہ گفت — بمردے کہ ناموس را شب نخفت
برو جان بابا در اخلاص پیچ — کہ نتوانی از خلق بر بست ہیچ
کسانیکہ فعلت پسندیدہ اند — ہنوز از تو نقش بروں دیدہ اند
چہ قدر آورد بندۂ حور دلیس — کہ زیر قبا دارد اندام پیس
نشاید بدستان شدن در بہشت — کہ بازت رود چادر از روئے زشت

مشکل الفاظ کے معنی: ندانی: تجھے معلوم نہیں۔ بابائے کوہی: پہاڑی بابا۔ چہ گفت: کیا کہا۔ شب نخفت: رات نہ سویا۔ بروجان بابا: جا بابا کی جان۔ در اخلاص پیچ: اخلاص پیدا کر۔ فعلت پسندیدہ: فعل پسند کیا ہے۔ ہنوز: ابھی نہیں۔ نقش بروں: ظاہری نقش۔ دیدہ: دیکھا۔ چہ قدر: کیا قدر۔ زیر قبا: قبا کے نیچے۔ ازروئے زشت: بھدے چہرے سے۔

حکایت کا ترجمہ:

- تجھے معلوم نہیں کہ پہاڑی بابا نے کیا کہا اس شخص کو جو شہرت کی خاطر تمام رات نہ سویا۔
- جا بابا کی جان! اخلاص پید کر۔ اس لئے کہ تو مخلوق سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا ہے۔
- جنہوں نے تیرا فعل پسند کیا ہے۔ انہوں نے ابھی تیرے ظاہری نقش دیکھے ہیں۔
- حور جیسا غلام کیا قدر پیدا کر سکتا ہے جو قبا کے نیچے برص کا جسم رکھتا ہو۔
- مکر سے بہشت میں جانا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے کہ تیرے بھدے چہرے سے چادر ہٹ جائے گی۔

نتیجہ حکایت: انسان کے تمام ظاہری اور باطنی اعمال و افعال اللہ کی نگاہ سے چھپے ہوئے نہیں ہیں۔ ان کا حساب کتاب دینا پڑے گا۔ مکر و فریب سے جنت کا حصول مشکل ہے۔ اس لئے کہ تیرے بھدے چہرے کی تمام خدوخال اس پر ظاہر نہیں لہٰذا اپنے اعمال و افعال کو درست سمت میں ٹھیک کر لو۔ اسی میں فلاح و عافیت ہے۔ اسی میں سکون و راحت ہے۔ اسی میں نجات ہے۔

حکایت طفل روزہ دار

شنیدم کہ نابالغے روزہ داشت — بصد محنت آورد روزے بچاشت
ز کتابش آں روز سابق ببرد — بزرگ آمدش طاعت از طفل خرد
پدر دیدہ بوسید و مادر سرش — فشاندند بادام و زر بر سرش

چو بروے گذر کرد یک نیمہ روز
فتاد اند روز آتش معدہ سوز

بدل گفت اگر لقمہ چندے خورم
چہ داند پدر غیب یا مادرم

چو روئے پسر درد پدر بود و قوم
نہاں خورد و پیدا بسر بُرد صوم

کہ داند چو در بند حق نیستی
اگر بے وضو در نماز ایستی

پس ایں پیر ازاں طفل ناداں تر است
کہ از بہر مردم بطاعت در است

کلید در دوزخست آں نماز
کہ در چشم مردم گزاری دراز

اگر جز بحق میرود جادہ ات
در آتش فشانند سجادہ ات

نکو سیرت بے تکلف بروں
بہ از پارسائے خراب اندروں

بنزدیک من شب رو راہ زن
بہ از فاسق پارسا پیرہن

یکے بر در خلق رنج آزمائے
چہ مزدش دہد در قیامت خدائے

ز عمرو اے پسر چشم اُجرت مدار
چو در خانہ زید باشی بکار

نگویم تواند رسیدن بدوست
دریں رہ جز آں کس کہ درویش اوست

رہ راست رو تا بمنزل رسی
تو برہ نہ زیں قبل واپسی

مشکل الفاظ کے معنی:

شنیدم: میں نے سنا ہے۔ روزہ داشت: روزہ رکھ لیا۔ بصد محنت: کافی محنت سے۔ طاعت از طفل: چھوٹے بچے کی عبادت۔ پدر دیدہ: باپ نے دیکھا۔ بوسید: چوما۔ نیم روز: آدھا دن۔ آتش معدہ: معدہ کی آگ۔ لقمہ چندے خورم: چند لقمے کھالوں۔ چو روئے پسر: جب لڑکے کا رخ۔ نہاں خورد: چپکے سے کھالینا۔ صوم: روزہ۔ حق نیستی: حق نہیں ہے۔ در نماز ایستی: نماز میں کھڑا ہوا۔ از بہر مردم: انسانوں کی خاطر۔ کلید: کنجی۔ در چشم مردم: لوگوں کی نگاہوں میں۔ جز: سوا۔ جادہ: سڑک، راستہ۔ سجادہ: مصلی۔ بے تکلف: بظاہر بے تکلف۔ پارسائے: بہتر۔ شب رو راہ زن: رات کو ڈاکہ مارنے والا۔ فاسق: فاجر۔ پارسا پیرہن: نیک لباس۔ رسیدن: پہنچ جانا۔ جو گاوے: بیل کی طرح۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک نابالغ نے روزہ رکھ لیا۔ بصد مشقتوں سے چاشت تک دن پہنچایا۔
- اسی دن اس کو مکتب سے خلیفہ لے گیا۔ چھوٹے بچے کی عبادت اس کو بڑی معلوم ہوئی۔
- باپ نے آنکھیں چومیں ماں نے اس کا سر چوما۔ انہوں نے بادام اور چاندی اس کے سر پر نچھاور کی۔
- جب اس پر آدھا دن گزرا۔ اس کے اندر معدہ کی آگ سے جلن پیدا ہو گئی۔
- اس نے دل میں کہا کہ اگر میں چند لقمے کھالوں تو میرے باپ یا ماں غیب کو کیا جانیں؟
- جب لڑکے کا رخ باپ اور قوم کی طرف تھا تو چپکے سے کھالیا اور بظاہر روزہ پورا کر لیا۔
- اگر تو خدا کی فکر میں نہیں ہے تو کسی کو کیا معلوم؟ اگر تو بے وضو نماز میں کھڑا ہوا۔
- یہ بوڑھا اس بچہ سے بھی زیادہ نادان ہے جو انسانوں کی خاطر عبادت میں لگا ہے۔
- وہ نماز دوزخ کے دروازے کی کنجی ہے جو تو لوگوں کی نگاہوں کے سامنے لمبی پڑھے۔
- اگر تیری سڑک اللہ کی جانب کے سوا ہے۔ تیرے مصلے کو لوگ آگ میں ڈال دیں گے۔
- اچھی سیرت والا، بظاہر بے تکلف اس پارسا سے بہتر ہے۔ جس کا باطن خراب ہے۔

- میرے نزدیک ڈاکہ مارنے والا چور نیک لباس والے فاسق سے بہتر ہے۔
- ایک وہ انسان جو مخلوق کے دروازے پر محنت کر رہا ہے۔ اسی کو قیامت میں خدا کیا مزدوری دے گا۔
- اے صاحب زادے! عمرسے اجرت کی توقع نہ رکھ۔ جب تو زید کے گھر میں کام پر لگا ہے۔
- میں نہیں کہتا کہ دوست تک پہنچ سکتا ہے۔ اس راہ میں سوائے اس کے جو اس کا فقیر ہے۔
- سیدھا راستہ چل تاکہ منزل تک پہنچ جائے چونکہ تو راستہ پر نہیں ہے اس لئے بچھڑا ہوا ہے۔

چو گاوے کہ عصار چشمش بہ بست ... دواں تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست
کسے گر بتابد ز محراب روئے ... بکفرش گواہی دہند اہل کوئے
توہم پشت بر قبلہ در نماز ... گرت در خدا نیست روئے نیاز
درختیکہ بیخش بود برقرار ... پرور کہ روزے دہد میوہ بار
گرت بیخ اخلاص در بوم نیست ... ازیں بر کسے چوں تو محروم نیست
ہر آنکہ افگند تخم بر روئے سنگ ... جوے وقت د خلش نیاید بچنگ
منہ آبروئے ریا را محل ... کہ ایں آب در زیر دارد وحل
چو در خفیہ بد باشم و خاکسار ... چہ سود آب ناموس برروئے کار
بروی و ریا خرقہ سہلت دوخت ... گرش با خدا در توانی فروخت
چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست ... نو۔سندہ داند کہ در نامہ چیست
چہ وزن آورد جائے انبان باد ... کہ میزان عدلست و دیوان داد
مرائی کہ چندیں ورع مینمود ... بدیدند و ہیچش در انبان نبود
کنند ابرہ پاکیزہ تر ز آستر ... کہ آں در حجابست و ایں در نظر
بزرگاں فراغ از نظر داشتند ... ازاں پرنیاں آستر داشتند
ور آوازہ خواہی در اقلیم فاش ... بروں حلہ کن گود روں حشوباش
بیازی نگفت ایں سخن با یزید ... کہ از منکر ایمن ترم کز مرید
کسانے کہ سلطان و شاہنشہ اند ... سراسر گدایان ایں درگ ہاند
طمع در گدا مرد معنی ز بست ... نشاید گرفتن در افتادہ دست
ہماں بہ گر آبستن جوہری ... کہ ہچوں صدف سر بخود دربری
چو روئے پرستیدنت در خداست ... اگر جبرئیلت نہ بیند رو است
ترا پند سعدی بست اے پسر ... اگر گوش گیری چو پند پدر
گر امروز گفتار مانشوی ... مبادا کہ فردا پشیماں شوی

عصار چشمش بہ بست: آنکھیں تیلی نے باندھ دی ہوں۔ روئے نیاز: عاجزی کا چہرہ۔ وحل: کیچڑ۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ خرقہ: گدڑی۔ ریا: ریاکاری مراد مکر۔ چہ دانند مردم: لوگوں کو کیا معلوم۔ نو۔سدہ: لکھنے والا۔ درآوازہ: شہرت۔ خواہی: چاہنا۔ در اقلیم: ملک میں۔ معنی نہ بست: حقیقت نہ بنائی۔ صدف: سیپی۔ پند: نصیحت۔ امروز: آج۔ گفتار مانشوی: ہماری نصیحت کو نہ سنے گا۔ مبادا: کہیں ایسا نہ ہو۔ فردا: کل۔ پشماں شوی: شرمندہ ہو۔ ایں درگہ: اس آستانے کے۔ طمع درگدا مرد: بھکاری شخص

میں لالچ۔

- اس بیل کی طرح جس کی آنکھیں تیلی نے باندھ دی ہوں۔ تمام رات چلنے کے باوجود رات کو وہیں ہے جہاں تھا۔
- اگر کوئی قبلہ سے منہ موڑے۔ محلہ والے اس کے کفر کی گواہی دے دیں۔
- تو بھی نماز میں قبلہ کو پیٹھ کئے ہے اگر تیرا عاجزی کا چہرہ خدا کی طرف نہیں ہے۔
- جس درخت کی جڑ برقرار ہے۔ اس کی پرورش کر کیونکہ کسی دن میوے کا پھل کھائے گا۔
- اگر تیرے اخلاص کی جڑ زمین میں نہیں ہے۔ اس پھل سے تیری طرح کوئی محروم نہیں ہے۔
- جو شخص پتھر پر بیج بکھیرے پیداوار کے وقت اس کے یا تو ایک جو بھی نہ آئے گا۔
- ریائی آبرو کو کوئی مرتبہ نہ دے۔ اس لئے کہ اس پانی کے نیچے کیچڑ ہے۔
- جب میں باطن میں بد اور خاک جیسا ہوں تو روکار پر عزت کی آب سے کیا فائدہ۔
- مکر اور ریاکاری سے گدڑی سی لینا آسان ہے اگر تو اس کو خدا کے ہاتھ فروخت کر سکے گا۔
- لوگوں کو کیا معلوم کہ لباس میں کون سے لکھنے والا جانتا ہے کہ خط میں کیا لکھا ہے۔
- ہوا بھرا مشکیزہ اسی جگہ وزن کیا رکھے گا جہاں انصاف کی ترازو اور انصاف کا اجلاس ہے۔
- وہ ریاکار جو اس قدر پرہیزگاری دکھاتا تھا۔ انہوں نے اس کو دیکھا اور اس کے مشکیزہ میں کچھ نہ تھا۔
- ابرہ اتر سے بہتر بناتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ چھپا ہے اور یہ نظر میں ہے۔
- بزرگ لوگ نظر سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ اسی لئے پرنیان کا استر بناتے ہیں۔
- اگر تو ملک میں کھلی شہرت چاہتا ہے باہر ریشمین کپڑا لگا۔ خواہ اندر بھراؤ ہو۔
- بایزید نے یہ بات مذاق میں نہیں کہی کہ میں مرید کے اعتبار سے منکر سے زیادہ مطمئن ہوں۔
- جو لوگ شاہ اور شاہنشاہ میں اس درگاہ کے بالکل فقیر ہیں۔
- بھکاری شخص میں لالچ نے کوئی حقیقت نہ بنائی۔ گرے ہوئے کا سہارا نہ لینا چاہئے۔
- اگر تو کسی جوہر کا حامل ہے تو یہ بہتر ہے کہ سیپی کی طرح سرا اندر کر لے۔
- جب تیری عبادت کا رخ خدا کی طرف ہے اگر تجھے جبرائیل بھی نہ دیکھے تو مناسب ہے۔
- اے لڑکے تیرے لئے سعدی کی نصیحت کافی ہے اگر تو باپ کی نصیحت کی طرح سنے۔
- اگر آج ہماری نصیحت تو نہ سنے گا ایسا نہ ہو کہ کل کو شرمندہ ہو۔

<u>نتیجہ حکایت:</u> غرور تکبر اور کبر و نخوت انسان کو برباد کر دینے والی چیزوں کے نام ہیں۔ اکڑ کر چلنا سربلند رکھنا سب جہالت کی نشانیاں ہیں۔ جس کے ظاہر و باطن میں مکمل آہنگی ہے۔ وہی کامل مومن ہے۔ وہی سیدھے راستے پر گامزن ہے۔ ان پر خدا کے کرم و عنایت کی بارش ہے۔ انہی کی ویران کشت میں شگفتگی و شادابی آتی ہے۔ جس پارسا کا باطن خراب ہو ظاہراً بڑا پرہیزگار بنا پھرتا ہو۔ اسی کے لئے اللہ کے ہاں کچھ بھی نہیں۔ ظاہری آب و چمک اللہ کے حضور کچھ درجہ نہیں رکھتی۔

باب 6

در قناعت

خدارا ندانست و طاعت نکرد　　که بر بخت روزی قناعت نکرد

قناعت تونگر کندم درا　　خبر کن حریص جہانگرد را

سکونے بدست آور اے بے ثبات　　کہ بر سنگ گرداں نہ روید نبات

پرور تن ارمرد رای و ہشی　　کہ او را چومی پروری میکشی

خرد مند مردم ہنر پروراند　　کہ تن پروراں از ہنر لاغرند

کسے سیرت آدمی گوش کرد　　کہ اول سگ نفس خاموش کرد

خور و خواب تنہا طریق دد است　　بریں بودن آئین نا بخرد است

خنک نیک بختے کہ در گوشہ　　بدست آرد از معرفت توشہ

برآناں کہ شد سر حق آشکار　　نکردند باطل برو اختیار

ولیکن چو ظلمت نداند زنور　　چہ دیدار دیوش چہ رخسار حور

تو خود را ازاں درچہ انداختی　　کہ چہ را ز رہ باز نشناختی

براوج فلک چوں پرد جرہ باز　　کہ در شہپرش بستہ سنگ آز

گرش دامن از چنگ شہوت رہا　　کنی رفت تا سدرۃ المنتہی

بکم کردن از عادت خویش خورد　　تواں خویشتن را ملک خوئے کرد

کجا سیر وحشی رسد در ملک　　نشاید پرید از ثریٰ تا فلک

مشکل الفاظ کے معنی: خدارا ندانست: خدا کو نہ پہچانا۔ طاعت نکرد: فرماں برداری نہ کرنا۔ تونگر: مالدار۔ حریص: لالچی۔ بے ثبات: ناپائیدار۔ سنگ گرداں نہ روید نبات: پتھر پر گھاس نہیں جمتی۔ چومی پروری: جس قدر پالنا۔ میکشی: اسی قدر ہلاک کرنا۔ خردمند مردم: عقل مند انسان۔ ہنر بروراند: ہنر حاصل کرنا۔ گوش کرد: کان میں پڑنا۔ سگ نفس خاموش کرد: نفس کتے کو خاموش کر دیا۔ طریق دد است: درندوں کا کام ہے۔ سر حق آشکار: حق کا راز کھل گیا۔ چہ رخسار حور: حور کا رخسار کیا ہے۔ سدرۃ المنتہی: وہ بیری کا درخت جو فرشتوں کی سیر کی آخری حد ہے۔ ثریٰ: زمین۔

در قناعت کا ترجمہ:

- وہ خدا کو نہ پہچانا اور نہ اس نے فرماں برداری کی جس نے نصیبہ کی روزی پر قناعت نہ کی۔
- قناعت انسان کو مال دار بنا دیتی ہے۔ دنیا کے چکر کاٹنے والے حریص کو بتا دے۔
- اے بے ٹکاؤ سکون حاصل کر اس لئے کہ لڑھکتے ہوئے پتھر پر گھاس نہیں جمتی۔
- اگر تو ہوش والا اور تدبیر کا آدمی ہے تو تن پروری نہ کر اس لئے کہ اس کو جس قدر پالتا ہے اسی قدر ہلاک کرتا ہے
- عقل مند انسان ہنر حاصل کرتے ہیں کیونکہ تن پرور لوگ ہنر میں کمزور ہوتے ہیں۔

- انسان کی سیرت اسی کے کان میں پڑی جس نے سب سے پہلے نفس کے کتے کو خاموش کر دیا۔
- کھانا اور سونا صرف درندوں کا کام ہے اس طور پر رہنا بیوقوف کا طریقہ ہے۔
- وہ نیک بخت آرام سے ہی جو ایک گوشے میں معرفت خداوندی کا توشہ حاصل کر لے۔
- جن لوگوں پر حق کا راز کھل گیا ہے انہوں نے اس پر باطل کو پسند نہیں کیا ہے۔
- لیکن جو شخص نُور اور ظلمت میں فرق نہیں کرتا ہے اس لئے دیو کا دیدار اور حور کا رخسار یکساں ہے۔
- تو نے اپنے آپ کو اس لئے کنواں میں گرا لیا کہ کنوئیں اور سڑک میں تمیز نہیں کی۔
- نر باز آسمان کی بلندی پر کیسے پہنچ سکتا ہے جب کہ تو نے اس کے شہپر میں حرص کا پتھر باندھ دیا ہے۔
- اگر تو اس کا دامن شہوت کے چنگل سے چھوڑ دے تو وہ سدرۃ المنتہٰی تک پہنچا۔
- اپنی عادت سے کم کر کے کھانے میں اپنے آپ کو فرشتہ خصلت کر سکتا ہے۔
- وحشی کی سوچ فرشتے تک کیسے پہنچے گی وہ تو زمین سے آسمان تک اڑ بھی نہیں سکتا۔

نخست آدمی سیرتے پیشہ کن — پس آنگہ ملک خوئی اندیشہ کن
تو بر کرہ تو سنے بر کمر — نگر تا نہ پیچد ز حکم تو سر
کہ گر پا لہنگ از کفت در گسیخت — تن خویشتن کشت و خون تو ریخت
باندازہ خور زاد اگر مردمی — چنیں پُرشکم آدمی یا خمی
دروں جائے ذکر ست و قوت و نفس — تو پنداری از بہر نان ست و بس
کجا ذکر گنجد کز انبار آز — بسختی نفس میکند پاد راز
ندا رند تن پرو راں آگہی — کہ پُر معدہ باشد ز حکمت تہی
دو چشم و شکم پُر نگرد د بہیچ — تہی بہتر ایں رودۂ پیچ پیچ
چو دوزخ کہ سیرش کنند از و قید — دگر بانگ دارد کہ ہل من مزید
ہمی میردت عیسیٰ از لاغری — تو در بند آنی کہ خر پروری
بدیں اے فرو مایہ دنیا مخر — جو خر بانجیل عیسیٰ مخر
نگر می ندانی کہ ددرا و دام — نینداخت جز حرص خوردن بدام
پلنگے کہ گردن کشد برو حوش — بدام افتد از بہر خوردن چو موش
چو موش آنکہ نان و پنیرش خوری — بدامش درافتی و تیرش خوری

خوئی اندیشہ کن: خصلت ہونے کی فکر کر۔ بر کرۂ تو سنے: سرکش بچھڑا۔ من خویشتن کشت: اپنے آپ کو قتل کرنا۔ خمی: مٹکا۔ شکم پُر نگر در بہیچ: پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرتے۔ رودۂ: انتڑی۔ تہی: خالی۔ خرپروری: گدھے کی پرورش کرنا۔ اے خرد مایہ: کمینہ آدمی۔ پلنگے: چیتا۔

- پہلے آدمی کی سیرت اختیار کر پھر فرشتہ خصلت ہونے کی فکر کر۔
- تو ایک سرکش بچھڑے پر سوار ہے۔ نگرانی کر کہیں وہ تیرے حکم سے سرتابی نہ کرے۔
- اگر تیرے ہاتھ سے باگ ڈور چھوٹ گئی اور اس نے اپنے آپ کو بھی مارا اور تیرا بھی خون بہا دیا۔
- اگر تو آدمی ہے تو اندازہ سے توشہ کھا اس طرح سے پیٹ بھرا تو آدمی ہے یا مٹکا۔
- باطن ذکر، روزی اور سانس کی جگہ ہے تو سمجھتا ہے کہ بس روٹی کے لئے ہے۔

- ذکر کہاں سمائے گا جب کہ حرص کے انبار سے لبے پیر کرکے مشکل سے سانس لیتا ہے۔
- تن پروروں کو یہ معلوم نہیں ہے کہ بھرا ہوا معدہ دانائی سے خالی ہوتا ہے۔
- دو آنکھیں اور پیٹ کسی چیز سے نہیں بھرتے ہیں پیچ در پیچ انتڑی کا خالی رہنا بہتر ہے۔
- دوزخ کی طرح کہ جب اس کو ایندھن سے بھریں گے وہ شور کرے گا کیا کچھ اور ہے۔
- تیرا عیسیٰ (روح) تو کمزوری سے مر رہا ہے تو اسی فکر میں ہے کہ گدھے (جسم) کی پرورش کرے۔
- اے کمینے دنیا کو دین کے بدلے نہ خرید، گدھے کو پھر عیسیٰ کی انجیل کے بدلے نہ خرید۔
- شاید تجھے معلوم نہیں کہ درندوں اور چوپایوں کو حرص کے علاوہ کسی چیز نے جال میں نہیں پھنسایا۔
- چیتا جو وحشی جانوروں پر بڑائی جتاتا ہے، کھانے کی خاطر چوہے کی طرح جال میں پھنس جاتا ہے۔
- تو جس کی روٹی اور پنیر کھاتا ہے چوہے کی طرح اسی کے جال میں پھنس جائے گا اور اس کا تیر کھائے گا۔

حکایت

مرا حاجیے شانہ عاج داد	کہ رحمت بر اخلاق حجاج باد
شنیدم کہ بارے سگم خواندہ بود	کہ از من بنوعے دلش ماندہ بود
بینداختم شانہ کیں استخواں	نمی بایدم دیگرم سگ مخواں
مپندار چوں سرکہ خود خورم	کہ جور خداوند حلوا برم
قناعت کن اے نفس براندکے	کہ سلطان و درویش بینی یکے
چرا پیش خسرو بخواہش روی	چو یکسو نہادی طمع خسروی
و گر خود پرستی شکم طبلہ کن	در خانہ این و آں قبلہ کن

مشکل الفاظ کے معنی: شانہ عام داد: ہاتھی دانت کی کنگھی۔ بر اخلاق حجاج: حاجیوں کے اخلاق پر۔ شنیدم: میں نے سنا ہے۔ سگم خواندہ بود: مجھے کتا کہا تھا۔ کیں استخواں: کہ یہ ہڈی۔ سگ مخواں: مجھے کتا نہ کہہ۔ سرکہ خود خورم: اپنا سرکہ کھالیتا ہوں۔ جور خداوند حلوا: حلوے والے کا ظلم۔ براندکے: تھوڑے پر۔ خسرو: بادشاہ۔ طمع: لالچ۔ شکم طبلہ کن: پیٹ کا طلبہ بجا۔

حکایت کا ترجمہ:

- مجھے ایک حاجی نے ہاتھی دانت کی کنگھی دی، حاجیوں کے اخلاق پر خدا کی رحمت ہو۔
- میں نے سنا ہے کہ اس نے ایک بار مجھے کتا کہا تھا اس لئے کہ مجھ سے اس کے دل کو کسی طرح کی تکلیف پہنچی تھی۔
- میں نے کنگھی پھینک دی کہ یہ ہڈی مجھے نہیں چاہئے، مجھے پھر کتا نہ کہنا۔
- جب کہ میں اپنا سرکہ کھالیتا ہوں تو یہ نہ سمجھ کہ حلوے والے کا ظلم سہوں گا۔
- اے نفس تھوڑے پر صبر کرلے تاکہ بادشاہ اور فقیر کو یکساں دیکھے۔
- تمنا کے بادشاہ کے سامنے کیوں جاتا ہے، جب تو نے لالچ نکال دیا تو تو بادشاہ ہے۔
- اور اگر تو خود پرست ہے تو پیٹ کا طلبہ بجا اس اور اس کے گھر کے دروازے کو قبلہ بنا۔

نتیجہ حکایت: جس نے آپ کی مدد کی ہو یا خاطر مدارت کی ہو ان کی ناگفتہ بہ بات کو بھی بعض اوقات برداشت کرنا پڑتا

ہے۔ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ کوئی تجھے نازیبا بات نہ کہے تو تمہیں اغیار کے سامنے دامن پھیلانے کی بجائے خود محنت و عمل سے کام لینا چاہئے تاکہ تو اپنے اعمال و افعال میں سرخرو ہو سکے۔

حکایت

یکے با طمع پیش خوارزم شاہ | شنیدم کہ شد بامداد پگاہ
چو دیدش بخدمت دو تا گشت و راست | دگر روئے بر خاک مالید و خواست
پسر گفتش اے بابک نا مجوے | یکے مشکلت می پرسم بگوے
نگفتی کہ قبلہ عت خاک حجاز | چرا کر دی امروز از یں سو نماز
مبر طاعت نفس شہوت پرست | کہ ہر ساعتش قبلہ دیگرست
مبرائے برادر بفرمانش دست | کہ ہر کس کہ فرماں نبردش برست
قناعت سر افراز دائے مرد ہوش | سر پُر طمع بر نیاید ز دوش
طمع آبروئے توا قر بریخت | برائے دو جو دامن دُر بریخت
چو سیراب خواہی شدن زاںجوئے | چرا ریزی از بہر برف آبروئے
مگر کز تنعم شکیبا شوی | دگرنہ ضرورت بدر ہا شوی
برو خواجہ کوتاہ کن دست آز | چہ می بایدت ز آستین دراز
کسے را کہ درج طمع در نوشت | نباید بلس عبدو خادم نبشت
توقع براند زہر مجلست | براں از خودش تا نراند کست

مشکل الفاظ کے معنی: یکے با طمع: ایک لالچی۔ شنیدم: میں نے سنا ہے۔ شد بامداد پگاہ: صبح کے تڑکے میں گیا۔ چو دیدش: جب دیکھا۔ مالید: رگڑنا۔ خواست: مانگا۔ بابک نامجوے: اے نامور ابا۔ پرسم: پوچھنا۔ بر ساعتش: ہر لمحہ۔ اقر بریخت: آبرو ریزی کرنا۔ دامن دُر بریخت: موتیوں کا دامن بکھیر دینا۔ شکیبا شوی: صبر کر لے۔ کوتاہ کن دست آز: حرص کا ہاتھ کوتاہ کر۔ طمع در نوشت: لالچ نامہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک لالچی خوارزم کے بادشاہ کے سامنے میں نے سنا ہے کہ صبح کے تڑکے میں گیا۔
- جب اس نے اس کو دیکھا اور سیدھا ہوا پھر زمین پر چہرہ رگڑا اور مانگا۔
- لڑکے نے اس سے کہا اے نامور ابا میں تجھ سے ایک مشکل بات پوچھتا ہوں بتا دے۔
- کیا تو نے یہ نہ کہا تھا کہ حجاز کی زمین قبلہ ہے تو نے آج اس طرح کو نماز کیوں پڑھی۔
- شہوت پرست نفس کی فرماں برداری نہ کر اس لئے کہ اس کا ہر گھڑی ایک دوسرا قبلہ ہے۔
- اے بھائی اس کے حکم سے ہاتھ نہ پھیلا اس لئے کہ جس نے اس کا کہنا نہ مانا وہ چھوٹ گیا۔
- اے ہوش والے قناعت سربلند کرتی ہے لالچ بھرا سر کندھے سے نہیں اٹھتا ہے۔
- لالچ وقار کی آبرو ریزی کرتا ہے۔ دو جو کی خاطر موتیوں کا دامن بکھیر دیتا ہے۔
- جب تو نہر کے پانی سے سیراب ہو سکتا ہے تو برف کی خاطر کیوں آبرو خراب کرتا ہے۔

- شاید تو عیش پرستی سے صبر کرلے ورنہ تو ضرور دروازوں پر جائے گا۔
- جا صاحب حرص کا ہاتھ کوتاہ کر تجھے دراز آستین سے کیا چاہئے ہے۔
- جس شخص نے لالچ نامہ مٹا دیا اس کو کسی کو بندہ اور خادم کہنے کی ضرورت نہیں۔
- تجھے ہر مجلس سے توقع نکالتی ہے تو اپنے اندر سے اسے نکال دے تاکہ تجھے کوئی نہ نکالے۔

نتیجہ حکایت: حرص و ہوا اور لالچ و طمع جہاں انسان کی عزت نفس مجروح کرتا ہے وہاں وہ انسان کی آبرو ریزی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ مراد یہ کہ قناعت پسندی سے انسان کے اندر عظمت و سربلندی پیدا ہوتی ہے۔ لالچ انسان کو ذلیل و رسوا کرنے کا موجب بنتا ہے۔

حکایت

یکے راتب آمد ز صاحبدلاں — کسے گفت شکر بخواہ از فلاں
بگفت اے پسر تلخی مُردنم — بہ از جور روئے ترش بردنم
شکر عاقل از دست آں کس نخورد — کہ رُو از تکبر برو سرکہ کرد
مرو درپئے ہرچہ دل خواہدت — کہ تمکین تن نور جاں کاہدت
کند مرد را نفس امارہ خوار — اگر ہوشمندی عزیزش مدار
وگر ہرچہ باشد مرادش خوری — ز دوراں بسے نامرادی بری
تنور شکم دمبدم تافتن — مصیبت بود روز نایافتن
بہ تنگی بریزاندت روئے رنگ — چو وقت فراخی کنی معدہ تنگ
کشد مرد پُر خوارہ بار شکم — وگر در نیابد کشد بار غم
شکم بندہ بسیار بینی خجل — شکم پیش من تنگ بہتر کہ دل

مشکل الفاظ کے معنی: تب آمد: بخار آگیا۔ تلخی مُردنم: مرنے کی کڑواہٹ۔ جور روئے ترش: بدمزاج کا ظلم۔ ہرچہ دل خواہدت: دل کی ہر خواہش۔ مرو درپئے: مارا مارا نہ پھر۔ تنور شکم: پیٹ کا تنور۔ دمبدم تافتن: ہر وقت گرم رکھنا۔ خجل: شرمندگی۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک صاحب دل کو بخار نے آن گھیرا کسی نے کہا فلاں سے گلقند مانگ لے۔
- اس نے کہا اے صاحب زادے میرے لئے مرنے کی تلخی بدمزاج کا ظلم سہنے سے بہتر ہے۔
- عقلمند نے اس شخص کے ہاتھ سے کبھی شیرینی نہیں لی جس نے کبر و نخوت کی وجہ سے اس پر منہ بگاڑا۔
- دل کی ہر خواہش پر مارا مارا نہ پھر اس لئے کہ جسم کا آرام تیری جان کے نُور کو کم کردے گا۔
- انسان کو نفس امارہ ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ اگر تو دانشمند ہے تو اس کو عزیز نہ رکھ۔
- اور اگر جو اس کی منشا ہوگی تو وہ کھائے گا تو دنیا سے بہت سے نامرادی لے جائے گا۔
- جو پیٹ کے تنور کو گرم رکھتا ہے وہ نہ ملنے پر مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
- تنگی کے وقت چہرے کا رنگ بگاڑ دے گا۔ اگر فراخی کے وقت معدے کو پُر رکھے گا۔

- بسیار خور کو پیٹ کا بوجھ مار ڈالتا ہے اور اگر نہیں ملتا تو غم کا بوجھ مار ڈالتا ہے۔
- پیٹ کے غلام کو تو بہت شرمندہ دیکھے گا۔ میری رائے میں بھوکا پیٹ تنگ دل سے اچھا ہے۔

نتیجہ حکایت: نفس امارہ کی خواہشات پر سر تسلیم خم کرنا درحقیقت اپنے آپ کو تباہ کرنے کے مترادف ہے کیونکہ انسان بعض اوقات خواہشات کی تکمیل کے لئے جب اغیار کے سامنے دامن پھیلاتا ہے تو اپنی عزت نفس کو داغ دار کر کے شرمندگی کا منہ دیکھتا ہے۔ یہ سب نفس امارہ کا کیا دھرا ہوتا ہے لہٰذا جو ملے اسی پر شاکر رہنا دانشمندی ہے۔

حکایت در مذلت بسیار خوردن

چه آوردم از بصره دانی عجب / حدیثے که شیریں ترست از رطب
تنے چند در خرقه راستاں / گذشتیم بر طرف خرماستاں
یکے درمیاں معده انبار بود / ز پُر خوارے خویش پُر خوار بود
میاں بست مسکین و شد بر درخت / و ز آنجا بگردن در افتاد سخت
نه هر بار خرما تواں خورد و بُرد / لت انبان بد عاقبت خورد و مُرد
رئیس ده آمد که ایں را که کشت / بگفتم مزن بانگ برما درشت
شکم دامن اندر کشیدش ز شاخ / بود تنگ دل رود گانے فراخ
شکم بند دستست و زنجیر پائے / شکم بنده نادر پرستد خدائے
سراسر شکم شد ملخ لا جرم / بپایش کشد مور کوچک شکم
برو اندرونے بدست آر پاک / شکم پُر نخواهد شد الا بخاک

مشکل الفاظ کے معنی: دانی عجب: عجیب بات۔ رطب: کھجور۔ تنے چند: چند انسان۔ خرقہ راستاں: بچوں کی گڈری۔ خرما: چھوارہ۔ بدعاقبت: بدانجام۔ کشت: قتل کرنا۔ کشیدش: کھینچنا۔ شکم بندہ: پیٹ کا بندہ۔ ملخ: ٹڈی۔ لا جرم: لامحالہ۔ مور: چیونٹی۔ کوچک پیٹ: چھوٹا پیٹ۔ الابخاک: خاک کے علاوہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- تجھے معلوم ہے کہ میں بصرہ سے ایک عجیب بات لایا ہوں جو تر کھجور سے زیادہ میٹھی ہے۔
- ہم بچوں میں سے چند انسان ایک کھجورستان کے کنارے سے گزرے۔
- ان میں سے ایک اپنے معدے کو بھرنے والا تھا اور اپنی بسیار خوری کی وجہ سے ذلیل و رسوا تھا۔
- بیچارے نے کمر کسی اور درخت پر چڑھ گیا وہاں سے بری طرح گردن کے بل گرا۔
- ہر بار چھوارے کھائے اور لے جائے نہیں جا سکتے۔ بدانجام بسیار خور نے کھایا اور مر گیا۔
- گاؤں کا سردار آیا کہ اس کو کس نے مار ڈالا ہے۔ میں نے کہا ہم پر غصہ نہ کھا۔
- پیٹ نے اس کا دامن شاخ سے کھینچا ہے۔ چوڑی آنتوں والا تنگ دل ہوتا ہے۔
- پیٹ ہاتھ کی بیڑی اور پیر کی زنجیر ہے۔ پیٹ کا بندہ خدا کی عبادت کم کرتا ہے۔
- ٹڈی پیٹ ہی پیٹ ہے لامحالہ چھوٹے پیٹ والی چیونٹی اس کا پیر پکڑ کر کھینچتی ہے۔
- جا پاک باطن دل حاصل کر۔ پیٹ تو خاک کے علاوہ کسی چیز سے پُر نہیں ہوگا۔ (کہا جاتا ہے کہ پیٹ کو قبر کی مٹی ہی

پُر کرتی ہے۔)

نتیجہ حکایت: بسیار خور ہمیشہ ذلت و رسوائی کا منہ دیکھتا ہے کیونکہ پیٹ پوجا کے لئے وہ اپنا سب کچھ نچھاور کر سکتا ہے حتیٰ کہ اس کو جان بھی دینی پڑے تو دے جاتا ہے۔ یاد رہے پیٹ کو قبر کی مٹی ہی پُر کرتی ہے لہٰذا بسیار خور کو مرنے سے پہلے نہیں مرنا چاہئے۔

حکایت

اشکم صوفیے راز بوں کرد و فرج ۔۔۔ دو دینار بدہر دواں کرد خرج
یکے گفتش از دوستاں در نہفت ۔۔۔ چہ کردی بدین ہر دو دینار گفت
بدینارے از پشت را ندم نشاط ۔۔۔ بدیگر شکم را کشیدم سماط
فرو مائگی کردم و ابلہی ۔۔۔ کہ ایں ہمچناں پُر نشدواں تہی
غذا گر لطیف است و گر سرسری ۔۔۔ چو دیرت بدست او فتد خوشخوری
سر آنکہ بہ بالیں نہد ہوشمند ۔۔۔ کہ خوابش بقہر آورد در کمند
مجال سخن تانیابی مگوئے ۔۔۔ چو میداں نہ بنی نگہدار گوئے
مگوی و منہ تاتوانی قدم ۔۔۔ از اندازہ بیروں وز اندازہ کم

مشکل الفاظ کے معنی: فرج: شرم گاہ۔ پشت: کمر۔ نشاط: مستی۔ سماط: دستر خواں۔ فرو مائگی: کمینہ پن۔ ابلہی: بیوقوفی۔ گوئے: گیند۔ بنی: دیکھنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک صوفی کو پیٹ اور شرم گاہ نے پریشان کیا اس کے پاس دو دینار تھے دونوں خرچ کر دیئے۔
- چپکے سے ایک دوست نے کہا کہ ان دو دیناروں کا تو نے کیا کیا جو تیرے پاس تھے' اس نے کہا۔
- ایک دینار سے کمر کی مستی نکالی اور دوسرے سے پیٹ کی آگ کو بجھایا۔ (مراد دستر خواں بچھایا)
- میں نے کمینگی اور بیوقوفی سے کام لیا نہ تو یہ (پیٹ) بھرا اور وہ (کمر) خالی ہو گئی۔
- کھانا خواہ عمدہ ہو خواہ معمولی ہو' جب دیر سے تیرے ہاتھ لگے گا تو خوب کھائے گا۔
- ہوشمند اس وقت تکیہ پر سر رکھتا ہے جب کہ نیند اس کو جبراً کمند میں پھانس لے۔
- جب تک بات کی گنجائش نہ ہو نہ کہہ جب تو میدان نہ دیکھے تو گیند کو بچائے رکھ۔
- جب تک ممکن ہو نہ بات کر اور نہ قدم رکھ۔ اندازے سے آگے اور اندازے سے کم۔

نتیجہ حکایت: دنیا میں دو چیزیں ایسی ہیں جو انسان کو وقتی طور پر تو سکون دیتی ہیں لیکن ان کی بھوک پھر بھی باقی رہتی ہے۔ مراد یہ کہ انسان ان ہر دو کو حاصل کرنے کے باوجود ان کی تڑپ اور کمی محسوس کرتا ہے۔ ایک تو بھوک ہے جو پیٹ بھر کر کھانے کے بعد اگلے دن پھر در آتی ہے اور دوسری شہوت جو وقتی طور پر کمر کی مستی نکال دیتی ہے' پھر بھی شہوانی طاقتیں انسان کو مغلوب رکھتی ہیں۔

حکایت

یکے نیشکر داشت در طبقری | چپ و راست گردید بر مشتری
بصاحبدلے گفت در کنج دہ | کہ بستان و چوں دست یابی بدہ
بگفت آں خردمند نیکو سرشت | جوابے کہ بر دل بباید نوشت
ترا صبر برِ من نباشد مگر | ولیکن مرا باشد از نیشکر
حلاوت ندارد شکر در نیش | چو باشد تقاضائے تلخ از پیش

مشکل الفاظ کے معنی: طبقری: ایک گاؤں کا نام۔ مشتری: گاہک۔ نوشت: لکھنا' مراد لکھا ہوا۔ نیشکر: گنا۔ حلاوت: مٹھاس۔ تقاضائے تلخ: تلخ تقاضا مراد کڑواہٹ سے دعویٰ کرنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- طبقری میں ایک شخص کے پاس گنا تھا۔ وہ ارد گرد گاہکوں کی تلاش میں گھوما۔
- اس نے گاؤں کے ایک صاحب دل آدمی سے کہا لے لے جب تیرا موقع ہو دے دینا۔
- اس نیک فطرت عقلمند نے ایسا جواب دیا جو دل پر لکھنا چاہئے۔
- شاید تجھے میرے اوپر صبر نہ ہو گا لیکن مجھے گنے سے صبر ہو سکے گا۔
- اپنے گنے میں شکر مٹھاس نہیں رہتی جب اس کے پیچھے تلخ تقاضا ہو۔

نتیجہ حکایت: ادھار دینا اور لینا درحقیقت محبت کے خاتمے کا موجب بنتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہو اس سے اپنا دامن بچا کر رکھنا چاہئے۔ مبادا ایک اچھے دوست' اچھے ہمدرد اور اچھے انسان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

حکایت

امیر ختن جامہ از حریر | بہ پیرے فرستاد روشن ضمیر
بپوشید و بوسید دست و زمیں | کہ بر شاہ عالم ہزار آفریں
چہ خوبست تشریف شاہ ختن | وز و خوب تر خرقۂ خویشتن
گر آزادۂ بر زمیں خسپ و بس | مکن بہر قالی زمیں بوس کس

مشکل الفاظ کے معنی: جامہ از حریر: ریشمی لباس۔ فرستاد: بھیجنا۔ پیرے: بوڑھا۔ بپوشید: پہنا۔ چہ: کیا۔ خرقۂ خویشتن: اپنی گدڑی۔ خسپ: سونا مراد سو لے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ختن کے سردار نے ایک ریشمی لباس ایک روشن دل بوڑھے کو بھیجا۔
- اس کو پہنا اور زمین کو بوسہ دیا کہ شاہ عالم پر ہزار آفریں ہے۔
- شاہ ختن کی خلعت کیا اچھی ہے اور اس سے اپنی گدڑی اچھی ہے۔
- اگر تو آزاد ہے تو بس زمین پر سو لے قالین کے لئے کسی کی زمین کو بوسہ نہ دے۔

نتیجہ حکایت: خوددار اور قناعت پسند آدمی کو دنیا کی رعنائیاں اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتیں کیونکہ اس کا دل تو صرف رضائے الٰہی کو پانے کا متمنی ہوتا ہے اور خوشنودی ربی یہی ہے کہ اللہ کی ذات جس حال میں رکھے' انسان خوش رہے۔ بہرحال عزت نفس کو مجروح کرنے کی بجائے اس کو بحال رکھنا خدائے قدیر کی رضا کو پانے کے مترادف ہے اور اسی میں فلاح دارین ہے۔

حکایت

یکے نان خورش جز پیازے نداشت ۔۔۔ چو دیگر کساں برگ و سازے نداشت
پراگندہ گفتش اے خاکسار ۔۔۔ برو طبخے از خوان یغما بیار
بخواہ و مدار از کس اے خواجہ باک ۔۔۔ کہ مقطوع روزی شود شرمناک
قبابست و چابک نورد دید دست ۔۔۔ قبایش دریدند و دستش شکست
شنیدم کہ میگفت و خوش میگریست ۔۔۔ کہ اے نفس خود کردہ را چارہ چیست
بلا جوئے باشد گرفتار آز ۔۔۔ من و خانہ بعد و نان و پیاز
جوینے کہ از سعی باز و خورم ۔۔۔ بہ از میدہ بر خوان اہل کرم
چہ دل تنگ خفت آں فرو مایہ دوش ۔۔۔ کہ بر سفرۂ دیگراں داشت گوش

مشکل الفاظ کے معنی: جز پیاز: پیاز کے سوا۔ برگ و ساز: سازو سامان۔ چو دیگر کساں: دوسروں کی طرح۔ پراگندہ گفتش: ایک بیہودہ گفتگو والا۔ مقطوع: محروم۔ قبابست: چادر سمیٹی۔ چارہ چیست: کیا علاج ہے۔ بلا: مصیبت۔ من و خانہ: اپنا گھر۔ خورم: کھانا۔ خوان اہل کرم: اہل کرم کا دستر خوان۔ خفت: سونا۔ فرومایہ: کمینہ۔ سفرۂ دیگراں: دوسروں کا دستر خوان۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص کے پاس پیاز کے علاوہ کوئی اور سالن نہ تھا اور دوسروں کی طرح اس کے پاس ساز و سامان بھی نہ تھا۔
- اس سے ایک بیہودہ نے کہا کہ اے خاکسار جا لنگر سے سالن لے آ۔
- مانگ لے اور اے خواجہ کسی سے نہ شرما اس لئے کہ شرمیلا روزی سے محروم رہتا ہے۔
- اس نے قبا سمیٹی اور جلدی سے آستین چڑھائی لوگوں نے اس کی قبا پھاڑ دی اور اس کا ہاتھ توڑ دیا۔
- میں نے سنا ہے کہ وہ کہتا تھا اور خوب روتا تھا کہ اے نفس اپنے کئے کا کیا علاج ہے۔
- حرص کا قیدی مصیبت کا طالب ہوتا ہے اس کے بعد میں ہوں گا اور گھر روٹی ہو گی اور پیاز۔
- جو کی وہ روٹی جو اپنے بازو کی طاقت سے کھاؤں اہل کرم کے دسترخوان کے شیرمال سے بہتر ہے۔
- گزشتہ رات وہ کمینہ کس قدر تنگ دل سویا جو دوسروں کے دستر خوان پر کان لگائے ہوئے تھا۔

نتیجہ حکایت: اپنے ہاتھ کی کمائی میں جو لذت ہے وہ کسی کی عنایت کردہ روٹی اور دولت سے حاصل نہیں ہوتی شاید اسی حوالے سے وارث شاہ نے کہا تھا ؎

وارث شاہ میاں گھر دی ادھی چنگی
لاکھ لعنت ہے باہر دا رج کھانا

حکایت

یکے گربہ در خانہ زال بود — کہ برگشتہ ایام و بدحال بود
رواں شد بمہماں سرائے امیر — غلامان حاکم زدندش بہ تیر
چکاں خونش از استخواں می دوید — ہمیگفت و از ہول جاں میدوید
اگر جستم از دست ایں تیر زن — من و موش و ویرانہ پیرزن
نیز زد عسل جان من زخم نیش — قناعت نکوتر بدوشاب خویش
خداوند ازاں بند خرسند نیست — کہ راضی بقسم خداوند نیست

مشکل الفاظ کے معنی: گربہ: بلی۔ ایام: زمانہ۔ رواں شد: چلے جانا۔ ہول جان: جان کا خوف۔ ویرانہ پیرزن: بڑھیا کا ویرانہ۔ نیش: ڈنک۔ شاب خویش: اپنا انگور۔ خرسند نیست: خوش نہیں۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک بلی جو ایک بڑھیا کے گھر میں تھی اس کا زمانہ گردش میں تھا اور بُرے حال میں تھی۔
- وہ بلی ایک امیر کے مسافر خانہ میں چلی گئی۔ حاکم کے نوکروں نے اس کو تیر سے مارا۔
- وہ اس حال میں بھاگ رہی تھی اور خون اس کی ہڈیوں سے ٹپک رہا تھا کہ رہی تھی اور جان کے خوف سے بھاگے جا رہی تھی۔
- کہ اگر اس تیرانداز کے ہاتھ سے بچ نکلی میں ہوں گی اور چوہے اور بڑھیا کا ویرانہ۔
- اے جان من! شہد ڈنک کے زخم کے لائق نہیں ہے۔ اپنے انگور کے شیرہ پر قناعت بہتر ہے۔
- خدا اس بندہ سے خوش نہیں ہے جو خدا کی تقسیم پر راضی نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: کائنات کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے رب کائنات نے وسائل کی تقسیم کا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھ کر دنیائے انسانیت پر ایک احسان عظیم کیا ہے ورنہ یہ فانی دنیا غریب لوگوں کا جینا دوبھر کر دیتی۔ اس کے باوجود آج بھی سفاک اور ظالم نادار لوگوں کے حقوق چھین کر اپنے عاقبت تباہ کرنے سے گھبراتے نہیں ہیں لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات جس حال میں رکھے اسی میں خوش رہنا چاہئے مبادا دنیاوی زندگی کے ساتھ آخروی زندگی بھی بگڑ جائے۔

حکایت مرد کوتاہ نظر و زن عالی ہمت

یکے طفل دنداں برآوردہ بود — پدر سر بفکرت فرو بردہ بود
کہ من نان و برگ از کجا آرمش — مروت نباشد کہ بگذارمش
چو بیچارہ گفت ایں سخن پیش جفت — نگر تا زن او راچہ مردانہ گفت
مخور ہول ابلیس تا جاں دہد — ہماں کس کہ دنداں دہد ناں دہد
توانا ست آخر خداوند زور — کہ روزی رساند تو چندیں مشور
نگارندۂ کودک اندر شکم — نویسندۂ عمر و روزیست ہم
خداوند گارے کہ عبدے خرید — بدارد فکیف آنکہ عبد آفرید

ترا نیست آں تکیہ بر کردگار ۔۔۔ کہ مملوک را بر خداوندگار

شنیدی کہ در روزگار قدیم ۔۔۔ شدے سنگ در دست ابدال سیم

نہ پنداری ایں قول معقول نیست ۔۔۔ چو قانع شدی سیم و سنگت یکیست

چو طفل اندروں دارد از حرص پاک ۔۔۔ چہ مشتے زرش پیش وچہ مشت خاک

خبرده بدرویش سلطاں پرست ۔۔۔ کہ سلطاں زدرویش مسکیں ترست

گدا را کند یک درم سیم سیر ۔۔۔ فریدوں بملک عجم نیم سیر

نگہبانیے ملک و دولت بلاست ۔۔۔ گدا پادشاہ است و نامش گداست

گدائے کہ بر خاطرش بندنیست ۔۔۔ بہ از پادشاہے کہ خرسند نیست

بخسپند خوش رو ستائی و جفت ۔۔۔ بذوقے کہ سلطاں در ایواں نخفت

چو سیلاب خواب مد و مرد بُرد ۔۔۔ چہ بر تخت سلطاں چہ بردشت کرد

اگر پادشاہ است و گر پنبہ دوز ۔۔۔ چو خفتند گردد شب ہر دو روز

چو بنی توانگر سر از کبر مست ۔۔۔ بر و شکر یزداں کن اے تنگدست

نداری بحمد اللہ آں دسترس ۔۔۔ کہ بر خیزد از دست آزار کس

مشکل الفاظ کے معنی: یکے طفل: ایک بچہ۔ دنداں برآور: دانت کا نکل آنا۔ مروت نباشد: آدمیت نہ ہونا۔ ایں سخن: یہ ات۔ پیش جفت: بیوی کے سامنے۔ نگر: دیکھنا۔ کودک: بچہ۔ ہول ابلیس: شیطان کا ڈر۔ نو-سندۂ عمر: عمر لکھنے والا۔ عبدے خرید: غلام خریدنا۔ عبد آفرید: بندے کو پیدا کرنا۔ روزگار قدیم: پرانا زمانہ۔ دست ابدال: ابدال کا ہاتھ۔ مشت خاک: مٹھی بھر خاک۔ بلاست: مصیبت ہے۔ نام گداشت: نام کا فقیر۔ نخفت: نہ سونا۔ دسترس: پہنچ میں' جہاں تک رسائی ہو۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک بچے کے دانت نکل آئے تو ایک باپ فکر کی وادی میں گم ہو گیا۔
- کہ میں اس کے لئے روٹی اور سامان کا بندوبست کیسے کروں گا۔ یہ بھی آدمیت نہیں کہ میں اس کو چھوڑ دوں۔
- بیچارے نے جب یہ بات بیوی سے کہی تو دیکھو بیوی نے مردوں جیسی بات کہی۔
- تو شیطان سے نہ گھبرا جس نے پیدا کیا ہے مرتے دم تک وہی اس کو روٹی دے گا اور اسی نے دانت دیئے ہیں۔
- آخر طاقت والا قادر مطلق ہے کہ روزی پہنچائے تو اس قدر نہ گھبرا۔
- وہ پیٹ میں بچے کا نقش و نگار بنانے والا ہے' وہ عمر اور روزی کا لکھنے والا ہے۔
- وہ آقا جو ایک غلام خریدتا ہے اس کو سنبھالتا ہے پھر اس کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے پیدا کیا ہو۔
- تجھے خدا پر اس قدر بھروسہ نہیں ہے کہ جس قدر غلام کو آقا پر ہوتا ہے۔
- تو نے سنا ہے کہ پہلے زمانے میں ابدال کے ہاتھ میں پتھر چاندی کی شکل اختیار کر جاتا تھا۔
- چونکہ بچے کا باطن پاک ہوتا ہے اس لئے اس کے سامنے سونا اور خاک کی مٹھی برابر ہے۔
- بادشاہ کے پجاری فقیر کو بتا دو کہ بادشاہ تو فقیر سے زیادہ مسکین ہے۔
- فقیر کو ایک درہم چاندی پیٹ بھرا دیتی ہے فریدوں کا عجم کے ملک سے بھی آدھا پیٹ نہیں بھرتا۔
- ملک اور دولت کی رکھوالی مصیبت ہے۔ فقیر بادشاہ ہے اور وہ نام کا فقیر ہے۔

- وہ فقیر جس کی طبیعت پر کوئی فکر غالب نہیں اس بادشاہ سے بہتر ہے جو آرام سے نہیں ہے۔
- کسان اور اس کی بیوی آرام سے سوتے ہیں جبکہ ایسے ذوق سے بادشاہ محل میں نہ سوتا ہے۔
- جب نیند (یعنی موت) کا سیلاب آیا تو مرد کو بہا لے گیا۔ بادشاہ کا تخت اور کردی کا جنگل برابر ہو گئے۔
- خواہ بادشاہ ہے خواہ پیوند لگانے والا جب سو گئے تو دونوں کی رات کا دن بنتا ہے۔
- جب تو کسی مالدار کا سر تکبر سے مست دیکھے اے تنگ دست جا خدا کا شکر ادا کر۔
- خدا کا شکر ہے کہ وہ طاقت نہیں رکھتا ہے کہ تیرے ہاتھ میں کسی کی تکلیف سرزد ہو۔

نتیجہ حکایت: رب کائنات نے اس جہان آب و گل کی ہر چیز کو تخلیق کرکے اس کی بقاء کے لئے لازمی لوازمات کو پہلے ہی پیدا کر رکھا ہے۔ لہٰذا کسی جان کی آفرینش سے چنداں گھبرانے کی ضرورت نہیں کہ اس کو کہاں سے رزق ملے گا۔ وہی قادر مطلق ہے جو سب کا خالق و کفیل ہے۔ اس کو بھی روزی بہم پہنچائے گا۔

حکایت

ربا خوارے از نردبانے فتاد — شنیدم کہ ہم در نفس جاں بداد
پسر چند روزے گرستن گرفت — دگر با حریفاں نشستن گرفت
بخواب اندرش دید و پرسید حال — کہ چوں رستی از حشر و نشر و سوال
بگفت اے پسر قصہ برمن مخواں — بدوزخ در افتادم از نردبان

مشکل الفاظ کے معنی: رباخوار: ایک سود خور۔ با حریفاں نشستن: یاروں کے ساتھ بیٹھنا۔ پرسید حال: حال پوچھنا۔ نردبان: سیڑھی۔ من مخواں: قصہ نہ دوہرا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک سود خور سیڑھی سے گر گیا میں نے سنا کہ اس نے فوراً دم توڑ دیا۔
- لڑکا چند دن روتا رہا پھر اس نے دوستوں کے ساتھ بیٹھنا شروع کر دیا۔
- اس کو خواب میں دیکھ کر حال پوچھا کہ حشر نشر اور سوال سے کیسے چھوٹا۔
- بولا! اے بیٹے یہ قصہ دوبارہ نہ کہہ میں سیڑھی سے گرا تو سیدھا دوزخ میں گرا۔

نتیجہ حکایت: اگرچہ سود خوری آج تمام شعبہ ہائے زندگی میں معیوب تصور نہیں کی جاتی لیکن اسلام نے اس کی زبردست ممانعت کی ہے کہ اس سے اصل زر میں بھی حرام کا عنصر غالب ہو جاتا ہے اور سود خوروں کو دوزخ کی آگ میں جلنا پڑے گا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سود خور بخشے نہ جائیں گے۔

حکایت

شنیدم کہ صاحبدلے نیک مرد — یکے خانہ بر قامت خویش کرد
کسے گفت میدانمت دسترس — کزیں خانہ بہتر کنی گفت بس
چہ میخواہم از طارم افراشتن — ہمینم بس از بہر بگذاشتن
مکن خانہ بر راہ سیل اے غلام — کہ کس را نگشت ایں عمارت تمام

نہ از معرفت باشد و عقل ورائے | کہ بر رہ کند کاروانے سرائے

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ نیک مرد: نیک انسان۔ یکے خانہ: ایک گھر۔ چہ میخواہم: میرا کیا مطلب۔ طارم افراشتن: بالا خانہ کی بلندی۔ کاروانے: قافلہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا کہ ایک نیک انسان نے اپنے قد کے مطابق ایک گھر بنایا۔
- کسی نے اس سے کہا میں تیری طاقت سے واقف ہوں تو اس سے بہتر گھر بنا سکتا ہے اس نے کہا خاموش رہ۔
- بالا خانہ بلند کرنے سے میرا کیا مطلب میرے چھوڑ جانے کے لئے یہی کافی ہے۔
- اے صاحب زادے! بہاؤ کے راستے پر گھر نہ بنا اس لئے کہ عمارت کسی کی مکمل نہیں رہتی ہے۔
- عقل' رائے اور تمیز کی یہ بات نہیں ہے کہ کوئی قافلہ راستہ میں گھر بنائے۔

نتیجہ حکایت: یہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے یہاں پر چل چلاؤ لگا رہے گا۔ کسی کو بقاء حاصل نہیں' ہر چیز فنا پذیر ہے۔ لہٰذا حیات بقائے دوام کا راز پانے کے لئے انسان کو رب کائنات سے دل لگانا چاہئے تاکہ نسبت خداوندی سے درجہ پائیداری حاصل ہو سکے۔

حکایت

یکے سلطنت ران صاحب شکوہ | فرو خواست رفت آفتابش بکوہ
بشیخے دراں بقعہ کشور گذاشت | کہ در دودہ قائم مقامے نداشت
چو خلوت نشیں کوس دولت شنید | دگر ذوق در کنج خلوت ندید
چپ و راست لشکر کشیدن گرفت | دل پر دلاں زور میدان گرفت
چناں سخت باز و شد و تیز چنگ | کہ با جنگ جویاں طلب کرد جنگ
ز خصم پراگندہ خلقے بکشت | دگر جمع گشتند ہم رای و پشت
چناں در حصارش کشیدند تنگ | کہ عاجز شد از تیر باران و سنگ
بر نیک مردے فرستاد کس | کہ صعبم فرو ماندہ فریاد رس
بہمت مدد کن کہ شمشیر و تیر | نہ در ہر وغائے بود دستگیر
چو بشنید عابد بخندید و گفت | چرا نیم نانے نخورد و نخفت
ندانست قارون نعمت پرست | کہ گنج سلامت بکنج اندرست

مشکل الفاظ کے معنی: صاحب شکوہ: صاحب دبدبہ۔ خواست رفت: جانا چاہا۔ قائم مقام نداشت: قائم مقام نہ تھا۔ دولت شنید: دولت کا نقارہ سنا۔ کنج خلوت: گوشہ تنہائی۔ چپ و راست: دائیں اور بائیں۔ خصم: دشمن۔ خلقے بکشت: مخلوق کو مار ڈالا۔ باران: بارش۔ فرستاد: بھیجنا۔ صعبم فرو ماندہ: سخت عاجز آ جاتا۔ وغائے: لڑائی۔ دستگیر: مددگار۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک صاحب دبدبہ یعنی حاکم کی زندگی کے آفتاب نے پہاڑ میں جانا چاہا۔ (مراد یہ کہ موت کا وقت قریب آگیا)

- اس علاقہ کے ایک بزرگ کو ملک سپرد کر دیا کیونکہ خاندان میں کوئی دوسرا اس کا قائم مقام نہ بن سکتا تھا۔
- جب خلوت نشیں نے دولت کے نقارے کی آواز سنی پھر اس کو تنہائی کے گوشے میں مزا نہ آیا۔
- دائیں اور بائیں لشکر کشی شروع کر دی بہادروں کے دل اس سے ڈرنے لگے۔
- ایسا سخت بازو اور تیز چنگل والا ہو گیا کہ جنگ جویوں سے لڑائی کا خواہاں ہوا۔
- متفرق دشمنوں میں سے ایک مخلوق کو مار ڈالا' دوسرے ہم رائے اور ایک دوسرے کے مددگار ہو کر جمع ہو گئے۔
- انہوں نے اس کو ایسے سخت محاصرے میں لے لیا کہ وہ تیروں اور پتھروں کی بارش سے عاجز آگیا۔
- اس نے کسی کو ایک نیک انسان کے پاس بھیجا کہ میں سخت مصیبت میں ہوں' مدد کیجئے۔
- دعا سے مدد کیجئے اس لئے کہ تلوار اور تیز پر لڑائی میں مددگار نہیں ہوتے ہیں۔
- جب عابد نے سنا تو وہ ہنسا اور بولا اس نے آدھی روٹی کیوں نہ کھائی اور کیوں نہ سویا۔
- دولت کا پجاری قارون یہ نہ سمجھا کہ سلامتی کا خزانہ گوشہ تنہائی میں ہے۔

نتیجہ حکایت: مال و دولت اور آل اولاد کے بارے میں قرآن نے سچ کہا ہے کہ یہ ایک آزمائش ہے جو لوگ لالچ و طمع حرص و ہوا سے اپنا دامن چھڑا نہیں پاتے وہ بالآخر ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں اور اپنی اخروی زندگی کو اپنے ہاتھوں ہی تباہ کر لیتے ہیں جب تک دولت نہ ملے گزارا ہو سکتا ہے' جب مل گئی تو پھر اس کے بغیر جینا دوبھر ہو گیا۔ مزا دلذت مال و دولت جہاں آرام و سکوں کی دشمن ہے وہاں روحانی بے چینی کا باعث بنتی ہے۔

گفتار اندر صبر بر ناتوانی بامید بہروزی

کمالست در نفس مرد کریم — گرش زر نباشد چہ نقصان و بیم
مپندار گر سفلہ قاروں شود — کہ طبع لئیمش دگرگوں شود
وگر در نیابد کرم پیشہ ناں — نہادش توانگر بود ہمچناں
سخاوت زمین است و سرمایہ زرع — بدہ کاصل خالی نماند زفرع
خدائے کہ از خاک مردم کند — عجب دارم ار مردی گم کند
ز نعمت نہادن بلندی مجوئے — کہ ناخوش کند آب استادہ بوئے
بہ بخشندگی کوش کاب رواں — بسیلش تفقد کند آسماں
گر از جاہ و دولت بیفتد لئیم — دگر بارہ نادر شود مستقیم
وگر قیمت گوہری غم مدار — کہ ضائع نگرداندت روزگار
کلوخ ارچہ افتادہ باشد براہ — نہ بینم کہ دروے کند کس نگاہ
وگر خردۂ زر زدندان گاز — بیفتد بشمعش بجویند باز
بدری کنند آبگینہ ز سنگ — کجا ماند آئینہ در زیر زنگ
پسندیدۂ و نغز باید خصال — کہ گاہ آید و گہ رود جاہ و مال

مشکل الفاظ کے معنی: کمالست: خوبی ہے۔ مرد کریم: سخی آدمی۔ بیم: خوف۔ سفلہ: کمینہ۔ طبع لئیمش: کمینی طبیعت۔ کرم پیشہ: سخی۔ توانگر: مال دار۔ سرمایہ زرع: سرمایہ کھیتی ہے۔ مردم کند: آدمی بنانا۔ گم کند: رائیگاں کرنا۔ نعمت: دولت۔ بلندی

مجوئے: بلندی کی خواہش۔ استادہ: کھڑا' ٹھہرا۔ آب رواں: جاری پانی۔ جاہ: عزت۔ گوہری: ہنرمند۔ روزگار: زمانہ۔ کلوخ: ڈھیلا۔ آبگینہ: آئینہ۔ خصال: خصلتیں۔ جاہ و مال: مرتبہ اور دولت۔

گفتار کا ترجمہ:

- سخی آدمی میں ایک کمال ہے کہ اگر اس کے پاس دولت نہیں تو کیا کمی اور ڈر ہے۔
- اگر کم ظرف آدمی قارون بن جائے تو یہ نہ سمجھ کہ اس کی کمینی طبیعت دوسری قسم کی ہو جائے گی۔
- اگر سخی کو روٹی نہ ملے اس کی طبیعت اسی طرح مال دار ہو گی۔
- سخاوت زمین اور سرمایہ کھیتی ہے۔ دنیا رہ اس لئے کہ جڑ شاخ سے خالی نہیں رہتی۔
- وہ خدا جو خاک سے آدمی بناتا ہے مجھے تعجب ہو گا' اگر وہ آدمیت کو رائیگاں کرے گا۔
- دولت کو جمع کر کے بلندی کی خواہش نہ کر کیونکہ ٹھہرا ہوا پانی بدبو دیتا ہے۔
- دینے کی کوشش کر اس لئے کہ رواں پانی پر آسمان اپنے بہاؤ کی مہربانی کرتا ہے۔
- اگر کمینہ مرتبہ اور دولت سے گر جاتا ہے' پھر کم ہی سیدھا ہوتا ہے۔
- اگر تو ہنرمند ہے تو غم نہ کھا اس لئے کہ زمانہ تجھے ضائع نہ کرے گا۔
- اگرچہ مٹی کا ڈھیلا راستے میں پڑا ہو میں نہیں سمجھتا کہ اس کی طرف کوئی بھی نگاہ بنہ ڈالے گا۔
- اگر سونے کا ریزہ ہی گر جائے تو چراغ سے اس کو دوبارہ ڈھونڈتے ہیں۔
- آئینہ کو پتھر سے برآمد کرتے ہیں تو آئینہ زنگ میں کہاں رہ سکتا ہے۔
- خصلتیں پسندیدہ اور اچھی ہونی چاہئے' مرتبہ اور مال تو کبھی آتا ہے' کبھی جاتا ہے۔

نتیجہ حکایت: اللہ کے دیئے ہوئے سے عوام میں تقسیم کرنے سے انسان کو درجہ سخاوت مل جاتا ہے۔ پھر اس کا کردار تاریخ انسانی میں سنہری حروف سے لکھا جاتا ہے۔ اس کی زندگی میں نکھار اور عزت و وقار صرف اللہ کے راستے میں مال و دولت نچھاور کرنے سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا اے حضرت انساں! مرتبے اور مال کے پیچھے نہ بھاگ کیونکہ یہ چیزیں تو آتی جاتی ہیں۔ شخصیت کی اعلیٰ ظرفی کا راز اسی میں پنہاں ہے کہ انسان اللہ کے بتائے ہوئے راستے پہ چلے تاکہ وہ حیات ابدی کو پاکر مقام ابدیت پر فائز ہو سکے۔ اگر کردار میں حقیقت جستجو کا عنصر نہیں تو پھر یہ مٹی کا ڈھیر ہے اور خاک کی اہمیت و وقعت نہ ہونے کے برابر ہے۔

حکایت در معنی آسانی در پے دشواری

شنیدم ز پیران شیریں سخن — کہ بود اندریں شہر پیرے کہن
بسے دیدہ شاہان و دوران و امر — سر آوردہ عمرے ز تاریخ عمرو
درخت کہن میوۂ تازہ داشت — کہ شہر از نکوئی پُر آوازہ داشت
عجب در زنخدان آں دل فریب — کہ ہرگز نبودست بر سرد سیب
ز شوخی و مردم خراشیدنش — فرج دید در سر تراشیدنش
بموسیٰ کہن عمر کوتہ امید — سرش کرد چوں دست موسیٰ سپید
ز سر تیزی آں آہن سنگ زاد — عیب پری رخ زباں بر نہاد

بموئے کہ کرد از نکوئیش کم ‏ ‏ نہادند حالی سرش در شکم

چو چنگ از خجالت سر خوبروئے ‏ ‏ نگونسار و در پیشش افتادہ موئے

یکے را کہ خاطر در و رفتہ بود ‏ ‏ چو چشمان دلبندش آشفتہ بود

کسے گفت جور آزمودی و درد ‏ ‏ دگر گرد سودائے باطل مگرد

ز مہرش بگرداں چو پروانہ پشت ‏ ‏ کہ مقراض شمع جمالش بکشت

برآمد خروش از ہوادار چست ‏ ‏ کہ تر داماں را بود عہد سست

پسر خوش منش باید و خوبروئے ‏ ‏ پدر گو بجہلش بیند از موئے

مرا جاں بمہرش بر آمیخت است ‏ ‏ نہ خاطر بموئے در آویخت است

چو روئے نکوداری اندوہ مخور ‏ ‏ کہ موی ار بیفتند بروید دگر

نہ پیوستہ رز خوشہ تر دہد ‏ ‏ گہے برگ ریزد گہے بردہد

بزرگاں چو خور در حجاب او فتند ‏ ‏ حسوداں چوا خگر در آب او فتند

بروں آید از زیر ابر آفتاب ‏ ‏ بتدریج واخگر بمیرد در آب

ز ظلمت مترس اے پسندیدہ دوست ‏ ‏ چہ دانی کہ آب حیات اندروست

نہ گیتی پس از جنبش آرام یافت ‏ ‏ نہ سعدی سفر کرد تا کام یافت

دل از بے مرادی بفکرت مسوز ‏ ‏ شب آبستن است اے برادر بروز

مشکل الفاظ کے معنی: پیران: بوڑھے۔ شیریں سخن: میٹھی بات۔ شنیدم: میں نے سنا۔ پیرے کہن: پرانا مراد بہت پرانا۔ امر: حکم۔ زنخداں: ٹھوڑی۔ مردم: انسان۔ بموئے کہن: پرانا استرا۔ دست موسیٰ سپید: موسیٰ کے ہاتھ کی طرح سفید۔ موئے: بال۔ خجالت: شرمندگی۔ پری رخ: خوبصورت چہرہ۔ آشفتہ بود: پریشان ہونا۔ سودائے باطل: باطل خیال۔ مہرش: محبت۔ شمع جمالش بکشت: حسن کی شمع گل کر دینا۔ تر داماں: بدکار۔ خوش منش: خوش طبع۔ خوبروئے: خوبصورت۔ بجہلش: نادانی۔ اندوہ مخور: غم نہ کھا۔ برگ ریز: پتے جھڑنا۔ گہے: کبھی۔ حسوداں: حاسد لوگ۔ چواخگر: انگارے کی طرح۔ چہ دانی: تجھے کیا معلوم۔ گیتی: دنیا۔ کام یافت: مقصد حاصل کر لیا۔ بے مرادی: ناکامی۔

حکایت کا ترجمہ:

- میٹھی بات کرنے والے بوڑھے سے میں نے سنا ہے کہ اس شہر میں ایک بہت بوڑھا تھا۔
- اس نے بہت سے بادشاہ اور زمانے دیکھے اور حکم دیکھا تھا۔ اس کی عمر عمرو کے زمانے سے شروع ہوتی تھی۔
- پرانا درخت تازہ پھل رکھتا تھا جس کی خوبصورتی کی شہر میں شہرت تھی۔
- دل کو بھلے لگنے والے کی ٹھوڑی پر حیرت تھی اس لئے کہ سرو پر سیب نہیں لگتے۔
- اس کی شوخی اور انسانوں کو زخمی کرنے کی وجہ سے اس نے اپنا سر منڈا دینے میں عافیت سمجھی۔
- پرانے استرے سے کوتاہ امید عمر والے نے اس کا سر حضرت موسیٰ کے ہاتھ کی طرح سفید کر دیا۔
- اس پتھر کے جنے لوہے نے شرارت کی وجہ سے پری جیسے چہرہ والے کے عیب پر زبان کھولی۔
- ان بالوں کی وجہ سے کہ جنہوں نے اس کے حسن کو گھٹایا فوراً انہوں نے اس استرہ کا پھل پیٹ میں کر دیا۔
- ستار کی طرح، شرمندگی سے اس کا خوبصورت سر اوندھا تھا اور اس کے سامنے بال پڑے ہوئے تھے۔

- ایک وہ شخص جس کا دل اس میں گم تھا اس کی دل کو بھانے والی آنکھوں کی طرح پریشاں تھا۔
- کسی نے کہا کہ تو نے ظلم اور درد کو آزمالیا' پھر باطل خیال کے اردگرد چکر نہ کاٹ۔
- اس کی محبت سے پروانے کی طرح پشت پھیر لے اس لئے کہ قینچی نے اس کے حسن کی شمع کو گل کر دیا ہے۔
- مستعد عاشق نے فریاد کی کہ بدکاروں کا عہد کمزور ہوتا ہے۔
- لڑکا خوش طبع اور خوبصورت چاہئے باپ سے کہہ دے نادانی سے اس کے بال کاٹ دیئے۔
- میری جان اس سے وابستہ ہے نہ کہ دل بالوں سے لگا ہے۔
- جب تیرا چہرہ خوبصورت ہے' غم نہ کھا اس لئے کہ اگر بال گر جائیں گے دوبارہ اُگ آئیں گے۔
- انگور ہر قوت تر خوشہ نہیں دیتا کبھی پتے جھاڑتا ہے کبھی پھل دیتا ہے۔
- شریف لوگ سورج کی طرح پردہ میں ہو جاتے ہیں' حاسد لوگ انگارے کی طرح پانی میں گرتے ہیں۔
- سورج ابر کے نیچے سے برآمد ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ اور انگارہ پانی میں بجھ جاتا ہے۔
- اے پیارے دوست اندھیرے سے نہ گھبرا تجھے کیا معلوم کہ آب حیات اسی میں ہے۔
- کیا دنیا نے حرکت کے بعد آرام حاصل نہیں کیا' کیا سعدی نے سفر نہیں کیا یہاں تک کہ مقصد حاصل کر لیا۔

<u>نتیجہ حکایت:</u> زمانہ ایک جیسا نہیں رہتا۔ یہ انسانی زندگی نشیب و فراز سے ہی عبارت ہے۔ حادثات زمانہ اگرچہ انسان کو بدحال اور بدصورت بنا دیتے ہیں مگر سورج کی چمک بادلوں سے کم ہوتی ہے' ختم نہیں ہوتی۔ بہرحال حاسد کی نگاہ حسد حسن و خوبی رعنائی اور دلکشی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ بالآخر حاسد بھی اپنی جلائی ہوئی آگ میں خود ہی جل جاتا ہے۔

باب 7

در تربیت

سخن در صلاحست و تدبیر و خوئے — نہ در اسپ و میدان و چوگان و گوئے
چہ با دشمن نفس ہمخانہ — چہ در بند بیگار بے گانہ
عناں باز پیچان نفس از حرام — بمردی ز رستم گذشتند و سام
کس از چو تو دشمن ندارد غمے — کہ با خویشتن برنیائی ہے
تو خود را چو کودک ادب کن بچوب — بگزر گراں مغز مردم مکوب
وجود تو شہریست پُر نیک و بد — تو سلطان و دستور دانا خرد
ہماتا کہ دو نان گردن فراز — دریں شہر کبر اند و سودای و آز
رضاؤ ورع نیکنامان حر — ہوا و ہوس رہزن و کیسہ بُر
چو سلطاں عنایت کند با بداں — کجا ماند آسائش بخرداں
ترا شہوت و حرص و کین و حسد — چو خوں در رگانند و جاں در جسد
گر ایں دشمناں تربیت یافتند — سر از حکم ورائے تو برتافتند
ہواؤ ہوس را نماند ستیز — چو بینند سر پنجہ عقل تیز
نہ بنی کہ شب وزد اوباش و خس — نگردند جائے کہ گردد عس
رئیسے کہ دشمن سیاست نہ کرد — ہم از دست دشمن ریاست نہ کرد
نخواہم دریں نوع گفتن بے — کہ حرفے بس ار کاربند د کسے

مشکل الفاظ کے معنی: خوئے: عادت۔ اسپ: گھوڑا۔ چوگان: میدان۔ گوئے: گیند۔ بند بیگار بے گانہ: غیر کی بیگار کی قید۔ عناں: باگ۔ ندارد غمے: کیا فکر ہے۔ کودک: بچہ۔ بگزر گراں: بھاری گرز۔ مکوب: توڑ دینا۔ گردن فراز: بلند گردن مراد متکبر۔ کبر: تکبر۔ کیسہ بُر: جیب کترا۔ بداں: بُرے لوگ۔ کین: کینہ۔ چو بینند: جب دیکھے۔ گردد عس: چوکیدار کا گھومنا۔ نوع گفتن: مختلف قسم کی باتیں۔

در تربیت کا ترجمہ:

- گفتگو صلاحیت، تدبیر اور عادت میں ہے نہ کہ گھوڑے اور میدان اور بلے اور گیند میں۔
- نفس جو انسان کا دشمن ہے، کے ساتھ رہنا غیر کی بیگار کی قید کے برابر ہے۔
- حرام سے نفس کی باگ موڑ دینے والے بہادری میں رستم اور سام سے بھی آگے بڑھ گئے ہیں۔
- تجھ جیسے دشمن سے کسی کو کیا فکر ہوگی جو اپنے آپ پر ہی غالب نہیں آسکتا۔
- تو اپنے آپ کو بچہ کی طرح لکڑی سے ادب سکھا۔ بھاری گرز سے انسانوں کا سر نہ توڑ۔
- تیرا وجود ایک شہر ہے جو اچھے اور بُرے سے بھرا ہوا ہے تو بادشاہ ہے اور عقل دانا وزیر ہے۔

- یقیناً متکبر کمینے اس شہر میں تکبر اور غصہ اور حرص ہیں۔
- رضا اور پرہیزگاری نیک نام شریف میں خواہش نفسانی اور ہوس ڈاکو اور جیب کترے ہیں۔
- جب بادشاہ بُرے لوگوں پر مہربانی کرے گا تو عقلمندوں کو آرام کہاں سے ملے گا۔
- شہوت اور حرص اور کینہ اور حسد تیرے لئے ایسے ہیں جیسے رگوں میں خون اور جسم میں جان ہے۔
- اگر یہ دشمن پرورش پاگئے تو تیرے حکم اور رائے سے منہ موڑیں گے۔
- خواہش نفسانی اور ہوس میں لڑائی کی طاقت نہیں رہتی جب وہ عقل کی طاقت کو قوی دیکھتے ہیں۔
- تو نے نہیں دیکھا کہ رات کا چور' اوباش اور کمینہ اس جگہ نہیں گھومتے جہاں چوکیدار گھومتا ہے۔
- وہ سردار جس نے دشمن کو تنبیہ نہ کی اس نے دشمن کے ہاتھوں سرداری نہ کی۔
- اس قسم کی میں بہت سی باتیں کہنا نہیں چاہتا ہوں اس لئے کہ ایک صرف کافی ہے' اگر تو کاربند ہو۔

نتیجہ در تربیت: نفس امارہ پر قابو پالینا کار عظیم ہے جو شخص اپنے نفس پر کنٹرول سے عاجز آجائے تو اس کی اپنے دشمن پر ہیبت طاری نہیں ہو سکتی۔ نفس انسان میں تکبر' غصہ' حرص و ہوا' لالچ و طمع' کینہ و حسد' بغض و عناد جیسے عناصر پیدا کرتا ہے جس سے ذلت و خواری انسان کو خوش آمدید کہتی ہے۔ ہوا و ہوس دراصل انسان کی حیاء کے لئے رہزن ثابت ہوتی ہے جس سے بہتر صفات انسانی صفات رذیلہ کا روپ دھار لیتی ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان حرص و ہوا سے دامن بچا کر رکھے تاکہ پرہیزگاری اور نیک نامی سے دنیا میں جی سکے۔ اپنے نفس کے گھوڑے کو لگام دے رکھنا ہی درحقیقت شاہسوار کی بہادری اور شہامت ہے۔

گفتار اندر فضیلت خاموشی و حلاوت خویشتن داری

اگر پائے درد امن آری چو کوہ — سرت ز آسماں بگذرد در شکوہ
زباں در کش اے مرد بسیار داں — کہ فرد اقلم نیست بر بے زباں
صدف دار گوہر شناسان راز — دہن جز بلولو نکردند باز
فراواں سخن باشد آگندہ گوش — نصیحت نگیرد مگر در خموش
چو خواہی کہ گوئی نفس بر نفس — حلاوت نیابی ز گفتار کس
نباید سخن گفت نا ساختہ — نشاید بریدن نینداختہ
تامل کناں در خطا و صواب — بہ از ژاژ خایان حاضر جواب
کمالست در نفس انساں سخن — تو خود را بگفتار ناقص مکن
کم آواز ہرگز نہ بینی خجل — جوے مشک بہتر کہ یک تودہ گل
حذر کن ز نادان دہ مردہ گوے — چو دانا یکے گوی و پروردہ گوے
صد انداختی تیر و ہر صد خطاست — اگر ہوشمندی یک انداز و راست
چرا گوید آں چیز در خفیہ مرد — کہ گر فاش گرد و شود روئے زرد
مکن پیش دیوار غیبت بسے — بود کز پسش گوش دارد کسے
درون دلت شہر بنداست راز — نگرتا نہ بیند در شہر باز

ازاں مرد دانا دہاں دوختست که بیند که شمع از زباں سوختست

مشکل الفاظ کے معنی: چوکوہ: پہاڑ کی طرح۔ شکوہ: دبدبہ۔ زبان در کش: زبان بند رکھنا۔ مرد بسیار داں: وہ انسان جو بہت کچھ جانتا ہو۔ صدف: سیپی۔ گوہر شناسان راز: راز کو جاننے والے۔ دہن: منہ۔ جز: کے سوا۔ آگندہ گوش: بہرا۔ گوئی نفس بر نفس: دم بدم بولنا۔ بہ از ژاژ خایاں: بکواس سے بہتر ہے۔ خجل: شرمندگی۔ گل: مٹی۔ دہ مُردہ گوے: دس غلط باتیں۔ حذر کن: بچ مراد توبہ کرنا۔ پروردہ گوے: پختہ بات۔ صد انداختی تیر: سو تیر چلانا۔ روئے زرد: چہرہ زرد ہو جانا۔ بسے: بعض دفعہ۔ دوران دلت: تیرے دل میں۔ شہر بند: قیدی۔ دہاں: منہ۔ دوختست: سی لینا۔ سوختست: جلنا۔

گفتار کا ترجمہ:

- اگر تو پہاڑ کی طرح دامن میں پاؤں سمیٹے رکھے تو دبدبہ میں تیرا سر آسمان سے گزر جائے۔
- اے بہت کچھ جاننے والے انسان اپنی زبان بند رکھ اسی لئے کہ کل کو بے زبان پر قلم نہیں چلے گا۔
- راز کے جوہر شناسوں نے سیپی کی طرح منہ کو موتی کے سوا نہیں کھولا ہے۔
- چپ رہنے والا بہرا ہوتا ہے نصیحت خاموشی ہی میں اثر کرتی ہے۔
- جب تو بسیار گفت بن جائے گا' کسی کی گفتگو کی شیرینی محسوس نہ کرے گا۔
- بغیر سنوارے بات نہیں کہنی چاہئے۔ کسی کی نامکمل بات بھی نہیں کاٹنی چاہئے۔
- اچھے اور بُرے پر غور کرنے والے حاضر جواب بکواس سے بہتر ہیں۔
- قوت گویائی انسان کے نفس میں کمال ہے تو بول کر اپنے آپ کو ناقص نہ کر۔
- کم گو کو تو کبھی شرمندہ نہ دیکھے گا۔ ایک ڈھیر مٹی سے جو برابر مشک بہتر ہے۔
- دس غلط باتیں کرنے والے سے بچ عقلمند کی طرح ایک بات کہہ اور پختہ کہہ۔
- تو نے سو تیر چلائے اور ہر سو غلط اگر تو ہوشمند ایک چلا اور سیدھا چلا۔
- چپکے سے آدمی ایسی بات کیوں کہے کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو چہرہ زرد ہو۔
- دیوار کے سامنے غیبت نہ کر' بسا اوقات ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی کان لگائے ہو۔
- تیرے دل میں راز قیدی ہے۔ دیکھ بھال کرتا رہ کہیں وہ شہر کا دروازہ کھلا نہ دیکھ لے۔
- دانا انسان نے اسی لئے اپنا منہ سی لیا ہے کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ شمع زبان کی وجہ سے جلی ہے۔

نتیجہ گفتار: خاموش رہنے سے انسان کے کئی عیب پوشیدہ رہتے ہیں۔ اگر ان کی گفتار سے موتیوں جیسی باتیں جھلکتی ہوں تو ان کا دبدبہ سننے والوں پر قائم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بیہودہ باتوں سے ایک پکی بات کہنا بہتر ہے۔ وقت پر زبان کھولنا دانشمندی اور عقلمندی ہے۔

حکایت در حفظ اسرار

تکش با غلاماں یکے راز گفت که ایں را نباید بکس باز گفت

بسالے نیامد زدل بر دہاں بیک روز شد منتشر در جہاں

بفرمود جلاد را بے دریغ که بردار سر ہائے ایناں بہ تیغ

یکے زاں میاں گفت و زنہار خواست مکش بندگاں کیں گنہ از تو خاست

تو اول نہ بستی کہ سر چشمہ بود ، چو سیلاب شد پیش بستن چہ سود

تو پیدا مکن راز دل بر کسے کہ او خود بگوید بر ہر کسے

جواہر بگنجینہ داراں سپار ولے راز را خویشتن پاس دار

سخن تانگوئی برو دست ہست چو گفتہ شود یا بدا و بر تو دست

سخن دیو بندیست در چاہ دل ببالائے کام و زبانش مہل

تواں باز دادن رہ نرہ دیو ولے باز نتواں گرفتن بریو

تو دانی کہ چوں دیو رفت از قفس نیاید بہ لاحول کس باز پس

یکے طفل بردارد از رخش بند نیاید بصدر ستم اندر کمند

مگوی آنکہ گر برملا اوفتد وجودے ازاں در بلا اوفتد

بدہقان ناداں چہ خوش گفت زن بدانش سخن گوی و یادم مزن

مشکل الفاظ کے معنی: تکش: بادشاہ کا نام۔ یکے راز گفت: ایک راز کہا۔ بسالے: ایک سال۔ منتشر در جہاں: دنیا میں پھیل جانا۔ دہاں: منہ۔ زنہار: امان، پناہ۔ بندگاں: بندے مراد غلاموں۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ خود بگوید: خود کہنا۔ داراں سپار: سپرد کر دینا۔ چاہ دل: دل کا کنواں۔ نرہ دیو: سرکش دیو۔ تودانی: تو جانتا ہے۔ رخش: رستم کے گھوڑے کا نام۔ کمند: پھندے۔ چہ خوش گفت: کیا اچھی بات کہی۔ بدہقاں ناداں: بیوقوف گنوار۔ دم مزن: سانس نہ لیتا۔

حکایت کا ترجمہ:

- تکش (ایک بادشاہ کا نام) نے غلاموں سے ایک راز کہا کہ اس کو کسی سے نہ کہنا چاہئے۔
- ایک سال تک وہ راز دل سے منہ پر نہ آیا، ایک روز دنیا میں پھیل گیا۔
- بغیر کسی افسوس کے جلاد کو حکم دیا کہ ان کے سر تلوار سے جدا کر دے۔
- ان میں سے ایک نے پناہ مانگتے ہوئے کہا کہ غلاموں کو قتل نہ کر کیونکہ یہ گناہ تجھ سے ہی ہوا ہے۔
- تو نے شروع ہی میں کیوں نہ بند کیا کہ چشمہ کی ابتدا تھی جب سیلاب بن گیا تو آگے سے بند کرنے سے کیا فائدہ۔
- تو دل کا راز کسی پر ظاہر نہ کر کہ وہ خود ہر کسی کے سامنے کہے گا۔
- موتیوں کو خزانچیوں کے سپرد کر دے لیکن اپنے راز کی خود حفاظت کر۔
- تو جب تک بات نہیں کہتا ہے تیرا اس پر قابو ہے جب کہہ دی جائے تو وہ تیرے اوپر قابو پا لے گی۔
- دل کے کنواں میں بات قیدی دیو ہے۔ اس کو تالو اور زبان پر نہ آنے دے۔
- سرکش دیو کا راستہ کھولا جا سکتا ہے لیکن مکر سے دوبارہ بند نہیں کیا جا سکتا ہے۔
- تو جانتا ہے جب دیو پنجرہ سے نکل گیا تو کسی کے لاحول پڑھنے سے واپس نہیں آتا ہے۔
- رخش کا پھندا ایک بچہ کھول سکتا ہے۔ پھر سو رستم سے بھی پھندے میں نہیں آتا۔
- وہ بات نہ کہہ کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو اس سے وجود مصیبت میں پڑ جائے۔
- بیوقوف گنوار سے بیوی نے کیا اچھی بات کہی بات سمجھ کی کر ورنہ سانس نہ لے۔

نتیجہ حکایت: اپنے رازوں کو دل کے قبرستان میں دفن کرنا ندامت و پشیمانی سے بچنے کا باعث ہے۔ کسی سے راز کی بات کہہ کر یہ کہنا کہ کسی اور سے نہ کرنا دراصل نادانی اور بیوقوفی ہے لہٰذا اے حضرت انسان! منہ سے نکلی ہوئی ہر بات پرائی

ہوتی ہے۔ راز ایک بند دیو کی طرح ہے اگر یہ دیو قفس سے نکل گیا تو اس کو قید میں رکھنا مشکل کام ہو جائے گا۔

حکایت سلامت جاہل در حجاب خاموشی

یکے خوب خلق و خلق پوش بود — کہ در مصر یک چند خاموش بود
خردمند مردم ز نزدیک و دور — بگردش چو پروانہ جویان نور
تفکر شبے بادل خویش کرد — کہ پوشیدہ زیر زبانست مرد
اگر من چنیں سر بخود در برم — چہ دانند مردم کہ دانشورم
سخن گفت و دشمن بدانست و دوست — کہ در مصر ناداں تر ازوے ہموست
حضورش پریشاں شد و کار زشت — سفر کرد و بر طاق مسجد نبشت
در آئینہ گر خویشتن دیدے — بہ بے دانشی پردہ ندریدے
چنیں زشت ازاں پردہ برداشتم — کہ خود را نکو روئے پنداشتم
کم آواز را باشد آوازہ تیز — چو گفتی و رونق نماندت گریز
ترا خامشی اے خداوند ہوش — وقار است و نااہل را پردہ پوش
اگر عالمی ہیبت خود مبر — وگر عامیی پردۂ خود مدر
ضمیر دل خویش منمائے زود — کہ ہر گہ کہ خواہی توانی نمود
ولیکن چو پیدا شود راز مرد — بکوشش نشاید نہاں باز کرد
قلم سر سلطاں چہ نیکو نہفت — کہ تا کارد بر سر نبودش نگفت
بہائم خموشند و گویا بشر — پراگندہ گوئی از بہائم بتر
چو مردم سخن گفت باید بہوش — وگرنہ شدن چوں بہائم خموش
بنطق است و عقل آدمی زادہ فاش — چو طوطی سخن گوئی و ناداں مباش

مشکل الفاظ کے معنی: خوب خلق: اچھا اخلاق۔ جویان نور: نور کے متلاشی۔ شبے: ایک رات۔ دل خویش: اپنا دل۔ من چنیں: میں اسی طرح۔ چہ دانند مردم: لوگ کیا سمجھیں۔ دانشورم: میں عقلمند ہوں۔ کار زشت: کام بگڑ گیا۔ طاق مسجد: مسجد کا محراب۔ چو گفتی: جب تو بول پڑے۔ گریز: بھاگ جا۔ پراگندہ گوئی: بکواس کرنے والا۔ از بہائم بتر: چوپایوں سے بدتر ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص خوش خلق اور گڈری پوش تھا جو مصر میں ایک مدت سے چپ تھا۔
- نزدیک اور دور کے عقلمند انسان اس کے گرد پروانوں کی طرح نور کے متلاشی تھے۔
- ایک رات اس نے اپنے دل میں سوچا کہ انسان زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔
- اگر میں اسی طرح خاموش رہوں تو لوگ کیا سمجھیں گے کہ میں عقلمند ہوں۔
- اس نے بات کہی اور دشمن اور دوست نے جان لیا کہ مصر میں اس سے زیادہ نادان وہی ہے۔
- اس کے یہاں کی حاضری بکھر گئی اور کام بگڑ گیا۔ وہ وہاں سے چل دیا اور مسجد کے محراب پر لکھ گیا۔

- اگر میں اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھ لیتا تو میں بے وقوفی سے اپنا پردہ چاک نہ کرتا۔
- ایسی برائی کے ہوتے ہوئے میں نے اسی لئے پردہ اٹھا دیا کہ میں نے اپنے آپ کو خوبصورت سمجھا۔
- کم گو کی شہرت تیز ہوتی ہے جب تو بول پڑے اور تیری رونق نہ رہے تو بھاگ جا۔
- اے صاحب ہوش تیری خاموشی بُردباری ہے نااہل کے لئے پردہ پوش ہے۔
- اگر تو عالم ہے تو اپنی ہیبت نہ کھو اور اگر تو عامی ہے تو اپنا پردہ چاک نہ کر۔
- دل کی چھپی ہوئی بات کو جلد نہ دکھا اس لئے کہ تو جب چاہے گا دکھا سکے گا۔
- لیکن جب انسان کا راز ظاہر ہو جاتا ہے تو اس کو دوبارہ کوشش سے پوشیدہ نہیں کیا جاسکتا۔
- قلم نے شاہی راز کو کس قدر بہتر طریقہ سے چھپایا جب تک اس کے سر پر چھری نہ رکھی گئی اس نے نہ کہا۔
- چوپائے خاموش ہیں، انسان گویا ہے۔ بکواس کرنے والا چوپایوں سے بدتر ہے۔
- ہوش کے ساتھ انسانوں کی طرح بات کرنی چاہئے ورنہ چوپایوں کی طرح چپ رہنا چاہئے۔
- انسان کا بچہ قوت گویائی اور عقل سے مشہور ہے۔ طوطی کی طرح بولنے والا نادان نہ بن۔

نتیجہ حکایت: خاموشی عقلمند کے لئے بُردباری کا سبب ہے اور جاہل کے لئے پردہ پوش ہے۔ قلم جب تک چاقو سے نہ بنایا جائے وہ نہیں لکھ سکتا اور دل کا راز کاغذ پر نہیں آ سکتا۔ طوطی کی طرح بلا سوچے بولنا نادانی اور بیوقوفی ہے۔ اپنے راز و نیاز کو فاش کرنا سخت نقصان کا باعث بنتا ہے لہٰذا خاموش رہو اور سکھی رہو۔

حکایت

یکے نا سزا گفت در وقت جنگ | گریباں درید ندوے را پچنگ
قفا خوردہ عریان و گریاں نشست | جہاندیدۂ گفتش اے خود پرست
چو غنچہ گرت لتہ بودے دہن | دریدہ ندیدے چو گل پیرہن
سراسیمہ گوید سخن بر گزاف | چو طنبور بے مغز بسیار لاف
نہ بینی کہ آتش زبانست و بس | بآبے تواں کشتش در نفس
اگر ہست مرد از ہنر بہرہ ور | ہنر خود بگوید نہ صاحب ہنر
اگر مشک خالص نداری مگوے | گرت ہست خود فاش گردد بوئے
بسو گند گفتن کہ زر مغربی است | چہ حاجت محک خود بگوید کہ چیست
بگویند ازیں حرف گیراں ہزار | کہ سعدی نہ اہلست و آمیز گار
روا باشد ار پو ستینم درند | کہ طاقت ندارم کہ مغزم برند

مشکل الفاظ کے معنی: نا سزا گفت: نامناسب بات۔ گریباں درید: گریباں پھاڑ ڈالا۔ قفا خوردہ عریاں: پٹ کر ننگا ہو جانا۔ گریاں نشست: روتے ہوئے بیٹھ جانا۔ دہن: منہ۔ گل پیرہن: پھول کا لباس۔ سخن بر گزاف: بیہودگی سے بھری بات۔ بسیار لاف: ڈینگیں مارنا۔ چہ حاجت: کیا ضرورت۔ چیست: کیا ہے۔ حرف گیراں: نکتہ چیں۔ آمیزگار: میل جول۔ درند: پھاڑ ڈالنا۔ طاقت ندارم: قوت نہیں۔ مغزم برند: بھیجا کھانا مراد سر کھانا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک آدمی نے لڑائی میں نامناسب بات کہہ دی لوگوں نے اس کا گریباں چاک کر دیا۔
- وہ مار کھا کر ننگا اور روتا ہوا بیٹھ گیا۔ ایک جہاندیدہ نے اس سے کہا' اے انا پرست۔
- اگر تیرا منہ غنچہ کی طرح بند رہتا تو پھول کی طرح لباس چاک نہ دیکھتا۔
- پریشان آدمی بیہودگی سے بھری بات کرتا ہے۔ بہت ڈینگیں مارنے والا بے مغز طنبورہ کی طرح ہوتا ہے۔
- تو نہیں دیکھتا کہ آگ فقط ایک شعلہ ہے جس کو فوراً پانی سے بجھایا جا سکتا ہے۔
- اگر انسان ہنر سے بہرہ ور ہے تو ہنر خود بولتا ہے نہ کہ صاحب ہنر۔
- اگر تیرے پاس خالص مشک ہے تو نہ کہہ اگر ہے تو وہ خود خوشبو سے ظاہر ہو جائے گا۔
- قسم کھا کر کہنا کہ مغربی سونا ہے اس کی کیا ضرورت ہے؟ کسوٹی خود بتا دے گی کہ کیا ہے۔
- نکتہ چیں ہزار قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ سعدی نہ تو اہل ہے نہ میل جول رکھنے کے قابل۔
- مناسب ہے کہ وہ میری پوستین پھاڑ ڈالیں اس لئے کہ مجھ میں طاقت نہیں ہے کہ میرا دماغ چاٹ جائیں۔

نتیجہ حکایت: ہنر و خوبی' سلیقہ شعاری اور دانش مندی بذات خود اپنا وجود منوا لیتی ہیں کیونکہ حقیقت خود کو منوا لیتی ہے ۔ مانی نہیں جاتی۔ ناپ تول کر کی ہوئی ہر بات انسان کے لئے وقار اور عزت کا باعث بنتی ہے۔ بک بک کرنا اور فضول گوئی سے دوسروں کا دماغ چاٹنا دراصل اپنے وقار کو گھٹانے کے مترادف ہے۔ اے حضرت انساں! پھول اپنی خوشبو سے ہی پہچانا جاتا ہے کہ میں پھول ہوں اسے بتانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اسی طرح تیری عقل و دانش بھی خود ہی ظاہر ہو جائے گی کیوں خجل پسندی کا دامن پکڑ کر اپنی انا کو مجروح کر رہا ہے۔

حکایت

عضدرا پسر نیک رنجور بود — شکیب از نهاد پدر دور بود
یکے پارسا گفتش ازروئے پند — کہ بگذار مرغان وحشی زبند
قفسهائے مرغ سحر خواں شکست — کہ در بند ماند چو زنداں شکست
نگهداشت بر طاق بستاں سرائے — یکے نامور بلبل خوش سرائے
پسر صبحدم سوئے بستاں شتافت — جزآں مرغ بر طاق ایواں نیافت
بخندید کاے بلبل خوش نفس — تو از گفت خود ماندۂ در قفس
ندارد کسے باتو ناگفتہ کار — ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
چو سعدی کہ چندے زباں بستہ بود — ز طعن زباں آوراں رستہ بود
کسے گیرد آرام دل درکنار — کہ از صحبت خلق گیرد کنار
مکن عیب خلق اے خردمند فاش — بعیب خود از خلق مشغول باش
چو باطل سرایند مگمار گوش — چوبے ستر بینی بصیرت بپوش

مشکل الفاظ کے معنی: عضدرا: مشہور بادشاہ کا نام۔ شکیب: بے صبری۔ یکے پارسا: ایک نیک شخص۔ از روئے پند: نصیحت کے طور پر۔ مرغ سحر خواں: صبح کے وقت چہچہانے والے پرندے۔ قفسهائے: پنجرے۔ بستاں سرائے: عمدہ قسم کی

بلبل۔ ایواں نیافت: کسی کو نہ پانا۔ خندید: ہنسا۔ بلبل خوش نفس: خوش الحان بلبل۔ در قفس: پنجرے میں۔ دلیلش بیار: دلیل لانا۔ فاش: ظاہر ہونا یا کرنا۔ بے ستر بنی: ننگا دیکھنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- عضدار (بادشاہ کا نام) کا لڑکا بہت بیمار تھا' باپ کی طبیعت میں صبر و قرار نہ تھا۔
- نصیحت کے طور پر اس سے ایک نیک شخص نے کہا کہ وحشی پرندوں کو قید سے آزاد کر دے۔
- اس نے صبح کے چہچہانے والے پرندوں کے پنجرے توڑ دیئے جب قید خانہ ٹوٹ جائے تو قید میں کون ٹھہرتا ہے۔
- پائیں باغ کے کنگرے کو محفوظ رکھا جو ایک مشہور عمدہ گانے والی بلبل تھی۔
- لڑکا صبح کے وقت باغ میں گیا' محل کی محراب پر اس پرندے کے سوا کسی کو نہ پایا۔
- وہ ہنسا کہ اے خوش الحان بلبل! تو اپنی گفتار کی خاطر پنجرے میں رہ گئی۔
- تیرے نہ کہے ہوئے سے کسی کا کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جب تو نے کہا ہے تو اس کی دلیل لے کر آ۔
- جیسا کہ سعدی نے جب تک زبان بند رکھی' زبان درازوں کے طعنوں سے بچا رہا۔
- گوشہ میں دل کا آرام وہی شخص پا سکتا ہے جو لوگوں کی صحبت سے کنارا اختیار کرے۔
- اے عقلمند! لوگوں کا عیب ظاہر نہ کر اپنے عیب میں لگ کر لوگوں سے دھیان ہٹا لے۔
- اگر وہ غلط بکیں تو کان نہ لگا تو جب کسی کو ننگا دیکھے تو آنکھ بند کر لے۔

نتیجہ حکایت: جو شخص اپنے عیبوں پر نظر رکھے گا اس کو دوسروں کے عیب دیکھنے کی فرصت ہی نہ ملے گی۔ جب کوئی بات کی جائے تو یہ دنیا جو ظالم ہے' دلیل مانگتی ہے کہ کیوں کہا اور کیسے کہا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آدمی کو جہاں تک ممکن ہو سکے اپنی زبان کو بتیس دانتوں کے بیچ میں رکھے لیکن زخمی نہ ہونے دے۔ مراد چپ رہے تو دل کا راحت و سکون اس کے در کا بھکاری رہے گا۔

حکایت

شنیدم کہ در بزم ترکان مست | مریدے دف و چنگ مطرب شکست
چو چنگش کشیدند حالے بموئے | غلامان وچوں دف زدندش بروئے
شب از درد چوگان وسیلی نخفت | دگر روز پیرش بتعلیم گفت
نخواہی کہ باشی چودف روئے ریش | چو چنگ اے برادر سرانداز پیش

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ بزم ترکان مست: مست ترکوں کی محفل۔ چنگ مطرب: ستار' موسیقی کا آلہ۔ دف: ڈھیڑا۔ دگر روز: دوسرے دن۔ روئے ریش: زخمی چہرہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ مست ترکوں کی محفل میں ایک مرید نے گویئے کا ڈھیڑا اور ستار توڑ ڈالا۔
- نوکروں نے اسے فوراً ستار کی طرح کھینچا اور ڈھیڑے کی طرح اس کے منہ کو پیٹا۔
- چوب اور پیٹ کی درد سے وہ رات کو سو نہ سکا دوسرے دن پیر نے تعلیم کے طور پر اس سے کہا۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ ڈھیڑے کی طرح تیرا چہرہ زخمی ہو تو ستار کی طرح آگے کو سر ڈالے رکھ۔

نتیجہ حکایت: مست مجذوب اور کیف و مستی سے سرشار لوگوں کی محفل میں کچھ بھی ظہور پذیر ہو سکتا ہے یوں ناگہانی صورت حال کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لینا چاہئے مبادا حالات کی سنگینی میں احتیاطی اقدام اٹھانے کی بجائے حالات کا شکار ہو کر مار پیٹ کھانے کے بعد بیچارگی کے عالم میں رات کو سویا بھی نہ جائے۔

مثل

دو کس گرد دیدند و آشوب و جنگ ── پراگندہ نعلین و پرندہ سنگ
یکے فتنہ دید از طرف بر شکست ── یکے درمیاں آمد و سر شکست
کسے خوشتر از خویشتن دار نیست ── کہ با خوب و زشت کسش کار نیست
ترا دیدہ در سر نہادند و گوش ── دہن جائے گفتار و دل جائے ہوش
مگر باز دانی نشیب از فراز ── نہ گوئی کہ ایں کوتہ است آں دراز

مشکل الفاظ کے معنی: دو کس: دو آدمی۔ آشوب: شور و غل۔ پراگندہ نعلین: جوتے چلے مراد مار پیٹ ہوئی۔ پرندہ سنگ: پتھر اڑے مراد خوب سر پھٹول ہوئی۔ سر شکست: سر پھٹنا۔ خوشتر: بہتر۔ زشت: برا۔ کار نیست: مطلب نہیں۔

مثل کا ترجمہ:

- دو آدمیوں نے گرد، غل اور لڑائی دیکھی جوتے چل رہے اور پتھر اچھالے جا رہے تھے۔
- ایک نے جھگڑا دیکھا کنارے ہٹ گیا۔ ایک درمیان میں آ گیا اور سر پھوٹا۔
- کوئی شخص اپنے آپ کو بچائے رکھنے والے سے اچھا نہیں ہے کہ اس کو کسی کے اچھے اور برے سے مطلب نہیں ہے۔
- تیرے سر میں آنکھیں اور کان لگائے ہیں۔ منہ بات کرنے کی جگہ اور دل عقل کا مقام ہے۔
- تاکہ تو پستی کو بلندی سے پہچان سکے نہ کہ تو یہ کہے کہ یہ کوتاہ ہے وہ لمبا ہے۔

نتیجہ مثل: اب معاشرتی تمدن میں لڑائی جھگڑے، فتنہ و فساد کا برپا ہو جانا فطری تقاضا نہ سہی معاشرتی ضرورت تو ضرور بن چکا ہے جہاں کہیں انسان ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں، وہاں ان کے مابین صلح و امن کروا دینا درجہ انسانیت اور آدمیت کو پانے کے مترادف ہے۔ یہ کہاں کی انسانیت ہے کہ ایک طرف اشرف المخلوقات آپس میں ناچاقی کی بنا پر جھگڑ رہے ہوں اور دوسری طرف کچھ تماشائی بن کر ان کا مذاق اڑا رہے ہوں۔

حکایت در معنی راحت خاموشی و آفت بسیار سخنی

چنیں گفت پیرے پسندیدہ ہوش ── خوش آید سخنہائے پیراں بگوش
کہ در ہند رفتم بکنجے فراز ── چہ دیدم چویلدا سیاہے دراز
در آغوش او دخترے چوں قمر ── فرو بردہ دندان بلبہاش در
چناں تنگش آوردہ اندر کنار ── کہ پنداری اللیل یغشی النہار
مرا امر معروف دامن گرفت ── فضول آتشے گشت و در من گرفت

طلب کردم از پیش و پس چوب و سنگ
که اے ناخدا ترس بے نام و ننگ

بہ تشنیع و دشنام و آشوب و زجر
سپید از سیہ فرق کردم چو فجر

شد آں ابر ناخوش ز بالائے باغ
پدید آمد آں بیضہ از زیر زاغ

زلا حولم آں دیو ہیکل بجست
پری پیکر اندر من آویخت دست

کہ اے زرق سجادۂ زرق پوش
سیہ کار دنیا خر دیں فروش

مرا عمر ہا دل زلف رفتہ بود
بریں شخص و جاں بروے آشفتہ بود

کنوں پختہ شد لقمہ خام من
کہ گرمش بدر کردی از کام من

تظلم بر آورد و فریاد خواند
کہ شفقت بر افتاد و رحمت نماند

نماند از جواناں کسے دستگیر
کہ بستاندم داد ازیں مرد پیر

کہ شرمش نیاید ز پیری ہمے
زدن دست در ستر نا محرمے

ہمی کرد فریاد و دامن بچنگ
مرا ماندہ سر در گریباں زننگ

بروں رفتم از جامہ دردم چو سیر
کہ ترسیدم از زجر بر ناؤ پیر

برہنہ دواں رفتم از پیش زن
کہ در دست او جامہ بہتر کہ من

پس از مدتے کرد بر من گذار
کہ میدانیم گفتمش زینہار

کہ من توبہ کردم بدست تو بر
کہ گرد فضولے نگردم دگر

کسے را نیاید چنیں کار پیش
کہ عاقل نشیند پس کار خویش

ازیں شنعت ایں پند برداشتم
ز گردیدہ نادیدہ انگاشتم

گرت عقل و رایست و تدبیر و ہوش
چو سعدی سخن گوی ورنہ خموش

مشکل الفاظ کے معنی: چنیں گفت: اس طرح کہا۔ سخنہائے پیراں: بوڑھوں کی باتیں۔ درہند: ہندوستاں میں۔ کنجے فراز: دور کا ایک گوشہ۔ چہ دیدم: میں نے کیا دیکھا۔ سیاہے دراز: وہ اندھیرا جو دیر تک رہے۔ چوں قمر: چاند جیسا۔ اللیل یغشی النہار: رات دن کو ڈھانپے ہے۔ دامن گرفت: بازو پکڑ لینا۔ چوب: لکڑی۔ بے نام و ننگ: بے عزت اور بے شرم۔ تشنیع و دشنام: طعنہ زنی اور گالی گلوچ۔ ابر ناخوش: بھیانک بدلی۔ زاغ: کوا۔ دیں فروش: دین بیچنے والے۔ ز کف رفتہ: ہاتھ سے جانا۔ لقمہ خام: کچا لقمہ۔ مرا ماندہ سر: سر شرم سے۔ برہنہ دواں رفتم: ننگا بھاگنا۔ پس از مدتے: ایک زمانے کے بعد۔ کار خویش: اپنا کام۔ ازیں شنعت: اس برائی سے۔ ایں پند: یہ نصیحت۔

- پسندیدہ عقل بوڑھے نے اس طرح کہا ہے کہ بوڑھوں کی باتیں کان کو بھلی لگتی ہیں۔
- کہ میں ہندوستان میں ایک دور کے گوشہ میں گیا میں نے کیا دیکھا' ایک لمبا حبشی اندھیری رات جیسا تھا۔
- اس کی بغل میں ایک چاند جیسی لڑکی وہ اس کے ہونٹوں کو دانتوں سے دبائے ہوئے ہے۔
- بغل میں اس کو اس طرح بھینچے ہوئے کہ تو یہ سمجھے کہ رات دن کو ڈھانپے ہے۔
- امر بالمعروف نے میرا دامن پکڑ لیا۔ بیکار بات ایک آگ بنی اور مجھ میں لگ گئی۔
- میں نے آگے اور پیچھے سے لکڑی اور پتھر تلاش کیا کہ اے خدا سے نہ ڈرنے والے' بے عزت اور بے شرم۔
- طعنہ زنی اور گالی اور شور اور جھڑکی سے گورے کو کالے سے میں نے فجر کی طرح جدا کر دیا۔

- وہ بھیانک بدلی باغ پر سے ہٹ گئی کوڑے کے نیچے سے وہ انڈا نکل آیا۔
- میرے لاحول پڑھنے سے وہ دیو شکل بھاگا۔ پری جیسے جسم والی نے مجھ پر ہاتھ ڈال دیا۔
- کہ اے مکر کے مصلے والے مکر کی پوشاک والے سیہ کار دنیا خریدنے والے دین بیچنے والے۔
- میرا دل عرصے سے ہاتھ سے گیا ہوا تھا اس شخص پر اور جاں اس پر فریفتہ تھی۔
- میرا کچا لقمہ اب پکا تھا کہ فوراً تو نے اس کو میرے حلق سے نکال دیا۔
- ظلم کا اظہار کرنے لگی اور فریاد کی کہ مہربانی جاتی رہی اور رحم نہ رہا۔
- جوانوں میں کوئی دستگیر نہ رہا کہ میں اس بوڑھے سے بدلہ لے سکوں۔
- کہ اس کو بڑھاپے کی بھی شرم نہ آئی کسی نامحرم کے پردہ میں ہاتھ مارنے سے۔
- وہ شور کرتی تھی اور دامن چنگل میں تھا میرا سر شرم سے گریباں میں تھا۔
- فوراً لسن کی طرح کپڑے چھوڑ بھاگا اس لئے کہ میں جوان اور بوڑھے کی سرزنش سے ڈرا۔
- لڑکی کے سامنے سے میں ننگا بھاگا اس لئے کہ میں اس کے ہاتھ میں ہوں۔ اس سے بہتر یہ تھا کہ کپڑا اس کے ہاتھ میں ہو۔
- ایک زمانے کے بعد وہ لڑکی میرے پاس سے گزری کہ تو مجھے جانتا ہے میں نے اس سے کہا' یقیناً۔
- اس لئے کہ میں نے تیرے ہاتھ پر توبہ کی ہے کہ فضول بات کا کبھی چکر نہ لگاؤں گا۔
- کسی آدمی کو ایسا موقع پیش نہیں آسکتا ہے جو عقلمندی کے ساتھ اپنے کام میں لگا ہو۔
- اس برائی سے میں نے یہ نصیحت حاصل کی کہ پھر دیکھے ہوئے کو نہ دیکھا ہوا سمجھوں۔
- اگر تجھ میں عقل اور رائے اور تدبیر اور ہوش ہے تو سعدی کی طرح بات کر ورنہ چپ رہ۔

نتیجہ حکایت: بعض اوقات آنکھ کا دیکھا ہوا بھی درست اور مناسب نہیں ہوتا۔ نہ جانے کن حالات میں حادثہ دہر رونما ہوا ہو۔ سمجھ داری کا ثبوت یہ ہے کہ اگر کوئی خرابی حال چشم بینا کو نظر آئے تو اس پر چپ سادھ لے کیونکہ تم اہل زمین پر پردہ پوشی کرو خدا قیامت کے دن تیرے حالات پردے میں رکھے گا۔ مراد یہ کہ اپنے کام سے کام رکھنے والا کبھی دوسروں کی کوتاہیوں' خطاؤں پر توجہ نہیں دیتا۔

حکایت در فضیلت ستر پوشی

یکے پیش داؤد طائی نشست — کہ دیدم فلاں صوفی افتادہ مست

قے آلودہ دستار و پیراہنش — گروہے سگاں حلقہ پیرامنش

چو فرخندہ خوی ایں حکایت شنید — ز گویندہ ابرو بہم در کشید

زمانے بر آشفت و گفت اے رفیق — بکار آید امروز یار شفیق

بروزاں مقام شنیعش بیار — کہ در شرع نہی است و بر خرقہ عار

بہ پشتش بر آور چو مرداں کہ مست — عنان طریقت ندارد بدست

نیوشندہ شد زیں سخن تنگ دل — بفکرت فرو رفت چوں خر بگل

نہ یارا کہ فرماں نگیرد بگوش — نہ رغبت کہ مست اندر آرد بدوش

زمانے بہ پیچید و درماں ندید — رہ سر کشیدن ز فرماں ندید

میاں بست و بے اختیارش بدوش ‏ در آورد و شہرے بر و عام جوش
بلا خورد روزے بمحنت گذاشت ‏ بنا کام بردش بجائیکہ داشت
شب از شرمساری و فکرت نخفت ‏ بخندید طائی دگر روز و گفت
مریز آبروئے برادر بکوئے ‏ کہ دہرت بریزد بشہر آبروئے

مشکل الفاظ کے معنی: داؤد طائی: شیخ ابو سلیمان داؤد قبیلہ طے کے رہنے والے تھے۔ گروہے سگاں: کتوں کا مجمع۔ فرخندہ خوی: نیک عادت والا۔ آشفت: بگڑنا۔ امروز: آج۔ مقام شنیعش: بری جگہ۔ در شرع نہی: شرع میں ممنوع۔ بر خرقہ عار: گڈری پر عار ہے۔ عنان طریقت: طریقت کی باگ۔ بگل: دلدل۔ بدوش: کندھے پر۔ درویش بیں: فقیر کو دیکھو۔ مے خوردہ: شراب پینے والا۔ مرقع بسیکی: انگور کی شراب۔ نیم مست: مدہوش۔ جور دشمن حسام: دشمن کے ظلم کی تلوار۔ شنعت: بدنامی۔ خندید طائی: طائی ہنسا۔ دہرت: زمانہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص داؤد طائی کے پاس آکر بیٹھا کہ میں نے دیکھا فلاں صوفی بے ہوش پڑا ہے۔
- اس کا لباس اور پگڑی قے آلودہ اور کتوں کا مجمع اس کے گرد حلقہ بنائے ہوئے ہے۔
- نیک عادت والے نے جب یہ قصہ سنا تو کہنے والے سے ابروئیں چڑھالیں۔
- تھوڑی دیر تک بگڑتا رہا اور کہا اے دوست! مہرباں دوست آج ہی کے دن کام آتا ہے۔
- جا اور اس بری جگہ سے اس کو لے آ کہ وہ شرع میں ممنوع ہے اور گڈری پر عار ہے۔
- بہادروں کی طرح کمر پر لادھ لا اس لئے کہ مست طریقت کی باگ پر قابو نہیں رکھتا ہے۔
- سننے والا اس بات سے تنگ دل ہوا فکر میں یوں پھنسا جیسے گدھا دلدل میں۔
- نہ تو اس بات کی طاقت کہ حکم نہ سنے نہ اس بات کی رغبت کہ مست کو کندھے پر لے آئے۔
- تھوڑی دیر تک پیچ و تاب کھاتا رہا اور کوئی تدبیر سمجھ نہ آئی حکم سے سرکشی کا راستہ نہ دیکھا۔
- کمر باندھی اور اس کو مجبوراً کندھے پر لے آیا اور پورا شہر اس پر امنڈ پڑا۔
- ایک طعنہ دیتا تھا کہ فقیر کو دیکھو کیا پارسائی اور تقویٰ اور دین ہے۔
- ایک یہ کہتا تھا کہ صوفیوں کو دیکھو شراب پیتے ہیں۔ انگوری شراب کے بدلے گروی کئے ہوئے ہیں۔
- اس اور اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہ یہ مدہوش ہے' وہ نیم بے ہوش ہے۔
- گردن پر دشمن کے ظلم کی تلوار شہر کی بدنامی اور عوام کے جوش سے بہتر ہے۔
- غم کھایا اور پورا دن مصیبت میں گزرا مجبوراً اس کو اس کی جگہ لے گیا۔
- رات بھر شرم اور فکر میں نہ سویا' دوسرے دن طائی ہنسا اور بولا۔
- گلی کوچہ میں بھائی کی آبرو ریزی نہ کر کیونکہ زمانہ شہر میں تیری آبرو ریزی کرے گا۔

نتیجہ حکایت: مست حال لوگوں کی عزت کو خاک میں ملانا دراصل اپنے وقار کی دھجیاں اڑانے کے مترادف ہے جو مجذوب ہے لازم نہیں کہ بدکردار ہی ہو' ہو سکتا ہے وہ دنیا کی لذتوں کو خیرباد کہہ چکا ہو اور یہ دنیا فانی کی رسوم و رواج اس کی روح کے لئے بارگراں کا موجب ہوں۔ وہ کیف و مستی کی دنیا میں سکون محسوس کرتا ہو۔

حکایت

بد اندر حق مردم نیک و بد	مگو اے جواں مرد صاحب خرد
کہ بد مرد را خصم خود میکنی	وگر نیک مرد است بد میکنی
ترا ہر کہ گوید فلاں کس بدست	چنیں داں کہ در پوستین خودست
کہ فعل فلاں را بباید بیان	وزیں فعل بد می ترا بدعیاں
ببد گفتن خلق چوں دم زدی	اگر راست گوئی سخن ہم بدی

مشکل الفاظ کے معنی: مردم نیک: نیک آدمی۔ صاحب خرد: عقلمند آدمی۔ خصم: دشمن۔ چنیں داں: ایسا سمجھ۔ پوستین: کھال۔ دم زدی: دم بھر۔

حکایت کا ترجمہ:

- نیک اور بد آدمیوں کے بارے میں بُرا نہ کہا کر اے عقلمند جواں مرد۔
- اس لئے کہ تو بد کو اپنا دشمن بناتا ہے اور اگر وہ نیک ہے تو تُو بُرا کرتا ہے۔
- تجھ سے جو بھی یہ کہے کہ فلاں برا ہے تو یہ ایسا سمجھ کہ وہ اپنی کھال میں ہے۔
- اس لئے کہ فلاں کے فعل کی دلیل چاہئے اور اس سے بُرا کام کھلم کھلا سرزد ہو رہا ہے۔
- جب تو مخلوق کو بُرا کہنے کا دم بھرے اگر تو سچی بات بھی کہہ رہا ہے تو بھی بُری ہے۔

نتیجہ حکایت: بھلے کو بُرا کہنا برائی کی بات ہے بُرے کو بُرا کہے گا تو اس کی دشمنی مول لے گا یعنی اپنے متعلق کہہ رہا ہے دوسرے کی برائی ثابت کرنے کے لئے دلیل و ثبوت چاہئے اور اس کا بُرا غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔ غیبت وہ برائی ہے جو صحیح طور پر بھی کی جائے تو اک عیب ہے ورنہ بہتان تو وہ ہے ہی۔

حکایت

زباں کرد شخصے بغیبت دراز	بدو گفت دانندۂ سرفراز
کہ یاد کساں پیش من بد مکن	مرا بدگماں در حق خود مکن
گرفتم ز تمکین او کم بود	نخواہد بجاہ تواندر فزود

مشکل الفاظ کے معنی: دانندۂ سرفراز: ایک سربلند سمجھ دار۔ پیش من: میرے سامنے۔ مکن: نہ کر، نہ بنا۔ جاہ: عزت۔ فزود: بڑھ جانا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص نے غیبت میں زبان دراز کی ایک سربلند سمجھ دار نے اس سے کہا۔
- کہ برائی کے ساتھ میرے سامنے لوگوں کا ذکر نہ کر مجھے اپنے بارے میں بدگمان نہ بنا۔
- میں نے مانا کہ اس کی عزت گھٹ جائے گی لیکن وہ تیری عزت تو نہ بڑھائے گی۔

نتیجہ حکایت: کسی کے عیب کو عام کرنا اور وہ بھی توہین آمیز انداز میں درجہ انسانیت سے گر جانے والی بات ہے۔ کسی کی

برائی کو نہ بیان کر تاکہ تیرے وقار و عزت میں کہیں کمی نہ آجائے۔ ہو سکتا ہے لوگ سمجھیں کہ آج اس کی برائی کر رہا ہے کل ہماری کرے گا چلو اس کو محفلِ دلبراں سے نکال دو۔

حکایت

کسے گفت و پنداشتم طیبت است — کہ دزدی بساماں تر از غیبت است
بدو گفتم اے یار آشفتہ ہوش — شگفت آمد ایں داستانم بگوش
بناراستی در چہ بینی بہی — کہ بر غیبتش مرتبت می نہی
بلے گفت دزد اں تہور کنند — ببازوئے مردی شکم پُر کنند
ز غیبت چہ می خواہد آں سادہ مرد — کہ دیواں سیہ کرد و چیزے نخورد

مشکل الفاظ کے معنی: طیبت است: مذاق ہے۔ دزدی: چوری۔ یار آشفتہ ہوش: پریشاں خیال یار۔ چہ بینی بہی: کیا خوبی دیکھتا ہے۔ تہور: بہادری۔ چیزے نخورد: کچھ نہ کھایا۔ دیواں سیہ کرد: دفتر کالا کر لیا۔

حکایت کا ترجمہ:

- کسی نے کہا تو میں سمجھا مذاق ہے کہ چوری غیبت سے زیادہ مفید ہے۔
- میں نے اس سے کہا اے پریشان خیال یار یہ بات میرے کانوں کو جب معلوم ہوئی ہے۔
- چوری میں تو کیا خوبی دیکھتا ہے کہ اس کو غیبت پر رتبہ دیتا ہے۔
- اس نے کہا ہاں چوری بہادر کرتے ہیں۔ بہادری کے بازو سے پیٹ بھرتے ہیں۔
- وہ بیوقوف غیبت سے کیا چاہتا ہے کہ دفتر کالا کر لیا اور کچھ نہ کھایا۔

نتیجہ حکایت: اگرچہ چوری اور غیبت دونوں گناہ کے زمرے میں آتے ہیں مگران ہر دو میں گناہوں کی درجہ بندی کی وجہ سے فرق ہے۔ غیبت سے تو آدمی اپنے مُردے بھائی کا گوشت کھاتا ہے جبکہ چوری سے چور کے ہاتھ کاٹے جاتے ہیں۔ غیبت نیکیوں کے لئے ایک ایسی بھیانک چیز ہے جو لمحوں میں اعمالِ نیک کو ہڑپ کر جاتی ہے۔

حکایت

مرا در نظامیہ ادرار بود — شب و روز تلقین و تکرار بود
مر استاد را گفتم اے پُر خرد — فلاں یار بر من حسدی برد
چو من داد معنی دہم در حدیث — برآید بہم اندرون خبیث
شنید ایں سخن پیشوائے ادب — بہ تندی بر آشفت و گفت اے عجب
حسودی پسندت نیاید ز دوست — ندانم کہ گفتت کہ غیبت نکوست
گر او راہ دوزخ گرفت از خسی — ازیں راہ دیگر تو دروے رسی

مشکل الفاظ کے معنی: درار بود: وظیفہ مقرر تھا۔ تلقین و تکرار: بڑھانا اور دہرانا۔ پُر خرد: اے صاحب عقل۔ حسدی برد: حسد کرتا ہے۔ اندرون خبیث: خبیث کا باطن۔ شنید ایں: یہ بات سنی۔ پیشوائے ادب: ادب کا استاد۔ بہ تندی: غصے سے۔

آشفت: بگڑ جانا۔ ندانم: نہیں معلوم۔ از خسی: کمینہ پن سے۔ رسی: پہنچنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- مدرسہ نظامیہ میں میرا وظیفہ مقرر تھا' رات دن پڑھانا اور دہرانا لگا رہتا۔
- میں نے خاص استاد سے کہا اے صاحب عقل فلانہ دوست مجھ سے حسد کرتا ہے۔
- جب میں کسی بات کا مطلب بیان کرتا ہوں' خبیث کا باطن بگڑ جاتا ہے۔
- ادب کے استاد نے یہ بات سنی اور غصے سے بگڑ گیا اور ہائے تعجب کہا۔
- دوست کا حسد کرنا تو تجھے پسند نہ آیا نہ معلوم تجھے کس نے بتایا ہے کہ غیبت اچھی چیز ہے۔
- اگر اس نے ایک راستے کمینہ پن سے دوزخ کی راہ لی ہے دوسرے راستے سے تو بھی پہنچے گا۔

نتیجہ حکایت: حسد اور غیبت دونوں جہنم کے راستے ہیں۔ مراد یہ کہ حسد کرنے سے جہاں انسان اپنے من کو سلگاتا ہے' وہاں اپنے لئے دوزخ کا ایندھن بھی تیار کر لیتا ہے اسی طرح غیبت سے تر دامنی کا جامہ زیب تن کر کے دوزخ کے سالاروں میں اپنا نام لکھوا لیتا ہے۔

حکایت

کسے گفت حجاج خونخوارہ ایست ۔۔۔ دلش ہمچو سنگ سیہ پارہ ایست
نترسد ہمی ز آہ و فریاد خلق ۔۔۔ خدایا تو بستاں از و داد خلق
جہاں دیدۂ پیر دیرینہ زاد ۔۔۔ جواں را یکے پند پیرانہ داد
کز و داد مظلوم مسکین او ۔۔۔ بخواہند و از دیگران کین او
تو دست ازوے و روزگارش بدار ۔۔۔ کہ خود زیر دستش کند روزگار
نہ پنداد از و بہرہ مند آدمم ۔۔۔ نہ نیز از تو غیبت پسند آدمم
بدوزخ برد مدبرے را گناہ ۔۔۔ کہ پیمانہ پُر کرد و دیواں سیاہ
دگر کس بغیبت پیش می دود ۔۔۔ مبادا کہ تنہا بدوزخ رود

مشکل الفاظ کے معنی: کسے گفت: کسی نے کہا۔ سنگ سیہ پارہ: کالے پتھر کے ٹکڑے۔ داد خلق: مخلوق کا انصاف۔ پیر دیرینہ ناں: زیادہ عمر کا بوڑھا۔ یکے پند: ایک نصیحت۔ کین: کینہ۔ روزگارش: زمانہ۔ زیر دستش: کمزور۔ پسند آدمم: مجھے پسند آئی۔ دیواں سیاہ: کالا نامہ اعمال۔ مبادا: ایسا نہ ہو۔

حکایت کا ترجمہ:

- کسی نے کہا حجاج خوں خوار ہے اس کا دل کالے پتھر کے ٹکڑے کی طرح ہے۔
- مخلوق کی فریاد اور آہ سے نہیں ڈرتا ہے اے خدا تو اس سے مخلوق کا انصاف دلا۔
- زیادہ عمر کے بوڑھے جہاندیدہ نے جوان کو ایک بزرگانہ نصیحت کی۔
- کہ اس سے تو اس کے مسکین مظلوم کا بدلہ لیں گے اور دوسروں سے اس کے کینہ کا۔
- تو اس سے اور اس کے زمانہ سے ہاتھ اٹھا لے اس لئے کہ اس کو زمانہ خود کمزور کر دے گا۔

- نہ اس کا غرور مجھے پسند آیا نیز تیری بدگوئی بھی مجھے پسند نہیں آئی۔
- بدبخت کو گناہ دوزخ میں لے جائے گا اس لئے کہ اس نے پیمانہ بھرلیا اور اعمال نامہ کالا کرلیا۔
- دوسرا آدمی بدگوئی کرکے اس کے پیچھے دوڑتا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ تنہا دوزخ میں جائے۔

نتیجہ حکایت: کسی کی بدگوئی کرنا معاشرتی تمدن کے حوالے سے برائی کا نام تو ہے ہی اس کے ساتھ انسان اخلاقیات کی حدود کو بھی پھلانگ جاتا ہے اور اپنی اخیر خود اپنے ہاتھوں تباہ کرکے دنیا میں بھی ذلت و خواری سے جیتا ہے۔ اے انسان! تجھے زیب نہیں کہ دوسروں کی تو برائی کرتا پھرے۔ اپنے دامن کو غیبت سے داغدار کرنے کی بجائے راہ راست پہ چل کر عزت اور وقار کی دولت کو پاکر دنیا کا کامیاب ترین انسان کہلوا۔ یہی تیرے لئے بہتر ہے۔

حکایت

شنیدم کہ از پارسایاں یکے — بخندید با کودکے
دگر پارسایان خلوت نشیں — بغیبش فتادند در پوستیں
بآخر نماند ایں حکایت نہفت — بصاحب نظر باز گفتند و گفت
مدر پردہ بریار شوریدہ حال — نہ بلیت حرام است و غیبت حلال

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ پارسایاں یکے: نیک لوگ۔ کودکے: بچہ۔ ایں حکایت: یہ قصہ۔ نہفت: چھپا نہ رہا۔ شوریدہ حال: خراب حال، پریشاں حال۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ نیک لوگوں میں سے ایک شخص ایک بچہ سے مذاق میں ہنسا۔
- دوسرے خلوت نشیں پارسا اس کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے لگے (مراد عیب جوئی کرنے لگے)۔
- آخرکار یہ قصہ چھپا نہ رہا انہوں نے صاحب نظر سے کہا، وہ بولا۔
- پریشان حال دوست کا پردہ چاک نہ کر۔ یہ نہیں ہے کہ مذاق حرام ہے اور غیبت حلال ہے۔

نتیجہ حکایت: ہنسی مذاق اور ظرافت لطف طبع کے حوالے سے کسی حد تک جائز تصور کی جاسکتی ہیں لیکن غیبت تو شرعاً حرام ہے۔ اسلام میں بڑی سختی سے غیبت سے منع کیا گیا ہے۔ اے حضرت انساں! تو بھی اپنا دامن صاف رکھ کسی کی عیب گیری سے اپنی ناموس کا دشمن نہ بن۔

حکایت

طفلی درم رغبت روزہ خاست — ندانستمے چپ کدامست و راست
یکے عابد از پارسایان کوئے — ہمی شستن آموختم دست و روئے
کہ بسم اللہ اول بسنت بگوئے — دوم نیت آور سوم کف بشوئے
پس آنگہ دہن شوی و بنی سہ بار — مناخر بانگشت کوچک، بخار
بسبابہ دندان پیشین بمال — کہ نہیست در روزہ بعد از زوال

وزاں پے سہ مشت آب بر روئے زن — زر ستنگہ موئے سرتا ذقن

دگر دستہا تا بمرفق بشوئے — ز تسبیح و ذکر آنکہ دانی بگوئے

دگ مسح سر بعد ازاں غسل پائے — ھمین است و ختمش بنام خدائے

کس از من نداند دریں شیوہ بہ — نہ بینی کہ فرتوت شد پیر دہ

شنید ایں سخن دہ خدائے قدیم — بشورید و گفت اے خبیث رجیم

نہ مسواک در روزہ گفتی خطاست — بنی آدم مُردہ خوردن رواست

دہاں گو زنا گفتنی ہا نخست — بشوئی کہ از خوردنی ہا بشست

کسے را کہ نام آمد اندر میاں — بہ نیکو تریں نام و نعتش بخواں

چو ہموارہ گوئی کہ مردم خرند — مبرظن کہ نامت چو مردم برند

چناں گوئی سیرت بکوئی اندرم — کہ گفتن توانی بروی اندرم

دگر شرمت از دیدۂ ناظر است — نہ بے بصر غیب داں حاضر است

نیاید ہمی شرمت از خویشتن — کز و فارغ و شرم داری زمن

مشکل الفاظ کے معنی: طفلی: بچپن۔ روزہ خاست: روزہ رکھنا چاہا۔ ندانستمے: میں نہ سمجھا تھا۔ چپ کدامست: بائیں کون سا ہے۔ راست: دائیں ہاتھ۔ یکے عابد: ایک نیک پرہیزگار۔ آموختم: سکھانا۔ کف بشوئے: ہاتھ دھو۔ مناخر: نتھنے۔ بسبابہ: شہادت کی انگلی۔ پے سہ مشت: تین چلو پانی۔ ستنگہ موئے: پیشانی کے بال۔ ذقن: ٹھوڑی۔ دستہا تا بمرفق بشوئے: کہنیوں تک ہاتھ دھونا۔ ھمین است: یہی ہے۔ اے خبیث رجیم: اے پلید مردود۔ خوردن: کھانا۔ رواست: درست ہے۔ مردم خرند: آدمی گدھے ہیں۔ ہموارہ گوئی: ہمیشہ یہ کہے۔ دیدۂ ناظر: دیکھنے والی آنکھ۔ بے بصر: اندھا۔

حکایت کا ترجمہ:

- بچپن میں میرا روزہ رکھنے کو جی چاہا میں نہ سمجھتا تھا کہ بایاں ہاتھ کون سا ہے اور دایاں کون سا۔
- گلی کے نیکوں میں سے ایک عبادت گزار نے مجھے ہاتھ اور منہ دھونا سکھایا۔
- کہ پہلے سنت کے طور پر بسم اللہ پڑھ دوسرے نیت کر تیسرے ہاتھ دھو۔
- پھر تین بار منہ اور ناک دھو نتھنوں کو چھنگلی سے صاف کر۔
- شہادت کی انگلی سے اگلے دانت مل جو زوال کے بعد روزہ میں ممنوع ہے۔
- اس کے بعد تین چلو پانی منہ پر ڈال پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی تک۔
- پھر کہنیوں تک ہاتھ دھو جو کچھ تجھے معلوم ہے تسبیح اور ذکر کر۔
- پھر سر کا مسح کر پھر پاؤں کا دھونا بھی ہے اور اس کا ختم خدا کے نام پر ہے۔
- اس طریقے کو مجھ سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے تو نہیں دیکھتا کہ گاؤں کا بوڑھا سٹھیا گیا ہے۔
- اس بات کو گاؤں کے پرانے چودھری نے سنا۔ غصہ میں بھر گیا اور بولا اے پلید مردود!
- کیا تو نے نہیں بتایا کہ روزہ میں مسواک کرنا غلط ہے مُردہ انسان کا کھانا درست ہے۔
- کہہ دو کہ پہلے نہ کہنے کے لائق باتوں سے منہ دھولے جب کہ کھانے کی چیزوں سے دھویا ہے۔
- جس کسی کا ذکر درمیاں میں آئے اس کا نام اور تعریف نیکی کے ساتھ کر۔

- جب تو ہمیشہ یہ کہے آدمی گدھے ہیں تو یہ خیال نہ کر کہ وہ آدمیوں کی طرح تیرا نام لیں گے۔
- میری عادت اس طرح گلی میں بیان کر جس طرح تو میرے روبرو بیان کر سکے۔
- اور اگر تجھے دیکھنے والی آنکھ کی شرم ہے تو تو اندھا نہیں ہے غیب کا جاننے والا موجود ہے۔
- تجھے آپ سے شرم نہیں آتی ہے کہ تو اس سے بے فکر ہے اور مجھ سے شرم کرتا ہے۔

نتیجہ حکایت: اگر تو لوگوں کی نگاہ سے بچ کر بدگوئی کرتا پھرتا ہے تو یہ نہیں سمجھتا کہ خدا تو دیکھا رہا ہے اے حضرت انسان! تجھے شرم کرنا چاہئے کہ خدا سے تو غافل رہے اور لوگوں سے شرم کرے۔

حکایت

طریقت شناسان ثابت قدم   بخلوت نشستند چندے بہم
یکے زاں میاں غیبت آغاز کرد   در ذکر بے چارۂ باز کرد
کسے گفتش اے یار شوریدہ رنگ   تو ہرگز غزا کردۂ در فرنگ
بگفت از پس چار دیوار خویش   ہمہ عمر ننہادہ ام پائے پیش
چنیں گفت درویش صادق نفس   ندیدم چنیں بخت برگشتہ کس
کہ کافر ز پیکارش ایمن نشست   مسلماں ز جور ز بانش نرست

مشکل الفاظ کے معنی: نشستند: بیٹھنا۔ چندے: کچھ۔ بہم: آپس میں، مل کر۔ یکے زاں: ان میں سے ایک۔ یار شوریدہ: دیوانے دوست۔ دیوار خویش: اپنی دیوار۔ ہمہ عمر: تمام عمر۔ صادق نفس: سچی طبیعت۔ چنیں: ایسا۔ جور زبانش: زبان کا ظلم۔

حکایت کا ترجمہ:

- طریقت کے شناسا مضبوط قدم والے تنہائی میں مل کر بیٹھے۔
- ان میں سے ایک نے بدگوئی شروع کر دی۔ ایک بے چارے کا ذکر شروع کر دیا۔
- کسی نے اس سے کہا اے دیوانے دوست تو نے کبھی فرنگیوں سے جہاد کیا ہے۔
- اس نے کہا میں نے اپنی چار دیواری سے تمام عمر کبھی قدم باہر نہیں رکھا۔
- نیک نفس درویش نے یہ کہا کہ میں نے ایسا بدبخت کوئی نہیں دیکھا۔
- کہ کافر تو اس کی جنگ سے امن میں بیٹھا مسلمان اس کی زبان کے ظلم سے نہیں چھوٹا۔

نتیجہ حکایت: بدگوئی اور غیبت سے انسان اپنی کمائی ہوئی نیکیوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ کچھ بلاوجہ ایک دوسرے کی برائی بیان کر کے کمینگی اور کم ظرفی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ایسوں کو اپنے نفس پر کنٹرول چاہئے اور اپنے مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرنی چاہئے۔

حکایت

چہ خوش گفت دیوانہ مرغزی   حدیثے کزاں لب بدنداں گزی
من ار نام مردم بزشتی برم   نگویم بجز غیبت مادرم

کہ دانند پروردگان خرد	کہ طاعت ہماں بہ کہ مادر برد
رفیقے کہ غائب شد اے نیک نام	دو چیز است از و بر رفیقاں حرام
یکے آنکہ مالش بباطل خورند	دوم آنکہ نامش بزشتی برند
ہر آں کو برد نام مردم بعار	تو چشم نکو گوئی ازوے مدار
کہ اندر قفائے تو گوید ہماں	کہ پیش تو گفت از پس مردماں
کسے پیش من در جہاں عاقلست	کہ مشغول خود و ز جہاں غافلست

مشکل الفاظ کے معنی: چہ خوش گفت: کیا خوب کہا ہے۔ دیوانہ مرغزلی: مرغز کا دیوانہ (مرغز ایک جگہ کا نام ہے)۔ حدیثے کزاں: ایسی بات۔ نام بزشتی برم: برائی سے نام لینا۔ پروردگان خرد: عقل کے پالے ہوئے۔ طاعت: عبادت۔ مالش بباطل خورند: مال خواہ مخواہ اڑانا۔ جہان غافلست: دنیا سے غافل۔

حکایت کا ترجمہ:

- مرغز کے دیوانے نے کیا خوب کہا ایسی بات جس سے تو دانتوں سے ہونٹ کاٹ لے۔
- میں اگر لوگوں کا نام برائی سے لوں گا تو اپنی ماں کی بدگوئی کے سوا کچھ نہ کہوں گا۔
- کیونکہ عقل کے پالے ہوئے جانتے ہیں کہ عبادت وہی بہتر ہے جو ماں لے جائے۔
- اے نیک نام جو دوست غائب ہو گیا' دوستوں پر اس کی دو چیزیں حرام ہیں۔
- ایک تو یہ کہ اس کا مال خواہ مخواہ اڑائیں دوسرے یہ کہ اس کا نام برائی سے لیں۔
- جو شخص لوگوں کا نام برائی سے لے تو اس سے اچھا کہنے کی توقع نہ رکھ۔
- اس لئے کہ وہ تیری پیٹھ پیچھے بھی وہی کہے گا جو تیرے سامنے لوگوں کی پیٹھ پیچھے کہتا ہے۔
- میرے سامنے دنیا میں وہ عقلمند ہے جو اپنے کام میں لگا ہے اور دنیا سے غافل ہے۔

نتیجہ حکایت: کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن غیبت کرنے والے کی نیکیاں اس شخص کو دے دی جائیں گی جس کی وہ غیبت کرے گا۔ مرغز کے دیوانے نے کہا کہ میں اپنی ماں کی بدگوئی کروں گا تاکہ میری عبادت اس کے کام آجائے۔ ایک تو کسی کی بدگوئی کروں گا نہیں اگر ایسا ہوا تو اس سے ماں کی بخشش کا سامان پیدا کروں گا۔ یہ ہے اہل طریقت کے زندگی گزارنے کے طریقے۔

حکایت:

سہ کس را شنیدم کہ غیبت رواست	چو زیں در گذشتی چہارم خطاست
یکے پادشاہ ملامت پسند	کز و بر دل خلق بینی گزند
حلالست از و نقل کردن خبر	مگر خلق باشند از و بر حذر
دوم پردہ بر بے حیائے متن	کہ خود میدرد پردۂ خویشتن
ز حوضش مدار اے برادر گناہ	کہ او می در افتد بگردن بچاہ
سوم کژ ترازوئے نا راست گوئے	ز فعل بدش ہرچہ دانی بگوئے

مشکل الفاظ کے معنی: سہ کس: تین شخص۔ شنیدم: میں نے سنا۔ رواست: مناسب ہے۔ چہارم: چوتھے۔ بادشاہ ملامت

پسند: ظالم بادشاہ۔ حذر: محتاط، توبہ، پناہ۔ خود میدرد: خود چاک کرنا۔ پردۂ خویشتن: اپنا پردہ۔ چاہ: کنواں: نا راست گوئے: بد معاملہ جھوٹا۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے تین شخصوں کی بدگوئی مناسب ہے۔ اگر تو اس سے بڑھا چوتھے کی غیبت گناہ ہے۔
- ایک ظالم بادشاہ جس سے تو لوگوں کے دل پر تکلیف دیکھے۔
- اس کی بات کی نقل کرنا جائز ہے تاکہ لوگ اس سے محتاط رہیں۔
- دوسرے بے حیا پر پردہ نہ تان اس لئے وہ خود اپنا پردہ چاک رہا ہے۔
- اے بھائی اس میں گھنے کو گناہ نہ سمجھ اس لئے کہ وہ خود سر کے بل کنوئیں میں گرتا ہے۔
- تیسرے بدمعاملہ جھوٹا کے بُرے کام کی جو کچھ تجھے خبر ہے' کہہ دے۔

نتیجہ حکایت: شیخ سعدی نے ایسے تین آدمیوں کی غیبت کرنے کی برائی کو عیب نہیں گردانا ایک تو وہ جو ظالم ہے' سفاک ہے۔ دوسرا وہ جو بے شرم اور بے حیاء ہے اور تیسرا بدمعاملگی کا مجسمہ۔ اے قاری! تو بھی ان سہ کس کے علاوہ کسی اور کی غیبت نہ کر مبادا تیری نیکیاں ضائع ہو جائیں اور تمہیں ان کی خبر بھی نہ ہو۔

حکایت

شنیدم کہ وزدے درآمد ز دشت | بدروازۂ سیستاں بر گذشت
جو چیزے خرید او ز بقال کوئے | ز ماکول و طعمیکہ بایستش اوئے
بد زدید بقال از و نیم دانگ | برآورد وزد سیہ کار بانگ
خدایا تو شب رو بآتش بسوز | کہ رہ می زند سیتانی بروز

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا ہے۔ وزدے: چور۔ دشت: جنگل۔ برگذشت: سے گزرنا۔ بقال: دوکاندار۔ چو چیزے: جب کوئی چیز۔ نیم دانگ: آدھا دانگ۔ وز و سیہ کار: سیہ کار چور مراد کالے اعمال والا۔ بانگ: آواز' پکار اٹھنا۔ بآتش سوز: آگ سے جلانا۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک چور جنگل سے نکلا سیتاں کے دروازے پر سے گزرا۔
- جب اس نے کوچہ کے دوکان دار سے کوئی چیز خریدی کھانے کی اور وہ کھانا جو اس کو چاہئے تھا۔
- دوکان دار نے اس کا آدھا دانگ چرا لیا سیہ کار چور پکار اٹھا۔
- اے خدا تو رات کے چور کو جلا ڈال اس لئے کہ سیتانی دن میں ڈاکے ڈالنے لگے۔

نتیجہ حکایت: خیانت' ناپ تول میں کمی کرنا اور کسی کے حقوق زبردستی چھین لینا سب حرامی کام تصور کئے جاتے ہیں۔ انسان کو ایک معاشرے کا معزز شہری ہونے کے ناطے کسی سے بدمعاملگی نہیں کرنی چاہئے جس سے معاملہ درپیش ہو خواہ وہ چور ہی کیوں نہ ہو۔

حکایت

یکے گفت با صوفئے باصفا — ندانی فلانت چہ گفت از قفا
بگفتا خموش، اے برادر بخفت — ندانستہ بہتر کہ دشمن چہ گفت
کسانیکہ پیغام دشمن برند — ز دشمن ہمانا کہ دشمن ترند
کسے قول دشمن نیارد بدوست — جز آں کس کہ در دشمنی یارا دست
نیارست دشمن جفا گفتنم — چناں کز شنیدن بلرز دتم
تو دشمن تری کاوری بر دہاں — کہ دشمن چنیں گفت اندر نہاں
سخن چیں کند تازہ جنگ قدیم — بخشم آورد نیک مرد سلیم
ازاں ہم نشیں تا توانی گریز — کہ مر فتنہ خفتہ را گفت خیز
سیہ چال و مرد اندر و بستہ پائے — بہ از فتنہ از جائے بُردن بجائے
میان دو تن جنگ چوں آتشت — سخن چین بدبخت ہیزم کشت

مشکل الفاظ کے معنی: باصوفے باصفا: باطن کی صفائی والا ایک صوفی۔ ندانی: تجھے معلوم نہیں۔ قول دشمن۔ دشمن کی بات۔ نیارد بدوست: دوست کے پاس نہ لانا۔ جز آں: سوائے۔ جفا گفتنم: سخت نہ کہہ۔ بلزرد تم: جسم کا لرزنا۔ بردہاں: منہ پر۔ مرد سلیم: نیک دل آدمی۔ سخن چیں: چغل خور۔ بخشم: غصے سے۔ گریز: بھاگ جانا۔ خیز: اٹھنا مراد اٹھ۔ سیہ چال: اندھا کنواں۔ جائے بردن بجائے: جگہ بجگہ لے جانا۔ چوں آتشت: آگ کی طرح۔ ہیزم کشت: لکڑہارا ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- باطن کی صفائی والے ایک صوفی سے کسی نے کہا تمہیں معلوم نہیں پیٹھ پیچھے فلاں نے تجھے کیا کہا۔
- اس نے کہا اے بھائی خاموش رہ آرام کر دشمن نے کیا کہا ہے اس کا نہ جاننا ہی بہتر ہے۔
- وہ لوگ جو دشمن کا پیغام پہنچاتے ہیں، وہ دشمن سے بھی یقیناً زیادہ دشمن ہیں۔
- کوئی شخص دشمن کی بات دوست کے پاس نہیں لاتا سوائے اس شخص کے جو دشمنی میں اس کا دوست ہے۔
- دشمن مجھے ایسا سخت نہ کہہ سکا جس کے سننے سے میرا جسم لرزے۔
- تو زیادہ دشمن ہے کہ زبان پر لاتا ہے کہ دشمن نے خفیہ طور پر یہ کہا ہے۔
- چغل خور پرانی لڑائی کو تازہ کرتا ہے سادہ دل نیک انسان کو غصہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔
- جس قدر ممکن ہے ایسے ہمنشیں سے بھاگ کہ جو خاص مردہ فتنہ کو کہے کہ اٹھ۔
- اندھا کنواں اور اس میں پیر بندھا آدمی بہتر ہے اس سے جو فتنہ کو جگہ بجگہ لے جائے۔
- دو شخصوں کے درمیان لڑائی مثل آگ کے ہے بدبخت چغل خور لکڑہارا ہے۔

نتیجہ حکایت: یاد رہے دشمن کا دوست دشمن ہی تصور ہوتا ہے اور چغل خور دشمن کے دوست سے بھی بڑا دشمن ہوتا ہے کیونکہ چغل خور مردہ فتنہ کو جگاتا ہے۔ چغل خوری کرنے سے یہ بہتر ہے کہ انسان کا پیر بندھا ہوا ہو اور وہ اندھے کنوئیں میں قید ہو جو اس آگ میں ایندھن لاکر جھونکتا ہے وہ بدبخت چغل خور ہوتا ہے جس سے فساد پھیلتا ہے حتیٰ کہ چغل خور کی لگائی ہوئی آگ سے سادہ دل انسان بھی غصہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

حکایت

فریدوں و زیرے پسندیدہ داشت
کہ روشن دل و دوربیں دیدہ داشت

رضائے حق اول نگہ داشتے
دگر پاس فرمان شہ داشتے

نہد عامل سفلہ بر خلق رنج
کہ تدبیر ملکت و توفیر گنج

اگر جانب حق نداری نگاہ
گزندت رساند ہم از پادشاہ

یکے رفت پیش ملک بامداد
کہ ہر روزت آسایش و کام باد

غرض مشنو از من نصیحت پزیر
ترا در نہاں دشمنست ایں وزیر

کس از خاص لشکر نماندست و عام
کہ سیم و زر ازوے ندارد بوام

بشرطیکہ چوں شاہ گردن فراز
بمیرد دہند آن زر و سیم باز

نخواہد ترا زندہ آں خود پرست
مبادا کہ نقدش نیاید بدست

یکے سوئے دستور دولت پناہ
بچشم سیاست نگہ کرد شاہ

کہ در صورت دوستاں پیش من
بخاطر چرائی بد اندیش من

زمیں پیش تختش ببوسید و گفت
چو پرسیدی اکنوں نشاید نہفت

چنیں خواہم اے نامور پادشاہ
کہ باشند خلقت ہمہ نیک خواہ

و مرگت بود وعدۂ سیم من
بقایش خواہندت از بیم من

نخواہی کہ مردم بصدق و نیاز
سرت سبز خواہند و عمرت دراز

غنیمت شمارند مرداں دعا
کہ جوشن بود پیش تیر بلا

پسندید ازو شہریار آنچہ گفت
گل رویش از تازگی بر شگفت

ز قدر و مکانیکہ دستور داشت
مکانش بیفزود و قدرش نگاشت

ندیدم ز غماز سرگشتہ تر
نگوں طالع و بخت برگشتہ تر

ز نادانی و تیرہ رائی کہ اوست
خلاف افگند درمیان دو دوست

کنند این و آں خوش دگر بارہ دل
وے اندر میاں کور بخت و خجل

میان دو کس آتش افروختن
نہ عقلست و خود در میاں سوختن

چو سعدی کسے ذوق خلوت چشید
کہ از ہر دو عالم زباں در کشید

بگو آنچہ دانی سخن سودمند
وگر ہیچ کس را نیاید پسند

کہ فردا پشیماں برآرد خروش
کہ آیا چرا حق نکردم بگوش

مشکل الفاظ کے معنی: فریدوں: بادشاہ کا نام۔ رضائے حق: خدا کی رضامندی۔ عامل سفلہ: کمینہ حاکم۔ گنج: خزانہ۔ گزندت رساند: نقصان پہنچانا۔ آسائش: آرام۔ غرض مشنواز: کوئی غرض نہ سمجھ۔ سیم و زر: چاندی اور سونا۔ شاہ گردن فراز: بلند گردن والا بادشاہ۔ باز: واپس کرنا لوٹانا۔ نخواہد: نہیں چاہتا۔ پیش من: میرے سامنے۔ ببوسید: بوسہ دینا۔ پرسیدی: پوچھنا۔ سیم من: میری چاندی۔ بیم من: میرا خوف۔ عمرت دراز: لمبی عمر۔ شہریار: بادشاہ۔ نگوں طالع: اوندھے ستارے والا۔ زغماز

چغل خور سے۔ تیرہ رائی: بد عقلی۔ کور بخت: اوندھے نصیبے والا۔ خجل: شرمندگی۔ میان دو کس: دو انسانوں کے درمیاں۔ چو سعدی: سعدی کی طرح۔ چہ دانی: تجھے کیا معلوم۔

حکایت کا ترجمہ:

- فریدوں ایک ایسا عمدہ وزیر رکھتا تھا جو روشن دل اور دوربین نگاہ کا مالک تھا۔
- سب سے پہلے خدا کی رضا کا خیال رکھتا پھر بادشاہ کے حکم کا لحاظ رکھتا۔
- کمینہ حاکم لوگوں کو رنج پہنچاتا ہے کہ یہی ملک کی تدبیر اور خزانے میں اضافہ کا باعث ہے۔
- اگر تجھے خدا کا دھیان نہیں ہے تو تجھے بادشاہ کی جانب سے بھی نقصان پہنچے گا۔
- ایک شخص صبح کو بادشاہ کے سامنے گیا کہ ہر روز تجھے آرام اور مقصد حاصل رہے۔
- کوئی غرض نہ سمجھ میری نصیحت سن لے۔ یہ وزیر درپردہ تیرا دشمن ہے۔
- خاص لشکر اور عوام میں سے کوئی نہیں بچا کہ جس کو اس نے چاندی اور سونا اُدھار نہ دیا ہو۔
- اس شرط پر کہ جب بلند گردن بادشاہ مرجائے وہ سونا اور چاندی لوٹائیں۔
- وہ متکبر تیرا زندہ رہنا نہیں چاہتا ایسا نہ ہو کہ اس کا نقد ہاتھ میں نہ آسکے۔
- دولت پناہ وزیر کی جانب یکبارگی بادشاہ نے غصہ کی نگاہ سے دیکھا۔
- کہ میرے سامنے دوستوں کی سی صورت تو دل میں میرا بدخواہ کیوں ہے۔
- اس نے تخت کے آگے کی زمین کو بوسہ دیا اور بولا جب آپ نے دریافت کرلیا ہے تو چھپانا مناسب نہیں۔
- اے نامور بادشاہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تمام مخلوق تیری نیک خواہ رہے۔
- جب میری چاندی واپس دینے کا وعدہ تیری موت پر ہوگا تو میرے خوف سے تیری زندگی زیادہ چاہیں گے۔
- کیا تو نہیں چاہتا کہ سچائی اور نیازمندی کے ساتھ لوگ تیری سرسبزی اور دراز عمر چاہیں۔
- لوگ دعا کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ وہ بلا کے تیر کے مقابلے میں زرہ ہے۔
- جو کچھ اس نے کہا بادشاہ نے اس کو پسند کیا تازگی سے اس کے چہرے کے پھول کھل گئے۔
- وزیر جو مرتبہ اور مقام رکھتا تھا اس کا مقام بلند کردیا اور اس کا رتبہ نہ گھٹایا۔
- میں نے چغل خور سے زیادہ حیران کسی کو نہیں دیکھا زیادہ اوندھے ستارے والا اور پھر بے نصیبہ والا۔
- اپنی نادانی اور بدعقلی سے دو دوستوں میں اختلاف پیدا کرتا ہے۔
- یہ اور وہ دوبارہ دل خوش کرلیتے ہیں وہ درمیان میں اندھے نصیبہ والا اور شرمندہ ہوتا ہے۔
- دو انسانوں کے درمیان آگ بھڑکانا اور خود درمیان میں جلنا عقل کی بات نہیں ہے۔
- سعدی کی طرح اس نے خلوت کا مزاج چکھ لیا ہے جس نے دونوں جہان سے زبان بند کرلی ہے۔
- جو کچھ تجھے معلوم ہے مفید بات کر خواہ کسی کو پسند نہ آئے۔
- اس لئے کہ وہ کل شرمندہ ہو کر چیخے گا کہ میں نے حق بات کیوں نہ سنی تھی۔

نتیجہ حکایت: اللہ کے حضور گریہ زاری اور سحرخیزی قدرتی آفات سے بچاؤ کی عمدہ تدابیر ہیں۔ یہ بات ایک حقیقت ہے کہ دعا مصیبت کو ٹال دیتی ہے۔ خدا نے بھی سچ کہا ہے کہ مصیبت کے وقت نماز اور صبر سے مدد لیا کرو۔

حکایت

زن خوب فرماں برو پارسا — کند مرد درویش را پادشا

برو پنج نوبت بزن بردرت — کہ یار موافق بود در برت

ہمہ روزا گر غم خوری غم مدار — چو شب غمگسارت بود درکنار

کرا خانہ آباد دھمانہ دوست — خدا را برحمت نظر سوئے اوست

چو مستور باشد زن خوبروئے — بدیدار او در بہشت شوئے

کسے بر گرفت از جہان کام دل — کہ یک دل بود باوے آرام دل

اگر پارسا باشد و خوش سخن — نگہ در نکوئی و زشتی مکن

زن حوش منش دل نشاں ترکہ خوب — کہ آمیز گاری بپوشد عیوب

چو حلوا خورد سرکہ از دست شوئے — نہ حلوا خورد سرکہ اندودہ روئے

براداز پری چہرۂ زشت خوئے — زن دیو سیمائے خوش طبع گوئے

دل آرام باشد زن نیک خواہ — ولیکن زن بد خدایا پناہ

چو طوطی کلاغش بود ہم نفس — غنیمت شمارد خلاص از قفس

سر اندار جہاں نہ بآوارگی — وگرنہ بنہ دل بہ بے چارگی

بزندان قاضی گرفتار بہ — کہ در خانہ دیدن برابر وگرہ

سفر عید باشد براں کد خدائے — کہ بانوئے زشتش بود در سرائے

در خرمی بر سرائے بہ بند — کہ بانگ زن ازوے برآید بلند

چو زن راہ بازار گیرد بزن — وگرنہ تو در خانہ بنشیں چو زن

اگر زن ندارد سوئے مرد گوش — سراویل کحلیش در مرد پوش

زنے را کہ جہلت و ناراستی — بلائے سر خود نہ زن خواستی

چو در کیلہ جو امانت شکست — از انبار گندم فروشوئے دست

براں بندہ حق نیکوی خواستست — کہ با او دل و دست زن راستست

چو در روئے بیگانہ خندید زن — دگر مرد گولاف مردی مزن

زن شوخ چوں دست در تیلہ کرد — برو گوبنہ پنجہ بر روئے مرد

ز بیگانگاں چشم زن کور باد — چو بیروں شداز خانہ در گور باد

چو بینی کہ زن پائے بر جائے نیست — ثبات از خردمندی ورائے نیست

گریز از کفش دردہان نہنگ — برفتن بہ از زندگانی بہ ننگ

بپوشانش از مرد بیگانہ روئے — وگر نشنود چہ زن آنگہ چہ شوئے

زن خوب خوش طبع رنج است و بار — رہا کن زن زشت ناسازگار

چہ نغز آمد ایں یک سخن از دو تن | کہ بودند سرگشتہ از دست زن
یکے گفت کس را زن بد مباد | دگر گفت زن درجہاں خود مباد
زن نوکن اے دوست ہر نوبہار | کہ تقویم پاری نیاید بکار
تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ | بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ
زناں شوخ و فرماندہ و سرکشند | ولیکن شنیدم کہ در بر خوشند
کسے را کہ بینی گرفتار زن | مکن سعد یا طعنہ بروے مزن
توہم جوربینی و بارش کشی | اگر یک زماں در کنارش کشی

مشکل الفاظ کے معنی: زن خوب: خوبصورت عورت۔ پارسا: نیک۔ پنج نوبت: پانچ مرتبہ۔ یار موافق: موافقت کرنے والا۔ ہمہ روز: تمام دن۔ زن خوبرو: خوبصورت بیوی۔ مستور: چھپا ہوا۔ پارسا: نیک۔ خوش سخن: خوش کلام ہو۔ آمیز گاری: میل جول۔ زشت خوئے: بد عادت۔ خوش طبع گوئے: خوش طبع بات کرنے والی۔ کلاغش: کوّا۔ خلاص از قفس: پنجرے سے چھٹکارا۔ بانوئے زشتش: بری بیوی۔ فروشوئے دست: ہاتھ دھو لے۔ روئے بیگانہ: اجنبی کا چہرہ۔ لاف: ڈینگیں مارنا۔ دشت شوئے: شوہر کے ہاتھ۔ در خانہ دیدن: گھر میں دیکھنا۔ بنشیں چو زن: عورت کی طرح بیٹھ جانا۔ ناراستی: بدچلنی۔ چو در کیلہ جو: جب ایک پیمانہ جو۔ خندید زن: بیوی کا ہنس پڑنا۔ چشم زن کور باد: بیوی کی آنکھ اندھی ہے۔ زن زشت: بدصورت بیوی۔ تہی پائے: ننگے پاؤں۔

حکایت کا ترجمہ:

- خوبصورت فرماں بردار نیک بیوی فقیر شوہر کو بادشاہ بنا دیتی ہے۔
- جا! پانچ مرتبہ اپنے دروازے پر نقارہ بجاؤ جب موافقت والا یار تیری بغل میں ہو۔
- اگر تمام دن تو غم کھاتا ہے تو فکر نہ کر! جب رات کو ایک غمگسار تیری بغل میں ہو۔
- جس کا گھر آباد ہو اور بیوی دوست ہو اس پر خدا کی رحمت کی نگاہ ہے۔
- جب خوبصورت بیوی گھر میں چھپی ہو تو اس کے دیدار کی وجہ سے شوہر جنت میں ہے۔
- اس شخص نے دنیا میں مقصد حاصل کر لیا جس کی بیوی اس کے ساتھ اس کی ہمنوا ہو۔
- اگر وہ نیک اور خوش کلام ہو تو خوب صورتی اور بدصورتی کا دھیان نہ کر۔
- خوش مزاج اور دلچسپ بیوی خوبصورت سے بہتر ہے اس لئے کہ میل جول عیب چھپا دیتا ہے۔
- جو شوہر کے ہاتھ سے سرکہ حلوے کی طرح کھالے نہ کہ حلوا منہ کو سرکہ ملے ہوئے کھائے۔
- پری جیسی چہرہ والی بدعادت سے بازی لے جاتی ہے دیو جیسی شکل والی خوش طبع بات کرنے والی بیوی۔
- نیک خواہ بیوی دل کا سکون ہوتی ہے لیکن بد بیوی اے خدا پناہ ہے۔
- جب طوطے کا ہمدم کالا کوّا ہو تو وہ پنجرے سے چھٹکارا پانے کو غنیمت سمجھے گا۔
- دنیا میں آوارگی سر پر رکھ دے ورنہ عاجزی پر صبر کر لے۔
- قاضی کی قید میں گرفتار ہو جانا بہتر ہے گھر میں پیشانی پر بل دیکھنے سے۔
- اس شوہر کے لئے سفر عید ہوتا ہے جس کے گھر میں بُری بیوی ہو۔
- اس مکان پر خوشی کا دروازہ بند کر دے جس سے بیوی کی چیخیں بلند ہوں۔
- جب بیوی بازار کا راستہ لے اس کو مار ورنہ تو گھر میں عورت کی طرح بیٹھ جا۔

- اگر بیوی شوہر کی طرف کان نہ دھرے اس کا سرمئی پاجامہ شوہر کو پہنا دو۔
- جس کی بیوی میں نادانی اور بدچلنی ہے تو اس نے اپنے سر کی بلا چاہی ہے۔
- جو ایک پیمانہ جو میں خیانت کر دے تو گیہوں کے ڈھیر سے ہاتھ دھو لے۔
- اس بندہ کی خدا نے بھلائی چاہی ہے جس کے لئے بیوی کا ہاتھ اور دل سچا ہو۔
- جب اجنبی کے سامنے بیوی ہنس پڑی پھر شوہر سے کہو مردانگی کی ڈینگیں نہ مارے۔
- بے حیا بیوی جب تورمہ پر ہاتھ مارنے لگ جائے اس سے کہہ دو کہ شوہر کے منہ پر ہاتھ دھردے۔
- اجنبی لوگوں سے بیوی کی آنکھ اندھی ہو جب گھر سے باہر نکلی تو پھر قبر میں ہو۔
- جب تو دیکھے کہ بیوی کا قدم اپنی جگہ نہیں ہے تو پھر برداشت عقلمندی اور تدبیر کی بات نہیں ہے۔
- اس کے ہاتھ سے مگرمچھ کے منہ میں بھاگ جا ذلت کے جینے سے مرجانا بہتر ہے۔
- غیر مرد سے اس کا منہ چھپا اور اگر نہ مانے تو پھر کیا بیوی کیا شوہر۔
- خوش طبع' خوبصورت بیوی بھی باعث رنج اور بوجھ ہے ناموافق بدصورت بیوی کو طلاق دے دے۔
- دو آدمیوں نے یہ ایک بات کیا بھلی کہی ہے جو بیوی کے ہاتھوں پریشان تھے۔
- ایک نے کہا خدا کرے کسی کی بیوی بد نہ ہو دوسرے نے کہا خدا کرے دنیا میں عورت ہی نہ ہو۔
- اے دوست! ہر نوبہار میں نئی بیوی بنا اس لئے کہ گزشتہ سال کی جنتری کام میں نہیں آتی ہے۔
- ننگے پاؤں چلنا تنگ جوتا پہننے سے بہتر ہے سفر کی مصیبت اٹھانا خانہ جنگی سے بہتر ہے۔
- عورتیں شوخ اور حکم چلانے والی اور سرکش ہیں لیکن میں نے سنا ہے کہ بغل میں راضی رہتی ہیں۔
- تو اگر کسی کو بیوی میں پھنسا دیکھے تو اے سعدی اس پر طعنہ زنی نہ کر۔
- تو بھی اس کا ظلم سہے گا اور اس کا بوجھ اٹھائے گا اگر تھوڑی دیر کے لئے اس کو بغل میں دبا لے گا۔

نتیجہ حکایت: نیک' پارسا' متقی اور پرہیزگار رفیقہ حیات اس دنیا میں عطیہ خداوندی سے کم نہیں۔ اگر بیوی بدکردار ہو تو اس دنیا میں ہی وہ دوزخ کا مزا چکھ لیتا ہے۔ جینا اس کے لئے دوبھر ہو جاتا ہے جو عورت مرد کے پہلو سے ناخوش اٹھے وہ بھی شوہر کے لئے طوفان بلاخیز پیدا کر دیتی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ عورت کے پہلو کو خوش رکھا جائے اور بغل میں دبا کر اس کی کیف و مستی میں سرشار ہونے کی ضرورتیں پوری کی جائیں۔

حکایت

جوانے زنا سازگارے جفت — برپیر مردے بنالید و گفت
گراں باری از دست ایں خصم چیر — چناں می برم کاسیا سنگ زیر
بسختی بنہ گفتش اے خواجہ دل — کس از صبر کردن نگرد د خجل
بشب سنگ بالائی اے خانہ سوز — چرا سنگ زیریں نباشی بروز
چو از گلبنے دیدہ باشی خوشی — روا باشدار بار خارش کشی
درختے کہ پیوستہ بارش خوری — تحمل کن آنگہ کہ خارش خوری

مشکل الفاظ کے معنی: زنا سازگارے جفت: بیوی کی مخالفت سے۔ پیر مردے: بوڑھا آدمی۔ نالید: نالاں ہونا۔ خصم: دشمن۔ خجل: شرمندہ۔ سنگ بالائی: اوپر کا پاٹ۔ سنگ زیریں: نچلا پاٹ۔ گلبنے: پھولوں کی شاخ۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک نوجوان بیوی کی مخالفت سے ایک بوڑھے آدمی کے سامنے نالاں ہوا اور کہا۔
- اس غالب شخص کے ہاتھ سے میں بوجھ اس طرح برداشت کر رہا ہوں جیسے چکی کا نچلا پاٹ۔
- اس نے اس سے کہا اے صاحب سختی پر صبر کر لے اس لئے کہ صبر کرنے سے کوئی شرمندہ نہیں ہوتا۔
- اے گھر کو پھونکنے والے رات کو تو اوپر کا پاٹ ہے تو دن میں تو نچلا پاٹ کیوں نہ ہو۔
- جب تو نے پھولوں کی شاخ سے خوشی دیکھی ہو' مناسب ہو گا اگر تو اس کے کانٹے کا بوجھ برداشت کرے۔
- جس درخت کا تو مسلسل پھل کھائے تو اس وقت تک برداشت کر جب تو اس کا کانٹا کھائے۔

نتیجہ حکایت: بیوی اور شوہر دونوں ایک دوسرے کا لباس ہیں۔ ان کی وقتی لڑائی کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ انہوں نے تو پھر ایک ہو جانا ہے۔ یاد رہے ایسا صرف نیک' پارسا اور اچھے لوگوں میں ہوتا ہے۔ کچھ بد قمار بیوی کو پاؤں کا جوتا تصور کرتے ہیں۔ ایسا تصور در حقیقت جاہلیت کے زمرے میں آتا ہے جو اپنی بیوی سے خوش ہے اس کو اس کی لمحوں کی تلخی بھی برداشت کرنا ہو گی۔

گفتار در بیان تربیت اولاد

پسر چوں زدہ بر گذشتش سنیں ‏ زناں محرماں گوفرا . ترنشیں
برپنبہ آتش نشاید فروخت ‏ کہ تا چشم برہم زنی خانہ سوخت
چو خواہی کہ نامت بماند بجائے ‏ پسر را خردمندی آموز ورائے
کہ گر عقل و رائش نباشد بسے ‏ بمیری و از تو نماند کسے
بسا روزگارا کہ سختی برد ‏ پسر چوں پدر نازکش پرورد
خردمند و پرہیزگارش برآر ‏ گرش دوستداری بنازش مدار
بخردی درش زجر و تعلیم کن ‏ بہ نیک و بدش وعدہ و بیم کن
نو آموز را ذکر و تحسین و زہ ‏ ز توبیخ و تہدید استاد بہ
بیاموز پروردہ را دست رنج ‏ وگر دست داری چو قارون بگنج
مکن تکیہ بر دستگاہیکہ ہست ‏ کہ باشد کہ نعمت نماند بدست
بپایاں رسد کیسہ سیم و زر ‏ نگردد تہی کیسہ پیشہ ور
چہ دانی کہ گردیدن روزگار ‏ بغربت بگرداندش در دیار
چو بر پیشہ باشدش دسترس ‏ کجا دست حاجت برد پیش کس
ندانی کہ سعدی مکاں از چہ یافت ‏ نہ ہاموں نوشت و نہ دریا شگافت
بخردی بخورد از بزرگاں قفا ‏ خدا دادش اندر بزرگی صفا
ہر آں کس کہ گردن بفرماں نہد ‏ بسے بر نیاید کہ فرماں دہد
ہر آں طفل کہ جور آموز گار ‏ نہ بیند جفا بیند از روزگار
پسر رانکو دار و راحت رساں ‏ کہ چشمش نماند بدست کساں

ہر آں کس کہ فرزند را غم نخورد — دگر کس غمش خورد و آوارہ کرد
نگہدار از آمیز گار بدش — کہ بدبخت و بے رہ کند چوں خودش
بہ نامہ ترزاں مخنث مخواہ — کہ پلش از خطش روے گردد سیاہ
ازاں بے حمیت بباید گریخت — کہ نا مردیش آب مرداں بریخت
پسر کو میان قلندر نشست — پدر گو زخیرش فروشوئے دست
دریغش مخور بر ہلاک و تلف — کہ پیش از پدر مردہ بہ نا خلف

مشکل الفاظ کے معنی: دہ گذشتش سنین: دس سال کی عمر کا ہو جائے۔ فراتر نشیں: دور ہو کر بیٹھنا۔ پنبہ: روئی۔ خانہ سوخت: گھر کا جل جانا۔ چہ خواہی: اگر چاہتا ہے۔ آموز ورائے: رائے سکھانا۔ بسار روزگار: بہت عرصہ تک۔ بنازش مدار: ناز میں نہ رکھنا۔ ورش: جھڑکنا۔ بیم: خوف۔ تہدید استاد: استاد کی سرزنش۔ سیم و زر: سونا اور چاندی۔ گردیدن روزگار: زمانہ کی گردش۔ چہ دانی: تجھے کیا معلوم۔ دست حاجت: ضرورت کا ہاتھ۔ نہ ہاموں نوشت: نہ جنگل عبور کرکے۔ نہ دریا شگافت: نہ دریا پھاڑا۔ بزرگاں قفا: بزرگوں کے طمانچے۔ فرماں دید: حکم چلانے والا۔ ہر آں طفل: ہر وہ بچہ۔ جور آموزگار: استاد کا ظلم۔ راحت رساں: سکون پہنچنا۔ آمیزگار: میل جول۔ مخنث: ہیجڑا۔ روئے گرد و سیاہ: منہ کالا ہو جانا۔ بے حمیت: بے غیرت۔ آب مرداں بریخت: مردوں کی عزت بہائی۔ میان قلندر نشست: قلندروں میں بیٹھا۔ بر ہلاک و تلف: ہلاک اور برباد ہونے پر۔ ناخلف: حکم عدولی کرنے والا جو فرمانبردار نہ ہو۔

گفتار کا ترجمہ:

- جب لڑکے کی عمر دس سال سے زیادہ ہو جائے تو اس کو کہو کہ وہ نامحرموں سے دور ہو کر بیٹھے۔
- روئی کے پاس آگ نہ سلگانی چاہئے اس لئے کہ جب تک تو پلک جھپکائے گا تو گھر جل جائے گا۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا نام باقی رہے لڑکے کو عقلمندی اور رائے سکھا۔
- اگر اس کے پاس اچھی عقل اور رائے نہ ہو گی تو مرجائے گا اور تیرے بعد کوئی اہل نہ رہے گا۔
- بہت عرصہ تک سختی اٹھائے گا' وہ لڑکا جس کو باپ نازوں سے پالے گا۔
- اس کو عقلمند اور پرہیزگار بنا اگر تجھے اس سے محبت ہے اس کو ناز میں نہ رکھ۔
- بچپن میں اس کو جھڑک اور سکھا اچھے اور بُرے کا وعدہ اور خوف دلا۔
- نوآموز کے لئے ذکر اور تعریف شاباش استاد کی سرزنش اور دھمکی سے زیادہ مفید ہے۔
- اپنے پالے ہوئے کو دستکاری سکھا اگرچہ تو قارون کی طرح خزانہ پر قابو رکھتا ہو۔
- اس قدرت پر جو تجھے حاصل ہے بھروسہ نہ کر اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ دولت ہاتھ میں نہ رہے۔
- سونے اور چاندی کی تھیلی ختم ہو جاتی ہے پیشہ ور کی تھیلی خالی نہیں ہوتی۔
- تجھے کیا معلوم ہے کہ زمانہ کی گردش اس کو سفر میں گھمائے پھرائے ملکوں میں۔
- اگر اس کو کسی پیشہ پر قدرت حاصل ہو گی تو پھر ضرورت کا ہاتھ کسی کے سامنے کب لے جائے گا۔
- تجھے معلوم نہیں سعدی کو مرتبہ کس چیز سے ملا نہ جنگل طے کئے نہ دریا پھاڑا۔
- اس نے بچپن میں بزرگوں کے طمانچے کھائے خدا نے اس کو بزرگی میں صفائی عنایت فرمائی۔
- جو شخص حکم کی اطاعت کرتا ہے زیادہ وقت نہیں گزرتا کہ حکم چلانے والا بن جاتا ہے۔
- ہر وہ بچہ جو استاد کا ظلم نہیں سہتا ہے وہ پھر زمانہ کا ظلم سہتا ہے۔

- لڑکے کو عمدہ طریقے پر رکھ اور آرام پہنچا تاکہ دوسروں کے ہاتھ کی طرف اس کی نگاہ نہ اٹھے۔
- جس شخص نے اولاد کا غم نہ کھایا دوسرے نے اس کا غم اٹھایا اور اس کو آوارہ کر دیا۔
- بد کے میل جول سے اس کی نگرانی کر ورنہ وہ اس کو اپنی طرح بدبخت اور بے راہ کر دے گا۔
- اس ہیجڑے سے زیادہ سیہ اعمال نامہ والا کسی کو نہ تلاش کر جس کا نامہ اعمال آنے سے پہلے منہ کالا ہو جائے۔
- اس بے غیرت سے بھاگنا چاہئے جس کی نامردی نے مردوں کی آبرو خاک میں ملائی۔
- وہ لڑکا جو قلندروں میں بیٹھا باپ سے کہہ دو اس کی بھلائی سے ہاتھ دھو لے۔
- اس کے ہلاک اور برباد ہونے پر افسوس نہ کر اس لئے کہ ناخلف کا باپ سے پہلے مرجانا بہتر ہے۔

نتیجہ گفتار: جواں لڑکے اور لڑکی کی مثال روئی اور آگ کی سی ہے۔ ان ہر دو کو ایک دوسرے سے دور رکھو۔ اگر اولاد باسلیقہ ہے تو تیرا نام روشن ہوگا۔ اولاد کے لئے ناز پروردہ زہر ثابت ہوتا ہے۔ ان کی ایسی تربیت کرنی چاہئے پیار محبت سے آراستہ کرنا چاہئے اس کے ساتھ ساتھ اولاد کو ہنرمند بنا دینا چاہئے خواہ انسان بیش بہا دولت کا ہی کیوں نہ مالک ہو۔ اگر تم اولاد کی ضروریات پوری نہ کرو گے تو وہ آوارہ ہو جائے گی۔ دنیا میں سب سے زیادہ سیہ اعمال نامہ اس کا ہے جو بچپن میں مردوں سے آوارگی کرائے دوسرے معنی یہ بھی ہیں کہ اس نے مردوں کا نطفہ ضائع کیا۔ آوارہ اولاد کا باپ کی زندگی میں ہی مرجانا بہتر ہے۔

حکایت

شبے دعوتے بود در کوئے من	ز ہر جنس مردم در و انجمن
چو آواز مطرب در آمد ز کوئے	بگردوں شد آوازۂ ہای و ہوئے
پری پیکرے بود محبوب من	بدو گفتم اے لعبت خوب من
چرا با جواناں نیائی بجمع	کہ روشن کنی مجلس ماچو شمع
شنیدم سہی قامت سیم تن	کہ می رفت و می گفت باخویشتن
محاسن چو مرداں ندارم بدست	نہ مردی بود پیش مرداں نشست

مشکل الفاظ کے معنی: شبے: ایک رات۔ در کوئے من: میرے اپنے کوچے میں۔ ہر جنس مردم: ہر قسم کے مرد۔ چو آواز مطرب: جب گویے کی آواز۔ محبوب من: میرا محبوب۔ اے لعبت خوب من: اے میرے خوبصورت کھلونے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میری گلی میں ایک رات دعوت تھی اس محفل میں ہر قسم کے آدمی تھے۔
- جب کوچے سے گویے کی آواز آئی ہائے و ہو کی آوازیں آسمان پر پہنچیں۔
- ایک میرا معشوق پری جیسے جسم والا تھا میں نے اس سے کہا اے میرے خوبصورت کھلونے۔
- جوانوں کے ساتھ تو مجمع میں کیوں نہیں آتا تاکہ شمع کی طرح ہماری مجلس کو روشن کر دے۔
- میں نے سنا کہ سیدھے قد والا چاندی کے جسم والا چلا جا رہا تھا اور اپنے آپ سے کہہ رہا تھا۔
- مردوں کی سی خوبیاں میرے پاس نہیں ہیں تو مردوں کے سامنے بیٹھنا انسانیت نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: مردوں کی صحبت اختیار کرنے کے لئے انسان میں مردانگی کا ہونا ضروری تصور کیا جاتا ہے کیونکہ قوت مردانگی کے بغیر کوئی آدمی مرد کہلوانے کا مجاز نہیں لازم نہیں جو خوبصورت ہو وہ مرد بھی ہو۔ مرد کے لئے قوی اعضاء، توانا جسم اور

مردانہ طاقت ہونی چاہئے تاکہ وہ بیوی کے حقوق زناشوئی کماحقہ طور پر ادا کر سکے۔

گفتار در احتراز از صحبت آمرداں

خرابت کند شاہد خانہ کن ... برو خانہ آباد گرداں بزن
نشاید ہوس باختن با گلے ... کہ ہر بامدادش بود بلبلے
چو خود رک بہر مجلسے شمع کرد ... تو دیگر چو پروانہ گردش مگرد
زن خوب خوش خوئے آراستہ ... چہ مانند بناداں نو خاستہ
دروددم چو غنچہ دے از وفا ... کہ از خندہ افتد چو گل در قفا
نہ چوں کودک پیچ بر پیچ شنگ ... کہ چوں مقل نتواں شکستن بسنگ
مبیں دلفریبش چو حور بہشت ... کزاں روئے دیگر چو غولست زشت
گرش پائے بوسی ندارودت پاس ... ورش خاک باشی نداند سپاس
سر از مغز و دست از درم کن تہی ... چو خاطر بفرزند مردم نہی
مکن بد بفرزند مردم نگاہ ... کہ فرزند خویشت برآید تباہ

مشکل الفاظ کے معنی: آمرداں: نوخیز لڑکے۔ ہوس باختن: لالچ و طمع۔ باگلے: اس پھول کے لئے۔ شاہد: معشوق۔ بہر مجلسے شمع کرد: ہر محفل کی شمع۔ خوئے آراستہ: بنی سنوری۔ شکستن بسنگ: پتھر سے بھی نہ توڑ سکنا۔ روئے دیگر: دوسری طرف سے۔ غولست زشت: بھوت کی طرح بُرا۔

گفتار کا ترجمہ:

- گھر برباد کرنے والا معشوق تجھے خراب کر دے گا جا بیوی سے گھر آباد کر۔
- ہوس بازی ایسے پھول سے مناسب نہیں ہے جس کے لئے ہر صبح ایک نئی بلبل ہو۔
- جب اس نے اپنے آپ کو ہر محفل کی شمع بنایا پھر تو پروانہ کی طرح اسکا چکر نہ کاٹ۔
- خوبصورت' خوش مزاج' بنی سنوری بیوی نو عمر ناداں سے کیا مشابہت رکھتی ہے۔
- غنچہ کی طرح اس کی وفا کا دم بھر خوشی سے وہ پھول بن کر تیرے پیچھے لگے گی۔
- وہ لڑکے کی طرح پیچ در پیچ اور شوخ نہیں ہے کہ جس کو گل کی طرح پتھر سے بھی نہ توڑا جا سکے۔
- اس کو بہشت کی حور کی طرح دل لبھانے والا نہ سمجھ اس لئے کہ وہ دوسری طرف سے بھوت کی طرح بُرا ہے۔
- اگر تو اس کے پیر چومے گا وہ تیرا لحاظ نہ کرے گا۔ اگر تو اس کی خاک بھی بن جائے شکر گزار نہ ہو گا۔
- بھیجے سے سر روپے پیسے سے ہاتھ خالی کر لے اگر انسان کے بچے پر دل دے۔
- لوگوں کی اولاد پر بد نگاہ نہ ڈال ورنہ تیری اولاد تباہ ہو جائے گی۔

نتیجہ گفتار: محبوب یا معشوق جہاں دل پروری کا باعث ہیں وہاں وہ گھر کا خانہ بھی برباد کر دیتے ہیں کیونکہ ان کی نگاہ دلبرانہ ر ناز و انداز سے عشاق اپنا سب کچھ گنوا بیٹھتے ہیں اور محبوب کے ایک اشارے پر اپنی متاع عزیز لٹانے پر تیار ہو جاتے ہیں ۔ِی اپنی عزت داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

حکایت

درین شہر بارے بسمعم رسید — کہ بازار گانے غلامے خرید
شبانگہ مگر دست بردش بشیب — کہ سیمیں زنخ بود و خاطر فریب
پری چہرہ ہرچہ او فتادش بدست — بکیں در سر و مغز ناداں شکست
گوا کرد بر خود خدا و رسول — کہ دیگر نگردم بگرد فضول
رحیل آمدش ہمدراں ہفتہ پیش — دل انگار و سربستہ و روئے ریش
چو بیروں شد از گازروں یکدو میل — بہ پیش آمدش سنگلاخے ہیل
بپرسید کیں قلہ را نام چیست — کہ بسیار بیند عجب ہر کہ زیست
چنیں گفتش از کارواں ہمدمے — مگر تنگ ترکاں ندانی ہمے
یہ را یکے بانگ برداشت سخت — کہ دیگرچہ رانی بینداز رخت
نہ عقلست و نہ معرفت یک جوم — اگر من دگر تنگ ترکاں روم
در شہوت نفس کافر بہ بند — وگر عاشقی لت خور و سر بہ بند
چو مر بندۂ را ہمی پروری — بہیبت برآرش گزو بر خوری
وگر سیدش لب بدنداں گزد — دماغ خداوند گاری پزد
غلام آبکش باید و خشت زن — بود بندۂ نازنیں مشت زن
نہ ہر جا کہ بینی خط دل فریب — توانی طمع کردنش در کتیب

مشکل الفاظ کے معنی: درین شہر: اس شہر میں۔ بارے: ایک بار۔ بسمعم رسید: کان تک پہنچنا۔ بازار گانے: تاجر۔ شبانگہ: رات کے وقت۔ سیمیں زنخ: چاندی جیسے رخسار۔ دل انگار: زخمی دل۔ روئے ریش: زخمی چہرہ۔ گازروں: فارس کا مشہور شہر ہے۔ سنگلاخ ہیل: پتھریلی خوفناک زمین۔ قلہ را نام چیست: پہاڑی کا کیا نام ہے۔ ترکاں: پہاڑی کا نام۔ چہ رانی: کیوں ہانکتا ہے۔ بیند از رخت: سامان ڈال دینا۔ لت خورد: لاتیں کھا۔ پزد: پکانا۔ دماغ خداوند گاری: آقائی کا خیال۔ گزد: دبانا۔ خشت زن: اینٹیں پاتھنے والا۔

حکایت کا ترجمہ:

- اس شہر میں ایک بار میرے کان میں یہ بات پہنچی کہ ایک تاجر نے غلام خریدا۔
- رات کے وقت شاید اس نے اس کے نچلے حصہ پر ہاتھ ڈالا اس لئے کہ وہ چاندی جیسے رخسار والا اور دلفریب تھا۔
- پری جیسے چہرے والے کے ہاتھ میں جو کچھ آیا کینہ سے نادان کے سر اور بھیجے پر توڑ ڈالا۔
- اس نے اپنے اوپر خدا اور رسول ﷺ کو گواہ بنایا کہ پھر میں فضول بات کا چکر نہ کاٹوں گا۔
- اس کو اسی ہفتہ سفر پیش آگیا دل زخمی اور سر بندھا ہوا اور چہرہ زخمی۔
- جب گازروں شہر سے ایک دو میل آگے نکل گیا۔ ایک پتھریلی خوفناک زمین اس کے سامنے آگئی۔
- اس نے معلوم کیا کہ اس پہاڑی کا کیا نام ہے اس لئے کہ جو زندہ رہتا ہے وہ بہت عجائب دیکھتا ہے۔
- قافلہ سے ایک ساتھی نے اس سے یہ کہا کہ شاید تو تنگ ترکاں کو نہیں جانتا ہے۔

- اس نے غلام کو سختی سے پکارا کہ آگے کیوں ہانکتا ہے' سامان ڈال دے۔
- مجھ میں ایک جو برابر بھی عقل اور پہچان نہیں ہے۔ اگر میں پھر ترکوں کی تنگ میں گھسوں۔
- کافر نفس کی شہوت کا دروازہ بلند کر دے۔ اگر تو عاشق ہے تو لاتیں کھا اور سر کو پٹی لپیٹ۔
- جب تو کسی نوکر کی پرورش کرے اس کو رعب میں رکھ تاکہ اس سے فائدہ اٹھائے۔
- اور اگر اس کا آقا اس کے ہونٹ دانتوں سے دبائے گا وہ آقائی کا خیال پکائے گا۔
- نوکر پانی کھینچنے والا! اینٹیں پاتھنے والا چاہئے نازنین نوکر کے ہاز ہوتا ہے۔
- یہ مناسب نہیں کہ جہاں کہیں بھی دل فریب خط دیکھے اس کو کتاب میں کر لینے کا لالچ کرے۔

نتیجہ حکایت: نوکر چاکر کو رعب دبدبے میں رکھنا فائدے کا باعث بنتا ہے۔ ورنہ وہ فائدے کی بجائے نہ صرف نقصان کرتا ہے بلکہ تمہارا جینا بھی دوبھر کر دے گا۔ کہا جاتا ہے معشوق کی دلفریب حرکتوں پر فریفتہ ہونے کی بجائے کمال عقل مندی کا ثبوت پیش کرو۔ یہ نہ ہو کہ دل کے ساتھ عزت و وقار بھی باقی نہ رہے اور سادات کی عزت پامال ہو جائے اور ذلت رسوائی تمہیں خوش آمدید کہے۔

حکایت

گروہے نشینند باخوش پسر ... کہ ما پاکبازیم و صاحب نظر
زمن پرس فرسودۂ روزگار ... کہ بر سفرہ حسرت خورد روزہ دار
ازاں تخم خرما خورد گو سپند ... کہ قفلست بر تنگ خرما و بند
سر گاو عصار ازاں در گہ است ... کہ از کنجدش ریسماں کو تہ است

مشکل الفاظ کے معنیٰ: گروہے: بہت سے لوگ۔ زمن پرس: مجھ سے پوچھ۔ فرسودہ روزگار: زمانے کے گھسے ہوئے۔ سفرہ: دسترخوان۔ حسرت خورد: حسرت کھاتا ہے۔ سپند: بکری۔ خرما: چھوارا۔

حکایت کا ترجمہ:

- بہت سے لوگ خوبصورت لڑکے کے ساتھ بیٹھے ہیں کہ ہم تو پاکباز اور دیکھ بھالی کے ہیں۔
- مجھ زمانے کے گھسے ہوئے سے پوچھ کہ روزہ دار دسترخوان پر بیٹھ کر حسرت کھاتا ہے۔
- بکری اسی وجہ سے چھوارے کی گٹھلی کھاتی ہے کہ چھوارے کے بورے پر بند اور تالا ہے۔
- تیلی کے بیل کا سر اسی وجہ سے گھاس میں ہے کہ تلون تک پہنچنے سے اس کی رسی تنگ ہے۔

نتیجہ حکایت: پارسائی اور اچھائی کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب آدمی کو شیطانی اعمال میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہو۔ وہ اپنے نفس پر کنٹرول بھی رکھتا ہو اور اعمال بد سے دامن بھی بچاتا ہو۔ یہ کام تو صرف پیغمبروں کو ہی زیبا ہے۔ عام آدمی جلد بھک جاتا ہے اور اپنے نفس کی آگ کو ٹھنڈا کر کے سکون محسوس کرتا ہے۔

حکایت

یکے صورتے دید صاحب جمال ... بگردیدش از شورش عشق حال
برانداخت بیچارہ چنداں عرق ... کہ شبنم برا ُردی بہشتی ورق

گذر کرد بقراط بروے سوار — پر سید کیں را چہ افتاد کار

کسے گفتش ایں عابد پارساست — کہ ہرگز خطائے زدستش نخاست

رود روز و شب در بیابان و کوہ — ز صحبت گریزاں ز مردم ستوہ

ببردست خاطر فریبے دلش — فرو رفتہ پائے نظر در گلش

چو آید ز خلقش ملامت بگوش — بگرید کہ چند از ملامت خموش

مگوی۔ اربنالم کہ معذور نیست — کہ فریادم از ملتے دور نیست

نہ ایں نقش دل می رباید زدست — دل آں می رباید کہ ایں نقش بست

شنید ایں سخن مرد کار آزمائے — کہن سال پروردہ وَ پختہ رائے

بگفت ارچہ صیت نکوئی رود — نہ باہر کسے ہرچہ گوئی رود

نگارندہ را خود ہمیں نقش بود — کہ شوریدہ را دل بیغمار بود

چرا طفل یک روزہ ہوشش نبرد — کہ در صنع دیدن چہ بالغ چہ خرد

محقق ہماں بیند اندرا بل — کہ در خوب رویان چین و چگل

نقاریست ہر سطر من زیں کتیب — فرو ہشتہ بر عارض دل فریب

معانیست در زیر حرف سیاہ — چو در پردہ معشوق و در میغ ماہ

در اوقات سعدی نگنجد ملال — کہ دارد پس پردہ چندیں جمال

مرا کیں سخنہا ست مجلس فروز — چو آتش در و روشنائی و سوز

نرنجم ز خصماں اگر برطپند — کزیں آتش پارسی در تپند

مشکل الفاظ کے معنی: یکے صورتے: ایک شخص۔ صاحب جمال: خوبصورت۔ عشق حال: عشق کے پاگل پن۔ شورش: دگرگوں۔ عرق: پسینہ۔ پرسید: اس نے پوچھا۔ خطائے زدستش نخاست: کوئی غلطی نہیں ہوئی۔ زمردم ستوہ: انسانوں سے عاجز ہے۔ در گلش: مٹی میں دھنس گیا۔ فریادم: چیخنا۔ ملتے: سبب سے۔ ایں نقش: صورت۔ شنید: میں نے سنا۔ کہن سال: پرانی عمر۔ ارچہ حست نکوئی: نیکی کی شہرت۔ شوریدہ: دیوانہ۔ چرا طفل یک روزہ: ایک دن کا بچہ۔ در صنع دیدن: کاریگری دیکھنے میں۔ من زیں کتیب: میری اس کتاب۔ در میغ ماہ: بدلی میں چاند۔ خصماں: دشمن۔ در تپند: بخار میں۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص نے ایک حسین صورت دیکھی۔ عشق کے پاگل پن سے اس کی حالت دگرگوں ہو گئی۔
- بے چارے نے اس قدر پسینہ ٹپکایا جتنا چیت کے مہینہ میں پتہ پر شبنم۔
- بقراط سوار ہو کر اس کے پاس سے گزرا اس نے پوچھا اس کو کیا ہوا ہے۔
- کسی نے اس سے کہا کہ یہ ایسا نیک عبادت گزار ہے جس کے ہاتھ سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔
- رات اور دن کو جنگل اور پہاڑ میں چلا جاتا ہے۔ صحبت سے گریز کرنے والا اور انسانوں سے عاجز ہے۔
- ایک دل لبھانے والا اس کا دل لے گیا ہے نگاہ کا قدم اس کی مٹی میں دھنس گیا ہے۔
- جب لوگوں کی ملامت اس کے کان میں آتی ہے روتا ہے کہ ملامت کب خاموش ہو۔
- اگر میں روؤں تو تم یہ نہ کہو کہ معذور نہیں ہے کیونکہ میرا چیخنا سب سے دور نہیں ہے۔

- یہ صورت دل کو ہاتھ سے نہیں اچکتی ہے دل کو وہ اچکتا ہے جس نے یہ صورت بنائی ہے۔
- کار آزمودہ شخص نے یہ بات سنی جو کہ پرائی عمر کا اور پختہ رائے تھا۔
- اس نے کہا اگرچہ نیکی کی شہرت پھیلتی ہے لیکن ہر شخص کے سامنے ہر بات نہیں چلتی ہے۔
- نقش و نگار کرنے والے اک صرف یہی ایک نقش تھا جو دیوانہ کے دل کو لوٹ لے گیا۔
- ایک دن کا بچہ اس کا ہوش کیوں نہ لے گیا اس لئے کہ کاریگری دیکھنے میں بالغ اور بچہ برابر ہے۔
- محقق شخص اونٹ میں بھی وہی بات دیکھتا ہے جو چین اور ہیکل کے حسینوں میں۔
- میری اس کتاب کی ہر سطر ایک نقاب ہے جو دل فریب رخسار پر پڑا ہوا ہے۔
- کالے حرفوں کے نیچے ایسے معانی ہیں جیسے پردہ میں معشوق اور بدلی میں چاند۔
- سعدی کے اوقات میں ملال کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ پردہ کے پیچھے بہت سی خوبیاں رکھتا ہے۔
- جبکہ مجلس کو رونق بخشنے والی میری یہ باتیں ہیں جن میں آگ کی طرح روشنی اور جلن ہے۔
- اگر دشمن تڑپیں تو میں رنجیدہ نہیں ہوتا ہوں کہ وہ اس پارسی آگ سے بخار میں مبتلا ہیں۔

نتیجہ حکایت: کائنات کی ہر چیز کی تخلیق میں حکمت خداوندی پوشیدہ ہے کسی کو تو حسن و زیبائی کا پیکر بنا دیا اور کسی کو بد زیبی عنایت کی۔ انسان کا کسی چیز پر کچھ اختیار نہیں وہ تو محض مجبور ہے بعض اوقات نیک، عبادت گزار اور پرہیزگار بھی بہک جاتے ہیں اور کسی کے حسن پر فریفتہ ہو کر اپنے ایمان کو غارت کر ڈالتے ہیں۔ ایمان شکن غلمان سے دامن عصمت بچا کر رکھنا درحقیقت نہ صرف کار نیک ہے بلکہ ایمان کی پختگی کا بھی ثبوت بھی ہے۔

گفتار در عدم التفات بر قول اہل دنیا

اگر در جہاں از جہاں رستہ ایست　　دراز خلق بر خویشتن بستہ ایست
کس از دست جور زبانہا نرست　　اگر خود نمایست اگر حق پرست
اگر بر پری چوں ملک ز آسماں　　بدامن در آویزدت بدگماں
بکوشش تواں دجلہ را پیش بست　　نشاید زباں بداندیش بست
فراہم شیستند تر داماناں　　کہ ایں زہد خشک است و آں دام ناں
تو روی از پرستیدن حق مپیچ　　بہل تا نگیرند خلقت بہیچ
چو راضی شد از بندہ یزدان پاک　　گر اینہا نگردند راضی چہ باک
بد اندیش خلق از حق آگاہ نیست　　زغوغائے خلقش بحق راہ نیست
ازاں رہ بجائے نیا وردہ اند　　کہ اول قدم پے غلط کردہ اند
دوکس بر حدیثے گمارند گوش　　ازیں تا بداں ز اہرمن تا سروش
یکے پند گیرد دگر ناپسند　　نپردازد از حرف گیری بہ پند
فرو ماندہ در کنج تاریک جائے　　چہ دریا بد از جام گیتی نمائے
مپندار اگر شیر اگر روبہی　　کزیناں بمردی و حیلت رہی
اگر کنج خلوت گزیند کسے　　کہ پروائے صحبت ندارد بسے
مذمت کنندش کہ زرقست و ریو　　ز مردم چناں میگریزد کہ دیو

مشکل الفاظ کے معنی: خویشتن: اپنا۔ جور زبانہا: زبانوں کا ظلم۔ خودنمایست: ریاکار۔ ملک ز: فرشتے کی طرح۔ آویزدت: لٹکنا۔ تر داماں: گنہگار۔ دام ناں: روٹی کا جال۔ روی: منہ چہرہ۔ نہ راضی چہ باک: راضی نہ ہوئے تو کیا پرواہ۔ غوغائے خلقش: مخلوق کا شور۔ دو کس: دو آدمی۔ گوش: کان۔ حدیثے: بات۔ یکے پند: ایک نصیحت۔ حرف گیری: نکتہ چینی۔ پند: نصیحت۔ کنج تاریک: تاریک گوشہ۔ جام گیتی نمائے: جہاں نما جام۔ روبہی: لومڑی۔ دیو: بھوت۔

گفتار کا ترجمہ:

- اگر دنیا میں کوئی شخص دنیا والوں سے بچا ہوا ہے تو وہی ہے جو اپنا دروازہ لوگوں پر بند کیے ہوئے ہے۔
- زبانوں کے ظلم سے کوئی شخص نہیں چھوٹا خواہ ریاکار ہے خواہ حق پرست ہے۔
- اگر تو فرشتہ کی طرح آسمان سے لڑے بدگماں تیرے دامن میں لٹکے گا۔
- کوشش سے دجلہ پر پشتہ باندھا جا سکتا ہے بداندیش کی زبان بندی نہیں کی جا سکتی۔
- گنہگار جمع ہو کر بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو خشک پرہیزگاری ہے اور وہ روٹی کا جال ہے۔
- تو حق کی پرستش سے منہ نہ موڑ چھوڑ یہاں تک کہ وہ تجھے کسی چیز کے قابل نہ سمجھیں۔
- جب خدائے پاک بندہ سے راضی ہو گیا اگر یہ راضی نہ ہوئے تو کیا پرواہ ہے۔
- مخلوق کا بدخواہ خدا سے واقف نہیں ہے۔ مخلوق کے شور و غل سے ہٹ کر خدا کی طرف اس کا راستہ نہیں ہے۔
- اسی سبب سے وہ کسی مقام تک نہیں پہنچے کیونکہ انہوں نے پہلے ہی قدم پر راستہ غلط کر دیا۔
- دو آدمی کسی بات پر کان دھرتے ہیں اس سے اس تک اتنا فاصلہ ہے جیسے اہرمن سے فرشتہ تک۔
- ایک نصیحت کرتا ہے دوسرا ناپسند کرتا ہے نکتہ چینی کو چھوڑ کر نصیحت قبول نہیں کرتا ہے۔
- تاریک گوشہ میں عاجز جام جہاں نما سے کیا حاصل کر سکتا ہے۔
- خواہ تو شیر ہے خواہ لومڑی یہ نہ سمجھ کہ تو ان سے شرافت اور حیلہ کے ذریعے چھٹکارا حاصل کر لے گا۔
- اگر کوئی شخص تنہائی کا گوشہ اختیار کر لے اس لئے کہ میل جول کی زیادہ پروا نہیں کرتا ہے۔
- تو اس کی برائی کریں گے مکر اور فریب سے لوگوں نے بھوت کی طرح بھاگتا ہے۔

وگر خندہ رویست و آمیزگار — عفیفش ندانند و پرہیز گار
غنی را بغیبت بکاوند پوست — کہ فرعون اگر ہست در عالم اوست
وگر مرد درویش در سختی است — بگویند از ادبار و بدبختی است
وگر کامرانے در آید ز پائے — غنیمت شمارند و فضل خدائے
کہ تاچند ازیں جاہ گردن کشی — خوشی را بود در قفا نا خوشی
وگر تنگ دستے تنک مایۂ — سعادت بلندش کند پایۂ
بخایندش از کینہ دنداں بزہر — کہ دوں پرور است ایں فرو مایہ دہر
چو بینند کارے بدستت درست — حریصت شمارند و دنیا پرست
وگر دست ہمت بداری زکار — گدا پیشہ خوانندت و پختہ خوار
وگر ناطقی طبل پُریاوہٗ — وگر خامشی نقش گرماوہٗ
تحمل کناں را نخوانند مرد — کہ بے چارہ ازبیم سر بر نکرد

وگر در سرش ہول مردا نگیست — گریزند از و کیں چہ دیوا نگیست
تعنت کنندش گر اندک خور است — کہ مالش مگر روزیے دیگر است
وگر نغز و پاکیزہ باشد خورش — شکم بندہ خوانند و تن پرورش
وگر بے تکلف زید مال دار — کہ زینت بر اہل تمیز است عار
زباں در نہندش با یزاچو تیغ — کہ بدبخت زر دارز از خود دریغ
وگر کاخ و ایواں منقش کند — تن خویش را کسوت خوش کند
بجاں آید از طعنہ بروے زناں — کہ خود را بیار است ہمچوں زناں
وگر پارسائے سیاحت نہ کرد — سفر کردگانش نخوانند مرد
کہ نارفتہ بیروں ز آغوش زن — کدامش ہنر باشدو رای و فن
جہاندیدہ راہم بدرند پوست — کہ سرگشتہ بخت برگشتہ اوست
گرش حظ ز اقبال بودے و بہر — زمانہ نراندے ز شہرش بشہر
عزب را نکوہش کند خردہ بیں — کہ می رنجد از خفت و خیزش زمیں
وگر زن کند گوید از دست دل — بگردن در افتاد چوں خر بہ گل
نہ از جور مردم رہد زشت روے — نہ شاہد ز نامردم زشت گوئے

خندہ رویست: ہنس مکھ۔ آمیزگار: گھل ملنے والا۔ عفیفش: پاک دامن۔ تنک مایہ: سرمایہ والا۔ ایں فرومایہ دہر: یہ کمینہ زمانہ۔ حریصت: لالچی۔ وگر ناطقی: اگر تو بولنے والا۔ طبل بروبادہ: بکواس بھرا ڈھول۔ تحمل کناں: برداشت کرنے والے۔ شکم بندہ: پیٹ کا غلام۔ کاخ: قلعہ۔ ایواں: محل۔ بجاں آید: عاجز آجانا۔ پارسائے: نیک آدمی۔ آغوش زن: بیوی کی گود۔ ہم بدرند پوست: چمڑی ادھیڑ دینا۔ سرگشتہ: سر پھرا بدبخت۔ خفت و خیزش: سونا اور جاگنا۔ زشت روئے: بدصورت۔ زشت گوئے: بُرا کہنے والے۔

- ✪ اور اگر ہنس مکھ ہے اور گھل ملنے والا ہے تو اس کو پاک دامن اور پرہیزگار نہ سمجھیں گے۔
- ✪ بدگوئی کر کے مال دار کی کھال ادھیڑ دیں گے کہ دنیا میں اگر فرعون ہے تو وہی ہے۔
- ✪ اور اگر کوئی فقیر مصیبت میں ہے تو کہیں گے ادبار اور بدبختی کی وجہ سے ہے۔
- ✪ اور اگر کوئی بامراد مرتبہ سے گر جائے اس کو غنیمت اور خدا کا فضل شمار کریں گے۔
- ✪ کہ اس مرتبہ کی وجہ سے تو کب تک تکبر کرتا ہے خوشی کے پیچھے ناخوشی ہوتی ہے۔
- ✪ اور اگر کسی تنگ دست، کم سرمایہ والا کا نیک بختی مرتبہ بڑھا دے۔
- ✪ کینہ کی وجہ سے زہر کے بجھے دانت پیسیں گے کہ یہ کمینہ زمانہ، کمینہ پرور ہے۔
- ✪ اگر تیرے ہاتھوں کوئی کام سیدھا دیکھیں گے تجھے لالچی اور دنیا پرست شمار کریں گے۔
- ✪ اگر تو کسی کام سے ہمت کا ہاتھ اٹھالے تجھے گداگر اور پکی پکائی کھانے والا کہیں گے۔
- ✪ اگر تو بولنے والا ہے تو بکواس بھرا ڈھول ہے اگر تو چپ ہے حمام کی تصویر ہے۔
- ✪ برداشت کرنے والوں کو مرد نہ کہیں گے کہ بیچارے نے خوف سے سر نہ اٹھایا۔
- ✪ اور اگر اس کے سر میں بہادری کی دہشت ہے اس سے بھاگیں گے کہ یہ کیا دیوانگی ہے۔
- ✪ اگر کم خوراک ہے اس پر افسوس کریں گے کہ اس کا مال تو شاید دوسرے کی روزی ہے۔

- اور اگر اس کی خوراک اچھی اور پاکیزہ ہو تو اس کو پیٹ کا غلام اور تن پرور کہیں گے۔
- اور اگر کوئی مال دار سادہ زندگی گزارے اس لئے کہ تمیزداروں کے لئے بناؤ سنگھار عجیب ہے۔
- اس کی ایذا میں تلوار کی زبان کھولیں گے کہ بدبخت اپنے اوپر مال خرچ کرنے سے روکتا ہے۔
- اور اگر قلعہ اور محل منقش کرے اپنے لئے اچھا لباس اختیار کرے۔
- اپنے اوپر طعنہ زنوں سے عاجز آجائے گا کہ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح بنایا سنوارا ہے۔
- اور اگر کسی نیک آدمی نے سفر نہ کیا ہو تو سفر کرنے والے اس کو مرد نہ سمجھیں گے۔
- کہ جو بیوی کی گود سے باہر نہ نکلا ہو اس کو کیا ہنر اور رائے اور فن حاصل ہو سکتا ہے۔
- جہاندیدہ کی بھی چمڑی ادھیڑ دیں گے کہ سر پھرا بدبخت وہی ہے۔
- اگر اقبال مندی میں اس کا نصیبہ اور حصہ ہوتا زمانہ اس کو شہر بہ شہر نہ لئے پھرتا۔
- عیب جو بے شادی شدہ کی برائی کرتا ہے کہ اس کے سونے اور جاگنے سے زمین رنجیدہ ہوتی ہے۔
- اور اگر وہ شادی کر لے تو کہے گا کہ دل کے ہاتھوں گردن کے بل گرا ہے جیسا کہ کیچڑ میں گدھا۔
- نہ بدصورت انسانوں کے ظلم سے رہائی پاتا ہے نہ معشوق برا کہنے والے نالائقوں سے۔

نتیجہ گفتار: یہ دنیا بڑی ظالم ہے کسی حال میں بھی جینے نہیں دیتی۔ اگر انسان غریب ہو تو ناداری کے طعنے جینا دوبھر کر دیتے ہیں۔ اگر مال دولت وافر ہو تو پھر عیش و عشرت کے بارے میں لوگوں کی باتیں جینے کو مشکل میں ڈال دیتی ہیں۔ اگرچہ انسان کسی حال میں خوش نہیں رہتا مگر یہ دنیا بھی انسان کو طرح طرح کی سخن طرازیوں سے پریشان کرتی ہے۔

حکایت

غلامے بمصر اندرم بندہ بود — کہ چشم از حیا در برافگندہ بود
کسے گفت ہیچ ایں پسر عقل و ہوش — ندارد بمالش بتعلیم گوش
شبے بر زدم بانگ بروے درشت — ہمو گفت مسکیں بجورش بکشت
گرت بر کند خشم روزے ز جائے — سراسیمہ خوانندت وخیرہ رائے
وگر بردباری کنی از کسے — بگویند غیرت ندارد بسے
سخی را باندرز گویند بس — کہ فردا دو دستت بود پیش و پس
وگر قانع و خویشتن دار گشت — بہ تشنیع خلقے گرفتار گشت
کہ ہمچوں پدر خواہد ایں سفلہ مرد — کہ دنیا رہا کرد و حسرت ببرد
کہ یارد بکنج سلامت نشست — کہ پیغمبر از خبث دشمن نرست
خدارا کہ مانند و انباز و جفت — ندارد شنیدی کہ ترسا چہ گفت
رہائی نیابد کس از دست کس — گرفتار را چارہ صبر است و بس

مشکل الفاظ کے معنی: برافگندہ: نیچی رکھنا۔ ایں پسر: یہ لڑکا۔ گوش: کان۔ ندارد: نہیں رکھتا۔ شبے: ایک رات۔ بانگ درشت: آواز کی تلخی۔ بکشت: مار ڈالنا۔ خشم: غصہ۔ خیرہ رائے: بدعقل۔ پیش ولیس: آگے پیچھے۔ قانع: قناعت کرنے والا۔ بہ تشنیع خلقے: مخلوق کی لعن طعن۔ سفلہ مرد: کمینہ مرد۔ حسرت ببرد: حسرت لے گیا۔ جفت: جوڑا۔ شنیدی: سنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- مصر میں ایک لڑکا میرے پاس نوکر تھا جو شرم کی وجہ سے آنکھیں نیچی کئے رکھتا تھا۔
- کسی نے کہا یہ لڑکا کچھ عقل اور ہوش نہیں رکھتا سکھانے کے لئے اس کے کان اینٹھ۔
- ایک رات کو میں اس پر سختی سے چیخ پڑا وہی بولا مسکین کو اس نے ظلم سے مار ڈالا۔
- اگر تجھے غصہ کسی دن برانگیختہ کر دے تو تجھے دیوانہ اور بد عقل کہیں گے۔
- اور اگر تو کسی سے بردباری کرے گا تو تجھے کہیں گے کہ غیرت نہیں رکھتا ہے۔
- سخی کو نصیحت میں کہیں گے بس ورنہ کل کو تیرے دونوں ہاتھ آگے اور پیچھے ہوں گے۔
- اور اگر تھوڑے پر صبر کرنے والا اور خوددار ہو گیا تخلوق کے لعن طعن میں گرفتار ہوا۔
- کہ باپ کی طرح یہ کمینہ مرجائے گا جو دنیا کو چھوڑ گیا اور حسرت لے گیا۔
- سلامتی کے گوشہ میں کون بیٹھ سکتا ہے کہ پیغمبر بھی دشمن کی خباثت سے نہ بچے۔
- جو خدا مثال اور شریک اور جوڑا نہیں رکھتا تو نے سنا ہے نصاریٰ نے کیا کہا ہے۔
- کوئی کسی کے ہاتھ سے نہیں چھوٹتا ہے قیدی کے لئے تدبیر صرف صبر ہے۔

نتیجہ حکایت: زیادہ سخاوت نہ کرو ورنہ مفلس ہو کر ستر پوشی کے لئے کپڑا بھی نہ رہے گا اس طور پر بھی لعن طعن کریں گے حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اور گناہگار ٹھہرے۔ یاد رہے ہر انسان طعنہ زنوں کا قیدی ہے۔ جو لوگ عالم تشنیع میں صبر کا دامن پکڑے رکھتے ہیں کامیاب و کامراں ہوتے ہیں۔

حکایت

جوانے ہنرمند فرزانہ بود	کہ در وعظ چالاک و مردانہ بود
نکو نام و صاحبدل و حق پرست	خط عارضش خوشتر از خط دست
قوی در بلاغات و در نحو چست	ولے حرف ابجد نگفتے درست
یکے را بگفتم ز صاحبدلاں	کہ دندان پیشیں ندارد فلاں
برآمد ز سودائے من سُرخروے	کزیں جنس بیہودہ دیگر مگوئے
تو دروے ہماں عیب دیدی کہ ہست	ز چنداں ہنر چشم عقلت بہ بست
یقیں بشنو از من کہ روز یقیں	نہ بیند بدی مردم نیک بیں
یکے را کہ علم است و تدبیر ورائے	گرش پائے عصمت بلغزد ز جائے
بیک خردہ مپسند بروے جفا	بزرگاں چہ گفتند خذ ما صفا
بود خار و گل باہم اے ہوشمند	چہ دربند خاری تو گلدستہ بند
کر از شت خوئی بود در سرشت	نہ بیند ز طاؤس جز پائے زشت
صفائی بدست آور اے بے تمیز	کہ ننماید آئینہ تیرہ نیز
طریقے طلب کز عقوبت رہی	نہ حرفے کہ انگشت بروے نہی
منہ عیب خلق اے فرو مایہ پیش	کہ چشمت فرو دوزد از عیب خویش

چرا دامن آلودہ را حد زنم
چو در خود شناسم کہ تر دامنم

نشاید کہ برکس درشتی کنی
چو خود را بتاویل پشتی کنی

چو بد ناپسند آیدت خود مکن
پس آنگہ بہمایہ گو بد مکن

من ار حق شناسم وگر خود نمائے
بروں باتو دارم دروں با خدائے

چو ظارہ بعفت بیا را ستم
تصرف مکن در کژو را ستم

تو خامشو اگر من بہ ام یا بدم
کہ حمال سود و زیان خود م

اگر سیرتم خوب وگر منکر است
خدایم بسر از تو دانا تراست

نہ چشم از تو دارم بہ نیکی ثواب
کہ بینم بجرم از تو چندیں عذاب

نکو کاری از مردم نیک رائے
یکے را بدہ می نومسد خدائے

تو نیز اے عجب ہر کرا یک ہنر
بہ بینی زدہ عیش اندر گذر

نہ یک عیب او را بانگشت پیچ
جہانے فضیلت برآور بہیچ

چو دشمن کہ در شعر سعدی نگاہ
بنفرت کندز اندرون تباہ

ندارد بصد نکتہ نغز گوش
چو زحفے بہ بیند بر آرد خروش

جز ایں ملتش نیست کاں بد پسند
حسد دیدۂ نیک بینش بکند

نہ مر خلق را صنع باری سرشت
سیاہ و سفید آمد و خوب و زشت

نہ ہر چشم و ابرو کہ بینی نکوست
بخور پستہ مغز و بیند از پوست

مشکل الفاظ کے معنی: فرزانہ: عقل مند۔ وعظ: نصیحت کرنے والا۔ نکونام: نیک نام۔ خوشتر: بہتر۔ بلاغات: وضاحت و تشریح۔ من سرخروے: چہرہ لال ہوگیا۔ ہست: جو ہے۔ دیدی: دیکھا۔ بست: بند کرلینا۔ پائے عصمت: پاکی کے قدم۔ طاؤس: مور۔ خار و گل: پھول اور کانٹے۔ زشت خوئی: بُری عادت۔ عقوبت: عذاب۔ اے فرومایہ: اے کمینے۔ عیب خویش: اپنے عیب۔ فردامنم: خطاکار۔ خودنمائے: ریاکار۔ زحاف: سکتہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک جوان ہنرمند اور عقلمند تھا وعظ کہنے میں ہوشیار اور بہادر تھا۔
- نیک نام اور صاحب دل اور حق پرست اس کے رخسار کا خط ہاتھ کے خط سے زیادہ خوبصورت تھا۔
- بلاغتوں میں قوی اور نحو میں تیز لیکن ابجد کے حروف صاف نہ کہہ سکتا تھا۔
- میں نے صاحب دلوں میں سے ایک سے کہا کہ فلانہ شخص اگلے دانت نہیں رکھتا ہے۔
- میرے پاگل پن سے اس کا چہرہ لال ہوگیا کہ اس قسم کی بیہودہ بات پھر نہ کہنا۔
- تو نے اس میں وہی عیب دیکھا جو ہے تو نے اتنے ہنروں سے عقل کی آنکھ بند کرلی۔
- یقیناً مجھ سے سن لے کہ یقین کے دن ہیں۔ انسان بدی نہ دیکھے گا۔
- جس شخص کے پاس علم اور تدبیر اور رائے ہے اگر اس کی عصمت کا پیر جگہ سے اکھڑ جائے۔
- ایک غلطی سے اس پر ظلم پسند نہ کر بزرگوں نے کیا کہا ہے جو صاف ہو وہ لے لے۔
- اے ہوشمند کانٹا اور پھول ملے جلے ہوتے ہیں تو کانٹے کی فکر میں کیوں لگا ہے گلدستہ بنالے۔

- جس کی طبیعت میں بدعادت ہو وہ مور میں سوائے بُرے پیروں کے کچھ نہ دیکھے گا۔
- اے بے تمیز صفائی حاصل کر اس لئے کہ اندھا آئینہ کچھ نہیں دکھاتا۔
- ایسا راستہ طلب کر کہ عذاب سے چھوٹے نہ کہ ایسا حرف جس پر انگلی دھرے۔
- اے کمینے! مخلوق کے عیب پیش نظر نہ رکھ ورنہ وہ اپنے عیب سے تیری آنکھیں سی دے گا۔
- خطاکار کو میں کیسے سزا دوں جب میں اپنے آپ کو جانتا ہوں کہ میں خطاکار ہوں۔
- مناسب نہیں ہے تو کسی پر سختی کرے جبکہ تاویل کر کے تو اپنی مدد کرتا ہے۔
- اگر برائی تجھے ناپسند ہے خود نہ کر پھر اس وقت پڑوسی سے کہہ کہ نہ کر۔
- خواہ میں حق شناس ہوں یا ریاکار ظاہر ترے ساتھ رکھتا ہوں باطن خدا کے ساتھ۔
- جب میں نے ظاہر کو پاکدامنی سے آراستہ کر لیا ہے میرے جھوٹ اور سچ میں دخل اندازی نہ کر۔
- خواہ میں اچھا ہوں یا بُرا تو چپ رہ اس لئے کہ میں اپنے نفع اور نقصان کا خود برداشت کرنے والا ہوں۔
- خواہ میری سیرت اچھی ہے یا بُری ہے میرا خدا راز کو تجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔
- میں نیکی کر کے تجھ سے بدلے کی توقع نہیں رکھتا ہوں کہ جرم کرنے میں تیرا اس قدر عذاب جھیلوں۔
- نیک رائے انسانوں کی ایک نیکی کے بدلے میں خدا دس لکھتا ہے۔
- تو بھی اے نرالے جس کسی کا ایک ہنر دیکھے اس کے دس عیبوں سے درگزر کر۔
- اس کے ایک عیب کو انگلی پر اس طرح نہ لپیٹ کہ بزرگی کے ایک جہان کو ہیچ بنائے۔
- اس دشمن کی طرح کہ جو سعدی کے اشعار میں نگاہ نفرت سے کرتا ہے باطن کی خرابی کی وجہ سے۔
- سو بہتر نکتوں پر کان نہیں دھرتا ہے جب ایک زحاف دیکھ لیتا ہے تو شور کرتا ہے۔
- اس کی علت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اس برائی پسند کرنے والے کی نیک بینی کی آنکھ حسد نے نکال لی ہے۔
- کیا مخلوق کو اللہ کی صناعی نے نہیں پیدا فرمایا ہے۔ کالے اور گورے ہوئے اور اچھے اور بُرے۔
- ہر آنکھ اور بھوں جو تو دیکھے اچھی نہیں ہے پستہ کی گری کھالے اور چھلکا پھینک دے۔

نتیجہ حکایت: اگر انسان مستی کردار کا نمونہ ہو تو اس کا شمار حق شناسوں میں ہو گا جس کے ظاہر میں پاکدامنی ہو لیکن اندرون میں غلاظت ہو تو سمجھ لینا کہ وہ تو دوغلہ ہے۔ اللہ کے ہاں ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔ اگر ہم اللہ کے دوست بننے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس کی شایان شان شکریہ بھی ادا کرنا چاہئے۔ یاد رہے بچہ ماں کے پیٹ سے معصوم پیدا ہوتا ہے۔ پھر بڑا ہو کر وہ اپنے آپ کو گناہوں میں ملوث ہو کر ناپاک بنا لیتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ انسان اپنے کئے پر ندامت اور پشیمانی کا اظہار کرے اور خدا سے گڑگڑا کر معافی کا خواست گار ہو۔ اللہ اس کے حالات پر رحم کرنے اور کھانے والا ہے۔

باب 8

در شکر

نفس می نیارم زد از شکر دوست
که شکرے ندانم که در خورد اوست

عطائیست هر موی از و برتنم
چگو نه بهر موئے شکرے کنم

ستایش خداوند بخشنده را
که موجود کرد از عدم بندہ را

کرا قوت وصف احسان اوست
که اوصاف مستغرق شان اوست

بدیعیکه شخص آفریند ز گل
روان و خرد بخشد و هوش و دل

زپشت پدر تا بپایان شیب
نگر تاچه تشریف دادت ز غیب

چو پاک آفریدت بهش باش و پاک
که ننگست ناپاک رفتن بخاک

پیا پے بیفشاں از آئینه گرد
کِہ مصقل نگیرد چوز نگار خورد

نه در ابتدا بو دی آب منی
اگر مردی از سر بدر کن . منی

چو روزی بسعی آوری سوئے خویش
مکن تکیه بر زور بازوئے خویش

چرا حق نمی بینی اے خود پرست
که یارد بگردش درآورد دست

چو آید بکو شیدنت خیر پیش
بتوفیق حق داں نه از سعی خویش

بسر پنجگی کس نبردست گوئے
سپاس خداوند توفیق گوئے

تو قائم بخود نیستی یک قدم
ز غیبت مدد می رسد دمبدم

نه طفلک زباں بسته بودی زلاف
همی روزی آمد بشصت زناف

چو نافش بریدند و روزی گسست
به پستان مادر در آویخت دست

غریبے که رنج آردش دهر پیش
بدارد دهند آبش . از شهر خویش

پس او در شکم پرورش یافست
زا نبوب معده . خورش یافست

دو پستاں که امروز دل خواه اوست
دو چشمه هم از پرورش گاه اوست

کنار و بر مادر دلپذیر
بهشتست و پستاں در و جوئے شیر

در ختست بالائے جاں پرورش
ولد میوهٔ نازنیں در برش

نه رگهائے پستاں درون دلست
پس پس اربنگری شیر خون دلست

بخونش فرو برده دنداں چونیش
سرشته در و مهر خوں خوار خویش

چو بازو قوی کرد و دنداں سطبر
براند ایدش دایه پستاں بصبر

چناں صبر از شیر خامش کند | کہ پستان شیریں فرامش کند
توُ نیز اے کہ در توبہ طفل رہ | بصبرت فراموش گردد گناہ

مشکل الفاظ کے معنی: ندانم: معلوم نہیں۔ ہرموی: رونگٹا۔ ستایش: تعریف کے لئے۔ گل: مٹی۔ نگر: غور کرنا۔ چہ تشریف دادت: کیا کیا خلعت دی۔ پاک آفرید: پاک پیدا کیا۔ ناپاک رفتن: ناپاک بن جانا۔ زنگار خورد: زنگ کھا جاتا ہے۔ دی آب منی: مٹی کا نطفہ۔ سوئے خویش: اپنی طرف۔ چرا: کیوں۔ نمی بنی: نہیں دیکھتا۔ توفیق گوئے: توفیق دینے والا۔ سپاس خداوند: خدا کا شکر ادا کر۔ لاف: ڈینگیں مارنا۔ دست آویخت: ہاتھ لٹکائے۔ دہر پیش: زمانہ سامنے۔ جوئے شیر: دودھ کی نہریں۔ شیر خون دلست: دودھ دل کا خون ہے۔ نیش: ڈنگ۔ مہر خوں خوار خویش: اپنا ہی خون پینے والا۔ دنداں سطر: دانت جوڑے۔ خامش: چپ۔ تو نیز اے: تو بھی اے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں دوست کے شکریہ کا ایک دم بھی نہیں بھر سکتا ہوں اس لئے کہ مجھے وہ شکر ہی معلوم نہیں جو اس کے لئے مناسب ہے۔
- میرے جسم پر ہر رونگٹا اس کی عطا ہے ہر رونگٹے کا میں کیسے شکریہ ادا کروں۔
- بخشنے والے خدا کی تعریف ہے جس نے عدم سے بندے کو موجود کیا۔
- اس کے احسان کی تعریف کرنے کی کس کو قوت ہے کون سی تعریفیں اس کی شان کا احاطہ کر سکتی ہیں۔
- ایسا پیدا کرنے والا کہ مٹی سے انسان کو پیدا کرتا ہے۔ جان اور عقل اور ہوش اور دل بخشتا ہے۔
- باپ کی کمر سے بڑھاپے کے ختم تک غور کر کہ تجھے غیب سے کیا کیا خلعت بخشی ہے۔
- جبکہ تجھے پاک پیدا کیا ہے۔ ہوش میں رہ اور پاک رہ اس لئے کہ مٹی میں ناپاک بن کر جانا بڑی ذلت ہے۔
- آئینہ سے گرد کو پے درپے جھاڑ کیونکہ جب وہ زنگ کھا جاتا ہے تو کوئی قبول نہیں کرتا۔
- کیا تو شروع میں مٹی کا نطفہ نہ تھا۔ اگر انسان ہے تو سر سے خودی کو نکال دے۔
- تو جب روزی کوشش سے اپنی طرف لاتا ہے تو اپنے زور بازو پر بھروسہ نہ کر۔
- اے خود پرست تو صحیح بات کیوں نہیں دیکھتا ہاتھ کو گردش میں کون لا سکتا ہے۔
- اگر تیری کوشش سے کوئی بہتریات سامنے آئے تو اس کو حق کی توفیق سے سمجھ نہ کہ اپنی کوشش سے۔
- طاقت کی وجہ سے کوئی بازی نہیں جیت سکا ہے۔ توفیق دینے والے خدا کا شکر ادا کر۔
- تو ایک قدم بھی خود کھڑا نہیں ہو سکتا ہے۔ پے درپے تجھے غیب سے مدد پہنچتی ہے۔
- کیا تو ڈینگیں مارنے سے زباں بستہ بچہ نہ تھا تو بھی تیرے جسم میں ناف کے ذریعے روزی آ رہی تھی۔
- جب انہوں نے اس کی ناف کاٹی اور روزی منقطع ہوئی تو ماں کے پستان میں ہاتھ لٹکائے۔
- وہ مسافر جس کے سامنے زمانہ بیماری لا ڈالے تو اس کو اس کے شہر کا پانی دوا میں دیتے ہیں۔
- پس اس نے بھی پیٹ میں پرورش پائی ہے اور معدہ کی نلی سے خوراک پائی ہے۔
- دو پستان جو آج اس کے دل کی خواہش ہیں اس کی پرورش گاہ ہی کے دو چشمے ہیں۔
- دل کو پسند آنے والی ماں کی بغل اور گود بہشت ہے اور اس میں چھاتیاں دودھ کی نہریں ہیں۔
- اس کا جان پرور قد ایک درخت ہے۔ نازوں کا پالا بچہ اس کی گود میں میوہ ہے۔
- کیا پستان کی رگیں دل میں پہنچی ہوئی نہیں ہیں، پس اگر تو غور کرے گا تو دودھ دل کا خون ہے۔

- ڈنک کی طرح دانت اس کے خون میں گھسائے ہوئے ہے اور اس میں اپنا ہی خون پینے والے کی محبت گھلی ہے۔
- جب بازو قوی اور دانت چوڑے کر لئے اس کے پستان کو دایہ اطیولے سے لیپ دیتی ہے۔
- صبر اس کو دودھ مانگنے سے ایسا چپ کرا دیتا ہے کہ اس کو شیریں پستان بھی بھلا دیتا ہے۔
- تو بھی اے انسان وہ جو توبہ میں طفل راہ ہے۔ صبر کرنے سے گناہ کو فراموش کرا سکتا ہے۔

نتیجہ در شکر: اگر انسان اپنی آفرینش پر غور و فکر کرے تو یہ حقیقت اس پہ منکشف ہوتی ہے کہ خدائے قدیر نے انسان کی تخلیق احسن طریقے سے کرنے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی لطیف انداز سے کی ہے۔ قرآن میں حضرت انسان کی آفریش کے واقعات کو کئی ایک جگہ پر بیان کیا گیا ہے۔ کسی جگہ کہا ہے کہ تجھے ٹھیکرے کی طرح بجتی مٹی سے تخلیق کیا گیا کسی مقام پر یہ کہا کہ پانی کے دو قطروں کے ملاپ سے تجھے پیدا کیا گیا ہے اور کسی جگہ پر یہ کہا کہ تو گوشت کا لوتھڑا تھا غرض حضرت انسان کی پیدائش ایک ایسا قدرتی معمہ ہے جس کو حل کرنے کے لئے انسانی عقل محدود حدود میں مقید ہے بہرحال انسان کو خدائے قدوس کے اس تخلیقی شاہکار پر اس کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

حکایت

جوانے سر از رائے مادر بتافت	دل دردمندش چو آذر بتافت
چو بیچارہ شد پیشش آورد مہد	کہ اے ست مہر و فراموش عہد
نہ گریان و درماندہ بودی و خرد	کہ شہباز دست تو خوابم نبرد
نہ در مہد نیروئے حالت نبود	مگس راندن از خود مجالت نبود
تو آنی کزاں یک مگس رنجہ	کہ امروز سالار سر پنجہ
بحالے شوی باز در قعر گور	کہ نتوانی از خویشتن دفع مور
دگر دیدہ چوں بر فروزد چراغ	چو کرم لحد خورد پیہ دماغ
چو پوشیدہ چشمے بہ بینی کہ راہ	نداند ہمی وقت رفتن زچاہ
تو گر شکر کردی کہ با دیدۂ	وگرنہ تو ہم چشم پوشیدۂ
معلم نیا موختت فہم ورائے	سرشت ایں صفت در وجودت خدائے
گرت منع کر دے دل حق نیوش	حقت عین باطل نمودے مگوش

مشکل الفاظ کے معنی: از رائے مادر بتافت: ماں کی رائے سے منہ موڑا۔ چو آذر بتافت: آگ کی طرح بھڑکنا۔ مہر: محبت۔ درماندہ: عاجز۔ گریان: رونا دھونا۔ خوابم نبرد: سو نہ سکنا۔ مگس: مکھی۔ تو آنی: تو وہی ہے۔ یک مگس رنجہ: ایک مکھی سے رنجیدہ۔ سرپنجہ: طاقت۔ امروز سالار: آج کا سردار۔ در قعر گور: قبر کے گڑھے میں۔ دفع مور: چیونٹی کو ہٹانا۔ کرم لحد: قبر کے کیڑے۔ چاہ: کنواں۔ بادیدہ: آنکھوں والا۔ چشم پوشیدہ: اندھا۔ نیاموختت: نہ سکھانا۔ معلم: استاد۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک جوان نے ماں کی رائے سے سرتابی کی اس کا دردمند دل آگ کی طرح بھڑکا۔
- جب لاچار ہو گئی اس کے سامنے پالنا لائی کہ اے کمزور محبت والے وقت کو بھولنے والے۔
- کیا تو ایسا رونے والا اور عاجز بچہ نہ تھا کہ بہت سی راتیں تیری وجہ سے سو نہ سکی۔

- کیا ایسا نہ تھا کہ پالنے میں تیری اب کی سی طاقت نہ تھی۔ تجھ میں اپنے سے مکھی اڑانے کی طاقت نہ تھی۔
- تو وہی ہے کہ اس ایک مکھی سے رنجیدہ تھا اور آج تو قوت کا سردار ہے۔
- اسی حالت میں تو پھر قبر کے گڑھے میں جائے گا کہ اپنے آپ سے ایک چیونٹی کو نہ ہٹا سکے گا۔
- پھر آنکھ کیسے چراغ روشن کرے گی جب کہ کیڑے دماغ کی چربی کھا جائیں گے۔
- اگر تو کسی ایسے اندھے کو دیکھے جو راستہ اور کنوئیں میں چلتے وقت فرق نہیں کر سکتا تو شکر کرنا چاہئے۔
- اگر تو نے شکر ادا کیا تو تو آنکھوں والا ہے ورنہ تو بھی اندھا ہے۔
- سمجھ اور تدبیر تجھے استاد نے نہیں سکھائی ہے۔ خدا نے تیرے وجود میں یہ صفت پیدا کی ہے۔
- اگر خدا حق سننے والا دل تجھے نہ دیتا تو مجھے حق بات عین باطل ہوتی ہے۔

نتیجہ حکایت: قرآن نے واضح ارشاد کیا ہے کہ والدین کو اف تک نہ کہو کیونکہ انہوں نے اپنے آرام و سکون کو غارت کر کے تمہیں رنج و غم سے نجات دلائی ہے۔ بعض والدین کی حکم عدولی کر کے جہاں اپنے ایمان میں خلل ڈالتے ہیں۔ وہاں وہ اخروی زندگی کو بھی تباہ کر بیٹھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان اپنے والدین کی عزت و تکریم میں کوئی کسر روا نہ رکھے اور حتی الوسع ان کے احکامات کو زندگی میں لاگو کرے مراد یہ کہ بات مانے اور "گل مراد" کو پائے۔

گفتار اندر صنع باری در ترکیب خلقت انسان

بہ بیں تا یک انگشت از چند بند ... باقلیدس صنع درہم فگند

پس آشفتگی باشد و ابلہی ... کہ انگشت بر حرف صنعش نہی

تامل کن از بہر رفتار مرد ... کہ چند استخواں پے زد و وصل کرد

کہ بے گردش کعب و زانو و پائے ... نشاید قدم بر گرفتن ز جائے

ازاں سجدہ بر آدمی سخت نیست ... کہ در صلب او مہرہ یک لخت نیست

دو صد مہرہ در یک دگر ساختست ... کہ گل مہرۂ چوں تو پرداختست

رگت برتست اے پسندیدہ خوئے ... زمینے دروی صد و شصت جوئے

بصر در سرو فکر ورای و تمیز ... جوارح بدل دل بدانش عزیز

بہائم بروی اندر افتادہ خوار ... تو ہمچوں الف بر قدمہا سوار

نگوں کردہ ایشاں سر از بہر خور ... تو آری بعزت خورش پیش سر

نزیبد ترا باچنیں سروری ... کہ سر جز بطاعت فرود آوری

ولیکن بدیں صورت دل پذیر ... فرفتہ مشو صورت خوب گیر

رہ راست باید نہ بالائے راست ... کہ کافر ہم از روئے صورت چوماست

ترا آنکہ چشم و دہن داد و گوش ... اگر عاقلی در خلافش بکوش

گرفتم کہ دشمن بکوبی بسنگ ... مکن بارے از جہل با دوست جنگ

خردمند طبعان منت شناس ... بدوزند نعمت بہ میخ سپاس

مشکل الفاظ کے معنی: بہ بیں: غور کرنا۔ یک انگشت: ایک انگلی۔ آشفتگی: دیوانگی۔ ابلہی: بیوقوفی۔ صنعش: کاریگری۔ چند

استخواں پے زد: کتنی ہڈیوں کا پٹھا۔ بے گردش: بغیر گھومے۔ در صلب: اس کی کمر میں۔ مہرہ: منکا۔ یک لخت: ٹکڑا۔ نیست: نہیں ہے۔ یک دگر: ایک دوسرے میں۔ ساختست: بنانا مراد بنایا۔ گل مہرہ چوں: مٹی کی طرح کا پتلا۔ دروی صد وشصت جوئے: تین سو ساٹھ نہریں۔ جوارح: اعضاء۔ بہائم: جانور' درندے۔ نگوں کردہ ایشاں سر: سر اوندھا کرنا۔ از بہر خور: وہ کھانے کے لئے۔ سروری: سرداری۔ صورت خوب گیر: خوبصورت۔ بالائے راست: سیدھا قد۔ صورت چومانست: صورت کے اعتبار سے۔ چشم و دہن: آنکھ اور منہ۔ گوش: کان۔ بارے از جہل: جہالت کی وجہ سے۔ طبعان منت شناس: احسان کو پہچاننے والی طبیعت۔ میخ: کیل۔

حکایت کا ترجمہ:

- غور کر ایک انگلی کتنے جوڑوں کے ذریعے کاریگری کی اقلیدس سے جوڑی ہے۔
- پس دیوانگی اور بیوقوفی ہو گی کہ تو اس کی کاریگری کے حرف پر انگلی رکھے۔
- غور کر انسان کے چلنے کے لئے کہ کتنی ہڈیوں میں پٹھا لگایا اور جوڑا ہے۔
- کہ ٹخنے اور گھٹنے اور پاؤں کے گھومے بغیر جگہ سے قدم بھی نہیں اٹھایا جا سکتا ہے۔
- اسی وجہ سے آدمی کو سجدہ کرنا دشوار نہیں ہے کہ اس کی کمر میں منکا ایک ٹکڑا نہیں ہے۔
- دو سو ایک منکے مٹی بنائے ہیں جب تجھ جیسا مٹی کا پتلا بنایا ہے۔
- اے پسندیدہ عادت جسم میں تیری رگیں ایک زمین ہے جس میں تین سو ساٹھ نہریں ہیں۔
- سر میں بینائی اور فکر اور رائے اور تمیز ہیں۔ اعضاء کو عمل کے ذریعے اور دل کو سمجھ کے ذریعے باعزت بنایا۔
- چوپائے منہ کے بل گرے ہوئے ذلیل ہیں تو الف کی طرح پیروں پر سوار ہے۔
- وہ کھانے کے لئے سر اوندھا کرتے ہیں تو عزت کے ساتھ کھا سر کے سامنے سے۔
- اس سرداری کے ہوتے ہوئے تجھے یہ زیب نہیں دیتا ہے کہ خدا کی عبادت کے سوا تو سر نیچا کرے۔
- لیکن دل کو لبھانے والی اس صورت پر تو فریفتہ ہو پسندیدہ اخلاق پیدا کر۔
- سیدھا راستہ چاہئے نہ کہ سیدھا قد ورنہ صورت کے اعتبار سے کافر بھی ہم جیسا ہے۔
- جس ذات نے تجھے آنکھ اور منہ اور کان دیا اگر تو سمجھ دار ہے تو اس کے خلاف کوشش نہ کر۔
- میں نے مانا کہ تو دشمن کو پتھر سے کچل نہیں سکتا ہے لیکن نادانی کی وجہ سے اب دوست سے نہ لڑ۔
- احسان کو پہچاننے والی طبیعت والے عقلمند شکر کی کیل سے نعمت کو جڑ دیتے ہیں۔

نتیجہ گفتار: اللہ تعالیٰ نے سر میں قوت شاہی اور رائے پیدا فرمائی ہے لہٰذا اس سر کو صرف خدا کے سامنے ہی جھکنا چاہئے۔ تمام اعضائے انسانی کی عزت دل کے ہاتھوں ہوتی ہے۔ اگر انسانی کمر میں ہڈی رکھ دی جاتی تو انسان کبھی نہ جھک سکتا کمر میں لچک کا ہونا دراصل اطاعت خداوندی کی دلیل ہے۔ اے حضرت انساں! اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اس کی وجہ سے نعمتیں درجہ پائیداری حاصل کرتی ہیں۔ سیدھے راستے پر چل کر دنیا کی حقیقت کو پالینا درحقیقت انسانیت کی اوج کمال ہے جو منہ کے بل ہوئے ذلیل و رسوا ہوئے جھکو لیکن خدا کے حضور جھکو اور گل مراد زندگانی کو حاصل کرلو۔

حکایت

نبرد آزمائے زاد ہم فتاد \
بگردن درش مہرہ برہم فتاد

چو پیلش فرو رفت گردن بتن \
نگشتے سرش تا نگشتے بدن

پزشکاں بماندند حیراں دریں ... مگر فیلسوفے ز یوناں زمیں

سرش باز پیچید و تن راست شد ... وگر وے نبودے زمن خواست شد

دگر نوبت آمد بنزدیک شاہ ... نکرد آں فرو مایہ در وے نگاہ

خردمند را سر فرو شد بشرم ... شنیدم کہ می رفت و می گفت نرم

اگر دے نہ پیچید مے گردنش ... نہ پیچیدے امروز روی از منش

فرستاد تخمے بدست رہی ... کہ باید کہ بر عود سوزش نہی

ملک را یکے عطسہ آمد ز دود ... سر و گردنش ہمچناں شد کہ بود

بعذر از پئے مرد بشتافتند ... بجستند بسیار و کم یافتند

مکن گردن از شکر منعم مپیچ ... کہ روزے پسی سر برآری بہیچ

مشکل الفاظ کے معنی: نبرد آزما: جنگ جو۔ مہرہ: جوڑ۔ برہم فتاد: گڑبڑ ہو جانا۔ چو پیلش: ہاتھی کی طرح۔ نگشتے سر: سر نہ گھومے۔ گشتے بدن: جسم کا گھومنا۔ فیلسوفے: فلسفی۔ فرومایہ: کمینہ، کم ظرف۔ سرفروشد بشرم: سر شرم سے نیچا ہو جانا۔ امروز: آج۔ فرستاد: بھیجا۔ بدست رہی: غلام کے ہاتھ۔ عطسہ آمد: چھینک آنا۔ بعذر از پئے: عذر خواہی کے لئے۔ مرد بشتافتند: مرد کے پیچھے دوڑے۔ بجستند بسیار: بہت ڈھونڈا۔ کم یافتند: کم پایا مراد نہ ملا۔ منعم: دولت مند، بخشنے والا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک جنگجو (بادشاہ) گھوڑے سے گر گیا اس کے گردن کے جوڑ گڑبڑ ہو گئے۔
- ہاتھی کی طرح اس کی گردن بدن میں گھس گئی اس کا سر نہ گھومتا جب تک بدن نہ گھومتا۔
- طبیب اس معاملہ میں حیران ہو گئے یونان کی سرزمین کے ایک فلسفی کے سوا۔
- اس نے اس کا سر موڑ دیا اور بدن ٹھیک ہو گیا اور اگر وہ نہ ہوتا تو یہ اپاہج ہو جاتا۔
- اس کو بادشاہ کے پاس آنے کی دوبارہ نوبت آئی۔ اس کمینہ نے اس کی طرف نگاہ نہ کی۔
- شرم سے عقلمند کا سر نیچا ہو گیا میں نے سنا ہے کہ وہ جا رہا تھا اور چپکے سے کہہ رہا تھا۔
- اگر میں کل اس کی گردن نہ پھیرتا تو آج وہ مجھ سے منہ نہ موڑتا۔
- اس نے غلام کے ہاتھ ایک بیج بھیجا کہ اس کو تجھے اگردان پر رکھ دینا چاہئے۔
- بادشاہ کو دھوئیں سے ایک چھینک آئی اس کا سر اور گردن جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔
- عذر خواہی کے لئے مرد کے پیچھے دوڑے انہوں نے بہت ڈھونڈا اور نہ پایا۔
- ایسا نہ کر، بخشش کرنے والے کے شکر سے گردن نہ موڑ ورنہ آخری دن ذرا بھی گردن نہ ابھار سکے گا۔

نتیجہ حکایت: منعم اور بخشش کرنے والے سے منہ موڑنا نادانی کے علاوہ اور کیا ہے؟ بعض اوقات ایک بہت بڑا کام معمولی آدمی کی حکمت سے بھی پایہ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ ہر انسان کی بات غور سے سن لینی چاہئے مبادا وقت نکل جانے پر پچھتانا پڑے۔ گردن میں بل رکھنا جاہلیت اور بیوقوفی کی نشانی ہے جو اللہ کے بندے ہیں وہ زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں اور کبر و نخوت کا شکار ہونے کی بجائے عاجزی اور انکساری سے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔

گفتار اندر نظر در صنع باری تعالیٰ

شب از بہر آسائش تست و روز | مہ روشن و مہر گیتی فروز
سپہر از برائے تو فراش وار | ہمی گستراند بساط بہار
اگر باد و برف است و باران و میغ | وگر رعد چوگاں زند برق تیغ
ہمہ کار داران فرماں برند | کہ تخم تو در خاک می پرورند
وگر تشنہ مانی ز سختی مجوش | کہ سقائے ابر آبت آرد بدوش
ز خاک آورد رنگ و بوی و طعام | تماشا گہ دیدہ و مغز و کام
عسل دادت از نحل و من از ہوا | رطب دادت از نخل و نخل از نوا
ہمہ نخلبنداں بخایند دست | ز حیرت کہ نخلے چنیں کس نہ بست
خور و ماہ و پرویں برائے تواند | قنادیل سقف سرائے تواند
ز خارت گل آورد و از نافہ مشک | زر از کان و برگ تر از چوب خشک
بدست خودت چشم و ابرو نگاشت | کہ محرم باغیار نتواں گذاشت
توانا کہ آں نازنیں پرورد | بالوان نعمت چنیں پرورد
بجاں گفت باید نفس بر نفس | کہ شکرش نہ کار زبانست و بس
خدایا دلم خوں شد و دیدہ ریش | کہ می بینم انعامت از گفت بیش
نگویم د دو دام و مور و سمک | کہ فوج ملائک بر اوج فلک
ہنوزت سپاس اند کے گفتہ اند | ز بیور ہزاراں یکے گفتہ اند
برو سعدیا دست و دفتر بشوئے | براہے کہ پایاں ندارد مپوئے

مشکل الفاظ کے معنی:

آسائش تست: تیرے آرام کے لئے۔ مہ روشن: روشن چاند۔ مہر گیتی فروز: دنیا کو روشن کرنے والا۔ سپہر: آسمان۔ ہمی گستر: بچھاتا۔ باران و میغ: بارش اور بدلی۔ رعد: بجلی، کڑک۔ ہمہ کار: سب کے سب۔ تخم تو: تیرا بیج۔ تشنہ: پیاسا رہنا۔ سقائے ابر: ابر کا سقا۔ آبت آرد بدوش: کندھے پر پانی لانا۔ عسل دادت از نحل: مکھی سے شہد دیا۔ رطب دادت از نخل: کھجور کے درخت سے تر کھجور دینا۔ نخل از نوا: گٹھلی سے کھجور۔ قنادیل سقف سرائے: سرائے کی چھت کی قندیل۔ زخارت گل آورد: کانٹے سے پھول۔ بالوان نعمت: رنگارنگ نعمتیں۔ نفس بر نفس: دمبدم۔ دلم خوں: دل کا خون ہو جانا۔ دیدہ ریش: آنکھ کا زخمی ہونا۔ نگویم: میں نہیں کہتا۔ مور: چیونٹی۔ سمک: مچھلی۔ فوج ملائک: فرشتوں کی جماعت۔ اوج فلک: آسمان کی بلندی۔ دفتر بشوئے: کتاب دھو ڈال۔

گفتار کا ترجمہ:

- رات تیرے آرام کے لئے ہے روشن چاند اور دنیا کو روشن کرنے والا سورج۔
- آسمان فراموش کی طرح تیرے لئے موسم بہار کی بساط بچھاتا ہے۔
- خواہ ہوا اور برف ہے اور بارش اور بدلی خواہ کڑک چلانے اور بجلی تلوار چلانے والی۔
- سب حکم ماننے والے کارکن ہیں کہ تیرا بیج مٹی میں پرورش کرتا ہے۔

- اگر تو پیاسا رہے تو سختی کی وجہ سے جوش میں نہ آ اس لئے کہ ابر کا سقا تیرے لئے کندھے پر پانی لا رہا ہے۔
- خاک سے پیدا فرماتا ہے رنگ اور خوشبو اور کھانے کی چیز جو کہ آنکھ اور دماغ اور حلق کی تماشاگاہ ہے۔
- تجھے مکھی سے شہد اور ہوا سے من دیا تجھے کھجور کے درخت سے تر کھجور اور گٹھلی سے کھجور دی۔
- سب باغبان ہاتھ چباتے ہیں حیرت سے کہ ایسی نخل بندی کسی نے نہیں کی۔
- سورج، چاند اور کہکشاں تیری سرائے کی چھت کے قندیل ہیں۔
- کانٹے سے پھول اور نافہ سے مشک کان سے سونا اور خشک لکڑی سے سبز پتے تیرے لئے پیدا کئے ہیں۔
- خود اپنے ہاتھ سے چشم و ابرو کو پیدا کیا اس لئے کہ محرم کو غیروں کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔
- وہ ایسا توانا ہے کہ اس کو نازوں سے پالتا ہے۔ رنگا رنگ نعمتوں سے اس طرح سے پالتا ہے۔
- دمبدم جان سے ادا کرنا چاہئے اس لئے اس کا شکریہ ادا کرنا صرف زبان ہی کا کام نہیں ہے۔
- اے خدایا میرے دل کا خون ہوگیا اور آنکھ زخمی کیونکہ تیرا انعام طاقت گفتار سے زیادہ دیکھتا ہوں۔
- میں یہ نہیں کہتا درند اور چرند اور چیونٹی اور مچھلی بلکہ آسمان پر فرشتوں کی جماعت۔
- ابھی تک وہ تھوڑا سا شکر ادا کر سکے ہیں سو ہزاروں میں سے ایک کہہ سکے ہیں۔
- جا اے سعدی ہاتھ اور کتاب دھو ڈال جس راستے کی انتہا نہ ہو اس پر نہ دوڑ۔

نتیجہ گفتار: کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کے لئے تخلیق کی ہے۔ انسانی جسم میں ہزاروں پوریں اور جوڑ ہیں جن کے مرکب سے یہ شاہکار قدرت بنا ہے۔ تمام اعضاء کے انسان اسی ذات ربی نے بنائے ہیں جس نے یہ ارض و سما بنائے ہیں۔ سورج، چاند، تارے، کہکشاں اسی نے پیدا کئے ہیں۔ ہر نفس اسی کے تابع فرمان ہے موسموں کا تغیر و تبدل، لیل و نہار کی گردش، دریاؤں کی روانی، آبشاروں کی جل ترنگ!

حکایت

یکے گوش کودک بمالید سخت	کہ اے بوالعجب گوے برگشتہ بخت
ترا تیشہ دادم کہ ہیزم شکن	نگفتم کہ دیوار مسجد بکن
زباں آمد از بہر شکر و سپاس	بغیبت نگرداندش حق شناس
گذرگاہ قرآن و پنداست گوش	بہتان و باطل شنیدن مکوش
دو چشم از پئے صنع باری نکوست	ز عیب برادر فرد گیرو دوست

مشکل الفاظ کے معنی: کودک: بچہ۔ اے بوالعجب: اے عجیب باتیں کرنے والے۔ برگشتہ بخت: بدبخت۔ ہیزم شکن: لکڑیاں پھاڑ۔ زبان آمد: زبان ملی ہے۔ پند است: نصیحت ہے۔ شنید: سنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک صاحب نے ایک بچے کے کان کھینچے کہ اے عجیب باتیں کرنے والے بدبخت۔
- میں نے تجھے بسولا دیا تھا کہ لکڑیاں پھاڑ میں نے یہ نہیں کہا کہ مسجد کی دیوار ڈھا دے۔
- زبان ملی ہے شکر و سپاس کے لئے حق شناس اس کو بدگوئی میں نہیں چلاتا ہے۔
- کان، قرآن اور نصیحت کی گزرگاہ ہے بہتان اور باطل سننے کی کوشش نہ کر۔

✪ دونوں آنکھیں اللہ کی کاریگری دیکھنے کے لئے بھلی ہیں انہیں بھائی اور دوست کے عیب سے بند کرلے۔

نتیجہ حکایت: اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات نے یہ جو زبان عطا کی ہے۔ وہ حق گوئی کے لئے ہے نہ کہ بدگوئی کے لئے ہے۔ قرآن دراصل انسانیت کے لئے درجہ رہبری رکھتا ہے لہٰذا اے انسان! بھائی اور دوست کے عیب کرنے سے دست کش ہو جا اسی میں بھلائی کا عنصر پنہاں ہے۔

گفتار اندر نظر در حال ناتواناں و شکر نعمت حق تعالیٰ

نداند کسے قدر روز خوشی — مگر روزِ افتد بسختی کشی
زمستان و درویش در تنگ سال — چہ سہلت پیش خداوند مال
سلیمے کہ یک چند نالاں بخفت — خداوند را شکر صحت بگفت
چو مردانہ رو باشی و تیز پائے — بشکرانہ باکند پویاں بپائے
بہ پیر کہن بر بہ بخشد جواں — توانا کند رحم بر ناتواں
چہ دانند جیحونیاں قدر آب — زوا ماندگاں پرس در آفتاب
عرب را کہ بر دجلہ باشد قعود — چہ غم دارد از تشنگان زرود
کسے قیمت تندرستی شناخت — کہ یک چندہ بیچارہ در تب گداخت
تر تیرہ شب کے نماید دراز — کہ غلطی ز پہلو بہ پہلوئے باز
براندیش از افتان و خیزان تب — کہ رنجور داندو را زی شب
بیانگ دہل خواجہ بیدار گشت — چہ داند شب پاہباں چوں گذشت

مشکل الفاظ کے معنی: نداند کسے: نہیں جانتا۔ در تنگ سال: قحط سالی۔ چہ سہلت: کس قدر آسان ہے۔ سلیمے: سانپ۔ نالاں بخفت: روتے روتے سوگیا۔ تیز پائے: تیز چلنا۔ پیر کہن: پرانا بوڑھا۔ چہ دانند: کیا جانیں۔ زرود: ریگستان کا نام۔ یک چندہ: ایک روز۔ در تب گداخت: بخار میں پگھلا۔ تیرہ شب: تاریک رات۔ خیزان تب: بخار میں اٹھ پڑنا۔ بیانگ دہل: نقارے کی آواز۔ خواجہ: مالک۔ چہ داند: کیا معلوم۔ چوں گذشت: کیسی گزری۔

گفتار کا ترجمہ:

✪ خوشی کے دن کی کوئی قدر نہیں جانتا۔ ہاں اس روز جانتا ہے جب محنت کشی میں مبتلا ہو جائے۔

✪ قحط سالی میں فقیر اور جاڑا مالدار کے سامنے کس قدر آسان بات ہے۔

✪ وہ سانپ کا ڈسا ہوا کچھ دیر جو روتے روتے سویا اس نے تندرستی پر خدا کا شکر ادا کیا۔

✪ اگر تو مردانہ رفتار والا اور تیز قدم ہے تو شکرانہ میں ست قدموں کے ساتھ ٹھہر۔

✪ جوان پرانے بوڑھے پر کرم کرے ناتواں پر توانا رحم کرے۔

✪ جیحون والے پانی کی قدر کیا جانیں دھوپ میں تھکے ہوؤں سے معلوم کر۔

✪ جس عرب کی دجلہ پر نشست ہو اس کو زرود کے پیاسوں کا کیا غم ہے۔

✪ تندرستی کی قیمت اس نے جانی ہے جو بے چارہ چند روز بخار میں پگھلا۔

✪ تجھے اندھیری رات کب لمبی معلوم ہو سکتی ہے جب کہ تو ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف آزادانہ کروٹیں لے

رہا ہو۔

✪ بخار میں اٹھ بیٹھ کرنے والے کے بارے میں سوچ اس لئے کہ رات کی درازی کو بیمار جانتا ہے۔

✪ نقارے کی آواز سے آقا بیدار ہوا اسے کیا معلوم کہ چوکیدار کی رات کیسے کٹی۔

نتیجہ گفتار: تندرستی اللہ کی بیش بہا قیمتی چیز ہے جس کو عطا ہو وہ دنیا کا خوش نصیب انسان ہے جتنے سخن دنیا میں ہیں' سب میں یہی سخن درست ہے'کہ اللہ عزت و آبرو سے رکھے اور تندرست رکھے۔ انسان کو ہر حال میں خدائے قدیر کی حمد میں ترانہ ریز رہتے ہوئے اس کا شکر بجالانا چاہئے۔

حکایت سلطان طغرل باہندوئے پاسباں

شنیدم کہ طغرل شبے در خزاں ۔۔۔ گذر کر دبر ہندوئے پاسباں

ز باریدن برف و باران و سیل ۔۔۔ بلرزش در افتادہ ہمچوں سہیل

دلش بروے از رحمت آورد جوش ۔۔۔ کہ اینک قبا پوستینم بپوش

دمے منتظر باش بر طرف بام ۔۔۔ کہ بیروں فرستم بدست غلام

دریں بود باد بہاری و زید ۔۔۔ شہنشہ در ایوان شاہی خزید

و شاقے پری چہرہ در خیل داشت ۔۔۔ کہ طبعش بدواند کے میل داشت

تماشائے ترکش چناں خوش فتاد ۔۔۔ کہ ہندوئے مسکیں برفتش زیاد

قبا پوستنے گذشتش بگوش ۔۔۔ زبد بختیش در نیامد بدوش

مگر رنج سرما برو بس نبود ۔۔۔ کہ جور سپہر انتظارش فزود

نگہ کن چو سلطاں بغفلت بخفت ۔۔۔ کہ چوبک زنش بامداداں چہ گفت

مگر نیک بختت فراموش شد ۔۔۔ چو دستت در آغوش آغوش شد

ترا شب بعیش و طرب می رود ۔۔۔ چہ دانی کہ برما چہ شب می رود

فرو بردہ سرکار دانے بدیگ ۔۔۔ چہ از پا فرو رفتگانش بریگ

بدار اے خداوند زورق بر آب ۔۔۔ کہ بیچارگاں را گذشت از سر آب

توقف کنید اے جوانان چست ۔۔۔ کہ در کاروانند پیران ست

تو خوش خفتہ در ہودج کارواں ۔۔۔ مہار شتر در کف سارواں

چہ ہامون و کوہت چہ سنگ و رمال ۔۔۔ زرہ باز پس ماندگاں پرس حال

ترا کوہ پیکر ہیون می برد ۔۔۔ پیادہ چہ دانی کہ خوں می خورد

بآرام دل خفتگاں۔ دربنہ ۔۔۔ نہ دانند حال شکم گرسنہ

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ شبے در خزاں: خزاں کی رات میں۔ سیل: بہاؤ۔ بلرزش: کپکپی۔ بپوش: پہن لینا۔ دمے منتظر: تھوڑی دیر انتظار کرنا۔ بر طرف بام: بالا خانہ کے کنارے۔ بیروں فرستم: باہر بھیجنا۔ باد بہاری: موسم بہار۔ در خیل داشت: جماعت میں تھا۔ بدوش: کندھے پر۔ رنج سرما: سردیوں کی تکلیف۔ چوبک: نقارچی۔ چہ گفت: کیا کہا۔ چہ دانی: تجھے کیا معلوم۔ چہ شب می رود: رات کیسے گزری۔ توقف کنند: ٹھہرو۔ خوش خفتہ: آرام سے سونا۔ کف سارواں: سازبان کے

ہاتھ میں۔ پرس حال: پوچھنا۔ خفتگاں: سونے والے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ طغرل خزاں کی رات میں ایک غلام چوکیدار کے پاس سے گزرا۔
- بارش اور برف کے برسنے اور بہاؤ کی وجہ سے وہ سہیل کی طرح کپکپی میں مبتلا تھا۔
- رحم سے اس کا دل اس پر جوش میں آگیا کہ ابھی میری پوستین کی قبا پہن لے۔
- بالاخانہ کے کنارے تھوڑی دیر انتظار کر کہ میں غلام کے ہاتھ باہر بھیجتا ہوں۔
- وہ یہی کہہ رہا تھا کہ موسم بہار کی ہوا چل پڑی بادشاہ شاہی محل میں گھس گیا۔
- پری جیسے چہرہ والا غلام جماعت میں تھا جس کی طرف اس کی طبیعت کا جھکاؤ تھا۔
- اس ترک کا نظارہ اس کو ایسا بھلا معلوم ہوا کہ مسکین چوکیدار اس کے ذہن سے نکل گیا۔
- پوستین کی قبا اس کے ذہن میں آئی اس کی بد بختی کی وجہ سے کاندھے پر نہ آئی۔
- شاید جاڑے کی تکلیف اس کے لئے کافی نہ تھی کہ آسمان کے ظلم نے اس کے انتظار میں اور اضافہ کر دیا۔
- غور کر جب بادشاہ غفلت میں سو گیا تو نقارچی نے صبح کو اس کو کیا کہا۔
- شاید نیک بخت کو تو بھول گیا جب تیرا ہاتھ معشوق کی بغل میں پہنچا۔
- تیری رات عیش اور مستی میں کٹتی ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ رات ہم پر کیسی گزرتی ہے۔
- جب قافلہ کا سردار دیگ میں سر دیئے ہوئے ہو اس کو ریت میں دھنسے ہوؤں کی کیا فکر ہے۔
- اے کشتی والے پانی پر کھڑا کر لے اس لئے کہ بے سہارا لوگوں کے سر سے پانی گزر گیا۔
- اے چست جوانو! ٹھہرو اس لئے کہ قافلہ میں ست بوڑھے بھی ہیں۔
- تو تُو قافلہ کے ہودج میں آرام سے سویا ہوا ہے اونٹ کی مہار ساربان کے ہاتھ میں ہے۔
- پھر تیرے لئے کیا جنگل اور پہاڑ کیا پتھر اور ریتا راستے سے تھکے ہوئے کا حال پوچھ۔
- تجھے تو پہاڑ جیسے جسم والا اونٹ لئے جا رہا ہے تجھے کیا معلوم کہ پیدل چلنے والا خون پی رہا ہے۔
- قیام گاہ پر دل کے آرام سے سونے والے بھوکے پیٹ والوں کا حال نہیں جانتے۔

نتیجہ حکایت: بادشاہوں اور حکمرانوں کے انداز حکمرانی بڑے عجیب ہوتے ہیں بعض اقوات کسی کی کسمپرسی پر تڑپ اٹھتے ہیں اور بعض دفعہ مصیبت کے عالم میں انسان کو نظرانداز کر جاتے ہیں۔ اے نادار! یاد رکھ جب محبوب انسان کی آغوش میں ہو تو وہ خدا کو بھول جاتا ہے۔ تم کس کھیت کی مولی ہو۔ مراد یہ کہ انسان ہر حال میں اپنے ہی وسائل زندگانی کو بروئے کار لاتا ہے۔ یہ ظالم دنیا تو عین وقت پر انسان کو تنہا چھوڑ دیتی ہے کہ تڑپتے رہو، پھڑکتے رہو لہٰذا کسی کے آرام و سکون کا خیال رکھنا اچھائی کے زمرے میں آتا ہے۔

حکایت

یکے را عسس دست بربستہ بود — ہمہ شب پریشان و دل خستہ بود

بگوش آمدش در شب تیرہ رنگ — کہ شخصے ہمے نالد از دست تنگ

شنید ایں سخن دزد مغلول و گفت — تو بارے ز غم چند نالی بخفت

بر و شکر یزداں کن اے تنگدست | کہ دستت عسس تنگ برہم نہ بست
مکن نالہ از بے نوائی بسے | چوبینی ز خود بے نوا تر کسے

مشکل الفاظ کے معنی: عسس: چوکیدار۔ ہمہ شب: تمام رات۔ تیرہ رنگ: کالا رنگ۔ شنید ایں سخن: یہ بات سنی۔ دزد: چور۔ خفت: سونا۔ برو: جانا۔ شکر یزداں: خدا کا شکر ادا کرنا۔ چوبینی: جب دیکھا۔

حکایت کا ترجمہ:

- چوکیدار نے ایک شخص کے ہاتھ باندھ دیئے تھے وہ تمام رات پریشان اور دل خستہ رہا تھا۔
- کالے رنگ کی رات میں اس کے کان میں آیا کہ ایک شخص تنگ دستی سے رو رہا ہے۔
- بیڑی پڑے چور نے یہ بات سنی اور بولا تو غم سے کتنا روئے گا سو جا۔
- اے تنگ دست جا خدا کا شکر ادا کر کہ چوکیدار نے تیرا ہاتھ کس کے نہیں باندھا ہے۔
- بے سامانی کی وجہ سے زیادہ نہ رو جب تو اپنے سے زیادہ کسی کو بے سامان دیکھ لے۔

نتیجہ حکایت: اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کا نظم و نسق چلانے کے لئے مختلف طبقات انسانی کو وسائل زندگی اپنی منشاء کے مطابق تقسیم کئے ہیں۔ کچھ تو بیش بہا خزینوں کے مالک ہیں اور کچھ نادار اور لاچار ہیں بہرحال انسان کو اپنے سے کم درجے پر نگاہ رکھنی چاہئے کہ وہ کس حال میں ہے۔ ہر حال میں خدا کا شکر بجالانا ہی انسان کو زیب دیتا ہے۔

حکایت

برہنہ تنے یکے درم وام کرد | تن خویش را کسوت خام کرد
بنالید کاے طالع بد لگام | بگرما بپختم دریں زیر خام
چو ناپختہ آمد ز سختی بجوش | یکے گفتش از چاہ زنداں خموش
بجای آور اے خام شکر خدائے | کہ چوں مانہ خام بر دست و پائے

مشکل الفاظ کے معنی: برہنہ تنے: ایک ننگے نے۔ وام کرد: قرض لیا۔ تن خویش: اپنا بدن۔ کسوت خام: کچا چمڑا۔ بنالید: رو پڑنا۔ اے طالع: اے لالچی۔ بدلگام: سرکش۔ چاہ زنداں: قید کا کنواں۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک ننگے نے ایک درہم قرض لیا اور اپنے بدن کے لئے کچے چمڑے کا لباس بنوایا۔
- رو پڑا کہ اے سرکش تو اس کچے چمڑے کی گرمی میں پک گیا۔
- جب وہ ناتجربہ کار سختی کی وجہ سے جوش میں آگیا قید کے کنوئیں سے کسی نے اس کو کہا چپ رہ۔
- اے ناتجربہ کار خدا کا شکر بجالا کہ ہماری طرح ہاتھ پاؤں پر کچا چمڑا نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: کسی کے سامنے دامن پھیلانے سے بہتر ہے کہ ہر حال میں انسان خدا کا شکر بجالائے تاکہ وہ خوشنودی ربی کو پائے اور کسی دوسرے کے سامنے شرمندہ و پشیماں نہ ہو۔

حکایت

یکے کرد بر پارسائے گذر | بصورت جہود آمدش در نظر
قفائے فرو کوفت بر گردنش | بہ بخشید درویش پیراہنش
خجل گفت کانچہ از من آمد خطاست | بہ بخشائے بر من چہ جائے عطاست
بشکرانہ گفتا بہ شر نایستم | کہ آنم کہ پنداشتی نیستم
نکو سیرت بے تکلف بروں | بہ از نیک نام خراب اندروں
بنزدیک من شب روراہ زن | بہ از فاسق پارسا پیرہن

مشکل الفاظ کے معنی: یکے کرد: ایک شخص۔ پارسائے: نیک آدمی۔ بصورت جہود: شکل سے یہودی۔ پیراہنش: لباس۔ خجل گفت: شرمندہ ہو کر بولا۔ چہ جائے عطاست: بخشش کا کیا موقع ہے۔ شرنایستم: شریر آمادہ نہیں۔ یستم: نہیں ہوں۔ بے تکلف بروں: بظاہر سادہ۔ خراب اندروں: باطن خراب۔ بنزدیک من: میرے نزدیک۔ فاسق: فاجر۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص ایک پارسا کے پاس سے گزرا وہ اس کو بظاہر یہودی نظر آیا۔
- اس نے اس کی گدھی پر طمانچہ مارا پارسا نے اس کو اپنا لباس بخش دیا۔
- وہ شرمندہ ہو کر بولا مجھ سے جو کچھ ہوا وہ غلطی تھی مجھے معاف کردے بخشش کا کیا موقع ہے۔
- اس نے کہا شکرانہ میں، میں شریر آمادہ نہیں ہوں جو کچھ تو نے مجھے سمجھا میں ایسا نہیں ہوں۔
- نیک باطن بظاہر سادہ اس نیک نام سے بہتر ہے جس کا باطن خراب ہے۔
- میرے نزدیک چور ڈاکو اس بدکار سے بہتر ہے جو پارسا کے لباس میں ہو۔

نتیجہ حکایت: بظاہر پارسا نظر آنے والا لازم نہیں نیک ہی ہو۔ بعض لوگوں نے فقیری کا لباس زیب تن کر رکھا ہوتا ہے لیکن ان کے باطن میں خرابیاں ہوتی ہیں۔

حکایت

زرہ باز پس ماندۂ میگریست | کہ مسکیں تر از من بریں دشت کیست
خرے بار کش گفتش اے بے تمیز | ز جور فلک چند نالی تو نیز
برو شکر کن چوں بخر برنہ | کہ آخر بزیر کساں خرنہ

مشکل الفاظ کے معنی: میگریست: رو رہا تھا۔ کیست: کون ہے۔ خرے بار کش گفتش: لدھو گدھے نے کہا۔ جور فلک: آسمان کا ظلم۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص راستے سے تھکا ہوا رو رہا تھا کہ اس جنگل میں مجھ سے زیادہ مسکین کون ہو گا۔
- اس سے لدھو گدھے نے کہا اے بے تمیز تو بھی آسمان کے ظلم سے کتنا روئے گا۔

✪ جا شکرادا کر کہ اگرچہ تو گدھے پر سوار نہیں ہے لیکن انسانوں کے نیچے گدھا تو نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: جو انسان اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے وہ اس سے بے خبر ہیں کہ بالآخر تو انسان نے خدا کی طرف ہی لوٹنا ہے وہ جس حال میں رکھے خوش رہنا چاہئے مبادا گلہ شکوہ کی صورت میں ایمان غارت ہو جائے۔

حکایت

فقیہے بر افتادہ مستے گذشت — بمستورے خویش مغرور گشت
ز نخوت بد و التفاتے نکرد — جواں سر آبرورد کاے پیر مرد
برو شکر کن چوں بنعمت دری — کہ محرومی آید ز مستکبری
یکے را کہ در بند بنی مخند — مبادا کہ ناگہ درافتی بہ بند
نہ آخر درا مکان تقدیر ہست — کہ فردا چومن باشی افتادہ مست
ترا آسماں حظ بہ مسجد نبشت — مزن طعنہ بر دیگرے در کنشت
بہ بندائے مسلماں بشکرانہ دست — کہ زنار مغ بر میانت نہ بست
نہ خود میرود ہر کہ جویان اوست — بعنفش کشاں می برد لطف دوست
نگر تا قضا از کجا سیر کرد — کہ کوری بود تکیہ بر غیر کرد

مشکل الفاظ کے معنی: فقیہے: ایک فقیہ۔ بمستورے خویش: اپنی پارسائی۔ مغرور گشت: غرور کرنے لگا۔ نخوت: کبر مراد تکبر۔ التفاتے نکرد: دھیان نہ کیا۔ محرومی آید: محرومی آتی ہے۔ دربند: قید میں۔ بنی مخند: دیکھ نہ ہنس۔ مبادا: کہیں ایسا نہ ہو۔ فردا: کل۔ چومن: میری طرح۔ بہ مسجد نبشت: مسجد میں لکھ دینا۔ جویان اوست: جو اس کا متلاشی ہے۔ بعنفش کشاں: سختی سے کھینچ۔

حکایت کا ترجمہ:

✪ ایک فقیہ ایک بے ہوش پڑے ہوئے پر سے گزرا اپنی پارسائی پر مغرور ہو گیا۔
✪ تکبر سے اس کی طرف دھیان نہ کیا جوان نے سر ابھارا کہ اے بوڑھے۔
✪ جا شکر ادا کر جبکہ تو نعمت میں ہے اس لئے کہ تکبر کرنے سے محرومی ہوتی ہے۔
✪ اگر تو کسی کو قید میں دیکھے نہ ہنس مبادا کہ تو قید میں پڑ جائے۔
✪ کیا آخر تقدیر کے امکان میں یہ نہیں ہے کہ کل کو میری طرح تو بھی مست پڑا ہو۔
✪ تقدیر نے تیرا حصہ مسجد میں لکھ دیا ہے دوسرا جو کنشت میں ہے اس پر طعنہ زنی نہ کر۔
✪ اے مسلمان شکرانہ میں ہاتھ جوڑ کہ آتش پرست کا تیر کمر پر نہیں لکھا۔
✪ جو اس کا متلاشی ہے وہ خود نہیں جاتا دوست کی مہربانی اس کو سختی سے کھینچ لیتی ہے۔
✪ غور کر قضا کہاں سے چلی ہے کیونکہ غیر پر بھروسہ کرنا اندھاپن ہو گا۔

نتیجہ حکایت: یاد رہے نعمت الٰہی کا کفر درحقیقت زوال اسباب مال و دولت ہے۔ بعض خدا سے یکسر غافل ہو جاتے ہیں اور اس کی نعمتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ قرآن میں خدا کا فرمان ہے کہ اے حضرت انسان! اور تم خدا کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ مصیبت کے عالم میں دوست احباب کی مدد عین نعمت خداوندی کو پانے کا باعث ہے۔

گفتار اندر نظر صاحبدلاں در حق نہ در اسباب

سرشت باری شفا در نبات — اگر شخص را مانده باشد حیات

عسل خوش کند زندگاں را مزاج — دلے درد مُردن ندارد علاج

رمق ماندۂ را کہ جاں از بدن — برآمدچہ سود انگبیں در دہن

یکے گرز پولاد بر مغز خورد — کسے گفت صندل بمالش بدرد

ز پیش خطر تا توانی گریز — ولیکن مکن باقضا پنجہ تیز

دروں تا بود قابل شرب وا کل — بداں تازہ رویست و پاکیزہ شکل

خراب آنگہ ایں خانہ گردد تمام — کہ باہم نسازند طبع و طعام

مزاجت تر و خشک و گرمست و سرد — مرکب ازیں چار طبع است مرد

یکے زیں چو بر دیگرے یافت دست — تر ازوئے عدل طبیعت شکست

اگر باد سرد نفس نگذرد — تف سینہ جاں در خروش آورد

وگر دیگ معدہ بجو شد طعام — تن نازنیں را شود کار خام

درانیاں نہ بندد دل اہل شناخت — کہ پیوستہ باہم نخواہند ساخت

توانائے تن مداں از خورش — کہ لطف حقت میدہد پرورش

بحقش کہ گردیده بر تیغ و کارد — نہی حق شکرش نخواہی گذارد

چوروئے بخدمت نہی بر زمیں — خدارا ثنا گوی و خود را مبیں

گدائیست تسبیح و ذکر و حضور — گدا را نباید کہ باشد غرور

گرفتم کہ خود خدمتے کردۂ — نہ پیوستہ اقطاع او خوردۂ

مشکل الفاظ کے معنی: در نبات: نباتات میں۔ باری: خدا تعالیٰ۔ عسل: شہد۔ دردِ مردن: مردے کا درد۔ رمق ماندہ: آخری سانس۔ دہن: منہ۔ یکے گرز فولاد: لوہے کا ایک گرز۔ صندل بمالش: صندل ملنا۔ گریز: بچنا۔ قابل شرب: پینے کے قابل۔ اکل: کھانا۔ بداں: اسی سے۔ تازہ رویست: چہرہ تازہ ہے۔ مزاجت تر و خشک: مزاج کے لحاظ سے چڑچڑا۔ چار طبع: چار طبیعتوں ولا۔ خروش آورد: جوش پیدا کرنا۔ تن نازنیں: نازوں والا جسم مراد نازک جسم۔ شود کار خام: کام کچا ہو جانا۔ پیوستہ باہم: ہمیشہ آپس میں۔ خورش: خوراک۔ لطف حقت: اللہ کی مہربانی۔ کارد: چھری۔ چو روئے: جب چہرہ۔ خدارا ثنا گوی: خدا کی تعریف کر۔ اقطاع او خوردۂ: جاگیر نہیں کھائی۔

گفتار کا ترجمہ:

- نباتات میں خدا نے شفا ملا دی ہے اگر انسان کی زندگی باقی ہو تو۔
- شہد' زندوں کا مزاج ٹھیک کر دیتا ہے لیکن موت کے درد کا کوئی علاج نہیں ہے۔
- آخری سانس والے کی جب بدن سے جان نکل گئی تو شہد منہ میں ڈالنے کا کیا فائدہ۔
- ایک شخص نے فولاد کا گرز سر پر کھایا کسی نے کہا اس کے درد پر صندل مل دو۔
- جب تک ہو سکے خطرے کے سامنے سے گریز کر لیکن قضا کے ساتھ پنجہ تیز نہ کر۔

- جب تک باطن پینے اور کھانے کے قابل رہے اسی سے چہرہ تازہ اور پاکیزہ ہے۔
- پھر اسی وقت پورا تباہ ہوتا ہے جب کھانا اور مزاج باہمی موافقت کریں۔
- تیرا مزاج خشک اور تر اور گرم اور سرد ہے ان چار طبیعتوں سے انسان مرکب ہے۔
- جب ان میں سے ایک نے دوسرے پر غلبہ پایا مزاج کے عدل کی ترازو ٹوٹ گئی۔
- اگر سانس کی ٹھنڈی ہوا نہیں گزرتی ہے تو سینہ کی گرمی جان میں جوش پیدا کر دیتی ہے۔
- اور اگر معدے کی دیگ کھانے کو جوش دے دے نازوں والے جسم کا کام کچا ہو جائے گا۔
- اہل شناخت نے اسی وجہ سے ان سے دل وابستہ نہیں کیا کیونکہ وہ ہمیشہ آپس میں موافق نہیں رہ سکیں گی۔
- جسم کی طاقت خوراک سے نہ سمجھو اس لئے کہ اللہ کی مہربانی تیری پرورش کرتی ہے۔
- اس خدا کے حق کی قسم تو اگر آنکھیں تلوار اور چھری پر رکھ دے تو بھی اس کے شکر کا حق ادا نہیں کر سکے گا۔
- جب چہرہ زمین پر خدمت میں رکھے خدا کی تعریف کر اپنے آپ کو نہ دیکھ۔
- تسبیح اور ذکر اور حاضری بھکاری پن ہے اور بھکاری کے لئے بھوک مناسب نہیں ہے۔
- میں نے مانا کہ تو نے کوئی بڑی خدمت کی ہے۔ کیا تو نے ہمیشہ اس کی جاگیر نہیں کھائی۔

نتیجہ گفتار: طالب حق بتقدیر الٰہی طلب حق میں لگتا ہے۔ تقدیر کا معاملہ من جانب اللہ ہے۔ اسباب پر اعتماد وہی کر سکتا ہے جو اس حقیقت کو نہ سمجھ پاتا ہو۔ قضاء کے ساتھ پنجہ آزمائی اپنے کو فنا کر لینے کے مترادف ہے۔ مطلب یہ کہ غلط تدبیر بھی تدبیر مخالف تقدیر کی کام نہیں کرتی ہے۔ اللہ کا ذکر فکر حمد و ثنا اور حضوری انسان کے لئے لازم ہے تو جس کو بڑی عبادت قرار دے رہا ہے۔ یہ تو کوئی احسان نہیں کر رہا بلکہ اپنے ہی اعمال درست کر رہا ہے۔ انسان کی عبادت تو اللہ کی نعمتوں کا بدل ہے لہٰذا اللہ پر احسان نہیں ہے۔

گفتار در سابقہ حکم ازل و توفیق خیر

نخست او ارادت بدل در نہاد	پس ایں بندہ بر آستاں سر نہاد
گر از حق نہ توفیق خیرے رسد	کے از بندہ خیرے بغیرے رسد
زباں را چہ بینی کہ اقرار داد	بہ بیں تا زباں را کہ گفتار داد
در معرفت دیدۂ آدمیست	کہ بکشادہ بر آسمان و زمیست
کیت فہم بودے نشیب و فراز	گر ایں در نکردے بروئے تو باز
سر آورد و دست از عدم در وجود	دریں جو دنہاد و دروے سجود
وگرنہ کے از دست جود آمدے	محالست کز سر سجود آمدے
بحکمت زباں داد و گوش آفرید	کہ باشند صندوق دل را کلید
اگر نہ زباں قصہ برداشتے	کس از سر دل کے خبرداشتے
وگر نیستے سعی جاسوس گوش	خبر کے رسیدے بسلطان ہوش
مرا لفظ شیریں خوانندہ داد	ترا سمع دراک دانندہ داد
مدام ایں دوچوں حاجباں بردراند	ز سلطان بسلطاں خبر می برند

چہ اندیشی از خود کہ فعلم نکوست   ازاں در نگہ کن کہ تقدیر اوست
برد بوستاں باں بایوان شاہ   بہ تحفہ ثمرہم ز بستان شاہ

مشکل الفاظ کے معنی: این بندہ: یہ بندہ۔ سر نہاد: سر دھرنا۔ رسد: پہنچ۔ چہ بنی: کیا دیکھا۔ اقرا داد: اقرار کیا۔ دیدۂ آدمیست: آدمی کی آنکھ۔ کیت فہم: کیا سمجھ ہوتی۔ عدم در وجود: وجود میں لایا۔ دست جود آمدے: سخاوت کب ہو سکتی ہے۔ محالست: ناممکن۔ گوش آفرید: کان پیدا کئے۔ کلید: چابی۔ سر دل: دل کے راز۔ سعی جاسوس گوش: جاسوس کے کان کی کوشش۔ فعلم نکونست: اچھا کام۔ بوستاں: باغ۔

گفتار کا ترجمہ:

- اس نے پہلے دل میں ارادہ پیدا کیا تب اس بندہ نے آستانہ پر سر نہ دھرا۔
- اگر اللہ کی جانب سے خیر کی توفیق نہ پہنچے تو بندہ سے دوسرے تک بھلائی کیا پہنچے گی۔
- زباں کو کیا دیکھتا ہے کہ اس نے کیا اقرار کیا یہ دیکھ زبان میں گویائی کس نے دی۔
- نیچ اور اونچ کی تجھے کیا سمجھ ہوتی اگر وہ تیرے چہرے کا دروازہ کھولتا۔
- سر اور ہاتھ کو عدم سے وجود میں لایا اس میں سخاوت رکھی اور اس میں سجدہ بھی۔
- دانائی سے زبان دی اور کان پیدا کیا تاکہ وہ دل کے صندوق کی چابی بنیں۔
- اگر زبان قصہ نہ اٹھاتی کوئی دل کے راز سے کب خبردار ہوتا۔

نتیجہ گفتار: زبان سے اقرار اور دل کی تصدیق ہی ایمان کی نشانی ہے۔ یہ کائنات فرزند آدم کے لئے دعوت دیدار ہے۔ ہر چھپی ہوئی چیز کو اس نے عیاں کر دیا ہے۔ اپنے اندر اعمال حسنہ کی خوبو پیدا کرنا ہی درجہ آدمیت کو پانے کے مترادف ہے۔ انسان سے یہ جو نیک کام سرزد ہوتے ہیں، وہ بھی خدا کی توفیق سے پیدا ہوتے ہیں۔

حکایت سفر ہندوستان و ضلالت بت پرستاں

بتے دیدم از عاج در سومنات   مرصع چو در جاہلیت منات
چناں صورتش بستہ تمثال گر   کہ صورت نہ بندد ازاں خوبتر
ز ہرنا حیت کاروانہا رواں   بدیدار آں صورت بے رواں
طمع کردہ رایان چین و چگل   چو سعدی وفا زاں بت سنگدل
زباں آوراں رفتہ از ہر مکاں   تضرع کناں پیش آں بے زباں
فرو ماندم از کشف آں ماجرا   کہ حیے جمادے پرستد چرا
مغے را کہ بامن سروکار بود   نکو گوی وہم حجرۂ ویار بود
بزمی بپرسیدم اے برہمن   عجب دارم از کار ایں بقعہ من
کہ مدہوش ایں ناتواں پیکراند   مقید بچاہ ضلال اندراند
نہ نیروئے دستش نہ رفتار پائے   ورش بفگنی برنخیزد ز جائے
نہ بینی کہ چشمانش از کہربا ست   وفا جستن از تنگ چشماں خطاست
بریں گفتم آں دوست دشمن گرفت   چو آتش شد از خشم و در من گرفت

مغاں را خبر کرد و پیران دیر ندیدم دراں انجمن روئے خیر

مشکل الفاظ کے معنی: بتے دیدم از عاج: ہاتھی دانت کا ایک بت۔ مرصع: جڑاؤ۔ چناں صورتش: ایسی صورت۔ تمثال گر: مصور۔ خوبتر: خوبصورت۔ ہرناجیت: ہر گوشہ سے۔ کاروانہا رواں: قافلے چلے۔ طمع کردہ: لالچی۔ چو سعدی: سعدی کی طرح۔ نکوگوی: نیکی کی بات کہنے والا۔ پرسیدم: میں نے پوچھا۔ کار ایں: یہ کام۔ ایں ناتواں: یہ بے طاقت۔ چاہ ضلال: گمراہی کا کنواں۔ رفتار ہائے: پاؤں میں رفتار۔ وفاجستن: وفا ڈھونڈھنا۔ خشم: غصہ۔ روئے خیر: بھلائی کا منہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سومنات میں ہاتھی دانت کا ایک بت دیکھا جو ایسا جڑاؤ تھا جیسے جاہلیت میں منات۔
- مصور نے اس کی ایسی صورت بنا رکھی ہے جس سے زیادہ خوبصورت صورت نہ بن سکے۔
- ہر گوشہ سے قافلے رواں اس بے جان صورت کو دیکھنے کے لئے۔
- چین اور چگل کے رائے صاحبان لالچ میں تھے لعنت کی طرح اس سنگ دل بت کی وفا کے۔
- بڑے زبان آور ہر جگہ سے چل کر اس بے زبان کے آگے گڑگڑاتے ہیں۔
- اس ماجرے کے کھولنے سے میں عاجز آگیا کہ جان دار، بے جان کو کیوں پوجتا ہے۔
- ایک پجاری سے جس کا مجھ سے تعلق تھا بھلی بات کہنے والا اور مجرد۔
- اور اگر کان کے جاسوس کی کوشش نہ ہوتی ہوش کے بادشاہ کے پاس خبر کب پہنچتی۔
- مجھے میٹھے پڑھے جانے والے لفظ دیئے تجھے جاننے والی، اور اک کرنے والی سننے کی طاقت دی۔
- یہ دونوں ڈیوڑھی کی طرح ہمیشہ دروازے پر ہیں۔ بادشاہ کی بادشاہ کے پاس خبر لے جاتے ہیں۔
- اپنے بارے میں کیا سوچتا ہے کہ میرا کام اچھا ہے۔ اس طور پر اس کو دیکھ کہ اس کی جانب مقدر ہے۔
- باغباں شاہی محل میں لے جاتا ہے تحفہ پھل بھی بادشاہ کے باغ کے ہیں۔
- میں نے نرمی سے ایک سے پوچھا اے برہمن اس زمیں کے کارناموں سے مجھے تعجب ہے۔
- کہ اس بے طاقت جسم پر فریفتہ ہیں گمراہی کے کنوئیں میں قیدی بنے ہیں۔
- نہ اس کے ہاتھ میں طاقت نہ پاؤں میں رفتار اور اگر تو اس کو گرا دے تو جگہ سے نہ اٹھا سکے۔
- تو نے نہیں دیکھا اس کی آنکھیں تنگ ہیں تنگ چشموں سے وفا ڈھونڈنا غلطی ہے۔
- میری اس گفتگو پر اس دوست نے دشمن سمجھا غصہ سے آگ کی طرح ہو گیا اور مجھ میں لگ گیا۔
- پجاریوں اور بت خانہ کے پرانے برہمنوں کو خبر کر دی میں نے اس انجمن میں بھلائی کا منہ نہیں دیکھا۔

چو آں راہ کج پیش شاں راست بود ره راست در چشم شاں کج نمود

کہ مردا رچہ دانا و صاحبدلست بنزدیک بے دانشاں جاہلست

فرو ماندم از چارہ ہمچوں غریق بروں از مدارا ندیدم طریق

چو بنی کہ جاہل بکیں اندرست سلامت بہ تسلیم ولیں اندرست

مہیں برہمن راستودم بلند کہ اے پیر تفسیراستا وژند

مرا نیز بانقش ایں بت خوش است کہ شکلے خوش و صورتے دل کش است

بدیع آیدم صورتش در نظر ولیکن ز معنی ندارم خبر

که سالوک این منزلم عنقریب — بد از نیک نادر شناسد غریب
تو دانی که فرزین این رقعه — نصیحت گر شاہ این بقعه
عبادت بتقلید گمراہی است — خنک رہروے را که آگاہی است
چه معنی است در صورت این صنم — که اول پرستند گانش منم
برہمن ز شادی برافروخت روے — پسندید و گفت اے پسندیده گوے
سوالت صوابست و فعلت جمیل — بمنزل رسد ہر که جوید دلیل
جز این بت که ہر صبح از اینجا که ہست — برآرد به یزدان دا دارد ست
وگر خواہی امشب ہم این جا بباش — که فردا شود سر این برتو فاش
بےچوں تو گر دیدم اندر سفر — بتاں دیدم از خویشتن بے خبر
شب آنجا بودم بفرمان پیر — چو بیژن بچاہ بلاد را سیر
شبے ہمچو روزے قیامت دراز — مغاں گرد من بے وضو در نماز
کشیشان ہرگز نیازرده آب — بغلها چو مردار در آفتاب
مگر کرده بودم گناہے عظیم — که بردم دراں شب عذابے الیم
ہمہ شب درین قید غم مبتلا — یکم دست بر دل یکے بر دعا
که ناگہ دہل زن فرو کوفت کوس — بخواند از قضائے برہمن خروس
خطیب سیہ پوش شب بے خلاف — برآورد شمشیر روز از غلاف
فتاد آتش صبح در سوخته — بیک دم جہانے شد افروخته
تو گفتی که در خطہ زنگ بار — ز یک گوشہ ناگہ درآمد تتار

راہ کج: ٹیڑھا راستہ۔ چہ دانا: اگرچہ عقل مند۔ امشب: اس رات۔ این جا بباش: اس جگہ ٹھہر جا۔ فردا: کل۔ سراین: یہ راز۔ خویشتن بے خبر: اپنے آپ سے بے خبر۔ مغاں گرد من: پجاری میرے چاروں طرف۔ عذاب الیم: بڑا عذاب۔ ناگہ دہل: اچانک نقارچی۔ خروس: مرغ۔ سوختہ: جل جانا۔ فروختہ: روشن ہو جانا۔

- چونکہ ٹیڑھا راستہ ان کے نزدیک سیدھا راستہ تھا ان کی آنکھوں میں سیدھا راستہ الٹا راستہ ہے۔
- کیونکہ انسان اگرچہ عقلمند اور صاحب دل ہے' بے عقلوں کے نزدیک جاہل ہے۔
- ڈوبنے والے کی طرح میں بھی تدبیر سے عاجز ہو گیا میں نے خاطر تواضع کے علاوہ کوئی راستہ نہ دیکھا۔
- جب تو یہ دیکھے کہ جاہل کینہ میں مبتلا ہے سلامتی مان لینے اور نرمی میں ہے۔
- بڑے برہمن کی میں نے بہت تعریف کی اے استاد اور زندگی فقیر کے پیر۔
- مجھے بھی اس بت کے نقش کے ساتھ خوش اعتقادی ہے اس لئے کہ عمدہ شکل اور دلکش صورت ہے۔
- میری نگاہ میں اس کی صورت ناروا معلوم ہوتی ہے لیکن مجھے حقیقت کا پتہ نہیں ہے۔
- اس لئے کہ میں ابھی ابھی اس راستے کا مالک بنا ہوں۔ فرمانبردار اور نیک میں کم تمیز کرتا ہے۔
- تو تو سمجھتا ہے کیونکہ اس بساط کا فرزین ہی اس سرزمین کے بادشاہ کا مخلص ہے۔
- کہ دیکھا دیکھی کہ عبادت گمراہی ہے ٹھنڈک اسی مسافر کو ہے جو باخبر ہے۔

- اس بت کی صورت میں کیا حقیقت ہے تاکہ میں سب سے پہلے عبادت گزاروں میں ہوں۔
- برہمن کا خوشی سے چہرہ چمک اٹھا اس نے بات پسند کی اور کہا اے اچھا بولنے والے۔
- تیرا سوال ٹھیک ہے اور تیرا کام عمدہ ہے جو شخص دلیل کا متلاشی ہوتا ہے وہ مقصد تک پہنچ جاتا ہے۔
- اس بت کے علاوہ اس لئے کہ ہر صبح جہاں وہ ہے وہاں سے منصف خدا سامنے ہاتھ اٹھاتا ہے۔
- اگر تو چاہتا ہے تو ایک رات اسی جگہ ٹھہر جا کیونکہ کل کو تیرے اوپر یہ راز کھل جائے گا۔
- میں بھی تیری طرح سفر کو بت گھوما ہوں بتوں کو اپنے آپ سے بے خبر دیکھا ہے۔
- پیر کے حکم پر میں رات کو وہاں رہا یعنی مصیبت کے کنوئیں میں قیدی۔
- وہ رات قیامت کے دن کی طرح لمبی تھی پجاری میرے چاروں طرف بلاوضو پوجا میں تھے۔
- وہ برہمن جنہوں نے پانی کو کبھی تکلیف نہ دی تھی ان کی بغلیں ایسی کھلیں جیسے دھوپ میں مردہ۔
- شاید میں نے کوئی بڑا گناہ کیا تھا جو میں نے اس رات کو بڑا عذاب اٹھایا۔
- تمام رات اسی غم کی قید میں پھنسا رہا ایک ہاتھ دل پر تھا ایک دعا میں۔
- کہ اچانک نقارچی نے نقارہ پیٹ دیا مرغ نے برہمن کی موت کا اعلان کر دیا۔
- رات کے سیاہ پوش خطیب نے بلا کسی اختلاف کے دن کی تلوار میان سے سونت لی۔
- سوتے میں صبح کی آگ لگ گئی ایک دم سے پوری دنیا روشن ہو گئی۔
- تو یہ کہے گا کہ زنجبار کے خطہ میں اچانک تاتاری ایک گوشہ سے گھس آئے ہیں۔

مغان تبہ رای نا شستہ روئے / بر آمدند از درو دشت و کوئے
کس ازم و در شہر و برزن نماند / دراں بت کدہ جائے در زن نماند
من از غصہ رنجور و از خواب مست / کہ ناگہ تماثیل برداشت دست
بیک بار ازیشاں برآمد خروش / تو گفتی کہ دریا درآمد بجوش
چو بتخانہ خالی شد از انجمن / برہمن نگہ کرد خنداں بمن
کہ دانم ترا پیش مشکل نماند / حقیقت عیاں گشت و باطل نماند
چو دیدم کہ جہل اندر و محکم است / خیال محال اندر و مدغم است
نیارستم از حق دگر ہیچ گفت / کہ حق ز اہل باطل بباید نہفت
چو بینی زبردست را زیر دست / نہ مردی بود پنجہ خود شکست
زمانے بسالوس گریاں شدم / کہ من زانچہ گفتم پشیماں شدم
بگریہ دل کافراں کرد میل / عجب نیست سنگ ار بگردد بسیل
دویدند خدمت کناں سوئے من / بعزت گر فتند بازوئے من
شدم عذر گویان بر شخص عاج / بکرسی زر کوفت بر تخت ساج
بتک را یک بوسہ دادم بدست / کہ لعنت برو باد و بر بت پرست
بتقلید کافر شدم روز چند / برہمن شدم در مقالات ژند
چو دیدم کہ در دیر گشتم امین / نگنجیدم از خرمی در زمین

در دیر محکم بہ بستم شبے
دویدم چپ و راست چوں عقربے

نگہ کردم از زیر تخت و زبر
یکے پردہ دیدم مکلل بزر

پس پردہ مطرانے آذر پرست
مجاور سر ریسمانے بدست

بفورم دراں حال معلوم شد
چو داؤد کاہن برو موم شد

کہ ناچار چوں در کشد ریسماں
برآرد صنم دست فریاد خواں

برہمن شد از روئے من شرمسار
کہ شنعت بود بخیہ بر روئے کار

بتازید۔ و من در پیش تاختم
نگونش بچاہے در انداختم

کہ دانستم ار زندہ آں برہمن
بماند کند سعی در خون من

پسندد کہ از من برآید دمار
مبادا کہ رازش کنم آشکار

چو از کار مفسد خبر یافتی
ز دستش برآورد چو دریافتی

کہ گر زندہ اش مانی آں بے ہنر
نخواہد ترا زندگانی دگر

وگر سر بخدمت نہد بردرت
اگر دست یا بدبرد سرت

فریبندہ را پائے درپے منہ
چو رفتی و دیدی امانش مدہ

تمامش بکشتم بسنگ آں خبیث
کہ از مُردہ دیگر نیاید حدیث

چو دیدم کہ غوغائے ! یختم
رہا کردم آں بوم و بگریختم

چو اندر نیتانش • آتش زدی
ز شیراں بپرہیز اگر بخردی

مغان تبہ رای: بے عقل پجاری۔ ناشستہ روئے: بغیر منہ دھوئے۔ تماثیل: مصور مراد بُت۔ ناگہ: اچانک۔ خیال محال: ناممکن خیال۔ بسالوس گریاں: مکاری سے رونا۔ سوئے من: میری طرف۔ عاج: ہاتھی دانت۔ مقالات ژند: ژند کے منتروں۔ خرمی: خوشی۔ عقربے۔ بچھو۔ سر ریسمانے: رسی کا سرا۔ چو داؤد: داؤد کی طرح۔ کاہن برو موم: لوہا موم ہو گیا۔ شنعت: عیب۔ بتازید: وہ بھاگا۔ دانستم: سمجھتا تھا۔ من برآید دمار: مجھے ہلاک کر دے۔ ز دستش برآور: جب تو قابو پالے۔ ببرد سرت: تیرا سر کاٹ دے گا۔ آں خبیث: اس خبیث کو۔ بکشتم: قتل کر دیا۔ غوغائے ا یختم: شور برپا کر دیا۔ بگریختم: بھاگ گیا۔

- ✪ بے عقل پجاری بغیر منہ دھوئے دروازے اور جنگل اور کوچہ سے آگئے۔
- ✪ انسانوں میں سے کوئی شخص شہر اور کوچہ میں نہ رہا اس بُت خانہ میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔
- ✪ میں غصہ سے رنجیدہ اور نیند سے متوالا کہ اچانک بت نے ہاتھ اٹھا دیئے۔
- ✪ یکبارگی ان سے شور پیدا ہوا تو یہ کہے گا کہ دریا میں جوش آگیا۔
- ✪ جب مجمع سے بت خانہ خالی ہو گیا برہمن نے مجھے ہنستے ہوئے دیکھا۔
- ✪ کہ میں سمجھتا ہوں اب تیرے سامنے شکل نہیں رہی حقیقت کھل گئی ہے اور باطل ختم ہو گیا۔
- ✪ جب میں نے دیکھا کہ اس میں نادانی پکی ہے ایک ناممکن خیال اس میں گھسا ہوا ہے۔
- ✪ میں پھر کوئی صحیح بات نہ کہہ سکا کیونکہ صحیح بات اہل باطل سے چھپانی چاہیے۔
- ✪ جب تو اپنے آپ کو زبردست کے مقابلہ میں زیردست دیکھے تو اپنا پنجہ توڑنا بہادری نہیں ہے۔
- ✪ تھوڑی دیر کے لئے میں مکاری سے رونے لگا کہ میں اس بات سے شرمندہ ہوں جو میں نے کہی تھی۔
- ✪ رونے سے کافروں کا دل جھکا اگر پتھر بہاؤ سے گھوم جائے تو تعجب کی بات نہیں ہے۔

- خدمت کے لئے میری طرف دوڑ پڑے عزت سے میرا بازو تھاما۔
- میں ہاتھی دانت کے جسم کے سامنے عذر خورد ہوا جو سونے کے پتروں جڑی کرسی اور سال کے تحت پر تھا۔
- دیکھا دیکھی میں بھی چند دن کے لئے کافر بن گیا۔ ژند کے منتروں میں برہمن بن گیا۔
- میں نے جب دیکھا کہ میں بت خانہ میں اعتماد والا بن گیا ہوں میں خوشی سے زمین میں نہ سمایا۔
- ایک رات میں نے بُت خانہ کا دروازہ مضبوطی سے بند کیا بچھو کی طرح دائیں اور بائیں دوڑا۔
- میں نے تخت کے نیچے اوپر نظر ڈالی میں نے زردوزی کا ایک پردہ دیکھا۔
- پردے کے پیچھے ایک آتش پرست پنڈا رسی کا سرا ہاتھ میں لئے بیٹھا ہے۔
- مجھے فوراً ہی حال معلوم ہو گیا جیسا کہ حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہا موم ہو گیا۔
- کہ لامحالہ جب وہ رسی کھینچتا ہے' بُت دعا کا ہاتھ اٹھا دیتا ہے۔
- برہمن مجھے دیکھ کر شرمندہ ہو گیا کیونکہ عیب کھل جانا بدنامی ہے۔
- وہ بھاگا اور میں اس کے پیچھے دوڑا میں نے اس کو ایک کنوئیں میں اوندھا گرا دیا۔
- اس لئے کہ میں سمجھتا تھا کہ اگر وہ برہمن زندہ بچ گیا تو میرے قتل کی کوشش کرے گا۔
- وہ چاہے گا کہ مجھے ہلاک کر دے تاکہ میں اس کا راز ظاہر نہ کر سکوں۔
- جب تجھے مفسد کے کارنامے کا پتہ لگ جائے اور جب تو قابو پا جائے تو اس کو ختم کر دے۔
- اس لئے کہ اگر تو اس بے ہنر کو زندہ چھوڑے گا تو پھر وہ تیری زندگی نہ چاہے گا۔
- اگر وہ تیری چوکھٹ پر بھی فدا من گزاری کا سر رکھے گا اگر وہ قابو پا جائے گا تو تیرا سر کاٹ دے گا۔
- فریبی کا پیچھا نہ کر اگر تو نے کیا ہے اور دیکھ لیا ہے تو اس کو موقع نہ دے۔
- اس خبیث کو میں نے پتھر سے پورا مسل ڈالا اس لئے کہ مرا ہوا پھر بات نہیں کر سکتا۔
- جب میں نے دیکھا میں نے شور برپا کر دیا میں نے اس جگہ کو چھوڑ دیا اور بھاگ گیا۔
- جب تو نے اس کے کچھار میں آگ لگا دی اور اگر تو عقلمند ہے تو شیروں سے بچاؤ کر۔

مکش بچہ مار مردم گزائے　　چو کشتی دراں خانہ دیگر مپائے
چو زنبور خانہ بیاشوفتی　　گریز از محلت کہ گرم اوفتی
بچابک تر ازخود میندا ز تیر　　چو افتاد دامن بدنداں بگیر
در اوراق سعدی چنیں پند نیست　　کہ چوں پائے دیوار کندی مایست
بہند آمدم بعد ازاں رستخیز　　وزانجا براہ یمن تا حجیز
ازاں جملہ تلخی کہ برمن گذشت　　دہانم جز امروز شیریں نگشت
در اقبال تائید بوبکر سعد　　کہ مادر نزاید چنو قبل و بعد
ز جور فلک داد خواہ آمدم　　دریں سایہ گستر پناہ آمدم
دعا گوی ایں دولتم بندہ وار　　خدایا تو ایں سایہ پایندہ دار
کہ مرہم نہادم نہ درخورد خویش　　کہ درخورد انعام و اکرم خویش
کے ایں شکر نعمت بجا آورم　　وگر پائے گردد بخدمت سرم
فرج یافتم بعد ازاں بندہا　　ہنوزم بگوش است ازاں پندہا

یکے آنکہ ہر گہ کہ دست نیاز — برآرم بدرگاہ دانائے راز
بیاد آید آں لعبت چینیم — کند خاک در چشم خود بینیم
بدانم کہ دستے کہ برداشتم — بہ نیروئے خود بر نیفراشتم
نہ صاحبدلاں دست برمیکشند — کہ سر رشتہ از غیب درمی کشند
در خیر باز است و طاعت ولیک — نہ ہرکس تواناست برفعل نیک
ہمین ست مانع کہ در بارگاہ — نشاید شدن جز بفرمان شاہ
کلید قدر نیست در دست کس — توانائے مطلق خدایست و بس
پس اے مرد پوئندہ بر راہ راست — ترا نیست منت خداوند راست
چو در غیب نیکو نہادت سرشت — نیاید زخوئے تو کردار زشت
ز زنبور کرد ایں حلاوت پدید — ہماں کس کہ در مار زہر آفرید
چو خواہد کہ ملک تو ویراں کند — نخست از تو خلقے پریشاں کند
وگر باشدش برتو بخشائشے — رساند بخلق از تو آسائشے
تکبر مکن بر رہ راستی — کہ دستت گرفتند و برخاستی
سخن سود مند است اگر بشنوی — بمرداں رسی گر طریقت روی
مقامے بیابی گرت رہ دہند — کہ بر خوان عزت سماطت نہند
ولیکن نباید کہ تنہا خوری — ز درویش درماندہ یاد آوری
فرستی مگر رحمتے در پیم — کہ بر کردۂ خویش واثق نیم

بچہ مار: سانپ کا بچہ۔ مردم گزائے: انسان کو ڈسنے والا۔ نبور خانہ: بھڑوں کے چھتے۔ دامن بدنداں بگیر: دامن دانتوں سے پکڑ لے۔ براہ یمن: یمن کا راستہ۔ برمن گذشت: جو مجھ پر گزری۔ شیریں نگشت: میٹھا نہ ہوا۔ نادر نزاید: ماں نے نہیں جنا۔ جور فلک: آسمان کا ظلم۔ سایہ گستر: سایہ ڈالنے والا۔ پناہ آمدم: پناہ میں آ جانا۔ دانائے راز: رازوں کو جاننے والا۔ لعبت چینیم: چینی کی گڑیا۔ در چشم خود بینیم: خود بینی کی آنکھ میں۔ بدانم: یقین کرنا۔ کلید قدر: تقدیر کی کنجی۔ توانائے مطلق: سب سے زیادہ طاقتور مراد اللہ تعالیٰ۔ مرد پوئندہ: دوڑنے والا۔ زشت: برا۔ لیک: لیکن۔ جز: بغیر۔ ایں حلاوت: یہ مٹھاس۔ زہر آفرید: زہر پیدا۔ چو خواہد: جب وہ چاہے۔ طریقت روی: طریقے پر چلے۔

- انسان کو ڈسنے والے سانپ کا بچہ نہ مار اگر تو نے مار دیا ہے تو اس گھر میں پھر نہ ٹھہر۔
- جب تو نے بھڑوں کے چھتے کو چھیڑ دیا ہے تو اپنی جگہ سے بھاگ جا ورنہ جلد گر پڑے گا۔
- اپنے سے زیادہ ہوشیار سے تیراندازی نہ کر اگر موقع پڑ ہی جائے تو دامن دانتوں سے پکڑ لے۔
- سعدی کی کتاب میں اس جیسی نصیحت نہیں ہے کہ جب تو دیوار کی جڑ کھود دے تو کھڑا نہ رہ۔
- اس قیامت کے بعد میں ہندوستان آ گیا اور وہاں سے یمن کے راستے سے حجاز میں۔
- اس قیامت تمام کراہت سے جو مجھ پر گزری تھی آج کے علاوہ میرا منہ میٹھا نہ ہوا۔
- ایسے میں ابوبکر سعد کے اقبال کی تائید ہے کہ کسی ماں نے پہلے اور بعد میں اس جیسا نہ جنا۔
- آسمان کے ظلم سے فریادی بن کر آیا ہوں سایہ ڈھلنے والے کی پناہ میں آیا ہوں۔

- میں غلامانہ انداز پر اس دولت کا دعاگو ہوں اے خدا تو اس سایہ کو ہمیشہ رکھ۔
- میرے اپنے مناسب اس نے مرہم نہیں رکھا بلکہ اپنے انعام اور اکرام کے مطابق۔
- اس نعمت کا میں کیسے شکر ادا کر سکتا ہوں خواہ خدمت میں میرا سر مومن ہو جائے۔
- اس کے بعد میں نے اپنی مصیبتوں سے نجات پالی لیکن اب تک اس قصہ سے حاصل شدہ نصیحتیں کان میں گونج رہی ہیں۔
- ایک تو یہ کہ میں جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں رازوں کے جاننے والے کی درگاہ میں۔
- مجھے وہ چینی کی گڑیا یاد آ جاتی ہے جو میری خود بینی کی آنکھ میں دھول جھونکتی ہے۔
- میں یقین کرتا ہوں جو ہاتھ میں نے اٹھایا ہے میں نے اپنی طاقت سے بلند نہیں کیا ہے۔
- صاحبدل خود اپنا ہاتھ نہیں اٹھاتے بلکہ غیب سے رسی کا سرا کھینچتے ہیں۔
- اطاعت اور بھلائی کا دروازہ کھلا ہے لیکن ہر شخص نیک کام پر قادر نہیں ہے۔
- روک ایک یہ ہے کہ دربار میں شاہی حکم کے بعد نہیں جایا جا سکتا ہے۔
- تقدیر کی کنجی کسی کے ہاتھ میں نہیں ہے مطلق توانا صرف خدا ہے۔
- تو اے سیدھے راستے پر دوڑنے والے انسان تیرا کوئی احسان نہیں ہے خدا کا احسان ہے۔
- چونکہ غیب نے تیری فطرت نیک بنائی ہے۔ تیری عادت سے کوئی بُرا کام نہیں ہوتا ہے۔
- شہد کی مکھی سے اسی ذات نے شیرینی پیدا فرمائی ہے جس نے سانپ میں زہر فرما دیا ہے۔
- جب وہ چاہے تیرا ملک ویراں کر دے سب سے پہلے تجھ سے مخلوق کو پریشان کر دے۔
- اور اگر اس کی تجھ پر عنایت ہے تو مخلوق کو تجھ سے آرام پہنچائے۔
- سیدھا راستہ چلنے پر غرور نہ کر کیونکہ انہوں نے تیری دستگیری کی ہے اور تو اٹھا ہے۔
- اگر تو سنے گا تو بات مفید ہے۔ اگر طریقت پر چلے گا تو مردان خدا تک پہنچ جائے گا۔
- اگر وہ تجھے راستہ دے دیں گے تو تُو ایسے مقام پر پہنچ جائے گا کہ عزت کے خوان پر تیرا دسترخوان بچھا دیں گے۔
- لیکن تیرے لئے تنہا خوری مناسب نہ ہوگی عاجز فقیر کو بھی یاد رکھنا چاہئے۔
- شاید تو میرے پیچھے رحمت کی دعا کر دے کیونکہ مجھے اپنے کئے پر تو بھروسہ نہیں ہے۔

نتیجہ حکایت: صاحب دل اور صاحب ایمان کے ہاتھ میں تو لوہا بھی پگھل جاتا ہے۔ تقدیر سنوارنا تو انسان کے اپنے بس میں ہے جو لوگ کمال جاں فشانی سے کام لیتے ہیں، منزل گل مراد کو پا لیتے ہیں اگر خدا کی بخشش چاہتا ہے تو اسی کے شایان شان سر کے بل کھڑا ہو کر بسر و چشم اس کے احکامات پر سر تسلیم خم کر دے۔ یاد رہے جب خداوند عظیم کسی ملک کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے، وہاں کے حاکم کو محکوم آزار بنا دیتا ہے۔ اسی طرح فاسق اور فاجر بندے دنیا میں پھنس کر رنجیدہ خاطر ہوتے ہیں جس کسی نے آخرت کی تیاری نہ کی، سمجھو! وہ ناکام اور بے مراد ٹھہرا۔

باب 9
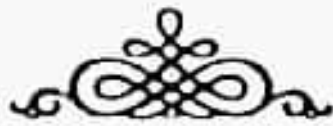
در توبہ

بیا اے کہ عمرت بہفتاد رفت — مگر خفتہ بودی کہ برباد رفت

ہمہ برگ بودن ہمی ساختی — بتدبیر رفتن نپرداختی

قیامت کہ بازار مینو نہند — منازل باعمال نیکو دہند

بضاعت بچندانکہ آری بری — وگر مفلسی ، شرمساری بری

کہ بازار چندانکہ آگندہ تر — تہی دست را دل پراگندہ تر

ز پنجہ درم پنج اگر کم شود — دلت ریش سر پنجہ غم شود

چو پنجاہ سالت بروں شد ز دست — غنیمت شمر پنج روز یکہ ہست

اگر مردہ مسکیں زباں داشتے — بفریاد و زاری فغاں داشتے

کہ اے زندہ چوں ہست امکان گفت — لب از ذکر چوں مردہ برہم مخفت

چو مارا بغفلت بشد روزگار — تو بارے دمے چند فرصت شمار

مشکل الفاظ کے معنی: عمرت بہفتاد: ستر سال کی عمر۔ خفتہ بودی: سویا ہوا تھا۔ برباد رفتی: برباد ہو گئی ہے۔ تدبیر رفتن: جانے کی تدبیر۔ نپرداختی: نہ لگا۔ بازار مینو نہند: جنت کا بازار۔ باعمال نیکو: اعمال حسنہ مراد نیک کام۔ بچندا: جس قدر۔ بضاعت: پونجی۔ تہدست: خالی ہاتھ۔ پنجاہ سالت: پچاس سال۔ غنیمت شمر: غنیمت جان۔ برہم مخفت: ذکر خدا نظرانداز نہ کر۔ روزگار: زمانہ۔

حکایت کا ترجمہ:

- اے کہ تیری عمر ستر کی گزر گئی ہے آ جا شاید تو سویا ہوا تھا کہ وہ برباد ہو گئی۔
- تو جانے کے تمام سامان تیار کرتا رہا جانے کی تدبیر میں نہ لگا۔
- قیامت میں جب جنت کا بازار لگائیں گے تو نیک کاموں کے اعتبار سے مرتبے دیں گے۔
- جس قدر پونجی لگائے گا سودا خرید کر لے جائے گا اور اگر تو نادار رہے گا تو شرمندگی اٹھائے گا۔
- اس لئے کہ بازار جس قدر بھرا ہوتا ہے' خالی ہاتھ والے کا اسی قدر دل پریشان ہوتا ہے۔
- پچاس درم میں سے اگر پانچ کا گھاٹا ہوتا ہے تو تیرے زخمی دل پر رنج غالب ہوتا ہے۔
- جب تیرے پچاس سال ہاتھ سے جاتے رہے ان پانچ روز کو غنیمت جان جو باقی ہیں۔
- اگر مسکین مردہ زبان رکھتا تو فریاد و زاری سے چیختا۔
- کہ اے زندہ جب تک تیرے بولنے کا امکان ہے ہونٹ کو مُردے کی طرح بند کر کے ذکر خدا سے نہ سو۔
- جبکہ ہمارا زمانہ غفلت میں گزر گیا تو اب چند سانس غنیمت جان لے۔

نتیجہ در توبہ: جو دنیا میں پھنسا رہا اور آخرت کی تیاری نہ کی روز محشر کو خدا کے حضور پشیماں اور ندامت محسوس کرے گا۔ مراد انسان رنجیدہ خاطر ہو گا اور کوئی پرسان حال نہ ہو گا۔ نفسانفسی کے اس عالم میں صرف اعمال حسنہ ہی کام آئیں گے۔ اے حضرت انسان! تیری عمر دن بدن کم ہو رہی ہے جو زندگی کے دن تیرے پاس باقی ہیں ان کو غنیمت شمار کر اور اپنے پیدا کرنے والے سے دل لگا مبادا کف افسوس ملتا رہ جائے۔

حکایت پیر مرد و تحسر بر روزگار جوانی

شبے در جوانی و طیب نعم — جواناں نشستیم چندے بہم
چو بلبل سرایاں چو گل تازہ روئے — ز شوخی در افگندہ غلغل بکوئے
جہاں دیدہ پیرے زما برکنار — ز دور فلک لیل مویش نہار
چو فندق زباں از سخن بستہ بود — نہ چوں ما لب از خندہ چوں پستہ بود
جوانے فرا رفت کاے پیر مرد — چہ در کنج حسرت نشینی بدرد
یکے سر برآ راز گریبان غم — بآرام دل با جواناں بچم
برآورد سر سالخورد از نہفت — جوابش نگر تا چہ پیرانہ گفت
چو باد صبا بر گلستان وزد — چمیدن درخت جواں را سزد
چمد تا جوانست و سرسبز خوید — شکستہ شود چوں بزردی رسید
بہاراں کہ باد آورد بید مشک — بریزد درخت جواں برگ خشک
نزیبد مرا با جواناں چمید — کہ بر عارضم صبح پیری دمید
بقید اندرم جرہ بازے کہ بود — دما دم سر رشتہ خواہد درود
شمار است نوبت بریں خواں نشست — کہ ما از تنعم بشستیم دست
چو بر سر نشست از بزرگی غبار — دگر چشم عیش جوانی مدار
مرا برف بارید بر پر زاغ — نشاید چو بلبل تماشائے باغ
کند جلوہ طاؤس صاحب جمال — چہ میخواہی از باز بر کندہ بال
مرا غلہ تنگ اندر آمد درو — شمارا کنوں میدمد سبزہ نو
گلستان ارا طراوت گذشت — کہ گلدستہ بندد چو پژمردہ گشت
مرا تکیہ جان پدر بر عصاست — دگر تکیہ بر زندگانی خطاست
مسلم جواں راست برپائے جست — کہ پیراں برند استعانت بدست
گل سرخ رویم نگر زرناب — فرو رفت چوں زرد شد آفتاب
ہوس پختن از کودک نا تمام — چناں زشت نبود کہ از پیر خام
مرا می بباید چو طفلاں گریست — ز شرم گناہاں نہ طفلانہ زیست
نکو گفت لقماں کہ نازیستن — بہ از سالہا بر خطا زیستن

تو کز خواب نوشیں بہانگ رحیل — نخیزی دگر کے رسی در سبیل

فرو کوفت طبل شتر ساروان — بمنزل رسید اول کاروان

خنک ہوشیاران فرخندہ بخت — کہ پیش از دہل زن بساز ندرخت

بره خفتگاں تا برآ رند سر — نہ بنیندره رفتگاں را اثر

سبق بُرد رہرو کہ برخاست زود — پس از نقل بیدار بودن چہ سود

چو شیبت درآمد بروئے شباب — شبت روز شد دیده بر کن ز خواب

من آں روز بر کندم از عمر امید — کہ افتادم اندر سیاہی سپید

دریغا کہ بگذشت عمر عزیز — بخواہد گذشت ایں دم چند نیز

گذشت آنچہ در ناصوابی گذشت — وزیں نیز دم در نیابی گذشت

کنوں وقت تخم است اگر پروری — گر امید داری کہ خرمن بری

بشہر قیامت مرو تنگ دست — کہ وجہے ندارد بحسرت نشست

گرت چشم عقلست تدبیر گوز — کنوں کن کہ چشمت نخورد است مور

بمایہ توان اے پسر سود کرد — چہ سود افتد آں را کہ سرمایہ خورد

کنوں کوش کاب از کمر در گذشت — نہ وقتے کہ سیلاب از سر گذشت

کنونت کہ چشمت اشکے ببار — زباں درد ہاں است عذرے بیار

نہ پیوستہ باشد رواں دربدن — نہ ہموارہ گردد زباں در دہن

ز دانندگاں بشنو امروز قول — کہ فردا بگرد ہترسد ز ہول

غنیمت شمار ایں گرامی نفس — کہ بے مرغ قیمت ندارد قفس

مکن عمر ضائع بافسوس و حیف — کہ فرصت عزیز است والوقت سیف

مشکل الفاظ کے معنی:

شبے: ایک رات۔ ہول: غصہ۔ ستیز: رعب۔ زمام شتر: اونٹ کی مہار۔ بہانگ جرس: گھنٹے کی آواز۔ برمی نخیزی: نہیں اٹھتا۔ بہانگ رحیل: کوچ کی آواز۔ فروکوفت طبل: نقارہ بجانا۔ سبق بردد رہرو: وہ مسافر بازی لے گیا۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ چو شیبت درآمد: جب بڑھاپا آگیا۔ دریغا: ہائے افسوس۔ در ناصوابی گذشت: خرابی میں گزرا۔ امید داری: امید رکھنا۔ خرمن بری: کھلیان اٹھانا۔ وجہے ندارد: کوئی وجہ نہیں رکھتا۔ تدبیر گور: قبر کی تدبیر۔ چشم عقلست: عقل کی آنکھ۔ نخور داست مور: چیونٹیوں نے نہیں کھائی۔ اشکے ببار: کچھ آنسو۔ زبان در دہن: منہ میں زبان۔ امروز قول: آج کی بات۔ الوقت سیف: وقت کی تلوار۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک رات فید کے جنگل میں نیند نے میرے چلنے کے پیر قید میں باندھ دیئے۔
- ایک شتربان غصہ اور رعب کے ساتھ آیا۔ اونٹ کی مہار میرے سر پر ماری کہ اٹھ۔
- شاید پیچھے رہ کر تیرا مرنے کو جی چاہ رہا ہے کہ گھنٹے کی آواز سے تو نہیں اٹھتا۔
- تیری طرح میرے سر میں بھی میٹھی نیند ہے لیکن صحرا سامنے ہے۔
- تو جو کوچ کی آواز سے میٹھی نیند سے بیدار نہیں ہوتا ہے راستہ پر کب پہنچے گا۔

- شتربان نے نقارہ پیٹ دیا شروع کا قافلہ منزل پر پہنچ گیا ہے۔
- وہ ہوشیار مبارک نصیبہ والے ٹھنڈے دل ہیں جو ڈھول پیٹنے والے سے پہلے باندھ لیں۔
- راستے میں سوئے ہوئے جب تک سر اٹھائیں گے وہ راستہ چلنے والوں کا نشان بھی نہ دیکھیں گے۔
- وہ مسافر بازی لے گیا جو جلدی اٹھ بیٹھا روانگی کے بعد بیدار ہونے سے کیا فائدہ۔
- جب تیری جوانی کے چہرے پر بڑھاپا آگیا تو تیری رات' دن ہو چکی نیند سے آنکھ کھول دے۔
- میں نے اس دن زندگی سے امید ختم کر دی جب میری سفیدی میں سیاہی آگئی۔
- ہائے افسوس کہ پیاری عمر گزر گئی یہ چند سانس بھی گزر جائیں گے۔
- جو بھی گزرا خرابی میں گزرا اگر ان سانسوں کو بھی سنبھالا تو یہ بھی گئے۔
- اگر تو پالنا چاہتا ہے تو اب بھی تخم ریزی کا وقت ہے اگر امید رکھتا ہے کہ کھلیان اٹھائے۔
- تنگ دست ہو کر قیامت کے شہر میں نہ جا اس لئے کہ حسرت سے بیٹھے رہنا کوئی وجہ نہیں رکھتا ہے۔
- اگر تیری عقل کی آنکھ ہے تو قبر کی تدبیر اب کر لے کیونکہ تیری آنکھیں چیونٹیوں نے نہیں کھائی ہیں۔
- اے صاحبزادے سرمایہ سے نفع کمایا جا سکتا ہے اسے کیسے نفع ہو سکتا ہے جو کہ سرمایہ کھائے۔
- اب کوشش کر لے کہ پانی کمر سے بڑھ گیا نہ اس وقت جب سیلاب سر پر سے گزر گیا۔
- اب جبکہ تیری آنکھیں ہیں کچھ آنسو بہا لے منہ میں زبان ہے کچھ عذر بھی بیان کر دے۔
- روح بدن میں ہمیشہ نہ ہو گی اور منہ میں زبان ہمیشہ نہ پھرے گی۔
- جاننے والوں میں آج بات سن لے اس لئے کل وہ بند ہو جائے گی اور خوف سے ڈرنے گی۔
- اس قابل قدر سانس کو غنیمت شمار کر کیونکہ بے پرند کا پنجرا کوئی قیمت نہیں رکھتا ہے۔
- حسرت اور افسوس کے ساتھ عمر ضائع نہ کر اس لئے کہ فرصت کمیاب ہو اور وقت ایک تلوار ہو۔

نتیجہ حکایت: کوچ کا نقارہ بجنے سے قبل سفر کی تیاری کر لینا دراصل دانشمندی اور عقل مندی کے زمرے میں آتا ہے اسی طرح بڑھاپا آ جانے پر جوانی کی غفلت سے بیدار ہو جانا چاہئے اور آخرت کے لئے اپنے اعمال درست کر لینے چاہئیں ورنہ ہاتھ خالی رہ جائے گا۔ مرنے کے بعد چیونٹیاں آنکھیں بھی کھا جائیں گی بروقت کوشش و عمل ہی مفید ہوتا ہے ورنہ اس کے رائیگاں ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جب بدن میں جان ہے' سب کچھ ہے۔ اگر جان ہی نہ رہے تو پھر مُردہ کیا کفن پھاڑے گا۔

حکایت

قضا زندۂ را رگ جاں بُرید
دگر کس بمرگش گریباں درید
چنیں گفت بینندۂ تیز ہوش
چو فریاد و زاری رسیدش بگوش
ز دست شما مُردہ برخویشتن
گرش دست بودے دریدے کفن
کہ چندیں ز تیمار و دردم مپیچ
کہ روزے دو پیش از تو کردم بسیج
فراموش کر دی مگر مرگ خویش
کہ مرگ منت ناتواں کرد و ریش
مصبر چو برمُردہ ریزد گلش
نہ بردے کہ بر خود بسوزد دلش
ز ہجران طفلے کہ در خاک رفت
چہ نالی کہ پاک آمد و پاک رفت

بھاگ جانا۔ کجا: کہاں۔ تفرج: تفریح۔ دریغا: ہائے افسوس۔ بلھو ولعب: کھیل کود۔ زندگانی برفت: زندگی گزر گئی۔ ایں خورم: یہ کھاؤں۔ نپرداختم: مشغول نہ ہونا۔ کارے نکردیم: کچھ نہ کرنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک طبیب کے پاس ایک ایسا بوڑھا آیا جو روپے پیسے کی وجہ سے اپنی موت سے زیادہ قریب تھا۔
- کہ اے نیک رائے میری نبض پر ہاتھ رکھ کہ میرا ایک پاؤں خراب ہے۔
- میرا سویا ہوا قد اس کی مانند ہے کہ گویا میں مٹی میں دھنسا ہوا ہوں۔
- اس نے اس سے کہا دنیا سے ہاتھ اٹھا لے اس لئے کہ تیرا پیر قیامت ہی کو مٹی سے نکلے گا۔
- اگر تو نے جوانی میں ہاتھ پیر مارے ہیں تو بڑھاپے میں ہوش اور تدبیر سے رہ۔
- جو تیری عمر کا زمانہ چالیس سے گزر گیا ہے تو اب ہاتھ پیر نہ مار کیونکہ تیرے سر سے پانی گزر گیا ہے۔
- خوش طبعی نے اس وقت مجھ سے بھاگنا شروع کر دیا جب سے میری شام نے سفیدہ اُگانا شروع کر دیا۔
- ہوس کو سر سے نکال دینا چاہئے اس لئے کہ ہوس بازی کا زمانہ ختم ہو چکا۔
- میرا دل سبزی سے کب تازہ ہو سکتا ہے اس لئے کہ اب تو میری مٹی سے سبزہ اُگے گا۔
- ہوا و ہوس میں تفریح کرتے ہوئے ہم بہت سے انسانوں کی خاک پر گزرے۔
- دوسرے لوگ جو اللہ کے علم میں ہیں وہ آئیں گے اور ہماری مٹی پر سے گزریں گے۔
- ہائے افسوس' جوانی کا زمانہ گزر گیا زندگی کھیل کود میں گزر گئی۔
- اس روح پرور زمانہ پر افسوس ہے جو ہم پر سے بجلی کی طرح گزر گیا۔
- وہ پہنوں اور کھاؤں کے خیال میں دین کی فکر کرنے میں مشغول ہے۔
- ہائے افسوس ہم باطل میں مشغول ہو گئے حق سے دور اور غافل ہو گئے۔
- استاد نے بچے سے کیا اچھی بات کہی ہم نے کچھ نہ کیا اور زمانہ گزر گیا۔

نتیجہ حکایت: ہر انسان نے ایک نہ ایک دن قبر کی گود میں جا سونا ہے۔ قبر میں راحت و سکوں پانے کے لئے انسان کو خدائے قدیر کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں مشغول رہنا چاہئے۔ عین جوانی میں عبادت کی قدر ہے۔ اے حضرت انسان! دین کی فکر کر اپنی آخرت کو سنوار افسوس صد افسوس کہ تو دنیاوی معاملات کو ہی مقصود زندگی سمجھ بیٹھا ہے۔ یہ ہرگز انسان کے ساتھ نہ جائیں گے صرف اعمال حسنہ ہی انسان کو اللہ کے ہاں قدر و منزلت عطا کریں گے۔

گفتار اندر غنیمت شمردن قوت جوانی پیش از ضعف پیری

جوانا رہ طاعت امروز گیر ۔۔۔ کہ فردا جوانی نیاید ز پیر
فراغ دلت ہست و نیروئے تن ۔۔۔ چو میداں فراخست گوئے بزن
من ایں روز را قدر نشناختم ۔۔۔ بدانستم اکنوں کہ در باختم
قضا روزگارے ز من در ربود ۔۔۔ کہ ہر روزے ازوے شب قدر بود
چہ کوشش کند پیر خر زیر بار ۔۔۔ تو میرو کہ برباد پائے سوار
شکستہ قدح گر بہ بندند چست ۔۔۔ نیاورد خواہد بہائے درست

کنوں کوفتادت بغفلت زدست | طریقے ندارد بجز بازبست
که گفتت بجیحوں دراندا ز تن | چو افتادہم دست و پائے بزن
بغفلت بدادی ز دست آب پاک | چہ چارہ کنوں جز تیمم بخاک
چو از چابکاں در دویدن گرو | نبردی ہم افتان و خیزاں برو
گر آں باد پایاں برفتند تیز | تو بے دست و پائے از نشستن بخیز

مشکل الفاظ کے معنی: امروز: آج۔ فردا: کل۔ فراغ دلت: دل کی بے فکری۔ میدان فراخست: میدان کھلا ہے۔ گوئے بزن: گیند پھینک۔ خر زیر بار: بوجھ کے نیچے گدھا۔ شکستہ قدح: ٹوٹا ہوا پیالہ۔ چو افتادہم: جب کودا ہے۔ دست و پائے بزن: ہاتھ اور پاؤں مار۔ چہ چارہ: کیا تدبیر۔ نشستن بخیز: بیٹھے سے اٹھ جانا۔

گفتار کا ترجمہ:

- اے جوان بندگی کا راستہ آج اختیار کر لے اس لئے کہ کل بوڑھے سے جوانی نہیں ہو سکتی۔
- تجھے دل کی بے فکری اور بدن کی طاقت حاصل ہے جب میدان کھلا ہے تو گیند پھینک۔
- میں نے اس وقت کی قدر نہ پہچانی اب میں اس وقت سمجھا جب میں ہار گیا۔
- قضا ایسا زمانہ مجھ سے اچک کر لے گئی کہ جس کا ہر دن شب قدر تھا۔
- بوجھ کے نیچے بوڑھا گدھا کیا کوشش کرے گا تو چلا چل کہ تیز رو گھوڑے پر سوار ہے۔
- ٹوٹے ہوئے پیالے کو اگر مضبوط باندھ دیں وہ نئے کی قیمت نہیں دے سکتا۔
- اب جبکہ وہ غفلت سے تیرے ہاتھ سے گر گیا ہے اور کوئی تدبیر نہیں ہے کس دینے کے علاوہ۔
- تجھ سے کس نے کہا تھا کہ جیحوں میں کود پڑ جب کودا ہے تو ہاتھ اور پیر مار۔
- پاک پانی تو تو نے غفلت سے کھو دیا اب مٹی کے سوا تیمم کرنے کے اور کیا تدبیر ہے۔
- جب تو تیز چلنے والوں سے دوڑنے میں سبقت نہ لے گیا تو گرتا پڑتا ہی چلا چل۔
- اگر وہ تیز رو تیز چلے گئے تو بے ہاتھ اور پیر والا بیٹھے رہنے سے اٹھ کھڑا ہو۔

نتیجہ گفتار: جوانی میں رب کی بندگی اختیار کرنا دراصل پیغمبری شیوہ ہے جو لوگ عالم جوانی میں خدا سے رجوع کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن سرخرو ہوں گے اور ان کے چہرے سورج کی طرح روشن ہوں گے۔ غفلت میں پڑے رہنے والے دوزخ کا ایندھن بن جائیں گے اور خدا کی ریاضیت میں مشغول رہنے والے جنت میں بلند درجات حاصل کریں گے لہٰذا اے حضرت انسان! اپنی زندگی میں نیکی اور بھلائی کا کام کر مبادا یہ زندگی گزر جائے اور تیرے پاس آگے جانے کے لئے کوئی زادراہ ہی نہ ہو۔

حکایت در معنی ادراک پیش از قوت

شبے خوابم اندر بیابان فید | فرو بست پائے دویدن بقید
شتر بانے آمد بہول و ستیز | زمام شتر بر سرم زد کہ خیز
مگر دل نہادی بمردن ز پس | کہ بری نخیزی ببانگ جرس
مرا ہمچو تو خواب خوش در سرست | ولیکن بیاباں بہ پیش اندرست

ہم از بامداداں در کلبہ بست
بہ از سود و سرمایہ دادن ز دست

چواں تار رساند سیاہی بنور
برد پیر مسکیں سیاہی بگور

مشکل الفاظ کے معنی: طیب نعم: نعمتوں کی خوشی میں۔ نشستیم چندے بہم: چند کا باہم مل بیٹھنا۔ سرایاں: چہچہانا۔ تازہ روئے: تازہ چہرے والا۔ غلغل: شور مچانا۔ زما برکنار: ہم سے علیحدہ ہوگیا۔ دور فلک: زمانے کی گردش۔ لیل مولش: بالوں کی رات۔ چو فندق: عناب کی طرح۔ زبان از سخن بقہ بود: زبان کو بند رکھنا۔ جوانے فرارفت: ایک نوجوان پہنچا۔ کنج حسرت: حسرت کا گوشہ۔ نشینی بدرد: درد سے بیٹھنا۔ باجوانان بہم: جوانوں کے ساتھ چہل قدمی۔ سر سبز خوید: سرسبزہ لہلہاتا ہے۔ برگ خشک: پرانا درخت۔ چمیدن: جھومنا۔ برعارضم: رخسار پر۔ جرہ باز: قوی' طاقتور۔ نعم بشستیم دست: نعمتوں سے ہاتھ دھونا۔ زاغ: کوا۔ طاؤس: مور۔ باز برکندہ بال: کچے بالوں والا باز۔ چہ میخواہی: کہا جاتا ہے۔ طراوت: شادابی۔ خطاست: غلطی ہے۔ استعانت: سہارا۔ زرناب: خالص سونا۔ کودک ناتمام: نابالغ بچہ۔ چناں زشت: اتنی بری نہیں۔ چو طفلاں: بچوں کی طرح۔ گریست: رونا دھونا۔ طفلانہ زیست: بچوں کی سی زندگی۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک رات جوانی اور نعمتوں کی خوشی میں ہم چند نوجوان مل کر بیٹھے۔
- بلبل کی طرح چہچہاتے ہوئے' پھول کی طرح تازہ چہرے والے شوخی میں شور مچاتے ہوئے۔
- ایک جہاں دیدہ بوڑھا ہم سے علیحدہ زمانہ کی گردش سے جس کے بالوں کی رات دن ہو چکی تھی۔
- عناب کی طرح بات کرنے سے زبان کو بند کئے ہوئے تھا ہماری طرح ہونٹ پستہ کی طرح مسکرانے والا تھا۔
- ایک جوان اس کے سامنے پہنچا کہ اے بوڑھے حسرت کے گوشہ میں درد سے کیوں بیٹھا ہے۔
- غم کے گریبان میں ذرا سر ابھار دل کی راحت کے ساتھ جوانوں کے ساتھ چہل قدمی کر۔
- بوڑھے نے گریبان سے سر ابھارا اس کے جواب پر غور کر کے کیا بزرگانہ جواب دیا۔
- جب باغ میں باد صبا چلے جوان درختوں کو جھومنا پڑتا ہے۔
- جو جب تک جوان اور سرسبز ہے' لہلہاتا ہے جب زرد ہوا ٹوٹ جاتا ہے۔
- جب موسم بہار میں ہو تو بید مشک کی خوشبو پیدا کر دیتی ہے تو نوجوان درخت پرانے پتے جھاڑ دیتا ہے۔
- جوانوں کے ساتھ ٹہلنا مجھے زیب نہیں دیتا اس لئے کہ میرے رخسار پر بڑھاپے کی صبح نمودار ہو گئی ہے۔
- میری قید میں جو قوی باز تھا وہ پے درپے کی دھاگا کاٹنا چاہتا ہے۔
- اس دسترخوان پر بیٹھنے کی تمہاری باری ہے اس لئے کہ ہم تو نعمتوں سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔
- جب بزرگی کا غبار سر پر جم جائے پھر جوانی کے عیش کی امید نہ رکھ۔
- میرے کوّے کے پروں پر برف گر چکی ہے۔ اب بلبل کی طرح باغ کی سیر مناسب نہیں ہے۔
- خوبصورت مور جلوہ دکھاتا ہے کچے بالوں والے باز سے تو کیا چاہتا ہے۔
- میری کھیتی کٹ کر بورے میں آچکی تمہارا اپنا سبزہ اب اُگ رہا ہے۔
- ہمارے باغ کی شادابی ختم ہو چکی ہے جب پژمردہ ہو جاتا ہے تو کون گلدستہ بناتا ہے۔
- اے جان پدر ہماری ٹیک لاٹھی ہے۔ اب زندگانی پر بھروسہ کرنا غلطی ہے۔
- اچھل کود جوانوں کے لئے ٹھیک ہے اس لئے کہ بوڑھے تو ہاتھ کا سہارا چاہتے ہیں۔
- میرے چہرے کے گلاب کو دیکھو خالص سونا بن گیا جب سورج پیلا پڑ کر ڈوبا۔

- نابالغ بچہ کی ہوس پرستی اتنی بُری نہیں ہے جس قدر مکار بوڑھے کی۔
- مجھے بچوں کی طرح رونا چاہئے گناہوں کی شرم سے نہ کہ بچوں کی طرح جیتا۔
- لقمان نے بہت اچھا کہا تھا کہ مرجانا سالوں کی غلطی سے بہتر ہے۔
- صبح ہی سے دوکان کا دروازہ بند کر دینا ہاتھ سے نفع اور پونجی دے دینے سے بہتر ہے۔
- جوان جب تک سیاہی کو سفیدی تک پہنچاتا ہے بے چارہ بوڑھا سیاہی کو قبر میں لے جاتا ہے۔

نتیجہ حکایت: جُو کی کھیتی اسی وقت سرسبز و شاداب رہتی ہے جب تک وہ لہلہاتی ہے اسی طرح تو اس وقت تک قوی باز ہے۔ جب تیری روح کی پرواز بہت بلند ہو۔ مراد یہ کہ تیرے اعمال و افعال میں مکمل ہم آہنگی ہو اور تیری زندگی کا پھول اپنے خوشبو سمیٹے ہوئے دوسروں کے دماغ معطر کرنے کی خاصیت اپنے میں محفوظ رکھتا ہو۔ جب پھول مرجھا جائیں تو بے رنگ ہو جاتے ہیں اسی طرح جب انسان کے کردار کی خوشبو باقی نہ رہے تو وہ بھی بے کار ہو جاتا ہے۔

سیاہ کارناموں سے اپنی قبر کی تاریکی میں اضافہ نہ کر بلکہ عادات عالیہ کی روشنی سے اپنی قبر کو منور کر یہی مقصود زندگانی ہے اور یہی رمزِ حیات ہے۔

حکایت

کہن سالے آمد بنزد طبیب — ز نالیدنش تا بمردن قریب
کہ دستم برگ بر نہ اے نیک رائے — کہ پایم ہمی برنیاید ز پائے
بداں ماند ایں قامت خفتہ ام — کہ گوئی بگل در فرو رفتہ ام
بدوگفت دست از جہاں بر گسل — کہ پایت قیامت برآید ز گل
اگر در جوانی زدی دست و پائے — در ایام پیری بہش باش و رائے
چو دوران عمر از چہل برگذشت — مزن دست و پا کابت از سر گذشت
نشاط آنگہ از من رمیدن گرفت — کہ شامم سپیدہ دمیدن گرفت
بباید ہوس کردن از سر بدر — کہ دور ہوس بازی آمد بسر
بسبزی کجا تازہ گردد دلم — کہ سبزی بخواہد دمید از گلم
تفرج کناں در ہوا و ہوس — گذشتیم بر خاک بسیار کس
کسانیکہ دیگر بغیب اندراند — بیایند و بر خاک ما بگذرند
دریغا کہ فصل جوانی برفت — بلہو و لعب زندگانی برفت
دریغا چناں روح پرور زماں — کہ بگذشت برما چو برق یماں
ز سودائے آں پوشم و ایں خورم — نپرداختم تا غم دیں خورم
دریغا کہ مشغول باطل شدیم — ز حق دور ماندیم و غافل شدیم
چہ خوش گفت با کودک آموزگار — کہ کارے نکردیم و شد روزگار

مشکل الفاظ کے معنی: کہن سالے: پرانا بوڑھا۔ نالید: رونا۔ بمردن قریب: مرنے کے قریب۔ بگل در فرو رفتہ: مٹی میں دھنسا ہوا۔ در ایام پیری: بڑھاپے کے دن۔ چہل: چالیس۔ برگذشت: گزر گیا۔ نشاط آنگہ: خوش طبیعت۔ رمیدن گرفت:

تو پاک آمدی بر حذر باش و باک	کہ ننگ است ناپاک رفتن بخاک
کنوں باید ایں مرغ را پائے بست	نہ وقتے کہ سر رشتہ بردت ز دست
نشستی بجائے دگر کس بسے	نشیند بجائے تو دیگر کسے
اگر پہلوانی و گر تیغ زن	نخواہی بدر بُردن الا کفن
خر وحش اگر بگسلاند کمند	چو در ریگ ماند شود پائے بند
ترا نیز چنداں بود دست زور	کہ پایت نرفت است در ریگ گور
منہ دل بریں سالخوردہ مکاں	کہ گنبد نپاید برو گردگاں
چودے رفت فردا نیاید بدست	حساب از ہمیں یک نفس کن کہ ہست

مشکل الفاظ کے معنی: رگ جا برید: شہ رگ کاٹ دی۔ دگر کس: دوسرا۔ بمر گش: اس کی موت پر۔ گریباں درید: گریباں پھاڑ دینا۔ بینندۂ تیز ہوش: عقلمند دیکھنے والے۔ دریدے کفن: کفن پھاڑنا۔ مرگ خویش: اپنی موت۔ ز ہجراں طفلے: بچہ کے فراق میں۔ چہ نالی: کیا روتا ہے۔ ننگ است: شرم والا۔ ناپاک رفتن بخاک: ناپاک ہو کر مٹی میں جانا۔ حذر باش: احتیاط برتنا۔ سر رشتہ بردت: رسی چھڑانا۔ الا کفن: سوائے کفن۔ ریگ گور: قبر میں ریت۔ یک نفس: ایک سانس۔

حکایت کا ترجمہ:

- قضاء نے ایک زندہ کی شہ رگ کاٹ دی دوسرے نے اس کی موت پر گریبان چاک لیا۔
- ایک عقلمند دیکھنے والے نے یہ کہا جب آہ و زاری اس کے کان میں پڑی۔
- تمہارے ہاتھوں سے مردہ اپنا کفن پھاڑ ڈالتا اگر اسے قدرت ہوتی۔
- کہ میرے غم اور درد میں اس قدر بل نہ کھا اس لئے کہ میں نے تجھ سے دو ایک روز ہی پہلے سفر کا ارادہ کیا۔
- شاید تو اپنی موت کو بھول گیا کہ میرے مرنے نے تجھے کمزور اور زخمی کر دیا۔
- جانکار جب مُردے پر اس کی مٹی ڈالتا ہے اس پر نہیں بلکہ اپنے اوپر اس کا دل جلتا ہے۔
- اس بچہ کے فراق میں جو مٹی میں چلا گیا کیا روتا ہے وہ تو پاک آیا پاک چلا گیا۔
- تو پاک آیا احتیاط اور خطرہ سے رہ اس لئے کہ مٹی میں ناپاک ہو کر جانا بڑے شرم کی بات ہے۔
- اس پرندے کا اب پیر باندھ دینا چاہئے نہ کہ اس وقت جب تیرے ہاتھ سے رسی چھڑا لے جائے۔
- تو دوسرے کی جگہ بہت بیٹھا اب تیری جگہ کوئی دوسرا بیٹھے گا۔
- خواہ تو پہلوان ہے خواہ تلوار باز سوائے کفن کے کچھ نہ لے جا سکے گا۔
- گور خر اگر پھانسا پھسلا دے جب ریتے میں دھنس جائے پابند ہو جائے۔
- تجھ میں طاقت اس وقت تک ہے جب تک تیرا پیر قبر کی ریت میں نہیں گیا۔
- اس پرانے مکان سے دل نہ لگا اس لئے کہ گنبد پر اخروٹ نہیں ٹھہرتا ہے۔
- جبکہ کل گزشتہ چلی گئی تو کل آئندہ ہاتھ میں آنے والی نہیں اسی ایک سانس کا حساب کرلے جو موجود ہی نہیں۔

نتیجہ حکایت: اس جہان آب و گل سے کوئی بھی انسان سوائے کفن اور اپنے اعمال کے ساتھ کچھ نہیں لے جاتا۔ یہ دنیا ٹھہرنے کی جگہ نہیں یہاں پر آنے جانے کا سلسلہ جاری ہے۔ کہا جاتا ہے دنیا گول ہے اس پر کوئی نہیں ٹکے گا۔ لہٰذا تمہیں آگے جانے کا سامان پیدا کرنا چاہئے یعنی اپنے اعمال و افعال میں آہنگی پیدا کرنی چاہئے۔

حکایت

فرو رفت جم را یکے نازنیں — کفن کرد چوں کرمش ابریشمیں
بدخمہ درآمد پس از چند روز — کہ بروے بگرید بزاری و سوز
چو بوسیدہ دیدش حریریں کفن — بفکرت چنیں گفت با خویشتن
من از کرم بر کندہ بودم بزور — بکندند از و باز کرمانِ گور
دو بیتم جگر کرد روزے کباب — کہ می گفت گویندۂ با رُباب
دریغا کہ بے ما بسے روزگار — بُروید گُل و بشگفد لالہ زار
بسے تیر ودے ماہ و اردی بہشت — برآید کہ ما خاک باشیم و خشت

مشکل الفاظ کے معنی:

یکے نازنیں: ایک نازوں والا۔ فرورفت: مرگیا۔ کرمش: کیڑا۔ بزاری و سوز: سوز اور گداز۔ حریریں کفن: ریشمی کفن۔ گفت باخویش: اپنے آپ سے کہا۔ کرمان گور: قبر کے کیڑے۔ دو بیتم: دو شعر۔ دریغا: ہائے افسوس۔ بُروید گل: پھول اگیں گے۔ بشگفد لالہ زار: لالہ زار کھلیں گے۔

حکایت کا ترجمہ:

- جمشید کا ایک نازوں کا پالا مرگیا۔ ریشم کے کیڑے کی طرح اس کا کفن ریشمی بنایا۔
- چند روز بعد قبر کے گنبد کے پاس آیا تاکہ اس پر زاری اور سوز سے روئے۔
- جب اس کا ریشمی کفن بوسیدہ دیکھا فکر میں اپنے آپ سے یہ کہا۔
- میں نے ریشم کے کیڑے سے یہ جبراً چھینا تھا قبر کے کیڑوں نے دوبارہ اس سے چھین لیا۔
- ہائے افسوس ہمارے بغیر عرصے تک پھول اُگیں گے اور لالہ زار کھلے گا۔
- بہت سے تیر اور دے اور اردی بہشت گزریں گے ہم مٹی اور اینٹ ہوں گے۔

نتیجہ حکایت: انسان اس جہاں میں باقی نہ رہے گا دوسری چیزیں تو کچھ عرصہ ضرور اپنے وجود کی پائیداری دکھانے کے لئے نشانیوں کی شکل میں موجود رہیں گی۔ یاد رہے قبر کے کیڑے انسان کے جسم کو کھا جائیں گے پھر حشر برپا ہو گا جو لوگ نیک اعمال رکھتے ہوں گے وہ جنت میں جائیں گے جو بداعمال کے مالک ہوں گے وہ دوزخ کی آگ میں جلیں گے لہٰذا دوزخ کا ایندھن بننے سے پہلے اپنے اعمال درست کرلے۔

حکایت

یکے پارسا سیرت حق پرست — فتادش یکے خشت زریں بدست
سر ہوشمندش چناں خیرہ کرد — کہ سودا دل روشنش تیرہ کرد
ہمہ شب در اندیشہ کیں گنج و مال — در و تازیم رہ نیاید زوال
دگر قامت عجزم از بہر خواست — نباید برکس دوتا کرد راست
سرائے کنم پائے بستش رخام — درختان سقفش ہمہ عود خام
یکے حجرہ خاص از پئے دوستاں — در حجرہ اندر سرا بوستاں

سکندر کہ بر عالمے حکم داشت
دراں دم کہ بگذشت و عالم گذاشت

میسر نبودش کز و عالمے
ستانند و مہلت دہندش دمے

برفتند و ہر کس درو دانچہ کشت
نمانند بجز نام نیکو و زشت

چرا دل بریں کار وانگہ نہیم
کہ یاراں برفتند وما بر رہیم

پس از ما ہمیں گل دہد بوستاں
نشینند بایک و گرو دوستاں

دل اندر دلآرام دنیا مبند
کہ ننشست باکس کہ دل برنکند

چو رد خاکدان لحد خفت مرد
قیامت بیفشاند از روی گرد

سر از جیب غفلت بر آور کنوں
کہ فردا نماند بحسرت نگوں

نہ چوں خواہی آمد بشیراز در
سر و تن بشوئی ز گرد سفر

پس اے خاکسار گنہ عنقریب
سفر کرد خواہی بشہر غریب

براں از دو سر چشمہ دیدہ جوئے
ور آلایشے دانی از خود بشوئے

مشکل الفاظ کے معنی: استخوان قفس: ہڈیوں کے پنجرے۔ جان تو مرغست: تیری جان کا پرندہ۔ صید: شکار۔ نگہدار فرصت: فرصت کی دیکھ بھال۔ عالم دمیست: جہاں ایک سانس ہے۔ بر عالمے: دنیا پر۔ حکم داشت: حکومت رکھتا ہے۔ عالم گذاشت: دنیا کو چھوڑا۔ نام نیکو و زشت: اچھے اور بُرے نام۔ بوستان: باغ۔ دلآرام: معشوق۔ تن بشوئی: جسم دھونا۔ شہرِ غریب: اجنبی شہر۔ سرچشمہ دیدہ جوئے: سرچشموں سے نہر بہانا۔ آلایشے: ناپاکی۔

وعظ و نصیحت کا ترجمہ:

- تجھے ہڈیوں کے پنجرے کی بھی خبر ہے جس کا پرندہ تیری جان ہے اور اس کا نام نفس ہے۔
- جب پرندہ پنجرے سے نکل گیا اور پھندا ٹوٹ گیا پھر دوبارہ تیری کوشش سے شکار نہیں ہو سکتا۔
- فرصت کی دیکھ بھال رکھ اس لئے کہ جہاں ایک سانس ہے ایک سانس عقلمند کے نزدیک جہاں سے اچھا ہے۔
- وہ سکندر جو دنیا پر حکومت رکھتا تھا جب وہ چلا اور اس نے دنیا کو چھوڑا۔
- اس کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ دنیا لے لیں اور اس کو ایک سانس کی مہلت دے دیں۔
- لوگ چلے گئے اور ہر شخص نے وہ کاٹا جو اس نے بویا اور اچھے اور برے نام کے سوا کچھ نہیں رہتا۔
- اس سرائے سے ہم کیوں دل لگائیں اس لئے کہ ساتھی تو چلے گئے ہم راستہ پر ہیں۔
- ہمارے بعد باغ ہی پھول کھلا دے گا دوست ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھیں گے۔
- دنیا کے معشوق میں دل نہ پھنسا اس لئے کہ وہ کسی ایسے کی ہم نشیں نہیں ہوئی کہ جس کا دل زخمی نہ کیا ہو۔
- کیا ایسا نہیں؟ جب تو شیراز میں داخل ہوتا ہے سفر کے گرد غبار سے سر اور جسم دھوتا ہے۔
- جب انسان لحد کے خاک دان میں سویا قیامت ہی اس کے چہرے سے گرد جھاڑے گی۔
- اے گناہوں سے خاک آلودہ عنقریب تو اجنبی شہر کا سفر کرے گا۔
- آنکھوں کے دونوں سرچشموں سے نہریں بہا دے اور اگر کسی ناپاکی کا تجھے علم ہے تو دھو ڈال۔

نتیجہ وعظ اور نصیحت: مرتے وقت یہ ممکن نہ تھا کہ سکندر تمام حکومت خرچ کرکے بھی ایک سانس کے بقدر زندہ رہ سکے۔ یہ دنیا بے وفا ہے اس سے دل لگانا درست نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے جب انسان اجنبی شہر میں داخل ہوتا ہے نہا دھو کر

داخل ہوتا ہے۔ عالم آخرت بھی نیا شہر ہوگا اس میں جانے کے لئے آنسوؤں سے غسل کرلینا مناسب ہے۔ اگر انسان کو کسی ناپاکی کا علم ہو تو ندامت اور پشیمانی کے پانی سے اسے دھو ڈالنا چاہئے۔ غفلت کا لبادہ اتار کر خدا کی عبادت و ریاضت میں اپنے آپ کو مشغول کرلینا چاہئے تاکہ محشر کے دن انسان پاک جسم لے کر خدا کے حضور حاضر ہو اور اپنی بخشش کا سامان پیدا کر سکے۔

حکایت در عالم طفولیت

ز عہد پدر یا دم آید ہے
کہ باران رحمت برو ہر دمے

کہ در خردیم لوح و دفتر خرید
ز بہرم یکے خاتم زر خرید

بدر کرد ناگہ یکے مشتری
بخرمائے از دستم انگشتری

چو نشناسد انگشتری طفل خرد
بشیرینی از وے تواند بُرد

توہم قیمت عمر نشناختی
کہ در عیش شیریں برانداختی

قیامت کہ نیکاں بر اعلیٰ رسند
ز قعر ثریٰ بر ثریا رسند

ترا خود بماند سرا ز ننگ پیش
کہ گردت بر آید عملہائے خویش

برادر ز کار بداں شرم دار
کہ در روئے نیکاں شوی شرمسار

دراں روز کز فعل پرسند و قول
اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول

بجائے کہ دہشت خورند انبیا
تو عذر گنہ را چہ داری بیا

زنانے کہ طاعت برغبت برند
ز مردان نا پارسا بگذرند

ترا شرم ناید ز مردیے خویش
کہ باشد زناں را قبول از تو بیش

زناں را بعذرے معین کہ ہست
ز طاعت بدارند گہ گاہ دست

تو بے عذر یکسو نشینی چو زن
روائے کم ز زن لاف مردی مزن

مرا خود چہ باشد زباں آوری
چنیں گفت شاہ سخن عنصری

مرا خود ببیں اے عجب درمیاں
ببیں تا چہ گفتند پیشینیاں

چو از راستی بگذری خم بود
چہ مردی بود کز زنے کم بود

بناز و طرب نفس پروردہ گیر
بایام دشمن قوی کردہ گیر

یکے بچہ گرگ می پرورید
چو پروردہ شد خواجہ برہم درید

چو بر پہلوئے جاں سپردن بخفت
جہاندیدۂ بر سرش رفت و گفت

تو دشمن چنیں نازنیں پروری
ندانی کہ ناچار زخمش خوری

نہ ابلیس در حق ما طعنہ زد
کزیناں نیاید بجز کار بد

فغاں از بدیہا کہ در نفس ماست
کہ ترسم شود ظن ابلیس راست

چو ملعون پسند آمدش قہر ما
خدایش برانداخت از بہر ما

مگر در دل دوست رحم آیدم — چو بیند کہ دشمن بخشایدم
بجائے رسد کار سر دیر زود — کہ گوئی در و دیدہ ہرگز نبود
زدم تیشہ یک روز بر تل خاک — بگوش آمدم نالہ دردناک
کہ زنہار اگر مردی آہستہ تر — کہ چشم و بناگوش و رویست و سر

مشکل الفاظ کے معنی: میان دو تن: دو آدمیوں کے درمیان۔ پلنگ: چیتا۔ یکے را اجل برسر: ایک کے سر پر موت تھی۔ جیش: لشکر۔ بد اندیش: مخالف، بُرا چاہنے والا۔ دل شاد گشت: دل خوش ہوا۔ مغاک: گڑھا۔ زندان گور: قید خانہ میں گرفتار۔ تاراج مور: چیونٹیوں کی لوٹ۔ طعمہ کرم: کیڑوں کا چارہ۔ بدر رویش: چاند چہرہ۔ جور زماں: زمانے کا ظلم۔ خلال: تنکا۔ خوئے زشت: بد عادت۔ گورش نبشت: قبر پر لکھا۔ بمرگ کسے: کسی کے مرنے پر۔ مکن شادمانی: خوش نہ ہو۔ شنید این: میں نے یہ سنا ہے۔ نالید: رونا۔ تن ما: ہمارا جسم۔ رحم آیدم: رحم آجائے۔ چوبیند: وہ دیکھے۔ گوئی: کہنا۔ تل خاک: ٹیلہ۔ تیشہ: کدال۔

حکایت کا ترجمہ:

- دو شخصوں میں لڑائی اور دشمنی تھی تکبر کی وجہ سے ایک کا سر دوسرے پر چیتے کی طرح تھا۔
- ایک دوسرے کے دیکھنے سے بھی اس قدر متنفر تھے کہ دونوں پر آسمان تنگ ہو گیا۔
- ایک کے سر پر موت لشکر دوڑا لائی اس کی زندگی کا زمانہ ختم ہو گیا۔
- اس کے مخالف کا دل خوش ہوا وہ ایک زمانہ کے بعد اس کی قبر پر سے گزرا۔
- اس کی قبر کے شبستان کا دروازہ لپا ہوا دیکھا جب کہ ایک وقت اس کا محل سونے سے پتا دیکھا تھا۔
- بازو کی طاقت سے عداوت کی وجہ سے اس کی قبر پر سے ایک تختہ اکھاڑا۔
- اس کا تاج والا سر گڑھے میں دیکھا اس کی دنیا کو دیکھنے والی دونوں آنکھیں خاک بھری دیکھیں۔
- اس کے جسم کو قبر کے قید خانہ میں گرفتار دیکھا اس کا جسم کیڑوں کا چارہ اور چیونٹیوں کی لوٹ دیکھا۔
- آسمان کے چکر سے اس کے چہرے کا چاند ہلال تھا زمانہ کے ظلم سے اس کے قد کا سرو تنکا تھا۔
- اس کی طاقتور ہتھیلی اور انگلیوں کے جوڑ جوڑ کو زمانہ نے علیحدہ کر دیا تھا۔
- اس کے دل میں اس کے لئے ایسا رحم آیا کہ رونے سے زمین پر مٹی گوندھ گئی۔
- بد عادات کے کئے سے شرمندہ ہوا اور اس کی قبر کے پتھر پر لکھنے کا حکم دیا۔
- کسی کے مرنے پر خوش نہ ہو اس لئے کہ اس کے بعد تیرا زمانہ بھی زیادہ نہ رہے گا۔
- ایک ہوشیار عارف نے یہ بات سنی تو رو پڑا کہ اے خدائے قادر۔
- تعجب ہو گا اگر تو اس پر رحمت نازل نہ کرے اس لئے کہ دشمن بھی اس پر آنسوؤں سے رو پڑا۔
- ہمارا جسم بھی ایک دن ایسا ہو جائے گا کہ اس پر دشمنوں کے دل جلیں گے۔
- شاید دوست کے دل میں مجھ پر رحم آجائے جب وہ دیکھے کہ دشمن بھی مجھے معاف کر رہا ہے۔
- جلد یا بدیر سر کا انجام یہ ہو گا کہ تو کہے گا کہ اس میں آنکھ کبھی نہ تھی۔
- میں نے ایک دن خاک کے ایک ٹیلہ پر کدال چلائی میرے کان میں ایک دردناک رونا آیا۔
- کہ خبردار اگر تو آدمی ہے تو (کدال) آہستہ چلا اس لئے کہ اس میں آنکھ اور کان کی لو اور چہرہ اور سر ہے۔

نتیجہ حکایت: کینہ وری اور بغض و عناد انسان کو ایک دوسرے سے متنفر کرنے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کا دشمن بھی بنا دیتے ہیں۔ کینہ ور کا دل ہمیشہ مخالف کے نقصان سے خوش ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ تو دشمنی میں مخالف کی قبر کا تختہ بھی اکھاڑنا

معیوب نہیں سمجھتا۔ کہا جاتا ہے کہ آدمی کو کسی کے مرنے پر خوش و خرم ہونے کی بجائے اپنی بقیہ زندگی کو راہ راست پر گامزن کرکے اپنی فلاح چاہنی چاہئے تاکہ اللہ کی ذات بھی اس پر اپنے رحم و کرم کی بارش برسادے۔ اللہ اس شخص پر ضرور رحم فرماتا ہے جو دشمن پہ رحم کرتا ہے۔

حکایت پدر و دختر

شبے خفتہ بودم بعزم سفر ۔۔۔ پے کاروانے گرفتم سحر
برآمد یکے سہمگیں باد و گرد ۔۔۔ کہ بر چشم مردم جہاں تیرہ کرد
برہ بر یکے دختر خانہ بود ۔۔۔ بمعجر غبار از پدر می زدود
پدر گفتش اے نازنیں چہر من ۔۔۔ کہ شوریدہ داری دل از مہر من
نچنداں نشیند دریں دیدہ گرد ۔۔۔ کہ بازش بمعجز تواں پاک کرد
ترا نفس رعنا چو سرکش ستور ۔۔۔ دواں می برد تا بسر شیب گور
اجل ناگہت بگسلاند رکیب ۔۔۔ عناں باز نتواں گرفت از نشیب

مشکل الفاظ کے معنی: شبے خفتہ: ایک رات۔ کاروانے: قافلہ۔ سہمگیں: خوفناک ہوا۔ چشم مردم: انسانوں کی آنکھیں۔ دختر خانہ: کنواری لڑکی۔ نازنیں چہر من: میری نازنیں چہرہ والی۔ شوریدہ: تباہ حال۔ شیب گور: قبر کا گڑھا۔ اجل ناگہت: اچانک موت۔ عناں: باگ۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں ایک رات سفر کے ارادہ سے سویا ہوا تھا صبح کو میں نے ایک قافلہ کا ساتھ پکڑا۔
- ایک خوفناک ہوا اور گرد آئی جس نے انسانوں کی آنکھوں میں دنیا اندھیری کردی۔
- راستے میں ایک کنواری لڑکی تھی جو اوڑھنی سے باپ سے غبار جھاڑ رہی تھی۔
- باپ نے اس سے کہا اے میری نازنین چہرے والی جو کہ میری محبت میں دل پریشان کرتی ہے۔
- کیا اس آنکھ میں اس قدر گرد نہ پڑے گی کہ پھر اس کو اوڑھنی سے صاف نہ کیا جاسکے گا۔
- سرکش نفس، سرکش گھوڑے کی طرح تجھے دوڑائے لئے جارہا ہے، قبر کے گڑھے کی طرف۔
- موت اچانک تیری رکاب توڑ دے گی پھر تو گڑھے کی طرف سے باگ نہ روک سکے گا۔

نتیجہ حکایت: مرنے کے بعد قبر میں آنکھوں میں ایسی مٹی پڑنی ہے کہ نہ تو کچھ نظر آئے گا اور نہ ہی یہ مٹی صاف ہو سکے گی۔ موت اچانک رکاب زندگانی کو توڑ دے گی پھر تو گڑھے کی طرف سے باگ نہ روک سکے گا۔

موعظہ و پند

خبرداری از استخوان قفس ۔۔۔ کہ جان تو مرغیست و نامش نفس
چو مرغ از قفس رفت و بگسست قید ۔۔۔ دگر رہ نگردد بسعی توصید
نگہدار فرصت کہ عالم دمیست ۔۔۔ دمے پیش دانا بہ از عالمیست

بفر سودم از رقعه بر رقعه دوخت تف دیگراں چشم و مغزم بسوخت
دگر زیرِ دستاں پزندم خورش براحت دہم روح را پرورش
بسختی بکشت ایں نمد بسترم روم زیں پس عبقری گسترم
خیالش خرف کرد و کالیوہ رنگ بمغزش فرو برد خر چنگ چنگ
فراغ مناجات و رازش نماند خور و خواب و ذکر و نمازش نماند
بصحرا برآمد سرا ز عشوہ مست کہ جائے نبودش قرار و نشست
یکے بر سر گور گل می سرشت کہ حاصل کند زاں گل گورخشت
باندیشہ در خود فرو رفت پیر کہ اے نفس کو تہ نظر پند گیر
چہ بندی دریں خشت زریں دلت کہ یک روز خشتے کنند از گلت
طمع را نہ چنداں دہانست باز کہ بازش نشیند بیک لقمہ آز
بدا رائے فرو مایہ زیں خشہ دست کہ جیحوں نشاید بیک خشت بست
تو غافل در اندیشہ سود و مال کہ سرمایۂ عمر شد پائمال
بریں خاک چنداں صبا بگذرد کہ ہر ذرہ از ما بجائے برد
غبار ہوا چشم عقلت بدوخت سموم ہوس کشت عمرت بسوخت
بکن سرمہ غفلت از چشم پاک کہ فردا شوی سرمہ در زیرِ خاک

مشکل الفاظ کے معنی: یکے پارسا: ایک نیک آدمی۔ یکے خشت زریں: سونے کی ایک اینٹ۔ چناں خیرہ کرد: ایسا دیوانہ کر دیا۔ سودا: جنوں۔ تیرہ کرد: تاریک کر دیا۔ ہمہ شب: تمام رات۔ گنج: خزانہ۔ قامت بعجزم: عاجزی کا قد۔ سرائے: حویلی۔ درختان سقفش: چھت کی کڑیاں۔ حجرۂ خاص: مخصوص کمرہ۔ مغزم بسوخت: بھیجا جلا دینا۔ ایں نمد بسترم: بستر کے کمبل۔ بصحرا برآمد: جنگل کو نکل جانا۔ یکے: ایک شخص۔ گور گل: قبر کی مٹی۔ خشتے: اینٹ۔ صبا بگذرد: باد نسیم گزرے گی۔ سموم ہوس: ہوس کی لو۔ کشت عمرت: زندگی کی کھیتی۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک حق پرست پارسا سیرت کے ہاتھ سونے کی ایک اینٹ لگی۔
- اس کے ہوشمند سر کو ایسا دیوانہ کر دیا کہ جنون نے اس کے روشن دل کو تاریک کر دیا۔
- تمام رات اسی خیال میں رہا کہ یہ خزانہ اور مال جب تک میں زندہ ہوں زوال نہ آئے گا۔
- اب مجھے درخواست کے لئے اپنے عاجزی کے قد کو کسی کے سامنے سیدھا ٹیڑھا نہ کرنا چاہیے۔
- ایسی حویلی بناؤں گا جس کی بنیادیں سنگ مرمر کی اس کی چھت کی کڑیاں سب خالص عود کی ہوں گی۔
- دوستوں کے لئے ایک مخصوص کمرہ جس کا دروازہ پائیں باغ میں ہو گا۔
- اب ماتحت میرا کھانا پکائیں گے میں آرام سے روح کی پرورش کروں گا۔
- اس بستر کے کمبل نے سختی کی وجہ سے مجھے مار ڈالا اب اس کے بعد میں قیمتی کپڑا بچھاؤں گا۔
- خیال نے اس کو مبہوت اور دیوانہ وار بنا دیا کیکڑے نے اس کے داغ میں پنجے گھسا دیئے۔
- اللہ سے ہمکلامی اور راز کی اس کو فرصت نہ رہی اس کے لئے کھانا اور سونا اور ذکر اور نماز نہ رہا۔

- قریب سے مست ہو کر جنگل کو نکل گیا اس لئے اب اس کا ٹکاؤ اور بیٹھنا ایک جگہ نہ رہا۔
- ایک شخص ایک قبر پر مٹی گوندھ رہا تھا تاکہ اس قبر کی مٹی سے اینٹ بنائے۔
- بوڑھا فکر میں ڈوب گیا کہ اے کوتاہ نظر نفس نصیحت حاصل کر۔
- اس سونے کی اینٹ میں کیا دل لگاتا ہے جبکہ ایک دن تیری مٹی سے بھی اینٹ بنائیں گے۔
- لالچ کا منہ ایسا کھلا ہوا نہیں ہے کہ اس کی حرص ایک لقمہ میں فرو ہو جائے۔
- اے کمینے اس اینٹ سے دست کش ہو جا کیونکہ جیحوں کو ایک اینٹ سے نہیں روکا جا سکتا۔
- نفع اور مال کی فکر میں تو اس سے غافل ہے کہ زندگی کا سرمایہ پائمال ہو گیا ہے۔
- اس خاک پر اس قدر باد صبا گزرے گی کہ ہمارا ہر ذرہ ایک جگہ اڑا لے جائے گی۔
- خواہش کے غبار نے تیری عقل کی آنکھیں کھول دیں اور ہوس کی کھیتی جلا دی ہے۔
- غفلت کا سرمہ آنکھ سے صاف کر ڈے اس لئے کہ کل تو مٹی کے نیچے سرمہ ہو گا۔

نتیجہ حکایت: مال و دولت اور تونگری کا خیال انسان کو یاد الٰہی سے غافل کر دیتا ہے اور اگر انسان پارسا ہو تو تب بھی وہ دولت کے نشہ میں سرشار رہ کر غفلت کا لباس ہی زیب تن رکھتا ہے اور گوشہ نشینی چھوڑ کر طرب افیوں کا خواہاں ہوتا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ انسان حرص و ہوا کا پتلا ہے اور اس کا دریائے ہوس ایک اینٹ سے نہیں رک سکتا۔

حکایت عداوت درمیان دو شخص

میان دوتن دشمنی بود و جنگ
سر از کبر بریک دگر چوں پلنگ

ز دیدارہم تا بحدے رماں
کہ بر ہر دو تنگ آمدے آسماں

یکے را اجل برسر آورد جیش
سرآمد برو روز گاران عیش

بد اندیش وے را دروں شاد گشت
بگورش پس از مدتے بر گذشت

شبستان گورش در اندودہ دید
کہ وقتے سرایش ز راندودہ دید

ز روئے عداوت بازوئے زور
یکے تختہ بر کندش از روئے گور

سر تا جور دیدش اندر مغاک
دو چشم جہاں بینش آگندہ خاک

وجودش گرفتار زندان گور
تنش طعمہ کرم و تاراج مور

زد ور فلک بدر رویش ہلال
ز جور زماں سرو قدش خلال

کف دست و سر پنجہ زور مند
جدا کردہ ایام بندش زبند

چنانش برو رحمت آمد ز دل
کہ بسرشت بر خاک از گریہ گل

پشیماں شد از کردۂ خوئے زشت
بفرمود بر سنگ گورش نبشت

مکن شادمانی بمرگ کسے
کہ دہرت پس از وے نماند بسے

شنید ایں سخن عارف ہوشیار
بنالید کاے قادر کردگار

عجب گر تو رحمت نیاری برد
کہ بگریست دشمن بزاری برو

تن ما شود نیز روزے چناں
کہ بروے بسوز د دل دشمناں

کجا سر برآریم ازیں عار و ننگ | کہ با او بعلیم و باحق بجنگ
نظر دوست نا در کند سوئے تو | چو در روئے دشمن بود روئے تو
گرت دوست باید کزو بر خوری | نباید کہ فرمان دشمن بری
بسیم سیہ تا چہ خواہی خرید | کہ خواہی دل از مہر یوسف برید
روا دارد از دوست بیگانگی | کہ دشمن گزیند بہم خانگی
ندانی کہ کمتر نہد دوست پائے | چو بیند کہ دشمن بود در سرائے

مشکل الفاظ کے معنی: عہد پدر: باپ کا زمانہ۔ دفتر خرید: کاپی خریدی۔ یکے خاتم: ایک انگوٹھی۔ یکے مشتری: ایک خریدار۔ بخرمائے: ایک چھوارہ۔ برانداختی: ضائع کر دینا۔ ننگ پیش: شرمندگی۔ عملہائے خویش: تیرے کارنامے۔ کاربداں: بُرے کام۔ روئے نیکاں: نیکوں کے سامنے۔ اولوالعزم: صاحب عزم۔ ہول: خوف۔ گفتند پیشینیاں: اگلے لوگ۔ طرب: عیش۔ بچہ گرگ: بھیڑیئے کا بچہ۔ ندانی: نہیں جانتا۔ ظن ابلیس: شیطان کا گمان۔ قہرما: ہماری ذلت۔ با او بعلم: ہم صلح کے ساتھ۔ بسیم سیہ: کالی چاندی۔ مہریوسف برید: یوسف کی محبت ہٹانا۔

حکایت کا ترجمہ:

- مجھے باپ کے زمانہ کا ایک قصہ یاد آیا اس پر ہر دم خدا کی رحمت ہو۔
- کہ اس نے میرے بچپن میں تختی اور کاپی خریدی سونے کی ایک انگوٹھی میرے لئے خریدی۔
- ایک خریدار نے اچانک اتار لی ایک چھوارے کے بدلے میرے ہاتھ سے انگوٹھی۔
- جب چھوٹا بچہ انگوٹھی کو نہ سمجھے اس سے مٹھائی کے بدلے لے جا سکتے ہیں۔
- تو نے بھی عمر کی قیمت نہیں سمجھی کہ تو نے میٹھے عیش میں اس کو ضائع کر دیا۔
- قیامت میں جب نیک لوگ اعلیٰ رتبے پر پہنچیں گے مٹی کی پستی سے ثریا پر پہنچیں گے۔
- خود شرمندگی کی وجہ سے تیرا سر آگے کو جھکا ہو گا جب کہ وہ تیرے گرد ہوں گے۔
- اے بھائی بروں کے کام سے شرم کر کیونکہ تو نیکوں کے سامنے شرمندہ ہو گا۔
- اس دن جب فعل اور قول کے بارے میں دریافت کریں گے۔ صاحب عزم کا جسم بھی خوف سے لرزے گا۔
- وہ عورتیں جو رغبت سے عبادت کرتی ہیں وہ غیر متقی مردوں سے بڑھ جائیں گے۔
- مجھے اپنی مردانگی سے شرم نہیں آتی کہ عورتوں کو مجھ سے زیادہ مقبولیت حاصل ہو۔
- عورتیں اس ایک معین عذر کی وجہ سے جو ان کو لاحق ہوتا ہے کبھی کبھی عبادت سے دست کش ہو جاتی ہیں۔
- تو بلا عذر عورت کی طرح علیحدہ ہو بیٹھا ہے اے عورت سے بھی گھٹیا جا مردانگی کی ڈینگیں نہ مار۔
- میری خود فصاحت کیا ہوئی سخن کے بادشاہ عنصری نے بھی یہی کیا۔
- اے عجب! مجھے درمیاں میں نہ دیکھ دیکھ اگلے لوگوں نے کیا کہا ہے۔
- جب تو سیدھائی سے ہٹ جائے گا کج ہو جائے گا کیا مردانگی ہو گی جب تو ایک عورت سے کم ہو گا۔
- ناز اور عیش میں پلے ہوئے نفس کو کچھ زمانہ میں قوی بنایا ہوا دشمن سمجھ۔
- ایک شخص بھیڑیئے کے بچہ کو پالتا تھا جب پل گیا تو اس نے مالک کو پھاڑ ڈالا۔
- جب جان دینے کے کروٹ پر سو گیا ایک جہاندیدہ اس کے سرہانے گیا اور بولا۔
- تو دشمن کو نازوں سے ایسا پالتا ہے یہ نہیں جانتا کہ لامحالہ اس کا زخم کھائے گا۔

- کیا شیطان نے ہمارے بارے ملعنہ نہ دیا تھا کہ ان سے بڑے کام کے سوا کچھ نہ ہو گا۔
- جو برائیاں ہمارے نفس میں ہیں ان سے فریاد ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں شیطان کا گمان سچا نہ ہو جائے۔
- جب ملعون کو ہماری ذلت پسند آئی اس کو خدا نے ہماری خاطر باہر نکال دیا۔
- ہم اس ذلت اور غار سے کیسے سر اٹھا سکتے ہیں جب کہ اس کے ساتھ ہم صلح سے ہیں اور خدا کے ساتھ جنگ ہے۔
- دوست بہت کم تیری طرف نظر کرے گا جب تیرا رخ دشمن کی طرف ہو گا۔
- اگر تجھے ایسا دوست چاہئے جس سے تو نفع اٹھائے تو یہ نہ چاہئے کہ تو دشمن کی اطاعت کرے۔
- تو کالی چاندی سے آخر کیا خرید سکے گا جب کہ تو یوسف کی محبت سے دل ہٹانا چاہتا ہے۔
- دوست کی جانب سے بیگانگی کو وہ شخص جائز رکھتا ہے جو دشمن کے ساتھ ایک گھر میں رہنا پسند کرے۔
- تو نہیں جانتا کہ دوست بہت کم قدم دھرتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ دشمن گھر میں ہے۔

نتیجہ حکایت: انسان کا نفس انسان کا دشمن ہے جس قدر ناز و ادا سے اس کو پالو گے اسی قدر اپنے دشمن کو توانا اور طاقتور بناؤ گے دراصل یہ نفس ایک شیطانی قوت ہے۔ تمہیں یاد ہو گا کہ شیطان نے حضرت آدمؑ کی عزت نہ کی تو جنت سے نکالا گیا۔ اللہ اس شخص کو کیسے دوست بنائے گا جو اس کے دشمن یعنی شیطان کا دوست ہو۔

حکایت

یکے برد با پادشاہے ستیز — بدشمن سپردش کہ خونش بریز
گرفتار در دست آں کینہ توز — ہمی گفت باخود بزاری و سوز
اگر دوست برخود نیازردے — کے از دست دشمن جفا بردے
تو از دوست گر عاقلی بر مگرد — کہ دشمن نیارد نگہ در تو کرد
بنا چار دشمن بدردش پوست — رفیقے کہ برخود بیازرد دوست
تو با دوست یک دل شو ویک سخن — کہ خود بیخ دشمن برآید زبن
نہ پندارم ایں زشت نامی نکوست — بخشنودئے دشمن آزار دوست

مشکل الفاظ کے معنی: خونش بریز: خون بہا دینا۔ دست آں کینہ: کینہ ور کا ہاتھ۔ بزاری: عاجزی۔ رفیقے: ساتھی۔ یک سخن: یک زبان۔ برآید: اکھڑے۔ زشت: برا۔ زشت نامی نکوست: بدنامی بھلی ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص نے ایک بادشاہ سے جنگ کی اس نے اس کو جلاد کے سپرد کر دیا کہ اس کا خون بہا دے۔
- اس کینہ ور کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر اپنے آپ سے سوز اور عاجزی کے ساتھ کہہ رہا تھا۔
- اگر میں اپنے دوست کو اپنی جانب سے آزردہ نہ کرتا تو دشمن کے ہاتھ سے کب ظلم برداشت کرتا۔
- اگر تو عقلمند ہے دوست سے نہ بگڑ تاکہ دشمن تیرے اوپر نگاہ نہ ڈال سکے۔
- یقیناً دشمن اس دوست کی کھال ادھیڑتا ہے جس نے دوست کو اپنے آپ سے آزردہ کر دیا۔
- تو دوست کے ساتھ ایک دل اور ایک زبان ہو جا تاکہ دشمن کی جڑ خود اکھڑ آئے۔
- میں نہیں سمجھتا کہ یہ بدنامی بھلی ہے دشمن کی خوشنودی کے لئے دوست کو ستانا۔

نتیجہ حکایت: عقل مند لوگ دوست احباب سے بگاڑ پیدا نہیں کرتے تاکہ دشمن کے دل میں اس کا ڈر باقی رہے جس نے دوست کو آزردہ کیا اس نے درحقیقت اپنے دشمن کو مضبوط کیا۔ دوست کی محبت کی آندھی دشمن کی دشمنی کے درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی قوت رکھتی ہے۔

حکایت

یکے مال مردم بہ تلبیس خورد — چو برخاست لعنت بر ابلیس کرد
چنیں گفت ابلیس اندر رہے — کہ ہرگز ندیدم چنیں ابلہے
ترا بامنست از نہاں آشتی — چرا تیغ پیکار برداشتی
دریغست فرمودۂ دیو زشت — کہ دست ملک برتو خواہد نبشت
روا داری از جہل و ناپاکیت — کہ پاکاں نویسند ناپاکیت
طریقے بدست آر و صلحے بجوئے — شفیعے برانگیز و عذرے بگوئے
کہ یک لحظہ صورت نہ بندد اماں — چو پیمانہ پُرشد بدور زماں
وگر دست قوت نداری بکار — چو بے چارگاں دست زاری برآر
وگر رفت از اندازہ بیروں بدی — چو گفتی کہ بدرفت نیک آمدی
فراشو چو بینی در صلح باز — کہ ناگہ در توبہ گردد فراز
مرو زیر بار گنہ اے پسر — کہ حمال عاجز بود در سفر
پے نیک مرداں بباید شتافت — کہ ہر کیں سعادت طلب کرد یافت
ولیکن تو دنبال دیو خسی — ندانم کہ در صالحاں چوں رسی
پیمبر کسے را شفاعت گرست — کہ بر جادۂ شرع پیغمبرست
رہ راست رو تا بمنزل رسی — تو بر رہ نہ زیں قبل واپسی
چو گاو یکہ عصار چشمش بہ بست — دواں تا بشب شب ہم آنجا کہ ہست

مشکل الفاظ کے معنی: تلبیس: مکاری۔ چنیں ابلہے: ایسا بیوقوف۔ نہاں آشتی: پوشیدہ طور پر صلح۔ چرا: کیوں۔ تیغ پیکار: لڑائی کی تلوار۔ دریغست: افسوسناک۔ دیو زشت: بدشیطان۔ نبشت: لکھنا۔ ناپاکیت: ناخوفی۔ نہ بندد اماں: پناہ کی صورت نہ ہو گی۔ دست زاری: عجز کا ہاتھ۔ حمال: بوجھ اٹھانے والا۔ دنبال دیو خسی: کمینہ شیطان کے پیچھے۔ ندانم: نہیں جانتا۔ جادۂ شرع: شریعت کا راستہ۔ چوگاو: بیل کی طرح۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص مکاری سے انسانوں کا مال کھا گیا جب اٹھا تو شیطان پر لعنت کی۔
- راستہ میں شیطان نے یہ کہا کہ میں نے ایسا بیوقوف کبھی نہیں دیکھا۔
- تیری مجھ سے پوشیدہ طور پر صلح ہے پھر تو نے لڑائی کی تلوار کیوں اٹھائی ہے۔
- یہ بات افسوسناک ہے کہ بدشیطان کا کہا ہوا فرشتوں کے ہاتھ تیرے بارے لکھیں۔

- نادانی اور بے خوفی کی وجہ سے تو یہ جائز سمجھتا ہے کہ پاک تیری ناپاکی کو لکھیں۔
- ایک طریقہ حاصل کر اور صلح جاہ کوئی سفارشی پیدا کر اور معذرت کر۔
- اس لئے کہ ایک لحظہ کے لئے پناہ کی صورت نہ ہو گی جب زمانہ کی گردش سے پیمانہ بھرا۔
- اگر تو قوت کا ہاتھ کسی کام کا نہیں رکھتا ہے تو عاجزوں کی طرح عاجز کا ہاتھ اٹھا۔
- اگر برائی اندازہ سے بھی بڑھ گئی جب تو نے یہ کہہ دیا کہ برائی ہوئی تو نیک بن گیا۔
- جب تو صلح کا دروازہ کھلا دیکھے تو آگے بڑھ اس لئے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے۔
- اے صاحبزادے گناہ کے بوجھ سے لدا ہوا نہ چل اس لئے کہ بوجھ اٹھانے والا سفر میں تھک جاتا ہے۔
- نیک انسانوں کے پیچھے دوڑنا چاہئے اس لئے کہ جس نے نیک بختی چاہی حاصل کر لی۔
- لیکن تو کمینہ شیطان کے پیچھے ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ تو نیکوں میں کس طرح پہنچے گا۔
- پیغمبر اسی کے سفارشی ہیں جو پیغمبر کی شریعت کے راستہ پر ہے۔
- سیدھا راستے پر چل تاکہ تو منزل پر پہنچے چونکہ تو راستہ پر نہیں ہے اس لئے تو پیچھے ہے۔
- اس بیل کی طرح جس کی تیلی نے آنکھیں باندھ دی ہیں شام تک دوڑتا ہے شام کو وہیں ہے جہاں تھا۔

نتیجہ حکایت: یہ ایک انسان کے لئے بڑی بڑی بات ہے کہ وہ شیطان کی خاطر اللہ تعالیٰ کی ذات سے جنگ کرے۔ دوسروں کا مال انسان بھی کھاتا ہے لیکن جب اس کی شیطان سے دوستی ہو جائے تو یہ انتہائی برائی ہے کہ انسان پاک فرشتوں سے اپنے ناپاک اعمال لکھوائے۔ اگر انسان کے ہاتھ سے کارِ خیر نہیں ہو سکتا تو اس کو عاجزی کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر معافی کی دعا کرنی چاہئے دراصل کوتاہیوں کا اقرار بھی نیکی کی دلیل ہے۔

حکایت

گل آلودۂ راہ مسجد گرفت — ز بخت نگوں طالع اندر شگفت
یکے زجر کردش کہ تبت یداک — مرو دامن آلودہ در جائے پاک
مرا رقتے در دل آمد بریں — کہ پاکست و خرم بہشت بریں
دراں جائے پاکان امیدوار — گل آلودۂ معصیت را چہ کار
بہشت آں ستاند کہ طاعت برد — کرا نقد باید بضاعت برد
مکن دامن از گرد زلت بشوئے — کہ ناگہ ز بالا بہ بندند جوئے
مگو مرغ دولت ز قیدم بجست — ہنوزش سر رشتہ داری بدست
وگر دیر شد گرم رو باش و چست — ز دیر آمدن غم ندارد درست
ہنوزت اجل دست خواہش نبست — برآور بدرگاہ دا دار دست
مخسپ اے گنہ کردۂ خفتہ خیز — بعذر گنہ آب چشمے بریز
چو حکم ضرورت بود کا بروئے — بریزند بارے بریں خاک کوئے
در آبت نماند شفیع آر پیش — کسے را کہ ہست آبروی از تو بیش
بقہرار براند خدای از درم — روان بزرگان شفیع آورم

مشکل الفاظ کے معنی: گل آلودہ: مٹی میں دھنسا ہوا۔ طالع: لالچی۔ تبت یداک: تیرے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں۔ مرا رکتے در دل آمد: میرے دل پہ افسردگی آگئی۔ خرم: خوش۔ گل آلودہ معصیت: گناہ کی مٹی۔ راچہ کار: کیا کام۔ بشوئے: دھو لینا۔ ناگہ: اچانک۔ ہنوزش: ابھی تک۔ روہاش: چست۔ ہنوزت اجل: ابھی تک موت۔ خفتہ خیز: سو اٹھنا۔ شفیع: سفارشی۔

حکایت کا ترجمہ:

- مٹی میں سنے ہوئے نے مسجد کا راستہ لیا اوندھے ستارے والے نصیبہ سے تعجب ہیں۔
- کسی نے اسے جھڑکا کہ تیرے دونوں ہاتھ ہلاک ہوں آلودہ دامن کے ساتھ پاک جگہ نہ جا۔
- اس پر میرے دل میں رقت آگئی کہ بہشت برتر تو مبارک اور پاک ہے۔
- اس میں تو پاک امیدواروں کی جگہ ہے گناہ کی مٹی سے دھنسے ہوئے کا کیا کام۔
- بہشت تو وہ حاصل کرے گا جو تابع داری کرے گا جس کے پاس نقد ہو گا سامان خرید لے جائے گا۔
- دیر نہ کر ذلت کی گرد سے دامن دھو لے کہیں اوپر سے نہر بند نہ کر دے۔
- یہ نہ کہہ کہ دولت کی چڑیا میرے پھندے سے نکل گئی ابھی تک تو اس کا دھاگہ ہاتھ میں رکھتا ہے۔
- اور اگر دیر ہو گئی ہے تو چست اور تیز چل! صبح بات دیر میں حاصل ہونے سے کوئی غم نہیں ہے۔
- ابھی تک موت نے تیری خواہش کا ہاتھ نہیں باندھا ہے خدا کے دربار میں اپنا ہاتھ اٹھا۔
- اے غافل گنہگار نہ سو' اٹھ! گناہ کی معذرت پر آنکھ کا پانی بہالے۔
- جب یہ ضروری ہے کہ وہ تیری آبرو ریزی کریں گے تو ابھی اسی گلی کی خاک پر بہادے۔
- اگر تیری آبرو نہ رہے تو کوئی ایسا سفارشی پیش کر دے جس کی آبرو تجھ سے زیادہ ہو۔
- اگر خدا غصہ سے مجھے دروازہ سے بھگا دے گا تو میں بزرگوں کی روح کو سفارشی بناؤں گا۔

نتیجہ حکایت: ایک گنہگار اپنی بدنصیبی پر حیران و ششدر ہو کر مسجد کی طرف چلا کہ جنت میں تو ناپاک لوگ نہ جا سکیں گے۔ اعمال صالحہ کی نقدی سے جنت خرید لینی چاہئے۔ گنہگار کو مایوس ہونے کی بجائے توبہ کے دروازے سے مقام بہشت میں داخل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ معصیت کار کے لئے توبہ کرنا ضروری ہے ورنہ بے آبرو ہونے کے لئے تیار رہے۔

حکایت

همی یاد م آید ز عهد صغر — که عیدے بروں آمدم با پدر
بازیچہ مشغول مردم شدم — در آشوب خلق از پدر گم شدم
بر آوردم از ہول و دہشت خروش — پدر ناگہانم بمالید گوش
کہ اے شوخ چشم آخرت چند بار — بگفتم کہ دستم ز دامن مدار
بہ تنہا نداند شدن طفل خرد — کہ مشکل بود راہ نادیدہ بُرد
توہم طفل راہی بسعی اے فقیر — برو دامن نیک مرداں بگیر
مکن با فرو مایہ مردم نشست — چو کردی ز ہیبت فرو شوی دست
بفتراک پا کان دل آویز چنگ — کہ عارف ندارد ز دریوزہ ننگ
مریداں بقوت ز طفلاں کم اند — مشائخ چو دیوار مستحکم اند

بیاموز ز رفتارازاں طفل خرد — کہ چوں استعانت بدیوار بُرد
ز زنجیر نا پارسا یاں برست — کہ در حلقہ پارسایان نشست
اگر حاجتے داری ایں حلقہ گیر — کہ سلطاں ازیں در ندارد گزیر
برو خوشہ چیں باش سعدی صفت — کہ گرد آوری خرمن معرفت

مشکل الفاظ کے معنی: عہد صغر: بچپن۔ ہمی یادم: مجھے یاد ہے۔ بازیچہ: کھیل کود۔ آشوب: ہنگامہ۔ ہول: خوف۔ بمالید گوش: گوشمالی کرنا۔ ننگ: ذلت۔ بیاموز رفتار: چلنا سیکھ لے۔ طفل خرد: چھوٹا بچہ۔ حلقہ پارسایاں: نیکوں کا حلقہ۔ خوشہ چیں: حاصل کرنا۔ خرمن معرفت: معرفت کا انبار۔

حکایت کا ترجمہ:

- مجھے بچپن کی یہ بات یاد ہے کہ ایک عید کو میں ابا کے ساتھ باہر گیا۔
- کھیل کود کے اندر لوگوں میں لگ گیا لوگوں کے ہنگامہ میں ابا سے گم ہو گیا۔
- میں خوف اور دہشت سے چیخنے چلانے لگا اچانک ابا نے میری گوشمالی کی۔
- کہ اے بے حیا! آخر میں نے کئی مرتبہ تجھ سے کہا ہے کہ میرا پلو نہ چھوڑ۔
- چھوٹا بچہ اکیلا پھرنا نہیں جانتا اس لئے کہ بدون دیکھا راستہ چلنا مشکل ہوتا ہے۔
- اے فقیر چلنے میں تو بھی طفل راہ ہے جا نیک انسانوں کا دامن پکڑ لے۔
- کمینوں کے ساتھ نشست برخاست نہ رکھ اگر تو نے ایسا کیا تو عزت سے ہاتھ دھولے۔
- پاک دل والوں کے شکار بند کو مضبوط پکڑ لے اس لئے کہ باخدا گدائی سے ذلت محسوس نہیں کرتا۔
- مرید طاقت میں بچوں سے بھی کم ہیں پیر مضبوط دیوار کی طرح ہیں۔
- اس چھوٹے بچہ سے چلنا سیکھ لے کہ اس نے کس طرح دیوار کا سہارا لیا۔
- بروں کی زنجیر سے اس شخص نے رہائی حاصل کر لی جو نیکوں کے حلقہ میں بیٹھا۔
- اگر تجھے ضرورت ہے اس حلقہ کو پکڑ لے اس لئے کہ بادشاہ کو بھی اس حلقہ کے سوا چارہ نہیں۔
- جا سعدی کی طرح خوشہ چین بن تاکہ معرفت خداوندی کا انبار جمع کر لے۔

نتیجہ حکایت: راہ سلوک کی منازل طے کرنے والے اسلاف بزرگان دین کا دامن تھام رکھیں گے تو سلوک کی منزلیں طے کر کے اپنا نام روشن ضمیروں میں لکھوا سکیں گے۔ خرقہ پوشوں سے ارادت و محبت کرنا نیک طبیعت لوگوں کی متاع حیات ہوتی ہے۔ بزرگوں کی خدمت سے عار محسوس نہ کر کیونکہ اسی سے انسان درجہ آدمیت پر فائز ہونے کے ساتھ ساتھ کمال انسانیت کا روپ اختیار کر جاتا ہے۔

حکایت مست خرمن سوز

یکے غلہ مُرداد مہ تودہ کرد — ز تیمار دے خاطر آسودہ کرد
شبے مست شد و آتشے برفروخت — نگوں بخت کالیوہ خرمن بسوخت
دگر روز در خوشہ چیدن نشست — کہ یک جوز خرمن نماندش بدست
چو سرگشتہ دیدند درویش را — یکے گفت پروردۂ خویش را

نخواہی کہ گردی چنیں تیرہ روز | بدیوانگی خرمن خود مسوز
گر از دست عمرت شداندر بدی | تو آنی کہ در خرمن آتش زدی
فضاحت بود خرمن اندوختن | پس از خرمن خویشتن سوختن
مکن جان من تخم دین در زوداد | مدہ خرمن نیک نامی بباد
چو برگشتہ بختے در افتد بہ بند | از و نیک بختاں بگیرند پند
تو پیش از عقوبت در عفو کوب | کہ سودے ندارد فغاں زیر چوب
بر آراز گریبان غفلت سرت | کہ فردا نماند خجل در برت

مشکل الفاظ کے معنی:

آتشے بر فروخت: آگ جلانا۔ خرمن بسوخت: انبار جلا دینا۔ چو سرگشتہ دید: جب پریشان دیکھا۔ پروردۂ خویش: اپنے لڑکے سے کہا۔ تیرہ روز: بدبخت۔ خرمن خود مسوز: اپنا انبار نہ جلا۔ بگیرند پند: نصیحت حاصل کرنا۔ عقوبت: سزا۔ کوب: کھٹکھٹانا۔ زیر چوب: چھڑی کے نیچے۔ خجل: شرمندگی۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص نے مُرداد کے مہینہ میں غلہ جمع کیا دے (کے مہینہ) کے فکر سے دل کو مطمئن کیا۔
- ایک رات کو مست ہو گیا اور آگ جلائی احمق اور اوندھے نصیبہ والے نے انبار جلا دیا۔
- دوسرے دن خوشے چننے بیٹھا اس لئے کہ انبار میں سے ایک جو بھی اس کے ہاتھ میں نہ رہا۔
- جب لوگوں نے فقیر کو پریشان دیکھا ایک شخص نے اپنے لڑکے سے کہا۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ ایسا بدبخت نہ بنے تو دیوانگی سے اپنا انبار نہ جلا۔
- اگر تیرے ہاتھوں تیری زندگی برائی میں ختم ہو گئی ہے تو وہی ہے جس نے انبار میں آگ لگائی۔
- رسوائی کی بات ہے' انبار جمع کرنا پھر اپنے انبار کو آگ لگا دینے کے بعد۔
- اے جان من ایسا نہ کر' دین اور انصاف کا بیج بو نیک نامی کے انبار کو برباد نہ کر۔
- اگر کوئی بدبخت مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے نیک بخت اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔
- تو سزا سے پہلے معافی کا دروازہ کھٹکھٹا لے اس لئے کہ چھڑی کے نیچے چیخ و پکار مفید نہیں ہے۔
- غفلت کے گریبان سے اپنا سر نکال لے تاکہ وہ کل کو شرمندہ تیری بغل میں جھکا نہ رہے۔

نتیجہ حکایت: جو شخص برائیوں کے زہر سے اپنی زندگی ختم کر رہا ہے اس کی مثال اس مست سی ہے جو اپنے ہی ہاتھوں اپنا غلہ جلا رہا ہو۔ نیک بخت تو وہ ہے جو دوسرے کے انجام سے نصیحت حاصل کرے اور عبرت پکڑے۔ وہی انسان اچھا ہے جو غفلت کے گریباں سے اپنا سر نکال کر شرمندگی سے اپنا دامن بچا لیتا ہے۔

حکایت

یکے متفق بود بر منکرے | گذر کرد بروے نکو محضرے
نشست از خجالت عرق کردہ روئے | کہ آیا خجل گشتم از شیخ کوئے
شنید ایں سخن پیر روشن رواں | برو بر بشورید و گفت اے جواں
نیاید ہمی شرمت از خویشتن | کہ حق حاضر و شرم داری زمن

نیا سائی از جانب ہیچ کس | برو جانب حق نگہدار و بس
چناں شرم دار از خداوند خویش | کہ شرمت ز بیگانگانست و خویش

مشکل الفاظ کے معنی: متفق بود: پابند تھا۔ روئے: چہرہ۔ خجالت: شرمندگی۔ شیخ کوئے: شیخ کا محلہ۔ شنید ایں: یہ سنا۔ شرم داری زمن: مجھ سے شرما رہا ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک شخص ایک بڑے کام کا پابند تھا ایک نیک طبیعت انسان اس کے پاس سے گزرا۔
- وہ شرمندگی سے چہرہ پسینہ میں ڈبوئے ہوئے بیٹھ گیا کہ یقیناً میں محلّہ کے شیخ سے شرمندہ ہوں۔
- روشن روح پیرنے یہ بات سنی تو اس پر بگڑ گیا اور بولا اے جوان!
- تجھے اپنے آپ سے شرم نہیں آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور مجھ سے شرما رہا ہے۔
- کسی شخص سے تجھے آرام حاصل نہ ہو گا جا' بس خدا کی طرف دھیان لگا۔
- اپنے خدا سے اس طرح شرما جس طرح تجھے اپنے اور بیگانے سے شرم آتی ہے۔

نتیجہ حکایت: ایسے انسان کو شرم سے اپنا سر جھکا لینا چاہئے جو لوگوں سے تو شرمائے لیکن خدا سے نہ شرمائے ایسا آدمی درحقیقت ایمان کی اصل روح سے نابلد ہوتا ہے۔ اے حضرت انسان! اللہ سے بھی اسی طرح شرما جس طرح تجھے بیگانے سے شرم آتی ہے۔

حکایت

زلیخا چو گشت از مے عشق مست | بداماں یوسف در آویخت دست
چناں دیو شہوت رضا دادہ بود | کہ چوں گرگ در یوسف افتادہ بود
بتے داشت بانوئے مصر از رخام | برو معتکف بامدادان و شام
دراں لحظہ رویش بپوشید و سر | مبادا کہ زشت آیدش در نظر
غم آلودہ یوسف بکنجے نشست | بسر بر ز نفس ستمگارہ دست
زلیخا دو دستش ببوسید و پائے | کہ اے سست پیمان و سرکش در آئے
بسنداں دلی روئے درہم مکش | بہ بندے پریشاں مکن وقت خوش
رواں گشتش از دیدہ بر چہرہ جوئے | کہ برگرد و ناپاکی از من مجوئے
تو در روئے سنگے شدی شرمسار | مرا شرم ناید ز پروردگار
چہ سود از پشیمانی آید بکف | چو سرمایۂ عمر کردی تلف
شراب از پئے سرخروئی خورند | وز و عاقبت زرد روئی برند
بعذر آوری خواہش امروز کن | کہ فردا نماند مجال سخن

مشکل الفاظ کے معنی: آویخت: پکڑ لینا۔ دیو شہوت: شہوت کا بھوت۔ گرگ: بھیڑیا۔ بپوشید: ڈھانپ لینا۔ زشت: برائی۔ بکنجے نشست: ایک کنارے پر بیٹھنا۔ ببوسید: بوسہ دینا۔ ناپاکی از من مجوئے: مجھ سے ناپاکی نہ چاہ۔ چہ سود: کیا فائدہ۔ تلف: تباہ کر دینا۔ نماند مجال سخن: بات کی گنجائش نہ رہنا۔

حکایت کا ترجمہ:

- زلیخا جب عشق کی شراب سے مست ہو گئی اس نے حضرت یوسف کا دامن پکڑ لیا۔
- شہوت کا بھوت ایسا آمادہ ہو گیا تھا کہ زلیخا بھیڑئے کی طرح حضرت یوسف کے پیچھے پڑ گئی تھی۔
- مصر کی بیگم کے پاس ایک سنگ مرمر کا بت تھا جس کی وہ صبح اور شام عبادت کرتی تھی۔
- اس وقت اس کا سر اور چہرہ ڈھانپ دیا نہ ہو کہ برائی پر اس کی نظر پڑے۔
- غمگین یوسف ایک کنارے پر جا بیٹھے ظالم نفس کی وجہ سے سر پر ہاتھ رکھے۔
- زلیخا نے ان کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا کہ اے بے وفا اور سرکش آ۔
- سخت دلی سے ناراض نہ ہو کسی فکر میں اچھے وقت کو پریشان نہ کر۔
- ان کی آنکھوں سے چہرہ پر نہر بہہ پڑی کہ ہٹ جا اور مجھ سے ناپاکی نہ چاہ۔
- تو ایک پتھر کے سامنے شرمندہ ہوئی تو کیا مجھے خدا سے شرم نہ آئے گی؟
- کیا فائدہ اگر شرمندگی اس وقت ہو جب تو نے عمر کا سرمایہ تباہ کر دیا۔
- سرخ روئی کے لئے شراب پیتے ہیں اور اس سے انجام کار زرد روئی حاصل کرتے ہیں۔
- عذر خواہی کی آج خواہش کر اس لئے کہ کل کو کسی بات کی گنجائش نہ رہے گی۔

نتیجہ حکایت: یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ شہوت کا ظالم دیو جب انسان پر غالب آ جاتا ہے تو وہ درجہ حیوانیت کو پہنچ جاتا ہے۔ نفس پر کنٹرول کرنا ہی دراصل انسانیت کا نکتہ معراج ہے۔ اے حضرت انساں! اپنے نفس امارہ کو بے لگام گھوڑے کی طرح نہ چھوڑ ورنہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ کیا یہ دنیاوی زندگی اور کیا اخروی زندگی!

حکایت

پلیدی کند گربہ بر جائے پاک	چو زشتش نماید بپوشد بخاک
تو آزادی از ناپسندیدہا	نترسی کہ بروے فتد دیدہا
براندیش ازاں بندۂ پُر گناہ	کہ در خواجہ آبق شود چندگاہ
اگر باز گردد بصدق و نیاز	بزنجیر و بندش نیارند باز
بکیں آوری با کسے برستیز	کہ از وے گزیرت بود یا گریز
کنوں کرد باید عمل را حساب	نہ وقتے کہ منشور گردد کتاب
کسے گرچہ بد کردہم بد نکرد	کہ پیش از قیامت غم خود بخورد
گر آئینہ از آہ گردد سیاہ	شود روشن آئینۂ دل باہ
بترس از گناہان خویش ایں نفس	کہ روز قیامت نترسی زکس

مشکل الفاظ کے معنی: گربہ: بلی۔ نترسی: نہیں ڈرتا۔ خواجہ: مالک۔ آبق شود چندگاہ: کچھ مدت کے لئے بھاگ گیا۔ بکیں آوری: کمینگی۔ ستیز: لڑنا۔ گریزت: بچاؤ۔

حکایت کا ترجمہ:

- بلی پاک جگہ پر ناپاکی کر دیتی ہے جب اس کو بُرا لگتا ہے اس کو مٹی سے چھپاتی ہے۔
- تو ناپسندیدگیوں سے بھی آزاد ہے اس سے نہیں ڈرتا کہ اس پر نگاہیں پڑیں گی۔
- اس خطادار غلام کے بارے میں سوچ جو مالک کے پاس سے کچھ مدت کے لئے بھاگ گیا ہو۔
- اگر وہ سچائی اور عاجزی سے واپس آ جائے پھر اس کو زنجیر اور قید میں نہیں رکھتے ہیں۔
- کینہ وری سے اس سے لڑ جس سے تجھے چارہ یا بچاؤ ممکن ہو۔
- عمل کا اب حساب کر لینا چاہئے نہ کہ اس وقت جب کتاب شائع ہو جائے۔
- اگر کسی نے برائی کی ہے تو اس نے کوئی برائی نہیں کی جب کہ قیامت سے پہلے اپنی فکر کر لی۔
- آہ کرنے سے اگر آئینہ کالا پڑتا ہے تو دل کا آئینہ آہ کرنے سے روشن ہوتا ہے۔
- اس وقت اپنے گناہوں سے ڈر تاکہ قیامت کے دن کسی سے نہ ڈرے۔

نتیجہ حکایت: کہا جاتا ہے کہ گنہگار بھی اگر توبہ کر لے تو قیامت کے دن قید و بند کی سختیوں سے آزاد رہے گا۔ قیامت کے دن اعمال نامہ کی تشہیر سے قبل انسان کو اپنے عمل کا محاسبہ کر لینا چاہئے تاکہ اس کی نجات کا سامان پیدا ہو سکے۔ توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں ہے۔ انسان کا دل شیشے کی طرح ہے۔ گناہ کی آہ کی بھاپ سے وہ دھندلا جاتا ہے۔

حکایت

غریب آمدم در سواد حبش — دل از دہر فارغ سر از عیش خوش

بره بر یکے دکہ دیدم بلند — تنے چند مسکیں برو پائے بند

بسیج سفر کردم اندر نفس — بیاباں گرفتم چو مرغ از قفس

یکے گفت کیں بندیاں شب روند — نصیحت نگیرند و حق نشنوند

چو بر کس نماند ز دستت ستم — ترا گر جہاں شحنہ گیرد چہ غم

نکونام را کس نگیرد اسیر — بترس از خدای و مترس از امیر

نیاورد عامل غش اندرمیاں — نیندیشد از رفع دیوانیاں

وگر عفتش را فربست زیر — زبان حسابش نگردد دلیر

چو خدمت پسندیدہ آرم بجائے — نیندیشم از دشمن تیرہ رائے

اگر بندہ کوشش کند بندہ وار — عزیزش بدارد خداوند گار

وگر کند رایست در بندگی — ز جانداری افتد بخر بندی

قدم پیش نہ کز ملک بگذری — کہ گر باز مانی ز دد کمتری

مشکل الفاظ کے معنی: غریب آمدم: مسافر بن جانا۔ سواد حبش: حبش کا علاقہ۔ بره بر یکے دکہ: راستے میں ایک چبوترا۔ تنے چند: چند لوگ۔ بسیج: فوراً۔ بیاباں گرفتم: جنگل کو نکل جانا۔ شحنہ گیر: گرفتار کر لیا۔ چہ غم: کیا افسوس۔ عفتش: پاکدامنی۔ فربست زیر: خیانت چھپی ہے۔ تیرہ رائے: تاریک خیال۔

حکایت کا ترجمہ:

- حبش کے علاقہ میں، میں مسافر بن کے پہنچا دل زمانہ سے فارغ، سر عیش سے خوش۔
- راستہ میں، میں نے ایک اونچا چبوترا دیکھا چند مسکین اس پر پیر بندھے ہوئے۔
- فوراً ہی میں نے سفر کی تیاری کر لی جنگل کو نکل گیا جس طرح پنجرے سے پرند۔
- کسی نے کہا کہ یہ قیدی چور ہیں نصیحت حاصل نہیں کرتے ہیں اور صحیح بات نہیں سنتے۔
- جب تیرے ہاتھ سے کسی پر ظلم نہ ہوا ہو اگر دنیا کا بادشاہ تجھے گرفتار کر لے تو کیا غم ہے۔
- نیک نام کو کوئی قید نہیں کرتا ہے خدا سے ڈر اور حاکم سے نہ ڈر۔
- جس کارکن نے معاملہ میں کھوٹ نہ کیا ہو وہ دفتر والوں کی شکایت سے فکر نہیں کرتا ہے۔
- اور اگر اس کی پاکدامنی میں خیانت چھپی ہے تو اس کے حساب کی زبان دلیر نہ ہو گی۔
- جب میں اچھی کارگزاری بجالا رہا ہوں تو تاریک خیال دشمن سے مجھے اندیشہ نہیں ہے۔
- اور اگر غلام غلامانہ کوشش کرے آقا اس کو پیارا رکھے گا۔
- اگر غلامی میں ست رائے ہے تو انسانوں کی خدمت سے گدھوں کی خدمتگاری پر لگے گا۔
- قدم آگے بڑھا تاکہ فرشتے سے بھی آگے بڑھ جائے اس لئے کہ اگر تو پیچھے رہ جائے گا تو وحشی جانور سے بھی کمتر ہے۔

نتیجہ حکایت: مشہور ہے آنانکہ حساب پاک دارند از محاسبہ باک ندارد۔ نیک انسان تو فرشتوں سے افضل ہوتا ہے اور بد انسان جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ اگر آقائے خاوند قدیر کے حضور عزت چاہتا ہے تو نیک کام کر مبادا پچھتائے گا۔

حکایت

یکے را بچوگاں شہ دا مغاں	بزد تا چو طبلش برآمد فغاں
شب از بے قراری نیارست خفت	برو پارسائے گذر کرد و گفت
بشب گر ببردے بر شحنہ سوز	گناہ آبرویش نبردے بروز
کسے روز محشر نگرد و خجل	کہ شبہا بدرگہ برد سوز دل
اگر ہوشمندی ز داور بخواہ	شب تو بہ تقصیر روز گناہ
ہنوز ار سر صلح داری چہ بیم	در عذر خواہاں نہ بندد کریم
لطیفے کہ آوردت از نیست ہست	عجب گر بیفتی نگیردت دست
اگر بندۂ دست حاجت برآر	وگر شرمسار آب حسرت ببار
نیامد بریں در کسے عذر خواہ	کہ سیل ندامت نشستش گناہ
نریزد خدا آبروئے کسے	کہ ریزد گناہ آب چشمش بسے

مشکل الفاظ کے معنی: طبلش: ڈھول۔ شحنہ: کوتوال۔ شبہا بدرگہ: راتوں کو اللہ کے حضور۔ ہنوز: ابھی۔ چہ بیم: کیا ڈر۔ آب حسرت ببار: حسرت کا پانی برسا۔ سیل ندامت: پشیمانی کا پانی۔

حکایت کا ترجمہ:

- دامغان کے بادشاہ نے ایک شخص کو بلے سے اتنا مارا کہ اس سے ڈھول کی سی آواز نکلی۔
- وہ بے قراری کی وجہ سے رات بھر نہ سو سکا اس کے پاس سے ایک پارسا گزرا اور بولا۔
- رات کو اگر کوتوال کی خوشامد کر لیتا تو دن میں خطا اس کی آبروریزی نہ کرتی۔
- محشر کے دن وہ شخص شرمندہ نہ ہو گا جو راتوں کو درگاہ (خداوندی) میں سوز دل پیش کرے۔
- اگر تو عقلمند ہے تو خدا سے چاہ لے توبہ کی رات میں گناہ کے دن کی معافی۔
- اب بھی اگر تجھے صلح کا خیال ہے تو کیا ڈر ہے عذر خواہوں کے لئے (اللہ) کریم دروازہ بند نہیں کرتا ہے۔
- وہ مہربان جس نے تجھے نیست سے ہست کیا ہے اگر تو گر پڑے اور وہ تیری دست گیری نہ کرے تو تعجب کی بات ہے۔
- اگر تو بندہ ہے تو دست سوال دراز کر اگر تو شرمندہ ہے حسرت کا پانی برسا۔
- اس دروازے پر کوئی ایسا معافی چاہنے والا نہیں آیا ندامت کے پانی نے جس کے گناہ نہ دھو دیئے ہوں۔
- خدا اس شخص کی آبروریزی نہیں کرتا ہے جس کی آنکھوں کے پانی کو گناہ اکثر بہاتا ہو۔

نتیجہ حکایت: اگر رات میں جب تو گرفتار ہوا ہے تو کوتوال کی خوشامد کر کے معافی و رہائی حاصل کر لے دراصل دن کے وقت ندامت سے بچنے کا یہی سامان ہے اسی طرح انسان کو چاہئے کہ سارے دن کے گناہوں کی معافی رات کو اٹھ اٹھ کر اللہ سے مانگے تو ہو سکتا ہے کہ قیامت کے دن شرمندگی سے بچا جا سکے۔ توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں جب انسان رو رو کر اللہ سے معافی کا خواستگار ہوتا ہے تو اللہ ضرور دستگیری کرتا ہے۔

حکایت

بصنعا درم طفلے اندر گذشت — چگویم کزانم چہ برسر گذشت
قضا نقش یوسف جمالے نکرد — کہ ماہی گورش چو یونس نخورد
دریں باغ سروے نیامد بلند — کہ باد اجل بیخش از بن نکند
عجب نیست بر خاک اگر گل شگفت — کہ چندیں گل اندام در خاک خفت
بدل گفتم اے ننگ مردان بمیر — کہ کودک رود پاک و آلودہ پیر
ز سودا و آشفتگی برقدش — برانداختم سنگے از مرقدش
ز ہولم دراں جائے تاریک و تنگ — بشورید حال و بگردید رنگ
چو باز آمدم زاں تغیر بہوش — ز فرزند دلبندم آمد بگوش
گرت وحشت آمد ز تاریک جائے — بہش باش و بار و شنائی در آئے
شب گور خواہی منور چو روز — ازیں جا چراغ عمل بر فروز
تن کارکن می بلرزد ز تب — مبادا کہ نخلش نیارد رطب
گروہے فراواں طمع ظن برند — کہ گندم نیفشاندہ خرمن برند
برآں خورد سعدی کہ بیخے نشاند — کسے برد خرمن کہ تخمے فشاند

مشکل الفاظ کے معنی: یوسف جمالے: مراد خوبصورت۔ چہ یونس نخورد: یونس ؑ کی طرح نہ نگل لیا ہو۔ باد اجل: موت کی ہوا۔ گل شگفت: کھلا پھول۔ گل اندام: نازک۔ در خاک خفت: مٹی میں سو جانا۔ شوریدہ حال: خراب حال۔ نخلش: کھجور۔ مبادا: کہیں ایسا نہ ہو۔ فراداں طمع: بہت لالچی۔

حکایت کا ترجمہ:

- صنعاء میں میرا ایک لڑکا گزر گیا میں کیا کہوں کہ اس سے میرے سر پر کیا گزری۔
- قضا نے کوئی یوسف جیسے جمال والا ایسا نقش نہیں بنایا جس کو قبر کی مچھلی نے حضرت یونس کی طرح نہ نگل لیا ہو۔
- اس باغ میں ایسا کوئی بلند سرو نہیں پیدا ہوا ہے کہ موت کی ہوا نے اس کی جڑ بنیاد سے نہ اکھاڑی ہو۔
- عجب اگر زمین پر پھر پھول کھلے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اس لئے کہ بہت سے پھول جیسے جسم والے زمین میں سوئے ہوئے ہیں۔
- میں نے دل میں کہا اے انسانوں کے لئے باعث ذلت تو مر جا بچہ پاک جائے اور بوڑھا آلودہ ہو کر۔
- اس کے قد پر فریفتگی اور جنون کی وجہ سے میں نے اس کی قبر کا ایک پتھر اکھاڑا۔
- اس تاریک اور تنگ جگہ میں خوف کی وجہ سے میرا حال پریشان ہو گیا اور رنگ فق ہو گیا۔
- جب اس تغیر سے میں ہوش میں آیا فرزند دلبند کی جانب سے میرے کان میں یہ بات پڑی۔
- اگر تجھے تاریک جگہ سے وحشت ہوئی ہے تو ہوشیار رہ اور روشنی لے کر آ۔
- اگر تو چاہتا ہے کہ قبر کی رات دن کی طرح روشن ہو یہیں سے عمل کا چراغ روشن کر لے۔
- کاشتکار کا بدن بخار سے لرزتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی کھجور پر کھجوریں نہ لگیں۔
- بہت لالچی گروہ یہ گمان کرتا ہے کہ گیہوں بکھیرے بغیر کھلیان اٹھا لے جائے گا۔
- اے سعدی پھل اس نے کھایا جس نے پودا لگایا کھلیان اس نے اٹھایا جس نے بیج بکھیرا۔

نتیجہ حکایت: یہ دنیا فانی ہے سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں خاک میں کیا کیا صورتیں ہوں گی جو پنہاں ہو گئیں ہیں۔ قبر کی مٹی انسانی جاہ و حشمت کو تباہ و برباد کر ڈالتی ہے۔ اے لالچی انسان! اپنے دامن سے حرص و ہوا اور طمع و لالچ کو باہر نکال کر اگر جنت کا پھل کھانا چاہتا ہے تو عمل کا پودا لگا اور اعمال حسنہ کا اسے پانی دے تاکہ تو قیامت کے دن سرخرو ہو سکے۔

باب 10

در مناجات

بیا تا بر آریم دستے ز دل ۔۔۔ کہ نتواں بر آورد فردا ز گل
بفصل خزاں در نہ بینی درخت ۔۔۔ کہ بے برگ ماند ز سرمائے سخت
بر آرد تہی دستہائے نیاز ۔۔۔ ز رحمت نگردد تہی دست باز
مپندار ازیں در کہ ہرگز نہ بست ۔۔۔ کہ نومید گردد برآوردہ دست
ہمہ طاعت آرند و مسکیں نیاز ۔۔۔ بیا تا بدرگاہ مسکیں نواز
چو شاخ برہنہ بر آریم دست ۔۔۔ کہ بے برگ ازیں بیش نتواں نشست
خداوندگارا نظر کن بجود ۔۔۔ کہ جرم آمد از بندگاں در وجود
گناہ آید از بندۂ خاکسار ۔۔۔ بامید عفو خداوندگار
کریما برزق تو پروردہ ایم ۔۔۔ بانعام و لطف تو خوکردہ ایم
گدا چوں کرم بیند و لطف و ناز ۔۔۔ نگردد ز دنبال بخشندہ باز
چو مارا بدنیا تو کردی عزیز ۔۔۔ بعقبی ہمیں چشم داریم نیز
عزیزی و خواری تو بخشی و بس ۔۔۔ عزیز تو خواری نہ بیند ز کس
خدایا بعزت کہ خوارم مکن ۔۔۔ بذل گنہ شرمسارم مکن
مسلط مکن چوں منی بر سرم ۔۔۔ ز دست تو بہ گر عقوبت برم
بگیتی بترزیں نباشد بدے ۔۔۔ جفا بُردن از دست ہمچوں خودے
مرا شرمساری ز روئے تو بس ۔۔۔ دگر شرمسارم مکن پیش کس
گرم بر سر افتد ز تو سایۂ ۔۔۔ سپہرم بود کمتریں پایۂ
اگر تاج بخشی سر افراز دم ۔۔۔ تو بر دار تا کس نیندازدم

مشکل الفاظ کے معنی: بر آریم دستے: ہاتھ اٹھائیں۔ فردا: کل۔ گل: مٹی۔ بفصل خزاں: خزاں کا موسم۔ نہ بنی: نہ دیکھے گا۔ بے برگ: بے پتوں کے درخت۔ تہی دستہائے نیاز: عاجزی کے خالی ہاتھ۔ نگردد تہیدست باز: خالی ہاتھ واپس نہیں آتا۔ در کہ ہرگز نہ بست: کبھی دروازہ بند نہیں ہوا۔ نومید: مایوس۔ ہمہ طاعت: سارے بندگی کرتے ہیں۔ چو شاخ برہنہ: جب ننگی شاخ۔ نظر کن بجود: بخشش کی نظر فرما۔ جرم آمد: خطا وجود میں آئی۔ گناہ آید: گناہ ہو جاتا ہے۔ بندۂ خاکسار: ذلیل بندے۔ بامید عفو: معافی کی امید۔ کریما: اے داتا۔ گدا چوں: جب بھکاری۔ کرم بیند: مہربانی دیکھتا ہے۔ دنبال بخشندہ باز: دینے والا کا پیچھا چھوڑتا۔ بعقبی: آخرت۔ خواری: ذلت۔ خوارم مکن: ذلیل نہ کر۔ بذل گناہ: گناہ کی ذلت۔ شرمسارم مکن: شرمندہ نہ کر۔ مسلط مکن: مسلط نہ کر۔ عقوبت برم: سزا پاؤں۔ بگیتی: دنیا میں۔ جفا بردن: ظلم سہنا۔ سپہرم بود: آسمان بھی۔ کمتریں پایۂ: کمتر مرتبہ کا

ہو جائے۔

در مناجات کا ترجمہ:

- دل میں آتا ہے کہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں۔ اس لئے کہ کل کو مٹی سے نہ نکالا جا سکے گا۔
- تو نے نہیں دیکھا ہے کہ خزاں کے موسم میں جو درخت سخت سردی (جاڑے) کی وجہ سے بے پتوں کے رہ جاتا ہے۔
- عاجزی کے خالی ہاتھ اٹھاتا ہے۔ رحمت خداوندی سے خالی ہاتھ واپس نہیں ہوتا ہے۔
- اس دروازے سے جو کبھی بند نہیں ہوا۔ یہ خیال نہ کر کہ ہاتھ اٹھانے والا مایوسی کا سامنا کرے گا۔
- سب اس کی بندگی کرتے ہیں اور مسکین عاجزی، مسکین کو نوازنے والے کے دربار تک تو آ کے دیکھ۔
- ننگی شاخ کی طرح ہم بھی ہاتھ اٹھائیں۔ اس لئے کہ بے سروسامان اس کے بعد بیٹھا نہیں رہ سکتا۔
- اے خدایا! بخشش کی نگاہ ڈال۔ اس لئے کہ بندوں کے وجود سے خطا پیدا ہوئی ہے۔
- ذلیل بندے سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو تجھ سے معافی کی امید ہے۔
- اے داتا! ہم تیری عطا کی ہوئی روزی کھاتے ہیں۔ تیری مہربانی اور انعام کے عادی ہو گئے ہیں۔
- بھکاری جب مہربانی اور بخشش اور ناز برداری دیکھتا ہے تو وہ دینے والے کا پیچھا نہیں چھوڑتا۔
- جب تو نے ہمیں دنیا میں باعزت کیا ہے۔ آخرت میں بھی ہمیں یہی امید ہے۔
- عزت ذلت اس کی طرف سے ملتی ہے۔ جس کو تو نے عزت دے دی وہ کسی جانب سے ذلت نہیں دیکھتا۔
- اے خدا! اپنی عزت کے طفیل مجھ کو ذلیل نہ کیجئے۔ گناہ کی ذلت سے مجھے شرمندہ ہونے سے بچایئے۔
- مجھ جیسا میرے سر پر مسلط نہ کر اگر میں سزا پاؤں تو تیرے ہاتھ ہی سے بہتر ہے۔
- دنیا میں اس سے بری بات کوئی نہ ہو گی۔ اپنے جیسے کے ہاتھوں سے ظلم سہنا۔
- تیرے سامنے ہی شرمندگی میرے لئے کافی ہے پھر کسی اور کے سامنے شرمندہ نہ کیجئے۔
- اگر میرے سر پر تیرا رحمت کا سایہ ہو جائے تو آسمان بھی مجھ سے کمتر درجہ میں ہے۔
- اگر تو تاج بخش دے تو میں سربلند ہو جاؤں تو بلند کر دے تو پھر کوئی گرا نہ سکتا ہے۔

حکایت

تنم می بلرزد چویاد آورم مناجات شوریدۂ در حرم
کہ میگفت باحق بزاری بسے میگفن کہ دستم نگیرد کسے
بلطفم بخواں یا براں از درم ندارد بجز آستانت سرم
تو دانی کہ مسکین و بے چارہ ایم فرو ماندہ با نفس امارہ ایم
نمی تازد ایں نفس سرکش چناں کہ عقلش تواند گرفتن عناں
کہ بانفس و شیطاں برآید بزور نبرد پلنگاں نیاید ز مور
بمردان راہت کہ راہے بدہ وزیں دشمنانم پناہے بدہ
خدایا بذات خداوندیت باوصاف بے مثل و ماندیت

بلیک حجاج بیت الحرام   بمدفون یثرب علیہ السلام
بتکبیر مردان شمشیر زن   کہ مرد و غارا شمارند زن
بطاعات پیران آراستہ   بصدق جوانان نو خاستہ
کہ مارا دراں ورطہ یک نفس   ز ننگ دو گفتن بفریاد رس
امید است ازاناں کہ طاعت کنند   کہ بے طاعتاں را شفاعت کنند
بپاکاں کز آلایشم دور دار   وگر زلتے رفت معذور دار
بہ پیران پشت از عبادت دو تا   ز شرم گنہ دیدہ بر پشت پا
کہ چشم ز روئے سعادت مبند   زبانم بوقت شہادت مبند
چراغ یقینم فرا راہ دار   ز بد کردنم دست کوتاہ دار
بگرداں زنا دیدنی دیدہ ام   مدہ دست بر ناپسندیدہ ام
من آں ذرہ ام در ہوائے تو نیست   وجود و عدم در ظلامم یکیست
ز خورشید لطفت شعاعے بسم   کہ جز در شعاعت نہ بیند کسم
بدے را نگہ کن کہ بہتر کس است   گدا را ز شاہ التفاتے بس است
مرا گر بگیری بانصاف و داد   بنالم کہ عفوت نہ ایں وعدہ داد
خدایا بذلت مراں از درم   کہ صورت نہ بندد در دیگرم
ور از جہل غائب شدم روز چند   کنوں کامدم در بروئیم مبند
چہ عذر رم از ننگ تر دامنی   مگر عجز پیش آورم کاے غنی
فقیرم بجرم گناہم مگیر   غنی را ترحم بود بر فقیر
چرا باید از ضعف حالم گریست   اگر من ضعیفم پناہم قویست
خدایا بغفلت شکستیم عہد   چہ زور آورد با قضا دست جہد
چہ برخیزد از دست تدبیر ما   ہمیں نکتہ بس عذر تقصیر ما
ہمہ ہر چہ کردم تو برہم زدی   چہ قوت کند با خدائی خودی
نہ من سر ز حکمت بدری برم   کہ حکمت چنیں می رود بر سرم

مشکل الفاظ کے معنی: تنم می بلرزد: میرا جسم لرزتا ہے۔ چو یاد آورم: جب یاد آتی ہے۔ مناجات شوریدہ: دیوانے کی دعا۔ میگفت: کہہ رہا تھا۔ باحق: اللہ سے۔ بزاری بے: بہت عاجزی سے۔ دستم نگیرد کسے: دستگیری کرنے والا نہیں ہے۔ بلطفم: مہربانی سے۔ بجز آستانت: تیری چوکھٹ کے سوا۔ تودانی: تو جانتا ہے۔ فرماندہ: عاجز۔ ایں نفس سرکش: یہ باغی نفس۔ گرفتن عناں: بھاگ تھام لے۔ شیطان برآید بزور: شیطان سے زور میں کون جیتا۔ پلنگاں: چیتے۔ مور: چیونٹی۔ بمردان راست: راستے کے مردوں کے طفیل۔ راہے بدہ: مجھے راستہ دے دے۔ پناہے بدہ: پناہ دے دے۔ باوصاف بے مثل: بے مثل اوصاف کے طفیل۔ بمدفون یثرب: مدینہ میں دفن شدہ۔ جوانان نوخاستہ: نوخیز جوانوں۔ ورطہ یک نفس: ایک سانس کے بھنور میں۔ شفاعت کنند: سفارش کرنا۔ آلایشم: ناپاکی۔ زلتے رفت: لغزش ہو گئی ہے۔ دیدہ برپشت: آنکھیں قدموں پر ہیں۔ چشم زروئے سعادت: نیک بختی کے چہرے سے آنکھیں۔ زبانم: میری زبان۔ فرا راہ دار: میرے راستے میں رکھ دے۔ ام در ہوائے تو نیست: جو

تیری محبت میں مبتلا نہیں۔ من آں ذرہ: میں ایک ذرہ ہوں۔ در ظلام: تاریکی میں۔ شعاع بسم: ایک کرن ہی کافی ہے۔
بانصاف و داد: انصاف اور عدل۔ از جہل: جہالت سے۔ غائب شدم روز چند: چند روز غائب رہا۔ تردامنی: گنہگاری۔ کاے غنی:
اے بے نیاز۔ ہم گیر: مجھے نہ پکڑ۔ ترحم بود: ترس کھانا۔ گریست: رونا دھونا۔ پناہم قویست: میری پناہ تو قوی ہے۔ قضا: تقدیر۔
دست جہد: کوشش کا ہاتھ۔ عذر تقصیر: کوتاہی کا عذر۔ برہم زدی: برہم کر دیا ہے۔ چہ قوت: کیا زور ہے۔

حکایت کا ترجمہ:

- میرا جسم کانپتا ہے جب مجھے یاد آ جاتی ہے۔ حرم میں ایک مستانے کی دعا۔
- بہت عاجزی سے اللہ سے کہہ رہا تھا کہ مجھے نہ گرا۔ اس لئے کہ میرے دستگیری کرنے والا کوئی نہیں ہے۔
- مجھے لطف کرم سے بلا لے یا دروازے سے بھگا دے۔ میرے سر کے لئے تیرے آستانے کی چوکھٹ ہی تو ہے۔
- تو جانتا ہے کہ ہم مسکین اور بے چارہ ہیں نفس امارہ سے میں عاجز ہوں۔
- یہ سرکش نفس اب نہیں دوڑتا کہ عقل اس کی باگ کو تھام لے۔
- نفس اور شیطان سے کون جیتا ہے۔ چیونٹی سے چیتوں کی لڑائی نہیں ہو سکتی ہے۔
- اپنے راستے کے مردوں کے طفیل مجھے راستہ دے' دے ان دشمنوں سے مجھے پناہ دے' دے۔
- اے خدا! اپنی خداوندی ذات کے طفیل بے مثل' اور بے مانند اوصاف کے طفیل۔
- بیت الحرام کے حاجیوں کی لبیک کے طفیل مدینہ میں دفن شدہ (علیہ السلام) کے طفیل۔
- ایسے تلوار باز مجاہدوں کی تکبیر کے طفیل جو میدان جنگ کے بہادروں کو عورت سمجھیں۔
- آراستہ پیروں کی عبادت کے طفیل نوخیز جوانوں کی سچائی کے طفیل۔
- ہمیں ایک سانس کے بھنور میں دو کہنے کی ذلت سے فریاد کو پہنچ۔
- جو لوگ فرماں برداری کرتے ہیں۔ ان سے امید ہے کہ نافرمانوں کی سفارش کریں گے۔
- پاکوں کے طفیل مجھے ناپاکی سے دور رکھ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہے تو معذور رکھ۔
- ان بزرگوں کے طفیل جن کی عبادت کی وجہ سے کمر دوہری ہے۔ گناہوں کی شرم کی وجہ سے نگاہیں قدموں پر جمی ہیں۔
- نیک بختی کے چہرے سے میری' آنکھیں بند نہ کر شہادت کے وقت میری زبان بند نہ کر۔
- یقین کے چراغ کو میرے راستہ کے آگے رکھ دے۔ برائی کرنے سے میرے ہاتھوں کو کوتاہ کر دے۔
- نہ دیکھنے کی چیزوں سے میری آنکھیں پھیر دے ناپسندیدہ چیز پر مجھے قابو نہ دے۔
- میں وہ ذرہ ہوں جو تیری محبت میں مبتلا نہیں ہے۔ تاریکی میں میرا وجود و عدم ایک ہیں۔
- تیری مہربانی کے سورج سے میرے لئے ایک کرن بھی کافی ہے۔ اس لئے کہ تیری کرن کے بغیر مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔
- تو اگر برے پر نگاہ ڈال دے تو وہ بھلا ہے۔ بھکاری کے لئے بادشاہ کی توجہ کافی ہے۔
- تو اگر مجھے انصاف اور عدل سے پکڑے گا تو میں زیادہ کروں گا کیونکہ تیری معافی نے تو یہ وعدہ نہیں کیا تھا۔
- اے خدایا! مجھے ذلت کے دروازہ سے نہ بھگا اس لئے کہ میرے لئے دوسرے دروازہ کی کوئی صورت نہیں ہے۔
- اور اگر نادانی کی وجہ سے کچھ دن غائب رہا ہوں تو اب میں آ گیا ہوں میرے اوپر دروازہ بند نہ کر۔
- گنہگاری کا میں کیا عذر پیش کروں ہاں! عاجزی پیش کروں گا کہ اے بے نیاز

- میں فقیر ہوں گناہوں کی سزا میں مجھے نہ پکڑ مال دار فقیر پر ترس کھاتا ہے۔
- میں اپنے حال کی کمزوری پر کیوں روؤں اگرچہ میں کمزور ہوں میری پناہ تو قوی ہے۔
- اے خدا ہم نے غفلت میں عہد شکنی کی بے تقدیر کے مقابلہ میں کوشش کا ہاتھ کیا زور دکھا سکتا ہے۔
- ہماری تدبیر کے ہاتھ سے کیا بن سکتا ہے۔ ہماری کوتاہی کے عذر کا یہی نکتہ کافی ہے۔
- ہم نے جو کچھ کیا تو نے اس کو برہم کر دیا خدائی کے مقابلہ میں خودی کیا زور لگا سکتی ہے۔
- میں تیرے حکم سے سر باہر نہیں لے جاتا ہوں کیونکہ تیرا ہی فیصلہ میرے بارے میں ایسا ہوا ہے۔

نتیجہ حکایت: خدائے قدوس کی ذات بڑی بے نیاز ہے اگر اس کی رحمت شامل حال رہے تو انسان ناممکنات کو ممکن کا جامہ پہنا سکتا ہے۔ وہ بڑا کارساز ہے۔ اسی کے دم قدم سے یہ کائنات کا نظام چل رہا ہے۔ مراد یہ ہے کہ لیل و نہار کی گردش' موسموں کا تغیر و تبدل دن اور رات کا آنا جانا زمین کی تاریکی سے بیج کا پودے کی شکل میں اگنا۔ سحاب کا زمین پر بارش برسانا سب اسی کے کنٹرول میں ہے۔ ذرہ ذرہ اس کے تابع فرمان ہے۔ اے حضرت انسان! تو کس غفلت میں پڑا ہے' اٹھ! اس کی خوشنودی کو پانے کے لئے اس کے حضور سجدہ ریز ہو جا توبہ کر اپنے کئے پر نادم اور پشیماں ہو کر اس سے رحم و کرم کی بھیک مانگ۔ وہ اپنے در سے تجھے خالی ہاتھ نہ موڑے گا بشرطیکہ تیرے مانگنے میں عجز و انکساری ہو' خشوع و خضوع ہو۔

حکایت

سیہ چردئے را کسے زشت خواند — جوابے بگفتش کہ حیراں بماند
نہ من صورت خویش خود کردہ ام — کہ عیبم شماری کہ بد کردہ ام
ترا بامن ار زشت رویم چہ کار — نہ آخر منم زشت و زیبا نگار
ازانم کہ برسر نبشتی ز پیش — نہ کم گردم اے بندہ پرور نہ بیش
تو دانائی آخر کہ قادر نیسم — توانائے مطلق توئی من کیسم
گرم رہنمائی رسیدم بخیر — وگر گم کنی باز ماندم ز سیر
جہاں آفریں گر نہ یاری کند — کجا بندہ پرہیزگاری کند

مشکل الفاظ کے معنی: سیہ چردئے را: سیاہ رنگ والا۔ کسے زشت خواند: کسی نے برا کہا۔ جوابے بگفتش: ایسا جواب دیا۔ حیراں بماند: ششدر رہ گیا۔ من صورت خویش: میں نے اپنی صورت۔ نہ خود کردہ ام: خود نہیں بنائی۔ عیبم شماری: عیب گن رہا ہے۔ زشت رویم: بدصورت۔ چہ کار: کیا کام۔ نہ آخرنیم: آخر میں تو نہیں۔ زشت و زیبا نگار: برا اور اچھا بنانے والا۔ آخر نہ قادر نیم: آخر میں قدرت والا تو نہیں۔ من کیم: میں کون ہوں۔ رسیدم: پہنچتا ہوں۔ جہاں آفریں: دنیا کو پیدا کرنے والا۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک سیاہ رنگ والے کو کسی نے برا کہا اس نے ایسا جواب دیا کہ وہ حیران رہ گیا۔
- میں نے اپنی صورت خود نہیں بنائی ہے کہ تو میرا عیب گن رہا ہے کہ میں نے کیا برا کیا ہے۔
- اگر میں بدصورت ہوں تجھے مجھ سے کیا کام آخر برے اور اچھے نقش و نگار بنانے والا میں تو نہیں ہوں۔
- جو کچھ تو نے پہلے ہی میرے لئے لکھ دیا ہے۔ اے بندہ پرور! اس میں سے نہ کم ہو سکتا ہے نہ زیادہ۔
- تو جانتا ہے کہ آخر میں قدرت والا تو نہیں ہوں۔ علی الاطلاق تو قادر ہے' میں کون ہوں۔

- اگر تو میری رہنمائی کرتا ہے تو میں بھلائی تک پہنچتا ہوں اور اگر تو گم کر دے تو میں عالم ملکوت کی سیر سے رک جاتا ہوں۔
- جہاں کا پیدا کرنے والا اگر مدد نہ کرے تو بندہ کب پرہیزگاری کر سکتا ہے۔

نتیجہ حکایت: کائنات کی ہر چیز کا خالق اللہ کی بابرکت ذات ہے۔ جو کل شی قدیر ہے۔ ہر کام اس کی رضا سے پایۂ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ پتہ بھی اس کو رضا کے بغیر دم نہیں مار سکتا۔ غرض انسان کی شکل و صورت اس کی عطا کردہ چیز کا نام ہے کسی کو بظاہر خوبصورت بنایا تو کیا جو بدصورت ہے اس نے خود اپنی شکل بنائی ہے' نہیں ہرگز نہیں۔ وہی کانٹے کا خالق ہے جس نے پھول کو پیدا کیا ہے۔

حکایت

چہ خوش گفت درویش کوتاہ دست ۔۔۔ کہ شب توبہ کرد و سحر گہ شکست
گرا و توبہ بخشد بماند درست ۔۔۔ کہ پیمان ما بے ثباتست و ست
بحقت کہ چشمم ز باطل بدوز ۔۔۔ بنورت کہ فردا بنارم مسوز
ز مسکینیم روئے در خاک رفت ۔۔۔ غبار گناہم بر افلاک رفت
تو یک نوبت اے ابر رحمت ببار ۔۔۔ کہ در پیش باراں نپاید غبار
ز جرم دریں مملکت جاہ نیست ۔۔۔ ولیکن بملک دگر راہ نیست
تو دانی ضمیر زباں بستگاں ۔۔۔ تو مرہم نہی بر دل خستگاں

مشکل الفاظ کے معنی: خوش گفت: کیا خوب کہا ہے۔ درویش کوتاہ دست: ایک مفلس درویش۔ شب توبہ کرد: رات کو توبہ کرنا۔ سحرگہ شکست: صبح کے وقت توبہ توڑ دینا۔ پیمان ما بے ثباتست: ہمارا عہد تو ناپائیدار۔ بحقت: حق کی قسم۔ بنورت: نور کی قسم۔ غبار گناہم: گناہوں کی دھول۔ برافلاک رفت: آسماں پر چڑھ جانا۔ ابر رحمت ببار: ایک بار ابر رحمت برس جائے۔ جاہ نیست: مرتبہ نہیں۔ راہ نیست: راستہ بھی نہیں۔ تودانی: تجھے معلوم ہے۔ ضمیر: دل کی بات۔ زباں بستگاں: زبان بند کئے ہوئے۔ دل خستگاں: زخمیوں کے دل۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک مفلس درویش نے کیا اچھا کہا "جس نے رات کو توبہ کی اور صبح کو توڑ دی۔"
- اگر توبہ کی توفیق دی تو وہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ ہمارا عہد تو ناپائیدار اور کمزور ہے۔
- تجھے اپنے حق کی قسم کہ میری آنکھیں باطل نے سی دی۔ تجھے اپنے نور کی قسم کل کو مجھے آگ میں نہ جلانا۔
- مسکینی کی وجہ سے میرا چہرہ تو مٹی میں مل گیا۔ میرے گناہوں کی دھول آسمان پر چڑھ گئی۔
- اے ابر رحمت ایک بار برس جا۔ اس لئے کہ بارش کے سامنے غبار نہیں ٹھہرتا ہے۔
- گناہوں کی وجہ سے اس ملک میں میرا کوئی مرتبہ نہیں ہے لیکن دوسرے ملک کا کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔
- زبان بند کئے ہوؤں کے دل کی بات تو جانتا ہے۔ زخمیوں کے دل پر تو مرہم رکھنے والا ہے۔

نتیجہ حکایت: اللہ کی ذات رحیم و کریم ہے۔ درگزر کرنا اور معاف کر دینا اس کی شان ہے۔ وہ توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے رکھتا ہے اور توبہ قبول کرتے ہوئے انسان کے گناہوں اور عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اے حضرت انسان! تجھے بھی اس

کے حضور توبہ و استغفار کا ذکر و ورد کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے معافی مانگنی چاہئے۔ مبادا قیامت کے دن اس کی پکڑ میں آ جائے۔

حکایت

مغے در بروی از جہاں بستہ بود — بتے را بخدمت میاں بستہ بود
پس از چند سال آں نکوہیدہ کیش — قضا حالتے معبش آورد پیش
بپائے بت اندر بامید خیر — بنالید بے چارہ بر خاک دیر
کہ در ماندہ ام دست گیر اے صنم — بجاں آمدم رحم کن بر تنم
بزارید در خدمتش بارہا — کہ ہیچش بساماں نشد کارہا
بتے چوں بر آرد مہمات کس — کہ نتواند از خود براندن مگس
برآشفت کاے پائے بند ضلال — بباطل پرستیدمت چند سال
مہمے کہ در پیش دارم برآر — وگر نہ بخواہم ز پروردگار
ہنوز از بت آلودہ رویش بخاک — کہ کامش برآورد یزدان پاک
حقائق شناسے دریں خیرہ شد — سر وقت صافی برو تیرہ شد
کہ سر گشتہ دون یزداں پرست — ہنوزش سر از خم بتخانہ مست
دل از کفر و دست از جنایت نشست — خدایش برآورد کامے کہ جست
فرو رفتہ خاطر دریں مشکلش — کہ پیغامے آمد بگوش دلش
کہ پیش صنم پیر ناقص عقول — بسے گفت و قولش نیامد قبول
گر از درگہ ما شود نیز رد — پس آنگہ چہ فرق از صنم تا صمد
دل اندر صمد باید اے دوست بست — کہ عاجز تر انداز صنم ہر کہ ہست
محالست اگر سر بریں در نہی — کہ باز آیدت دست حاجت تہی
خدایا مقصر بکار آمدیم — گنہگار و امیدوار آمدیم

مشکل الفاظ کے معنی: مغے: ایک آتش پرست۔ بتے را بخدمت: بت کی خدمت میں رہتا۔ آں نکوہیدہ کیش: اس بد مذہب کو۔ قضا حالتے: خدا کے کرنے سے۔ معبش: سخت مصیبت۔ بامید خیر: بھلائی کی امید۔ بپائے بت اندر: بت کے پیروں میں۔ بنالید: رونا۔ دیر: بُت خانہ۔ درماندہ: عاجز۔ بجاں آمدم: میں عاجز آگیا ہوں۔ مگس: مکھی۔ برآشفت: بگڑ گیا۔ بند ضلال: گمراہی کے قیدی۔ پروردگار: یزداں یاد رہے آتش پرست دو خدا مانتے ہیں' ایک یزداں جو خیر کا پیدا کرنے والا ہے دوسرا اہرمن جو شر کا خالق ہے۔ ہنوز: ابھی تک۔ سرگشتہ: حیران۔ دون: کمینہ۔ خاطر دریں مشکلش: طبیعت اس کام مشکل میں ہے۔ پیر ناقص عقول: ناقص عقل بوڑھا۔ صمد: اللہ کی شان کہ وہ بے نیاز ہے۔ دست حاجت: ضرورت کا ہاتھ۔ تہی: خالی۔ مقصر: کوتاہی۔

حکایت کا ترجمہ:

- ایک آتش پرست نے اپنے اوپر دنیا کا دروازہ بند کر لیا تھا۔ ایک بت کی خدمت میں پڑا رہتا تھا۔
- چند سال کے بعد اس بدمذہب کو خدا کے کرنے سے ایک سخت مصیبت آ گئی۔
- بھلائی کی امید پر بت کے پیروں میں بت خانہ میں رو پڑا۔
- کہ اے بت میں عاجز ہوں میری دستگیری کرو، میں عاجز ہو گیا ہوں، مجھ پر رحم کرو۔
- اس کی خدمت میں بار بار عاجزی کی اس کا کام کچھ بھی نہ بنا۔
- ایسا بت کس طرح کسی کے بڑے کام پورے کر سکتا ہے جو اپنے اوپر سے مکھی نہیں اڑا سکتا۔
- وہ بگڑ گیا کہ اے گمراہی کے قیدی میں نے تجھے اتنے سال خواہ مخواہ پوجا۔
- جو کام مجھے درپیش ہے وہ پورا کر دے ورنہ یزداں سے مانگوں گا۔
- ابھی اس کا چہرہ بت کی خاک میں آلودہ تھا کہ اللہ پاک نے اس کا مقصد پورا کر دیا۔
- ایک حقیقتوں کا جاننے والا اس معاملہ میں حیران، کمینہ جس کا سر ابھی تک بت خانہ کے مٹکے سے مست ہے۔
- جس نے دل کو کفر سے اور ہاتھ کو گناہ سے بہت دھویا۔ جو مقصد اس نے چاہا خدا نے پورا کر دیا۔
- اس مشکل میں اس کی طبیعت بیٹھی جا رہی تھی کہ اس کے کان بھی پیغام آیا۔
- کہ ناقص عقل بوڑھے نے بت کے سامنے بہت کچھ کیا اور اس کی بات اس نے نہ مانی۔
- اگر ہمارے دربار سے بھی رد ہو جائے پھر بت اور بے نیاز میں کیا فرق ہے۔
- اے دوست اللہ صمد سے دل لگانا چاہئے۔ اس لئے کہ جو بھی ہے وہ بت سے بھی زیادہ عاجز ہے۔
- اگر تو اسی دروازہ پر سر دھرے تو ناممکن ہے کہ تیری ضرورت کا ہاتھ خالی لوٹے۔
- اے خدا ہم کام میں کوتاہی کرنے والے ہیں، گنہگار ہیں اور امیدوار بن کر آئے ہیں۔

نتیجہ حکایت: خدائے قدیر ایک ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا کفر ہے۔ بھلا بت اور صمد ایک ہو سکتے ہیں، ہرگز نہیں۔ وہ ذات کبریا تن تنہا اس کائنات کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے ہے۔ صنم آشنائی کی بجائے خدا شناسی سے کام لینا ہی اصل میں اس کی ربوبیت کا اقرار ہے۔ جس کسی نے اس کی رضا کو پا لیا وہ پھر دنیا میں کسی اور کا محتاج نہ رہا۔ اے بتوں کے پجاریو! کفر کی وادیوں سے نکل کر خدائے واحد کے گلزاروں کی سیر کرو۔ پھر تمہارے من کی خواہشیں پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گیں۔ خواہشات کے بتوں سے اپنے سینوں کو پاک کر دو۔ بقول اقبال ؎

بتوں سے تجھ کو امیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے!

حکایت مست و مؤذن

شنیدم کہ مستے ز تاب نبید — بمقصورۂ مسجدے در دوید
بنالید بر آستان کرم — کہ یا رب بفردوس اعلیٰ برم
مؤذن گریباں گرفتش کہ ہیں — سگ و مسجد اے فارغ از عقل و دیں
چہ شائستہ کردی کہ خواہی بہشت — نمی زیبدت ناز باروئے زشت

بگفت ایں سخن پیر و بگریست مست — کہ مستم بدا را زمن اے خواجہ دست
عجب داری از لطف پروردگار — کہ باشد گنہگارے امیدوار
ترا می نگویم کہ عذرم پذیر — در توبہ باز است و حق دستگیر
ہمی شرم دارم ز لطف کریم — کہ خوانم گنہ پیش عفوش عظیم
کسے را کہ پیری در آرد ز پائے — چو دستش نگیرد نخیزد ز جائے
من آنم ز پائے اندر افتادہ پیر — خدایا بغفلت توام دستگیر
نگویم بزرگی وجاہم ببخش — فرو ماندگی و گناہم ببخش
اگر یارے اندک زلل دانم — بنا بخردی شہرہ گردانم
توبینا و ما خائف از یک دگر — کہ تو پردہ پوشی و ما پردہ در
بر آوردہ مردم ز بیروں خروش — تو باندہ در پردۂ و پردہ پوش
بنادانی از بندگاں سرکشند — خداوند گاراں قلم در کشند
اگر جرم بخشی بمقدار جود — نماند گرفتارے اندر وجود
وگر خشم گیری بقدر گناہ — بدوزخ فرست و نز از و مخواہ
گرم دستگیری بجائے رسم — وگر بفگنی برنگیرد کسم
کہ زور آورد گر نہ یاری دہی — کہ گیرد چو تو رستگاری دہی
دو خواہند بودن بمحشر فریق — ندانم کداماں دہندم طریق
عجب گر بود راہم از دست راست — کہ از دست من جز کژی برنخاست
دلم می دہد وقت وقت ایں امید — کہ حق شرم دارد ز موئے سپید
عجب دارم ار شرم دارد ز من — کہ شرمم نمی آید از خویشتن
نہ یوسف کہ چندیں بلا دید و بند — چو حکمش رواں گشت و قدرش بلند
گنہ عفو کرد آل یعقوب را — کہ معنی بود صورت خوب را
بکر دارد بدشاں مقید نکرد — بضاعات مزجات شاں رد نکرد
ز لطفت ہمی چشم داریم نیز — بدیں بے بضاعت ببخش اے عزیز

بضاعت نیا وردم الا امید
خدایا زعفوم مکن نا امید

مشکل الفاظ کے معنی: شنیدم: میں نے سنا۔ زتاب نبیذ: شراب کی گرمی سے۔ بمقصورۂ مسجد: مسجد کے حجرے میں۔ نبالید: رونا دھونا۔ برآستان کرم: خدا کی چوکھٹ پر۔ بفردوس اعلیٰ برم: اعلیٰ فردوس میں پہنچا دے۔ سگ: کتا۔ چہ شائستہ کردی: کیا نیکی کی ہے۔ خواہی بہشت: بہشت چاہتا ہے۔ روئے زشت: بدصورتی۔ لطف پروردگا: خدا کی مہربانی۔ ترامی نگویم: میں تجھ سے نہیں کہتا۔ عذرم پذیر: عذر قبول کر لے۔ نخیزد زجائے: اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ افتادہ پیر: گرا ہوا بوڑھا۔ فروماندگی: کوتاہی۔ اندک زلل دانم: میری تھوڑی سی خطا دیکھ لے۔ خائف: ڈرنا۔ بیروں خروش: باہر شور ہے۔ بندگاں سرکشند: غلاموں کی نادانی سے سرکشی۔ قلم در کشند: معاف کر دینا۔ خشم: غصہ۔ بدوزخ فرست: دوزخ میں بھیج دینا۔ ندانم: معلوم

نہیں۔ شرم دارد ز موئے سپید: سفید بالوں سے شرم آتی ہے۔ بند: قید۔ آل یعقوب: یعقوبؑ کی اولاد۔ بکردار بد: بُرا کردار۔ مقید نکرد: قید نہ کرنا۔ بضاعات مزجات: کھوٹی پونجی۔ الا امید: امید کے علاوہ۔ خدایا زعفوم: اے خدا معاف کر دے۔ مکن نا امید: مجھ مایوس نہ کر۔

حکایت کا ترجمہ:

- میں نے سنا ہے کہ ایک مست شراب کی حدت سے ایک مسجد کے حجرے میں گھس آیا۔
- خدا کی چوکھٹ پر رونے لگا کہ اے خدایا مجھے جنت الفردوس میں جگہ دے۔
- مؤذن نے اس کا گریبان پکڑا کہ ہائیں کتا اور مسجد' اے عقل اور دین سے خالی۔
- تو نے کیا نیکی کی ہے کہ بہشت کا طلب گار ہے۔ بدصورت کو ناز و ادا اچھا نہیں لگتا۔
- بوڑھے مؤذن نے یہ بات کہی تو مست روزیلہ میں تو مست ہوں اور اے صاحب مجھ سے ہاتھ اٹھا لیجئے۔
- تجھے تعجب ہے کہ خدا کی مہربانی کا ایک گناہ گار طلب گار ہے۔
- میں تجھ سے نہیں کہتا ہوں کہ میرا عذر قبول کر لے توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور خدا دستگیر ہے۔
- مجھے خدائے کریم کی مہربانی سے شرم آتی ہے کہ اس کی معافی کے مقابلہ میں اپنے گناہ کو بڑا کہوں۔
- جس کسی کو بڑھاپا گرا دے اگر کوئی اس کی دستگیری نہ کرے تو وہ اپنی جگہ سے نہ اٹھے گا۔
- میں وہی گرا ہوا بوڑھا ہوں اے خدا تو اپنے فضل سے میری دستگیری فرما۔
- میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ مجھے بزرگی اور مرتبہ عطا کر میری کوتاہی اور گناہ کو بخش دے۔
- اگر کوئی دوست میری تھوڑی سی خطا دیکھ لے تو مجھے بے عقل مشہور کر دے۔
- تو دیکھنے والا ہے اور ہم ایک دوسرے سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ پردہ رکھنے والا ہے اور ہم پردہ چاک کرنے والے ہیں۔
- لوگوں نے باہر سے شور مچا رکھا ہے تو پردے میں بھی بندے کے ساتھ ہے اور پردہ پوش ہے۔
- اگر غلام نادانی سے سرکشی کرتے ہیں تو مالک معاف کر دیتے ہیں۔
- اگر تو اپنی سخاوت کے اندازے کے مطابق خطائیں معاف کرے تو کوئی گرفتار موجود نہیں رہ سکتا ہے۔
- اور اگر تو گناہ کے مطابق غصہ کرے تو دوزخ میں بھیج دے اور ترازو نہ منگا۔
- اگر تو میری دستگیری کر دے تو میں کسی جگہ پہنچ جاؤں اور اگر تو گرا دے تو کوئی میری دستگیری نہیں کر سکتا ہے۔
- اگر تو مدد کرے تو کون زور دکھا سکتا ہے اگر تو چھٹکارا دے دے تو کون گرفتار کر سکتا ہے۔
- محشر میں دو فریق ہوں گے' معلوم نہیں مجھے کون سا راستہ ملے گا۔
- تعجب ہو گا اگر میرا راستہ دائیں ہاتھ کی طرف ہو گا۔ اس لئے کہ میرے ہاتھ سے گناہوں کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔
- میرا دل' دل مجھے ہر وقت یہ امید دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو (سفید بالوں سے شرم آتی ہے۔) (مراد حیا آتی ہے۔)
- مجھے تعجب ہے کہ وہ مجھ سے حیا برتے گا۔ اس لئے مجھے اپنے آپ سے تو شرم نہیں آتی۔
- کیا یوسف علیہ السلام نے اسی قدر مصیبت اور قید دیکھی کہ جب ان کا حکم جاری ہوا تو مرتبہ و درجہ بلند کر دیا۔
- تو یعقوب علیہ السلام کی آل و اولاد کی خطا سے درگزر کیا۔ اس لئے کہ اچھی صورت بھی کوئی اہمیت اور وقعت رکھتی ہے۔
- ان کے برے کردار کی وجہ سے بندی خانے میں نہ ڈالا ان کی کھوٹی پونجی کو نہ لوٹایا۔

- تیرے لطف کرم سے ہم بھی امید کرتے ہیں کہ اے عزیز ہستی! اس بے سرمایہ اعمال کی بھی بخشش کر دے۔
- میرے پاس صرف امید کا سرمایہ ہے۔ اے خدایا مجھے معاف کر دے مجھے ناامید نہ کر۔

نتیجہ حکایت: خدائے رحمان کی یہ شان ہے کہ وہ گناہ گاروں اور عاصیوں سے درگزر کرتا ہے۔ اپنے نائب انسانوں کی خطاؤں کو معاف کر کے نہ صرف دنیاوی زندگی میں ان کو خوش و خرم کر دیتا ہے بلکہ ان کی اخروی زندگی کو بھی سنوار دیتا ہے۔ وہ پردہ پوش ہے۔ دستگیری کرنے والا ہے۔ امید رحمت خداوندی سے مجھ جیسا گناہ آلودہ گناہ پہ گناہ کرتا جاتا ہے کیونکہ یقین واثق یہ ہے کہ اس کے در پہ رونے والا پایان آخرکار بخشا جاتا ہے۔

التجا: اے قاری! مجھ بندہ ناچیز غلام عباس ماہو اور محترمہ بشریٰ عباس (مرحومہ) کے لئے بھی دست دعا بلند کیجئے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے طفیل خدائے رحمان ہم دونوں کی کوتاہیوں کو نظرانداز کر کے ہم پہ اپنے لطف و عنایت کے ایسے بادل برسائے کہ ہماری تشنہ حیات جو کشت ویراں کی طرح ہے، شگفتگی اور شادابی کی بہاروں سے لطف اٹھا سکے۔ اپنی دعاؤں میں "شیخ بشیر اینڈ سنز" جیسے علم و ادب کے مرکز کے بانی اور روح رواں "شیخ بشیر احمد" کو بھی یاد رکھئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات بشریٰ عباس کو جنت الفردوس میں بلند درجات سے نوازے۔ آمین!